واصل ہو جاتا ہے۔ جسکی عبادت ہر وقت خدا ہی کے لیے ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالی کا یہ قول وَمَا اُمِرُوْا
اِلَّا لِیَعْبُدُوا (الآیہ) ان کو اسی بات کا حکم ہوا ہے کہ اپنے دین کو خالص رکھکر صرف خدا کی عبادت کریں
(جو جھوٹے دین سے الگ رہیں) پیدایش کے متعلق شرک کو چھوڑ دے اور خدا کو ایک جان۔ وہ تمام اشیاء
کا خالق ہے اور سب چیزیں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اسے غیر اللہ سے اشیاء کے طالب تو عقلمند نہیں ہے
کیا کوئی چیز ایسی ہے جو خدا کے خزانوں میں نہ ہو۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ
(ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں) اے لڑکے صبر کا تکیہ لگا کر موافقت کا قلاوہ ڈالکر کشایش کے
انتظار میں عابد بنکر تقدیر کے پرنالے تلے سوجا جب تو ایسا ہو جائے گا تو اسکے فضل و احسانات کا تجھے
اسقدر حصہ ملیگا تو اسکی طلب و تمنا اچھی طرح کر ہی نہیں سکتا اے قوم تقدیر سے موافقت کرو
اور عبد القادر کی (جو موافقت تقدیر کی بابت کوشش کرتا ہے) نصیحت قبول کرلو۔ مجھکو تقدیر کی موافقت نے
قادر تک پہنچا دیا ہے۔ اے قوم آؤ ہم خدا کے سامنے ذلیل ہو جائیں اسکی تقدیر و فعل کے آگے پست
رہیں اپنا ظاہری و باطنی سر جھکائیں۔ تقدیر سے موافقت رکھیں اور اسکی رکاب میں چلیں کیونکہ وہ
بادشاہ کا ایلچی ہے اور ہم بھیجنے والے کے سبب اس کا اکرام کرتے ہیں۔ جب ہم ایسا کریں گے تو وہ ہمیں اپنے
ساتھ رکھکر قادر تک پہنچا دیگی۔ وہاں صرف خدا ہی کی واقعی سلطنت ہے۔ تیرے لیے اسکے دریائے
علم سے پینا۔ فضل کے دسترخوان سے کھانا۔ اسکی محبت سے انس حاصل کرنا اسکی رحمت میں چھپے رہنا
مبارک ہو۔ یہ مرتبہ ہر دس لاکھ میں سے ایک اور تمام کنبوں قبیلوں میں سے کسی کسی کو نصیب ہوجاتا ہے
اے لڑکے تقوی کیا کر۔ حدود شرع نفس ہوا شیطان۔ اور برے دوستوں کی مخالفت کو لازم کرلے
مومن ان چیزوں سے جہاد کرنے میں خود سے نہیں اترتا۔ تلوار کو میان۔ گھوڑے کی پیٹھ کو ننگا نہیں
کرتا بلکہ اپنی کاٹھی کی لکڑی پر سو رہتا ہے۔ اس قوم کی نیند غلبہ سے اور کھانا فاقہ۔ اور کلام از روئے
ضرورت۔ گنگ رہنا ان کا شیوہ ہے۔ حالانکہ خدا نے ان کو نطق پر قادر کر رکھا ہے۔ خدا کا فعل انکو
گویا کرتا اور دنیا میں انکی گویائی کو اسطرح حرکت دیتا ہے جسطرح قیامت میں تمام اعضا کو حرکت دیگا
جو خدا ہر چیز کو نطق عنایت فرماتا ہے وہی ان کو گویائی دیتا ہے وہ ان کو اسطرح گویا کرتا ہے جسطرح
جمادات کو۔ انکے لیے گویائی کے اسباب مہیا کر دیتا ہے اسلیے بولنے لگتے ہیں۔ جب ان سے کوئی کام
لینا چاہتا ہے تو اسکے لیے انھیں تیار کر دیتا ہے۔ خدا نے یہ چاہا کہ اتمام حجت کے لئے مخلوق کو جہنم کا خوف
اور جنت کی خوشخبری پہنچا دے اس لیے انبیا و مرسلین کو گویا کر دیا اور انکی وفات کے بعد علماء عاملین کو انکا
نائب بنایا۔ اور انھیں از روئے نیابت اصلاح مخلوق کی متعلق گویائی عنایت فرمائی پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں علما انبیاء کے وارث ہیں۔ اے قوم نعمتوں پر خدا کا شکر کرو۔ اور اسی کا عطیہ سمجھو کیونکہ
وہ خود فرماتا ہے وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ تمہارے پاس ہر نعمت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اے خدا کی

ہو سکتو ۔ ورنہ اسوقت بے فائدہ ندامت ہوگی ۔ اپنے دلون کو سنوارو ۔ یہ سنور گیا تو تمہارے تمام حالات درست ہو جاوینگے ۔ ہیلے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم مین ایک لوتھڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے اُسکا نام دل ہے ۔ دل کی اصلاح تقوی توکل توحید اور اعمال مین اخلاص سے حاصل ہوتی ہے ۔ اور ان اوصاف کے نہونے سے اسکی خرابی متصور ہے قفس جسم مین دل ایک طائر ہے یا ایسا ہے جیسا ڈبہ مین موتی ۔ یا خزانے مین مال ۔ پس تو طائر یا موتی یا مال کا اعتبار ہے قفس یا ڈبہ یا خزانہ کا اعتبار نہین ۔ الٰہی ہمارے اعضا کو اپنی طاعات اور دل کو اپنی معرفت مین مشغول رکھ ۔ اور ہمین عمر بھر کے لیے رات دن اپنے مراقبہ مین لگا ۔ اے قوم جس طرح اور نیک بندے خدا کے ہیے ہوگئے تھے تم بھی اُسی کے ہیے ہو جاؤ ۔ خدا جس طرح اُن کا حامی و مددگار تھا اسیطرح تمہارا ہو جایگا ۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہو جائے تو اُسکی طاعت اسکے ساتھ صبر اور اُسکے افعال پر خواہ تم سے متعلق ہون یا تمہارے غیر سے رضامندی ظاہر کرنے مین مشغول رہو ۔ اگلی قوم نے دنیا مین زہد اختیار کیا ۔ اور پرہیزگاری وورع کے ہاتھ سے دنیوی حصہ لیا ۔ پھر آخرت چاہی ۔ اور اُسکے لیے عمل کیے ۔ اپنے نفس کا کہا نہ مانا ۔ خدا کی اطاعت کی ۔ اپنے آپ کو نصیحت و بکر دوسرون کو نصیحت کی او لڑکے پہلے اپنے نفس کو نصیحت دے پھر اور کو سمجھا ۔ تجھپر خصوصیت کے ساتھ اپنے نفس کا بچاؤ لازم ہے ۔ اپنے آپ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف کو نہ بڑھ ۔ کیونکہ تیرے پاس ابھی ایسی شے (نفس امارہ) باقی ہے کہ تو خود اُسکی اصلاح کا محتاج ہے ۔ تجھپر افسوس کیا تجھے معلوم ہے کہ تو غیر کو کیونکر نجات دلاسکتا تو خود اندھا ہے پھر غیر کو کیونکر رستہ پر لیچلے گا ۔ بینا آدمی لوگون کا رہبر ہوا کرتا ہے ۔ لوگون کو دریا مین ڈوبنے سے وہی بچا سکتا ہے جو خود اچھا تیراک ہو ۔ آدمیون کو خدا کی طرف وہی پھیر لاتا ہے جو اُسے پہچانتا ہو ۔ نادان آدمی کیونکر رہبری کرسکتا ہے ۔ جب تک تو خدا کو نہ پہچانے اُس سے محبت نہ رکھے خالص اُسکے لیے عمل نکرے اور اُسکے سوا کسی اور سے نہ ڈرے تصرفات الٰہی مین کلام نہین کرسکتا ۔ یہ باتین دل سے ہوتی ہین ۔ زبانی بک بک سے نہین ہوتین ۔ خلوت مین ہوتی ہین جلوت مین نہین ہوتین اگر توحید گھر کے دروازہ پر ہے اور شرک گھر کے اندر تو یہ بعینہ نفاق ہے ۔ تجھپر افسوس کہ تیری زبان پرہیزگار ہے اور دل گنہگار ۔ زبان شکر گذار ہے اور دل معترض ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے اے ابن آدم میری طرف سے تجھپر خیر اُترتی ہے اور تیری طرف سے شر چڑھتا ہے ۔ تجھپر افسوس کہ بندہ الٰہی ہونے کا مدعی ہو اور ماسوا کی اطاعت کرے ۔ اگر تو فی الواقع ہوتا تو اُسی کے رستہ مین دشمنی رکھتا اور اسی کے رستہ مین دوستی یقین رکھنے والا مومن ۔ اپنے نفس و شیطان اور خواہشون کا مطیع نہین ہوا کرتا ۔ وہ شیطان کو پہچانتا ہی نہین کہ اُسکی اطاعت کرے ۔ دنیا کی پرواہی نہین کرتا کہ اُسکے لیے ذلیل ہوتا پھرے بلکہ اُسکی اہانت کرتا اور آخرت کا طالب رہتا ہے اور جب آخرت حاصل ہو جاتی ہے تو اُسے چھوڑ کر خدا کے

نعمتوں میں تصرف کرنے والو۔ شکر کہاں گیا۔ اے اُسکی نعمتوں کو غیر کیطرف سے خیال کرنے والو تم
کبھی اُسکی نعمتوں کو غیر کا عطیہ سمجھتے ہو اور کبھی اُنہیں قلیل جانتے اور جو تمہارے پاس نہیں ہے اُسکے
منتظر رہتے ہو۔ اور کبھی نعمتوں سے معصیت پر مدد لیتے ہو۔ اے لڑکے تو اپنی خلوت میں پرہیزگاری
کا محتاج ہے جو تجھکو معاصی اور لغزشوں سے نکالے۔ پھر مراقبہ کا محتاج ہے جو تجھکو بہتری طرف نظر حق کی
یاددہانی کرے۔ تو خلوت میں اس مرتبہ پر پہنچنے کے لیے محتاج اور مجبور ہے۔ اور پھر نفس و ہوا اور شیطان
کی مخالفت کا محتاج ہے۔ بڑے لوگوں کی خرابی لغزشوں کے ساتھ زاہدوں کی شہوت کے ساتھ
ابدال کی خلوت میں فکروں اور وسوسوں کے ساتھ ہے اور صدیقین کی خرابی اُنکی لحظوں سے ایکبار
دیکھنے میں ہے۔ دل کی حفاظت اُنکا شغل ہے۔ کیونکہ وہ بادشاہ کے دروازہ پر سونے والے اور
مقام دعوت میں کھڑے ہو کر مخلوق کو معرفت الٰہی کیطرف بلانے والے ہیں۔ وہ ہمیشہ دلوں کو آواز دیتے
اور پکارا کرتے ہیں۔ کہ اے دلو۔ اے روحو۔ اے انس و جن۔ اے بادشاہ کے مریدو۔ بادشاہ کے دروازہ
کیطرف آؤ۔ اپنے دلوں۔ اپنے تقوے۔ اپنی توحید و معرفت۔ اور ورع سامی۔ اور زہد دنیا و آخرت
اور ترک ماسوائے اللہ کے قدموں سے اُسکی طرف دوڑو۔ یہ اس قسم کا شغل ہے۔ اُنکی ہمتیں اصلاح
خلق سے متعلق ہیں۔ اُنکی ہمتیں عرش سے لیکر فرش خاک تک تمام آسمان و زمین کو شامل ہیں۔ اے
لڑکے نفس و ہوا کو چھوڑ۔ اُن لوگوں کے پاؤں کی خاک بنجا۔ اُنکے آگے مٹی ہوجا۔ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ
سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے۔ ابراہیمؑ کو کافر ماں باپ کے گھر پیدا کیا۔ مومن زندہ ہے کافر
مردہ۔ موحد زندہ ہے مشرک مردہ۔ اسیلئے اللہ تعالیٰ اپنے بعض کلام میں فرماتا ہے کہ میری مخلوق
میں سب سے پہلے جسکو موت آئی شیطان ہے۔ کیونکہ اُسنے میری نافرمانی کی اسلیے ہلاک ہوگیا۔ یہ
آخر زمانہ ہے۔ نفاق اور جھوٹ کے بازار کھل گئے ہیں۔ منافقوں جھوٹوں۔ دجالوں کے پاس
نہ بیٹھ۔ تجھپر افسوس کہ تیرا نفس منافق کاذب کافر فاجر اور مشرک ہے۔ تو کیونکر اُسکے پاس بیٹھتا ہے
اُسکی مخالفت کر موافقت نکر اُسے قید کر آزاد نکر۔ قیدخانہ میں ڈال اور اُس پر ضروری حقوق جاری کر
اُسے مجاہدات سے مغلوب کر۔ اپنی خواہش پر سوار ہوجا۔ اور اتنی ڈھیل نہ دے کہ وہ تجھپر سوار ہوئے۔
طبیعت کا مصاحب نہ بن۔ کیونکہ وہ بے عقل اور صغیر سن بچہ ہے تو بچہ سے کیا سیکھے گا اور کیا حاصل
کرے گا۔ شیطان تیرا اور تیرے باپ آدمؑ کا دشمن ہے۔ تو اُسکے پاس جاکر اُس کا کہنا کیسے
مانتا ہے حالانکہ اُس میں اور تجھ میں خون ہو چکا ہے۔ پرانی عداوت ہے۔ تو اُسکی طرف بیدھڑک
ہو کر نجا۔ کیونکہ وہ تیرے ماں باپ کا قاتل ہے موقع پاکر اُنکی طرح تجھے بھی قتل کر ڈالیگا۔ تقوے کو
اپنا ہتھیار۔ اور توحید۔ مراقبہ۔ خلوت میں ورع۔ راستبازی اور خدا سے مدد مانگنے کو اپنا لشکر بنا
وہ ہتھیار اور یہ لشکر اُسکو ہزیمت دے گا۔ گرائے گا اور اُسکے لشکر کو توڑ ڈالے گا۔ تو اُسے کسطرح

بتربیت نہ رہے گا الا تک حق بہتر ساتھ ہے اے لڑکے دنیا و آخرت کو ایک جگہہ اکٹھا کر لے اور بلحاظ
دل دونوں سے الگ ہو کر (نہ دنیا ساتھ ہو نہ آخرت) صرف خدا کا ہو جا۔ ماسوے سے خالی ہو کر اسکی طرف
متوجہ ہو۔ اور خالق سے بے پروا ہو کر مخلوق مین گرفتار نہو۔ ان اسباب کو قطع کر۔ اور ان معبودون کو چھوڑ
دے۔ اور جب تو قادر ہو جائے تو دنیا کو اپنے نفس کے۔ آخرت کو اپنے دل کے اور مولے کو اپنے سر
کے لیے اختیار کر لے۔ اے لڑکے نفس و ہوا۔ اور دنیا و آخرت کا ساتھی نہ بن۔ اور بجز خدا کے
کسی شے کیطرف بار بار نہ جا۔ تجھے ایسا خزانہ ملگیا ہے جو کبھی فنا نہو گا۔ اِس وقت خدا کی طرف سے
ایسی ہدایت ہوگی جسکے بعد گمراہی متصور نہین۔ گناہون سے توبہ کر اور اُن سے اپنے خدا کیطرف بھاگ
جب تو توبہ کرے تو ظاہر و باطن سے توبہ کر۔ تو یہ گویا زمانہ کا بدلجانا ہے۔ خالص توبہ کے ساتھ خدا
سے ڈر کر گناہون کا لباس اُتار۔ مگر یہ توبہ باشرم حقیقی ہو مجازی نہو۔ یہ اعمال شرع کے ساتھ طہارت
اعضا کے بعد دل کی طہارت ہے۔ جسم کا عمل الگ ہے اور دل کا عمل اور۔ دل جب اسباب اور
تعلقات مخلوق کے جنگل سے نکلتا ہے تو توکل اور معرفت اور علم الٰہی کے دریا مین سوار ہو جاتا ہے۔
سبب کو چھوڑ کر مسبب کو ڈھونڈھنے لگتا ہے۔ اس دریا کے وسط مین پہنچکر سالک کہتا ہے کہ جسنے
مجھکو پیدا کیا ہے وہی رہبری کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک کنارہ سے دوسرے کنارے اور ایک جگہہ
سے دوسری جگہہ لیجا کر سیدھے رستہ پر جا ٹھیراتا ہے پھر جسقدر وہ یاد الٰہی کرتا ہے رستہ کھلتا جاتا ہے
اور تباہی دور ہوتی جاتی ہے۔ طالب حق کا دل مسافتین طے کر کے ہر چیز کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے
پھر اگر کسی رستہ مین خوف ہلاک طاری ہو گیا تو ایمان ظاہر ہو کر اُسے دلیر کر دیتا ہے۔ وحشت و
خوف کی آگ بجھکر اسکی جگہہ نور اُنس اور قرب کے باعث فرحت آ جاتی ہے۔ اے لڑکے جب بیماری
آئے تو صبر کے ہات سے اُسکا استقبال کر اور دوا حاصل ہونے تک ٹھیرا رہ۔ پھر جب دوا ملجائے
تو اُسے شکر کے ہاتھون سے لے۔ اس حالت پر رہنے سے تجھے عیش عاجل نصیب ہوگا۔ دوزخ کا خوف
مومنین کے جگر کاٹتا۔ چہرے زرد۔ اور دل غمگین کر دیتا ہے۔ اور جب یہ صورت قرار پا جاتی ہے تو اللہ
تعالیٰ اُن کے دلون پر رحمت و لطف کا پانی ڈالتا اور آخرت کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ اور وہ اپنا
مامن دیکھ لیتے ہین پھر جب وہ چند سے ٹھیرتے اطمینان حاصل کرتے اور راحت پاتے ہین تو اُنکے لیے
جلال کا دروازہ کھلجاتا ہے اور اُن کے دلون اور اسرار کو پاک کر دیتا ہے اسوقت انکا خوف پہلے سے
بڑھ جاتا ہے پھر جب یہ تمام ہو جاتا ہے تو جمال کا دروازہ کھلتا ہے اس سے وہ سکون و اطمینان حاصل
کرتے اور بیدار ہو جاتے ہین اور ایسے مراتب مین ٹھکانا پاتے ہین جو کسی شے کے لیے درجہ بدرجہ
ہوتے ہین اے لڑکے اپنا ارادہ محض کھانے پینے پہننے نکاح کرنے رہنے سہنے اور جمع کرنے
متعلق ترک کر۔ یہ سب نفس اور طبیعت کا ارادہ ہے۔ دل اور سر کا ارادہ کیا ہوا جس کا نام طلب حق ہے۔

تیرت ارادہ نے تجھے کسقدر غمگین کر رکھا ہے اسلیے تیرا دلی مقصود خدا ہونا چاہیے بلکہ جو کچھ اسکے پاس ہے دنیا کا بدل آخرت ہے۔ اور مخلوق کا بدل خالق۔ اسے لڑکے فانی اشیار میں سے تو جس چیز کو چھوڑے گا اسکا بدل آخرت میں اس سے بہتر پائے گا۔ اس بات کا اندازہ کرلے کہ تیری عمر کا بس یہی ایک دن گیا ہے آخرت کے لیے تیار ہو اور ملک الموت کی آمد کا نشانہ بن۔ دنیا قوم کے لیے کھانا پکانیوالی ماما اور آخرت ان کے لیے آباد کی گئی ہے۔ پھر جب غیرت الٰہی آئیگی تو قوم اور دنیا کے مابین حائل ہو جائے گی اور تکوین قائم مقام آخرت کر دیجائے گی۔ اسوقت لوگ نہ دنیا کے محتاج رہینگے نہ آخرت کے۔ اے جھوٹے مدعی تو عیش کی حالت میں خدا کو دوست رکھتا ہے۔ اور جب بلا آتی ہے بھاگ جاتا ہے گویا خدا تیرا محبوب ہی نہ تھا۔ بندہ امتحان ہی کے وقت ظاہر ہوا کرتا ہے۔ جب خدا کی طرف سے کوئی بلا آئے اور تو ثابت قدم رہے تو محب ہے اور اگر متغیر ہو جائے تو جھوٹ ظاہر ہو گیا اور پہلا دعویٰ لوٹ گیا جاتا رہا۔ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا فقر کی چادر تیار کرلے۔ ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہا کہ میں خدا کو دوست رکھتا ہوں حضور نے فرمایا کہ بلا کی چادر تیار کرلے۔ خدا و رسول کی محبت کو فقر و بلا لازم ہے اسلیے بعض صالحین نے کہا ہے وُکِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ دوستی کے ساتھ بلا مقرر کیگئی ہے تاکہ جواب ہو وہ مدعی نہ بنے ورنہ ہر شخص خدا کی محبت کا دعویٰ کرنے لگے گا۔ لہذا بلا و فقر پر ثابت قدم رہنا اس محبت کیلیے بمنزلہ تنبیہ کیا گیا ہے الٰہی ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

دوسری مجلس
حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچویں شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں فرمایا

تیرا خدا پر پھولنا تجھے اُس سے دور اور غائب کر دے گا۔ مارے جانے ذلیل کیے جانے اور بلاؤں کے سانپ بچھو مسلط کیے جانے سے پہلے دھوکا کھانے سے باز آ۔ تو نے بلا کا ذائقہ نہیں چکھا اسلیے دھوکا کھا رہا ہے۔ اپنے اُن تمام سامانوں سے جن میں تو مشغول ہے خوش نہو۔ کیونکہ وہ عنقریب زائل ہو جائینگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا الآیہ یعنی جب وہ اُن سامانوں میں خوش ہوگئے جو ہماری طرف سے دیے گیے تھے تو یکایک ہم نے اُن کو پکڑ لیا۔ خدا کی نعمتیں صبر ہی سے حاصل ہوتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے صبر کی بابت تاکید فرمائی ہے۔ فقر و صبر مومن ہی میں جمع ہوتے ہیں۔ محب آزمائے جاتے ہیں۔ اور صبر کرتے ہیں اور باوجود بلا انھیں نیکیوں کا الہام ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے جدید مصائب پر صبر کرتے ہیں۔ اگر صبر نہوتا تو تم مجھکو اپنے میں بیٹھا نہ دیکھتے۔ میں جال میں پھنسا ہوا صید ہوں۔ کہ میرے وسیلہ سے پرند شکار کیے جاتے ہیں۔ رات کو میری آنکھیں کھولی جاتیں

اور پاؤن کی قید کاٹ دیجاتی ہے - دل کو آنکھین بند رہتی ہین اور پاؤن دام مین باندھ دیا جاتا ہے - یہ تمہاری مصلحت کے لیے کیا گیا ہے - اگر موافقت الٰہی نہو تو تم پہچان نہین سکتے ورنہ اس شہر مین کونسا عاقل جو اور شہر والون کے ساتھ معاشرۃ کر سکتا ہے - اسمین ریا ونفاق ظلم عام ہے - شبہہ اور حرام کی کثرت ہے - کفران نعمت الٰہی اور اس سے فسق وفجور پر مدد لینا بہت ہے - اسمین ایسے بہت ہین جو گھرون مین بدکار ہین دکان مین پرہیزگار - تہ خانون مین زندیق ہین کرسی پر صدیق - اگر حکمتین نہوتین تو مین تمہارے گھرون کے حالات بتا دیتا لیکن میری بنیاد دیوار کی اور میرے بچہ پرورش کے محتاج ہین - اگر مین اپنی بعض معلومات کا پردہ اُٹھا دون تو یہ مجھمین تم مین فراق کا سبب ہوجائے مین اپنی اس موجودہ حالت مین نبیون اور پیغمبرون کی قوت کا محتاج ہون آدم سے لیکر اس زمانہ تک تمام متقدمین کے صبر کا محتاج ہون - قوت ربانی کا محتاج ہون الٰہی تجھسے تیرا لطف وامداد اور رضامندی مانگتا ہون آمین - اے لڑکے آخرت اور اسمین فائدہ اُٹھانے کے لیے دنیا مین جو چیزین پیدا کی گئی ہین وہ خدا کی بھیجی ہوئی مشقتین اور تکلیفین ہین کہ تو ان سے الگ ہے - تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر طاعت حق سے قانع ہوگیا ہے جبتک اسکے ساتھ کچھہ اور نہ لائے گا یہ قول نفع نہ دے گا - ایمان قول وعمل کا نام ہے - اگر تو معاصی اور لغزشون کا مرتکب - اور خدا کا مخالف ہوگا اور ان پر اصرار کرتا رہے گا - نماز روزہ صدقہ اور نیک افعال چھوڑ دے گا تو یہ قول قبول نہوگا اور تجھے نفع نہ دے گا - ہر دو شہادتین کیا نفع دیسکتی ہین جب تونے لا الٰہ الا اللہ کہا تو گویا دعوی کیا - تجھسے پوچھا جائے گا کہ کوئی گواہ ہے گواہ کون ہین - امتثال اوامر اجتناب نواہی - آفات پر صبر - اور تسلیم بجانب تقدیر - یہ اُس دعوے کے گواہ ہین جب تو یہ سب اعمال بجا لایا تو بلا اخلاص کوئی عمل قبول نہوگا - کیونکہ کوئی قول بلا عمل اور کوئی عمل بلا اخلاص وطریقہ سنت قبول نہین ہوتا - کسی قدر مال سے فقیرون پر مہربانی کرو - تھوڑا بہت دینے پر قادر ہوکر سائل کو نہ پھیرو خدا عطا کو محبوب رکھتا ہے اسمین اُسکی موافقت کرو - اور اس کا شکر کرو کہ اُسنے تم کو اہل اور عطا پر قادر کیا - تجھپر افسوس کہ جبکہ سائل خدا کا ہدیہ ہے اور تو دینے پر قادر ہے تو ہدیہ کو بھیجنے والے کیطرف واپس کیون کرتا ہے - تو میری باتین سنکر روتا ہے اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا دل سخت ہوجاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تیرا سننا اور رونا خالص اللہ کے لیے نہین ہے - میرے نزدیک سننا دل ہی کے ساتھ پھر دل کے ساتھ پھر اعضا کی نیکی کے ساتھ - اپنے علم وعمل - زبان - اور حسب ونسب سے الگ ہوکر اور مال واہل وعیال کو بھولکر میرے پاس آیا کر - اور جمیع ماسوے اللہ سے دل کو ننگا کرکے میرے سامنے کھڑا ہوا کر - وہ اپنے قرب اور فضل واحسان سے اسے خلعت پہنائے گا - جب میرے پاس آتے وقت تو نے ایسا کیا تو تیرا حال اُس پرندہ کا سا ہوگیا جو صبح کو بھوکا جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر آتا ہے دل کا نور خدا کے نور مین سے ہے - اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مومن کی فراست سے

ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ اے فاسق مومن سے ڈرو۔ اور نجاست گناہ سے ملوث ہوکر
اسکے پاس نہ جا۔ وہ خدا کے نور سے تیرے حالات کو دیکھتا ہے۔ تیرا شرک و نفاق دیکھتا ہے۔ تیرے
کپڑون کے نیچے تیرا چھپا ہوا کھوٹ معلوم کرلیتا ہے۔ تیری فضیحت و رسوائی کو جانتا ہے۔ جو نجات یافتہ کو
نہین دیکھتا خود نجات نہین پاتا۔ تو مجسم ہوش ہے اور اہل ہوش سے ملتا ہے کسی نے پوچھا کہ یہ اندھا
پن کب تک۔ دوسرے نے جواب دیا کہ جب تک تو کسی طبیب کے پاس پہنچ کر اسکی چوکھٹ کو اپنا تکیہ بنالے اس سے
حسن ظن رکھے۔ تیرے دل مین اسکی نسبت کوئی تہمت نہ رہے۔ اور تو اپنے بال بچون کو لیکر اسکے دروازہ
پر آپڑے۔ اُسکی تلخ دوا پر صبر کرے تو البتہ تیری دو آنکھون کا اندھا پن جاتا رہے گا۔ خدا کے لیے
ذلیل رہ۔ اور اپنی حاجتین اُسی پر چھوڑ دے۔ اپنے نفس کے لیے کوئی کام نکر۔ افلاس کے پاؤن
کر پڑ۔ خلقت کیطرف سے دروازے بند کرلے۔ اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول۔ اپنے گناہون کا
اقرار کر۔ تقصیرون کی معذرت کرتا رہ۔ اور یقیناً جان لے کہ ضرر اور نفع دینے ۔ اور نہ دینے والا
وہی ہے۔ اس وقت تیرے دل کی آنکھ کا اندھا پن زائل ہوکر بصر و بصیرت حاصل ہوجائیگی اے لڑکے
موٹے کپڑے اور موٹے کھانے سے فقیر کی شان نہین بڑھتی۔ بلکہ شان دلی زہد سے بڑھتی ہے۔ سچا
کمل پوش اول باطن پر کملی ڈالتا ہے۔ پھر وہ ظاہر کی طرف متعدی ہوجاتی ہے۔ بس تو پہلے اُسکا
سینہ قلب نفس سب کملی پہن لیتا ہے۔ پھر اعضا پہنتے ہین۔ پھر جب وہ سراپا کمل پوش ہوجاتا ہے
تو رحمت اور احسان خداوندی کا ہاتھ اسکے حالات کو انہین مصائب کے اندازہ سے بدل دیتا ہے۔
اُس سے غم کے کپڑے اُتار لیتا ہے اور لباس فرحت کی طرف لیجاتا ہے۔ رنج کو نعمت۔ بغض کو محبت
خوف کو امن۔ بعد کو قرب اور فقر کو غنا سے بدل دیتا ہے اے لڑکے حسّون کو زہد کے ہاتھ سے
بے رغبتی کے ہاتھ سے ایک کھاتا اور روتا ہے وہ ایسا نہین جیسا کہ ایک کھاتا اور ہنستا ہے۔
مباحات خدا سے دل لگاکر کھایا کر اسکے شر سے سالم رہیگا۔ اگر تو طبیب کے ہاتھ سے کھائے گا تو اگر
بہتر ہے کہ تنہا ایسی چیز کھا جائے جسکی اصلیت تجھے معلوم نہو۔ تمہارے دل کسقدر سخت ہین۔ تم
سے امانت جاتی رہی مہربانی تم سے بالکل نہین رہی احکام شرع تمہارے پاس امانت تھی تم نے
اُن کو چھوڑ دیا اور اُنمین خیانت کی تجھپر افسوس۔ اگر تو امانت کو لازم نکر لیگا تو عنقریب تیری خبر
پانی اُتر جائیگا ہاتھ پاؤن شل ہوجائین گے اور خدا تجھپر اپنی رحمت کا دروازہ بند کرے گا۔ مخلوق کے
دلون مین تیری طرف سے سختی ڈالدے گا اور اُن کو تجھپر احسان کرنے سے روک دے گا۔ خدا کے ساتھ
اپنے سرون کی حفاظت کرو۔ اُس سے ڈرتے رہو۔ اُسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ وہ تمکو تمہارے
مامن تمہاری عاقبت تمہاری شادمانی تمہاری نافرمانی کے سبب پکڑے گا۔ اس سے ڈرو۔
وہ آسمانون اور زمینون کا معبود ہے۔ شکر کے ساتھ اسکی نعمتون کی حفاظت کرو۔ اور طاعت

اسکے امر و نہی کا مقابلہ کرو۔ تنگی کے مقابلہ مین صبر کرو۔ اور فراخی کے مقابلہ مین شکر۔ تم سے پہلے نبیون پیغمبرین صالحون کا یہی طریقہ تھا نعمتون پر شکر اور مصیبتون پر صبر کیا کرتے تھے معاصی کے دسترخوان سے اُٹھ کھڑے ہوا اور طاعت کے دسترخوان پر کھاؤ۔ اسکی حدون کو نگاہ رکھو۔ فراخی آئے تو شکر کرو اور تنگی آئے تو گناہون سے توبہ اور اپنے نفس سے مناقشہ کرو۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا۔ موت اور اسکے مابعد کے حالات کو یاد رکھو۔ خدا۔ اور اسکے حساب اور اسکی نظر کو جو تمہاری طرف ہے یاد رکھو۔ بیدار ہو جا یہ نیند کہان تک۔ یہ جہل۔ اور باطل مین تردد۔ یہ نفس و ہوا کی پابندی۔ اور عادت پر قائم رہنا تا کجا۔ حق کی عبادت اور متابعت شریعت کے ادب کیون نہین حاصل کرتے۔ ترک عادت عبادت ہے۔ تم قرآن اور کلام نبوت کے ساتھ مودب کیون نہین ہوتے اے لڑکے اندھے پن۔ جہل غفلت اور نیند کے ساتھ لوگون سے نہ مل۔ بلکہ بصیرۃ علم اور بیداری کے ساتھ ان سے اختلاط کر۔ اُنکی کوئی اچھی بات ہات لگے تو اس کا اتباع کر۔ اور جو بری معلوم ہو اُسے چھوڑ دے۔ اور اُن کو اس سے روک۔ تم اللہ تعالی کیطرف سے بالکل غافل ہو۔ بیداری لزوم مساجد اور پیغمبر علیہ السلام پر بہ کثرت درود کو لازم کر لو۔ کیونکہ آپنے فرمایا ہے اگر آسمان سے آگ برسے تو اُس سے صرف مسجدون والے ہی نجات پائینگے جب تم نمازون مین سستی کروگے تو حق کے ساتھ تمہاری نماز منقطع ہو جائیگی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سجدہ کیحالت مین بندہ اپنے خدا سے بہت قریب ہوتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ تو کس قدر تاویل کرتا اور آسانی کر لیتا ہے تاویل کرنے والا غدار ہے۔ کاش جب ہم عزیمت پر عمل کرتے اجماع سے تعلق پکڑتے اور اعمال مین اخلاص حاصل کرتے ہین تو گویا خدا سے بھاگتے ہین۔ پس تو جب ہم تاویل کرکے آسانی کر لیتے ہین تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ عزیمت اور اہل عزیمت رخصت ہوئے۔ یہ آسانی کا زمانہ ہے نہ کہ عزیمت کا۔ یہ ریاء و نفاق کا اور ناحق مال مار لینے کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ مخلوق کے لیے نماز روزہ کرتے حج کو جاتے زکوٰۃ دیتے اور نیک افعال کرتے ہین۔ خالق کے لیے نہین کرتے۔ اس عالم کا بڑا کام خلق در خلق بلا خالق ہے۔ تم سب مردہ دل ہو البتہ نفس اور خواہشون کے اختیار سے زندہ ہو۔ تم سب طالب دنیا ہو۔ اخلق سے نکلجانا اور حق کے ساتھ قائم رہنا معنوی طور پر دلکی زندگی ہے۔ اس مقام مین صورت کا اعتبار نہین۔ خدا کے احکام کو بجا لانا۔ منہیات سے باز رہنا۔ اسکی بھیجی ہوئی بلاؤن اور قضا و قدر پر صبر کرنا حیات قلبی ہے۔ اے لڑکے تقدیری معاملات مین خدا کی طرف جھک جا۔ پھر اسکے بعد اُسکے ساتھ قائم رہ۔ ہر کام پہلے بنیاد کا محتاج ہوتا ہے پھر عمارت کا اور اس پر ہر وقت یعنی رات دن مداومت کر۔ تجھپر افسوس اپنے کام کو سوچا کر۔ کیونکہ سوچنا امر قلبی ہے۔ پھر اگر تو اپنے لیے نیکی دیکھے تو خدا کا شکر ادا کر۔ اور اگر بدی دیکھے تو اُس سے توبہ کر۔ اس سوچنے سے

تیرا دین زندہ ہو جائے گا اور شیطان مر جائے گا۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ ایک ساعت کا تفکر رات بھر کی عبادت
سے بہتر ہے۔ اے امت محمدیہ خدا کا شکر کرو کہ اُس نے بہ نسبت پہلے عمل کرنے والوں کے تمہارے تھوڑے
عملوں پر قناعت کر لی ہے۔ تم دنیا میں پیچھے ہو اور قیامت میں سب سے آگے۔ تم میں سے جو شخص
تندرست ہے اُسکی برابر کوئی تندرست نہیں۔ تم سردار اور دیگر امتیں رعیت۔ تو جب تک اپنے نفس
اور طبیعت کے گھر میں قائم رہے گا تندرست نہ ہوگا۔ تو جب تک اپنے ریا و نفاق کے سبب مخلوق
کے ساتھ جھگڑنے اور ان کا مال چھیننے کی فکر میں رہے گا صحت نہ ہوگی۔ جب تک دنیا پر راغب رہے گا
صحت نہ ہوگی۔ جب تک ماسوائے اللہ پر دلی بھروسا رکھے گا صحت نہ ہوگی۔ الٰہی تو ہمیں اپنے
ساتھ تندرستی کی صحت عطا کر۔ اور دنیا و آخرت میں نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تیسری مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھویں شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ معمورہ میں فرمایا

اے فقیر غنا کی تمنا نہ کر۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو جائے۔ اور اے مریض صحت کا آرزومند نہ ہو۔ شاید
وہ تیری ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ غافل نہ بن۔ اپنے مال و اولاد کی حفاظت کر تاکہ انجام اچھا ہو۔ اپنے
مقدر پر جو تیرے ساتھ ہے قناعت کر۔ اس سے زیادہ نہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ تیرے سوال کے باعث
جو کچھ تجھکو دے گا وہ مکدر اور بری حالت میں ہوگا میں نے اسے آزمایا ہے ہاں جب بندہ کو دل کی
جانب سے سوال کا حکم کیا جائے تو ایسے سوال کے باعث مشکل میں برکت ہوگی۔ اور کدورت
زائل کر دی جائیگی۔ تو عفو و عافیت۔ اور دین و دنیا و آخرت کی بابت معافات دائمی کا سوال اکثر
کیا کر۔ اور بس اسی پر قانع رہا کر۔ خدا پر کسی شے کو پسند نہ کر۔ اور نہ اُس سے گردن کش ہو۔ ورنہ تجھے
ہلاک کر دے گا اپنی جوانی اور قوت و مال کے باعث خدا اور اسکی مخلوق پر گردن کشی نہ کر۔ کیونکہ
وہ تجھکو پکڑے گا اور اس طرح پکڑے گا جس طرح دیگر ماخوذین کو پکڑا ہے۔ اسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔
تجھ پر افسوس کہ تیری زبان مسلم ہے دل مسلمان نہیں۔ قول مسلمان ہے فعل مسلمان نہیں۔ تو جلوت
میں مسلمان ہے خلوت میں نہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تیری نماز۔ روزہ اور دیگر تمام نیک افعال
خالص اللہ کیلئے نہیں تو تو منافق اور خدا سے بہت دور پڑا ہوا ہے اپنے تمام افعال و اقوال اور
ذلیل مقاصد سے اسی وقت خدا کے آگے توبہ کر۔ اللہ والے وہ ہیں جنکے اعمال میں ظاہر داری
نہیں ہے۔ یہ لوگ کامیاب۔ یقین رکھنے والے۔ موحد مخلص۔ اللہ کی بھیجی ہوئی بلاؤں اور
آفتوں پر صابر۔ اور اسکی نعمتوں اور احسانات پر شاکر ہیں۔ اللہ کو زبان سے پھر دل سے۔ پھر اسرار

یاد کرتے ہیں جب اُن کو مخلوق سے تکلیفیں پہنچتی ہیں تو اُن کے روبرو ہنس دیتے ہیں۔ دنیوی بادشاہ
اُنکے نزدیک ہیں۔ اور اہل زمین میت۔ عاجز۔ مریض فقیر۔ جنت اُنکی طرف مضاف کی جائے تو گویا
اُجاڑ ہے۔ اور دوزخ اُنکی جانب منسوب ہو تو سرد ہے۔ اُنکے نزدیک نہ زمین ہے نہ آسمان اور نہ اُن میں
کوئی رہنے والا۔ اُنکی جہتیں متحد ہو کر ایک ہو جاتی ہیں پہلے دنیا واہل دنیا کے ساتھ رہے پھر عقبیٰ
واہل عقبے کے ساتھ ہوئے۔ پھر دنیا و آخرت کے پروردگار کے ساتھ ہوگئے۔ وہ خدا اور اُسکے
دوستوں سے ملے۔ دلوں سے اُسکے ساتھ سیر کرتے رہے یہاں تک کہ اُس سے جا ملے اور انھوں نے
راہ چلنے سے پہلے رفیق حاصل کیا۔ ذکر الٰہی کے باعث اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول لیا۔
ہمیشہ اُسکی یاد میں رہے یہاں تک کہ یاد الٰہی نے اُن کے گناہ دور کر دیئے۔ غیر سے اُن کا مفقود ہونا
خدا کے ساتھ موجود رہنے کی دلیل ہے۔ انھوں نے خدا کا یہ قول فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ الآیہ (تم مجھے
یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور ناشکرے نہ بنو) سن لیا ہے۔ اسلیے بطور لزوم اُس کا
ذکر کرتے ہیں اس لالچ سے کہ خدا اُن کو یاد رکھے۔ اور بعض کلمات میں سے اُنھوں نے خدا کا یہ قول سن
رکھا ہے أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي (میں اپنے ذاکر کا ہمنشین ہوں) اسلئے مخلوق کے ساتھ مجالست چھوڑ دی ہے
اور مجالست الٰہی حاصل ہونے تک ذکر الٰہی پر قانع ہیں۔ **اے قوم** ہوسناک نہ بنو۔ تم سراپا ہوس ہو
یہ علم بلا عمل تم کو نفع نہ دے گا۔ تم اسکے محتاج ہو کہ اس سیاہی جو سفیدی پر قائم ہے اور جس کا نام حکم اللہ ہے
پر عمل کرو۔ یوم بعد یوم اور سال بعد سال اسپر عمل کرتے رہو تا کہ اس کا ثمرہ ہاتھ لگے۔ **اے لڑکے** تیرا
عمل تجھے ندا دے رہا ہے کہ اگر تو بے عمل رہا تو میں تجھپر حجت ہوں۔ اور اگر تو نے عمل کیا تو تیرے لیے دلیل
ہوں۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُس نے جواب دیا تو
ٹھہرا ورنہ چلدیتا ہے۔ یعنے اُسکی برکت رخصت ہو جاتی ہے۔ اور محنت باقی رہتی ہے۔ تیرے لئے
خدا سے اُسکی سفارش جاتی رہتی ہے۔ اور تیری ضرورتوں میں اُس کا کام آنا منقطع ہو جاتا ہے اُس کا خلاصہ
غائب ہو جاتا ہے اور چھلکا باقی رہتا ہے۔ کیونکہ علم کا خلاصہ عمل ہے۔ تو پیغمبر علیہ السلام کا تابع ہو ہی
نہیں سکتا۔ جب تک آپکے قول پر عمل نہ کرے۔ جب تو آپکے حکم پر عمل کرے گا تو تیرا عمل تیرے دل اور
سِر کے آگے آکر دونوں کو خدا کے روبرو پیش کر دے گا۔ تیرا عمل تجھکو پکارا کرتا ہے لیکن تو سن نہیں سکتا
کیونکہ تو صاحبدل نہیں۔ اُسے دل اور سِر کے کان سے سُن۔ اور اُس کا کہا مان۔ تجھے نفع ہوگا۔ علم معہ
عمل تجھے اُس عالم کا مقرب بنا دے گا جسنے اُسے نازل کیا ہے۔ جب تو اس حکم یعنی علم اول پر عمل کریگا
تو تیرے سینے دوسرے علم کا چشمہ جاری ہو جائے گا۔ تیری بہنے والی آنکھیں ہو جاینگی۔ تیرا دل
حکم اور علم ظاہر و باطن سے پُر ہو جائے گا۔ اُسوقت تجھپر اُسکی زکوٰۃ واجب ہوگی کہ بھائیوں اور
مریدوں پر مہربانی کرے۔ علم کی زکوٰۃ اُسکا پھیلانا اور خلق کو حق کی طرف بلانا ہے۔ **اے لڑکے**

جسنے سب کیا وہ تو ادا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صابروں کو بے حساب اجر ملیگا۔ اپنے کسب سے کھا اور بہت
نہ کھا۔ کما اور کھلا۔ اور اس سے غیر پر مہربانی کر۔ مومنوں کی کمائیاں صدیقوں کے طبق ہیں۔ بجز
فقیروں اور مسکینوں کی طرف مضاف کرنے کے ان کو اپنے پیشوں سے اور کچھ حصہ نہیں ملتا۔ وہ
مخلوق پر مہربانی کرنے کے آرزومند اور اس سے رضا و محبت الٰہی کے طالب ہیں۔ انھوں نے پیغمبر
علیہ السلام کا یہ قول سن رکھا ہے کہ مخلوق خدا کا کنبا ہے اور خدا کا پیارا وہی ہے جو اسکے کنبے کو نفع
پہنچائے۔ اولیاء اللہ بہ نسبت دیگر مخلوق کو نگے بہرے اندھے ہیں۔ جب ان کے دل خدا سے نزدیک ہو
ہیں تو نہ کسی غیر کی سنتے ہیں۔ اور نہ کسی اور کو دیکھتے ہیں۔ قرب ان کو حلال کرتا ہے۔ ہیبت انکو بند کر
لیتی ہے۔ اور محبت محبوب کے پاس انھیں قید کر دیتی ہے۔ جلال و جمال میں محو ہو کر نہ داہنی طرف جھکتے
ہیں نہ بائیں طرف۔ انکی ایک امام ہے جس کا پیچھا یا معلوم نہیں ہوتا۔ انس و جن اور انواع مخلوقات
انکی خادم ہے۔ حکم و علم انکی خدمت کرتا ہے۔ فضل ان کو کھانا دیتا اور انس ان کو پانی پلاتا ہے۔
طعام فضل کھاتے اور شراب انس پیتے ہیں۔ وہ کلام حق سننے میں مشغول ہیں۔ بس تو وہ اور جنگل میں
ہیں اور مخلوق اور جنگل میں۔ مخلوق کو خدا کے احکام بتاتے اور منہیات سے روکتے ہیں۔ یہ پیغمبر علیہ السلام کی
کی نیابت ہے۔ وہ حقیقی وارث ہیں۔ خلق کو حق کی طرف لیجانا ان کا کام ہے۔ ان کو محبت الٰہی نے
تمام اشیا کو انکے موقعوں پر رکھنے اور ہر بزرگ کو اسکی بزرگی دیتے ہیں۔ اپنا حق نہیں لیتے۔ اور اپنے
نفوس و طبیعت کو پورا حصہ نہیں دیتے۔ محبت بھی خدا ہی کے لیے رکھتے ہیں۔ اور بغض بھی خدا ہی کیلئے
کرتے ہیں انھیں یہ سب باتیں اسی کے لیے ہیں غیر کے لیے نہیں۔ جسکو یہ خوبی حاصل ہوگئی۔ اسے پوری
صحت۔ نجات اور کامیابی حاصل ہوئی۔ انس و جن فرشتے۔ اور زمین و آسمان اسے چاہنے لگتے ہیں
اے منافق۔ مخلوق و اسباب کے عابد۔ حق کے چھوڑنے والے۔ تو باوجود اس حالت کے جس میں گرفتار
ہے یہ چاہتا ہے کہ تجھے یہ رتبہ ملجائے تیرے لیے نہ کرامت ہے نہ عزت۔ اسلام لا۔ پھر توبہ کر۔ پھر علم پڑھ
اور خالص طور پر عمل کر۔ ورنہ ہدایت نہ ہوگی۔ تجھپر افسوس تجھ میں اسکے سوا اور کوئی عداوت نہیں کہ میں
حق کہتا اور خدا کے دین میں تجھے فروگذاشت نہیں کرتا۔ میں نے مشائخ کے کلام کی سختی۔ سفر اور فقر
کی سختی میں پرورش پائی ہے۔ جب میری جانب سے کوئی کلام صادر ہوا ہے خدا کی طرف سے مجھ
اسی نے مجھکو گویا کیا ہے۔ جب تو میرے پاس آئے تو اپنے سے اور اپنے نفس و ہوا سے الگ ہو کر
آیا کر۔ اگر تجھ میں بصیرت ہوتی تو مجھے بھی ان چیزوں سے الگ دیکھتا۔ مگر فہم سقیم تیرے لیے باعث
آفت ہے۔ اے مرید میری صحبت اور مجھ سے نفع حاصل کرنا میری ایک حالت ہے جس میں نہ خلق ہے
نہ دنیا و آخرت۔ جو میرے ہاتھ پر توبہ کرے۔ میری صحبت میں رہے۔ مجھ سے نیک گمان رکھے۔ اور
میرے کہے پر عمل کرے وہ انشاء اللہ ایسا ہی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ انبیا کی اپنے کلام سے اور

اولیاء کی اپنی صدیقیت سے تربیت کرتا ہے۔ (حدیثات سے الہام قلبی مراد ہے) کیونکہ وہ انبیاء کے وصی خلیفہ
اور اُن کے غلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ متکلم ہے۔ اُسنے موسیٰ سے کلام کیا۔ خود بلاواسطہ مخلوق کلام کیا۔
خالق نے کلام کیا۔ علام الغیوب نے کلام کیا۔ اور ایسا کلام کیا۔ کہ موسیٰ اُسے سمجھ گئے۔ اور بلاواسطہ اُنکی
عقل تک پہنچگیا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام سے بلاواسطہ کلام کیا۔ یہ قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے
جو تمہارے اور پروردگار کے مابین ہے۔ اسے جبرئیل نے آسمان سے اُتارا۔ خدا کے پاس سے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا چنانچہ آپنے اسی طرح فرمایا ہے اور ایسی ہی خبر دی ہے۔ اس کا
انکار ناجائز ہے۔ الٰہی کل کو ہدایت دے۔ سب پر رجوع برحمت ہو۔ کل پر رحم کر۔ **حکایت**۔
امیر المومنین معتصم باللہ نے وفات کے وقت کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کے حق میں جو کچھ کیا اُس سے
خدا کے آگے توبہ کرتا ہوں حالانکہ اُن کا کام مینے اپنے ذمے نہیں لیا تھا بلکہ اُس کا ذمہ دار اور شخص تھا
اے مسکین غیر مفید کلام کو چھوڑ۔ تعصب مذہبی کو ترک کر۔ اور ایسی چیزیں میں مشغول ہو جا جو دنیا و آخرت
میں نفع دے۔ تو عنقریب اپنی بہتری دیکھکر میری بات کو یاد کیا کرے گا۔ تو نیزہ بازی کے وقت
جبکہ تیرے پر خود نہ ہوگا جلد معلوم کرلے گا کہ کونسی چیز پر زخم کاری لگ سکتا ہے۔ اپنے دل کو غم دنیا سے
خالی کر۔ تو عنقریب اس سے اُٹھا لیا جائے گا۔ دنیا میں اچھا عیش نہ مانگ وہ تیرے ہاتھ نہ لگیگا۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ عیش آخرت ہی کا ہے۔ اپنی امیدیں کو تاہ کر۔ تیرے پاس زہد موجود ہے
کیونکہ کوتاہی امید کا نام زہد ہے۔ بُرے دوستوں کو چھوڑ۔ اپنے اور اُنکے مابین رشتہ محبت کو قطع
کر دے۔ اور دور کے دوست سے مل بشرطیکہ اُن میں نیکی ہو جس سے تو دوستی کرتا ہے اُنہیں اور تجھمیں
قرابت ہو جاتی ہے۔ پس تو اسپر غور کر کہ تو کس سے دوستی کرتا ہے۔ بعض صالحین سے سوال کیا
گیا کہ قرابت کیا چیز ہے۔ جواب دیا باہم دوستی۔ مقدر شدہ اور غیر مقدر شدہ کی طلب کو چھوڑ۔ کیونکہ
مقدر شدہ کی طلب سخت کا رنج ہے۔ اور غیر مقدر شدہ کی طلب غصہ اور محرومی کا باعث ہے۔ اسی لیے
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر مقدر شدہ کا طلب کرنا بندہ کے لیے منجملہ عقوبات الٰہی ہے۔ اے
لڑکے خدا کی صنعتوں سے اُسکے وجود پر دلیل قائم کر۔ صنعتوں کو سوچ۔ اُسوقت تو صانع تک پہنچ جائیگا
یقین رکھنے والے مومن عارف کی دو ظاہری آنکھیں ہوتی ہیں دو باطنی۔ ظاہری آنکھوں سے
خدا کی زمینی مخلوق کو دیکھتا ہے اور باطنی آنکھوں سے آسمانی مخلوق پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر اُس کے
قلب سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اسوقت اُسے بلا تشبیہ و بلا کیفیت دیکھ لیتا ہے اور خدا کا مقرب
و محبوب بنجاتا ہے اور محبوب سے کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔ حجاب اُسی قلب سے اُٹھتے ہیں جو خلق
نفس، طبیعت، ہوا، اور شیطان سے معرا ہو اور جس کے خزانوں کی کنجیاں اپنے ہات سے پھینکے
پتھر اور ڈھیلا اسکے نزدیک ایک ہو۔ سمجھ پیدا کر۔ سوچ۔ میں کیا کہہ رہا ہوں فہم سے کام لے۔

مین خداوند کلام کی فکر مین ہون ۔ جو ایسے باطن کلام کے ساتھ متکلم ہوتا ہون جسکے معنی سراسر نصیحت مین
اے لڑکے خالق کی شکایت مخلوق کیطرف نہ لیجا ۔ بلکہ مین اسی کی جانب شکایت لیجاتا ہون ۔ بجز
سوا اور کوئی کسی شئے کو مقدور نہین کر سکتا ۔ جیسا مصیبتون اور مرضون اور صدقہ کا چھپانا نیکی مین
داخل ہے ۔ دہنے ہات سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ بائین کو خبر نہو ۔ دریائے دنیا
سے خوف کر اسمین مخلوق بکثرت ڈوب چکی ہے اس سے خلقت کے بعض افراد نجات پاسکتے ہین ۔ یہ
دریائے عمیق ہے ۔ کل کو ڈبو دیتا ہے ۔ مگر ان خدا اپنے بندون مین سے جس کو چاہتے نجات دے
جیسا کہ قیامت مین مومنون کو دوزخ سے نجات دیگا ۔ کیونکہ سب اسپر سے عبور کرنیکے اور
وہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہے گا نجات دیگا ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا
اور تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو ۔ یہ بات تیرے پروردگار پر فرض ہو چکی ہے) اس دن خدا
فرمائے گا اے آگ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا تاکہ مجھپر ایمان لانے والے ۔ خالص بندے جو میری
رغبت رکھنے والے اور غیر سے نفرت کرنے والے ہین عبور کر سکین ۔ یہ حکم اسیطرح کا ہوگا جسطرح کا
نمرود کی آگ مین ہوا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کے جلا ڈالنے کو بھڑکائی گئی تھی ۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ
اے دریائے دنیا الامان ۔ اس بندہ کو جو ہماری مراد اور ہمارا محبوب ہے غرق نہ کیجو ۔ چنانچہ وہ نجات پاجاتا
اور کینہ چھپانے پر صبر کرتا ہے ۔ جیسا کہ موسیٰ اور انکی قوم نے دریائے نیل سے نجات پائی ۔ وہ جسکو
چاہے اپنا فضل عطا کرے اور جسے چاہے بیحساب روزی عنایت فرمائے ۔ تمام خیر اسکے قبضہ مین
دینا نہ دینا اسکے قبضہ مین ہے ۔ غنا و فقر اسکے قبضہ مین ہے ۔ عزت و ذلت اسکے قبضہ مین ہے ۔ کسیکے
قبضہ مین کچھ نہین ۔ عقلمند وہ ہے جو اسکے دروازہ پر پڑا رہے ۔ اور دوسرے کے دروازہ سے
اعراض کرے ۔ اے بدنصیب مین تجکو دیکھتا ہون کہ تو مخلوق کو رضامند اور خالق کو ناراض کیا
کرتا ہے ۔ دنیا کو آباد کر کے آخرت کو اجاڑ رہا ہے ۔ تو عنقریب ماخوذ ہوگا اور تجھے وہی پکڑیگا
جسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے ۔ اسکی پکڑ طرح طرح کی ہے ۔ تجکو حکومت سے معزول کر کے پکڑیگا
مرض سے پکڑ لیگا ۔ ذلت و فقر سے پکڑ لیگا ۔ شدائد و غموم و ہموم مسلط کر کے پکڑ لیگا تجھپر لوگون کی
زبانون اور ہاتھون کو غلبہ دیکر پکڑ لیگا ۔ اپنی کل مخلوقات کو تجھپر مسلط کر دیگا ۔ اے غافل بیدار ہو
الہی ہمین اپنے ساتھ اور اپنے لیے بیدار کر دے اے لڑکے دنیا حاصل کرنے مین ایسا نہو جیسا
رات کو لکڑیان چننے والا جو اس کو نہین سمجھتا کہ میرا ہاتھ کہان جا پڑیگا ۔ مین تجکو تیرے تصرفات
مین رات کو لکڑیان چننے والے کیطرح دیکھتا ہون کہ اندھیری رات مین نہ چاند ہے نہ روشنی اور ایسی
ریتلی زمین مین ہے جسمین کثرت سے گھنے درخت اور ہلاک کرنے والے حشرات الارض موجود ہین
قریب ہے کہ کوئی جانور اسے ہلاک کر ڈالے ۔ تو دن کو لکڑیان چن ۔ کیونکہ سورج کی روشنی کسی ضرر پہنچانے

والی چیز پر ثبات واستقامت سے تجھے روک دیگی۔ اپنے جمیع تصرفات مین توحید و شرع اور تقدیر کے آفتاب
کے ساتھ رہ یہ آفتاب تجکو ہوا و نفس اور شیطان و شرک بالخلق کے جال مین پھنسنے سے باز رکھیگا۔
اور سلوک مین جلدی کرنے سے روک لیگا۔ تجھپر افسوس۔ جلدی نکر۔ جلد باز خطا کرتا ہے یا اسکے قریب
ہوجاتا ہے۔ اور درنگ کرنے والا حق بات کرتا ہے یا اسکے قریب پہنچ جاتا ہے۔ جلد بازی شیطان کیطرف سے
ہے اور آہستگی رحمان کی طرف سے۔ دنیا جمع کرنے کی حرص تجکو اکثر جلد بازی پر برانگیختہ کرتی ہے۔ قناعت کر
قناعت کا خزانہ فنا نہین ہوتا۔ جو تیرے مقدر نہین اسکا طالب کیون بنتا ہے۔ وہ کبھی تیرے ہات نہ لگے گی
اپنے نفس کو روک۔ اور مقدر پر رضامند رہ۔ غیر سے بچ قناعت کو لازم کرلے تاکہ تو عارف باللہ ہوجائے
اسوقت ہر چیز سے بے پروا ہوجائیگا۔ تیرا دل مضبوط۔ اور سینہ صاف ہوگا۔ اور خدا تجکو تعلیم دیگا۔
تیری ظاہری آنکھون مین دنیا ذلیل ہوجاے گی۔ اور باطنی آنکھون مین آخرت۔ اور سری آنکھون مین ماسوا
اللہ۔ خدا کے سوا اور کوئی شے تجھے بڑی نظر نہ آے گی۔ اسوقت تو تمام مخلوق کے نزدیک معظم ہوجائیگا
اے لڑکے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے آگے کوئی دروازہ بند نہو تو خدا سے ڈر۔ یہ ہر دروازہ کی
کنجی ہے۔ خدا فرماتا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا الآیہ جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اسکے لیے نجات کا سامان
کرتا اور اسکو ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا۔ اپنے نفس۔ اہل۔ مال اور
اہل زمانہ کے باب مین خدا سے معارضہ نکر۔ کیا تجھے اس سے شرم نہین آتی کہ خدا کو کسی شے کے تغیر و
تبدل کا حکم کرے کیا تو اس سے بڑا حاکم یا زیادہ عالم یا زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو اور تمام مخلوق اسکے بندے
ہین۔ وہ تیرا اور ان کا مدبر ہے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اسکی محبت چاہتا ہے تو سکون و سکوت اور گمنام
رہنے کو اختیار کرلے۔ اولیاء اللہ اسکے آگے باادب رہتے ہین۔ بغیر اسکے اذن صریح کے جو دلون کو پہنچتا ہے
کوئی حرکت نہین کرتے۔ ایک قدم آگے نہین رکھتے وہ مباح چیزین نہین کھاتے لباس نہین پہنتے۔
نکاح اور اپنے اسباب مین کسی قسم کا تصرف نہین کرتے جبتک اُنکے دلون کو صریح اذن نہین ملتا
وہ اپنے خدا اور مقلب القلوب والابصار کے ساتھ قائم ہین۔ اُنھین جبتک دنیا مین دلون کے ساتھ
اور آخرت مین بدنون کے ساتھ خدا سے ملاقات نکرلین بجز خدا کے کسی شے کے ساتھ قرار ہی نہین آتا۔
الہی دنیا و آخرت مین اپنی ملاقات ہمین نصیب کر اپنے قرب و دیدار کی لذت عنایت فرما۔ ہمین اُنمین کر دے
جو ماسوی سے الگ ہوکر تجھسے رضامند ہین۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

چوتھی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو بمقام رباط فرمایا

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جس کسی کے لیے خیر کا دروازہ کھولدیا جائے

دروازے غنیمت سمجھے کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ کب بند کر دیا جائے گا۔ اے قوم جبتک زندگی کا دروازہ
کھلا ہے اسے جب ہی غنیمت جانو۔ کیونکہ یہ دروازہ عنقریب بند ہو جائے گا۔ جب تک قدرت اعمال
نیک کو غنیمت جانو۔ توبہ کا دروازہ جب تک کھلا ہے غنیمت سمجھو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ دعا کے دروازہ
کو غنیمت جانو کہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے۔ اپنے نیک بھائیوں کے باب مزاحمت کو جو تمہارے لیے
کشادہ ہے غنیمت خیال کرو۔ اے قوم جس کو تم نے توڑا ہے بناؤ۔ جسے ناپاک کر دیا ہے اسے
دھو ڈالو جسے بگاڑا ہے اسے سنوارو۔ جسے گدلا کیا ہے اسے صاف کرو۔ جسے لیا ہے اسے واپس کرو
اپنے گریز کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ کیطرف چلے آؤ۔ اے لڑکے یہاں خالق کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر تو
خالق کے ساتھ ہے تو اس کا بندہ ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو ان کا۔ تو جبتک دل کے اعتبار سے
بہت سے جنگل اور میدان قطع نہ کرے اور ظاہر کے اعتبار سے کل کو چھوڑ دے کلام ہی نہیں کر سکتا۔ کیا تو
نہیں جانتا کہ طالب سب کو چھوڑ دیتا اور یقین رکھتا ہے کہ مخلوقات میں سے ہر شے اسکے اور خدا تعالیٰ کے
مابین حجاب ہے۔ وہ جس چیز کے پاس ٹھیرے گا اسی کے باعث محجوب ہو جائے گا اے لڑکے سست
نہ ہو۔ کیونکہ سست ہمیشہ محروم رہتا ہے اور ندامت اسکے گلے کا طوق ہو جاتی ہے۔ کثرت عمل کر
اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں تجھ پر بخشش کی ہے۔ ابو محمد عجمی کہا کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جَیِّدِیْنَ (الٰہی
ہمیں کھرا کر دے) جیدین کی جگہ جیاداً کہنا چاہتے تھے مگر زبان یاری نہ دیتی تھی جسے چکھ لیا اسے پہچان
لیا۔ مخلوق کے ساتھ حسن معاشرہ و موافقت مع پابندی حد شرع و رضائے الٰہی مبارک خوبی ہے
لیکن اگر یہ حد شرع کو چھوڑ کر عدم رضا کے ساتھ ہو تو مبارک نہیں اور نہ ان کے لیے کرامت ہے
قبول و عدم قبول طاعات کے لیے اہل صفا اور برگزیدہ لوگوں کے نزدیک علامتیں مقرر ہیں
اے لڑکے دعا کا جال پھیلا۔ اور رضا کی طرف آ۔ ایسی حالت میں زبان سے دعا نہ کر کہ تیرا
دل معترض ہو۔ قیامت کے دن بندہ دنیا کے نیک و بد اعمال یاد کرے گا۔ مگر اسجگہ ندامت
نفع نہ دے گی۔ ذکر فائدہ مند نہ ہوگا بات تو آج یعنی موت سے پہلے یاد کرنے میں ہے۔ کاٹنے
کے وقت کھیتی اور بیج کا ذکر نفع نہیں دیتا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
جو نیکی بوئے گا قابل رشک ہوگا۔ اور جو بدی بوئے گا۔ ندامت حاصل کرے گا۔ تو موت کے وقت
بیدار ہو جائے گا۔ مگر اسوقت بیداری نفع نہ دے گی۔ الٰہی ہمیں غافلوں اور جاہلوں کی نیند سے بیدار کر دے
اے لڑکے شریروں کی صحبت تجھکو نیکوں کی نسبت بدگمانی میں ڈال دے گی۔ کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کے نیچے چل۔ نجات پا جائے گا۔ اے قوم خدا سے شرماؤ جیسا کہ شرمانے
کا حق ہے شرماؤ۔ غفلت نہ کرو۔ تمہارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ تم جسے نہ کھا سکو گے اسکے جمع کرنے میں
مشغول ہو۔ جسے نہ پا سکو گے اسکے امیدوار ہو۔ جہاں نہ رہ سکو گے اسے بنا رہے ہو۔ یہ تمام

خداوند تعالیٰ سے تمہارے لیے حجاب ہے۔ ذکر اللہ عارفون کے دلونمین خیمہ لگاتا۔ اُن کا احاطہ کرتا اور ان تمام
ہر شے کا ذکر بھلا دیتا ہے۔ جب یہ پورا ہو جاتا ہے تو جنت کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہین۔ ایک جنت مشہودہ
ہے۔ دوسری جنت موعودہ۔ دنیا مین جنت مشہودہ رضا بالقضا۔ اور خدا سے دل لگانا۔ اور مناجات
اور رفع حجاب مین ہے۔ ایسے دل کا آدمی بہرحال بلا کیفیت و تشبیہ خلوت مین خدا کے ساتھ ہوتا ہے
خدا کی مثل کوئی شے نہین۔ اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔ اور جنت موعودہ وہ ہے جس کا خدا نے مومنون
سے وعدہ کیا ہے۔ تیرا دیدار الٰہی بلا حجاب جنت موعودہ ہے۔ اسمین شک نہین کہ ہر طرح کی خیر خدا کے
پاس اور شر غیر کے پاس ہے۔ اسکی طرف متوجہ ہونے مین خیر اور اس سے پشت پھیرنے مین شر ہے
تو جس عمل کا عوض چاہتا ہے وہ تیرے لیے ہے۔ اور جسکو اللہ کے لیے کرتا ہے وہ خدا کا ہے۔ اگر تو عمل
کرکے بدلا مانگے گا تو اسکی جزا مخلوق سے متعلق ہو جائے گی۔ اور اگر خدا کے لیے کرے گا تو تیرا بدلہ اسکا
قرب اور اسکی طرف نظر ہوگی۔ اعمال پر کسیطرح کا عوض نہ مانگ۔ دنیا اور آخرت۔ اور بہ نسبت
خدائے عزوجل۔ ماسوی کیا شے ہے۔ کچھ بھی نہین۔ منعم کو مانگ۔ نعمت کا طالب نہ بن۔ گھر سے
پہلے ہمسایہ طلب کر۔ وہ ہر چیز سے پہلے۔ اور ہر شے کا موجد کرنے والا ہے۔ اور ہر شے کے بعد ہوگا
ذکر موت۔ اور مصیبت پر صبر۔ اور توکل علی اللہ کو ہر حالت مین لازم کر لے۔ یہ تینون خصلتین پوری
ہو جائینگی تو تیرے پاس فرشتہ آنے لگے گا۔ ذکر موت سے تیرا زہد درست ہو جائے گا۔ اور صبر سے
وہ شے حاصل ہوگی جس کا تو خدا سے ارادہ رکھتا ہے۔ اور توکل کے باعث اشیاء تیرے دل سے الگ
ہو جائنگی۔ اور تو خدا سے علاقہ پیدا کرے گا۔ تیرے دل سے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سب دور ہو جائینگی۔ تیرے
پاس ہر جانب سے راحت اور ہر طرف سے حراست و حجابت آجائے گی۔ چھوؤن جانبون سے خدا
تیری حفاظت کرے گا۔ مخلوق مین سے کوئی تجھپر غالب نہ آسکے گا۔ تیری جانب سے مصائب کے اور
اور تکالیف کے دروازے بند کر دیے جائینگے۔ تو ان لوگون مین ہو جائے گا جنکے حق مین اللہ تعالیٰ
یہ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ (تجکو میرے خاص بندون پر غلبہ نہوگا) شیطان
کو اُن موحدین مخلصین پر جو مخلوق کے دکھاوے کو عمل نہین کرتے کیونکر غلبہ ہو سکتا ہے۔ نطق انتہا
مین ہوتا ہے ابتدا مین نہین ہوتا۔ ابتدا سر بسر گنگ اور انتہا سراپا گویائی ہے۔ مخلص کی
بادشاہت دل مین اور قوت سِر مین ہوتی ہے۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ اُن مین سلطنت ظاہر و
باطن کے جامع بہت کم ہین۔ ہمیشہ اپنے مال کو چھپائے رکھ۔ کامل ہونے اور دل کے خدا تک واصل
ہونے تک اسی طرح رہ۔ جب تو کامل و واصل ہو جائے گا تو اُس وقت بے پروا ہوگا۔ تجھے اسوقت
پروا کیون ہونے لگی تھی تو نے اپنے حال کو درست کر لیا ہے۔ اپنے مقام پر جا ٹھیرا ہے۔ تیرے
نگہبانون نے تجھے کنکھیون سے دیکھ لیا ہے۔ اور مخلوق تیرے نزدیک ستونون اور درختون کی

مانند ہو گئی ہے۔ اُنکی تعریف اور مذمت تیرے نزدیک یکسان ہو۔ اقبال و ادبار برابر ہے۔ تو اُنکا درست کرنے اور توڑنے والا ہے۔ خدا کے حکم سے اُنمین تصرف کر سکتا ہے۔ خدا نے تجکو حل و عقد کا منصب عطا کیا ہے۔ شاہی نشان تیرے دل کے ہات کی طرف اور علامت تیرے سر کے ہات کی طرف رد کرتا ہے۔ جب تک یہ تمام معاملات درست نہو جائین کام نکر۔ اور نہ عقل سے کام لے۔ ہان اگر تو اندھا ہے اس کو ڈھونڈھ جو تجھے کھینچے۔ تو جاہل ہے اُسے طلب کر جو تجھے سکھائے۔ جب کوئی ایسا ملجائے تو اُس کا دامن پکڑلے اُسکے قول اور رائے کو مان۔ اُس کے ذریعے سیدہا رستہ تلاش کر۔ پھر جب تو اُس تک پہنچ جائے تو وہین بیٹھہ جا۔ تاکہ اُسے اچھی طرح پہچان لے۔ اسوقت ہر گم کردہ راہ تیری طرف رجوع کریگا اور تو فقرا و مساکین کے لیئے طبق بنجائیگا۔ خدا کے بھید کو چھپانا اور لوگون سے بانطاق پیش آنا جوان مردی مین داخل ہے۔ تو طالب حق اور ما سوی سے الگ ہو کر اسکی رضا کے قریب کہان ہے کیا تو نے اللہ تعالی کا قول نہین سنا مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا الآیہ (بعض تم مین دنیا کا ارادہ رکھتا ہے اور بعض آخرت کا) اور دوسری جگہہ فرماتا ہے يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (نیک بندے ذات الہی کا ارادہ رکھتے ہین) اگر تو نیک نصیب ہے تو غیرت کا ہات آسکیگا۔ اور تجھے ماسوے اللہ کے ہات سے نجات دیگا۔ اور تو دروازۂ قرب حق کی طرف چلنا شروع کریگا۔ اسجگہہ خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جب یہ پورا ہو جائیگا تو بلا نشر و بلا تعب دنیا و آخرت خادم بنکر موجود ہونگی۔ خدا کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور اُسی پر ثابت قدم رہ اس جگہہ تجھے بہت سے وسوسے آینگے اور نفس ہوا قلب۔ شیطان۔ اور فرشتے کے خطرہ کو پہچان لیگا۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ خطرہ حق ہے۔ اور یہ خطرہ باطل۔ تو ہر ایک کو اُسکی علامت سے پہچان لیگا اور جب تو اس مقام پر پہنچ جائیگا تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آئیگا کہ خدا اُس سے تجھے ادب دیگا ثابت رکھیگا۔ کھڑا کریگا۔ بٹھائیگا۔ حرکت دیگا ٹھیرائیگا۔ امر کریگا روکیگا۔ **ای قوم** زیادتی و نقصان اور تقدم و تاخر کو طلب نکرو۔ تقدیر نے علیحدہ علیحدہ تم سب پر احاطہ کر رکھا ہے۔ تم مین سے ہر ایک کیلئے ایک کتاب اور خاص تاریخ مقرر ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہو تمہارا پروردگار مخلوق کے پیدا کرنے۔ روزی اور اجل سے فارغ ہو چکا ہے قلم ہونے والی چیز کو لکھکر خشک ہو گیا خدا ہر چیز سے فارغ اور اُسکی قضا سابق ہے۔ لیکن تمہارے پاس حکم آیا۔ اور اسپر امر و نہی اور الزام و الزام کا پردہ ڈالا گیا۔ اب کسی کے لیے یہ جائز نہین کہ گذشتہ قضا کے ساتھہ حکم پر حجت پکڑے بلکہ یہ کہے کہ وہ اپنے فعل سے سوال نہین کیا جائیگا اور بندے سے سوال کیے جائینگے۔ **ای قوم** اس ظاہر کے ساتھہ اس سیاہی کے ساتھہ جو سفیدی پر قائم ہے عمل کرو۔ تاکہ تمکو اس کے باطن کے ساتھ عمل کرنے پر برانگیختہ کرے جب تو اس ظاہر پر عمل کریگا تو یہ فہم باطن تک پہنچا دیگا۔ سب سے پہلے ہر شے کو تیرا سر سمجھتا ہے پھر تیرا دل نفس کو لکھا دیتا ہے پھر نفس کو نفس زبان کو۔ اور زبان

خلق کو آگاہ کرتی ہے۔ یہ خلق کے منافع اور مصلحتوں کے لیے اُنکی طرف پہنچ جاتا ہے۔ اگر تو حق سے موافقت
کرے اور اُسے چاہے تو تیرے لیے مبارکی۔ تجھپر افسوس کہ خدا کی محبت کا مدعی بن گیا۔ تجھے نہیں معلوم تھا
کہ اسکے لیے چند شرطیں ہیں۔ اُن میں سے تجھ میں اور تیرے غیر میں اُسکی موافقت ہے اور
اُن میں یہ ہے کہ تو غیر اللہ سے سکون حاصل نکرے۔ اور اس کا انیس بنے۔ اور اسکے ساتھ رہنے سے
تجھے وحشت نہو۔ جب کسی بندہ کے دل میں خدا کی محبت جگہ پاتی ہے تو وہ اُس سے محبت اور اُس سے
الگ کرنے والی تمام چیزوں سے دشمنی رکھنے لگتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔ یہ شے
خلوت نشینی۔ تمنا جھوٹ نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتی توبہ کر اور اپنی توبہ پر ثابت رہ۔ توبہ میں
کوئی شان نہیں بلکہ اسپر ثابت و قائم رہنے میں ہے۔ درخت لگانے میں شان نہیں نکلتی بلکہ شان اسکے ثابت
رہنے اور شاخ نکالنے اور پھل لانے میں نکلتی ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نفع و ضرر۔ فقر و غنا۔
شدت و نرمی۔ بیماری و صحت۔ خیر و شر۔ عطا و منع میں خدا کی موافقت کو لازم کرلو بجز تسلیم الی اللہ
میں اور کوئی تمہاری دوا نہیں دیکھتا۔ جب کسی شے کا حکم کیا جائے۔ تو اُس سے وحشت نہ کرو اسمیں
جھگڑا نہ ڈالو۔ غیر سے اسکی شکایت نکرو۔ اس سے تم پر زیادہ بلا نازل ہوگی بلکہ سکون و سکوت اور
گمنامی کو لازم کردو۔ اُسکے آگے ثابت قدم رہو اور دیکھو کہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے معاملہ میں کیا کرتا ہے
اسکی تغیر و تبدیل پر خوش ہوجاؤ جب تم اسکے ساتھ اسطرح رہوگے تو ضرور وحشت اُنس سے اور تنہائی خوشی کے ساتھ
بدلجائیگی الٰہی تو ہمیں اپنی جناب میں اپنے ساتھ رکھ اور ہمیں دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

پانچوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ شوال ۵۴۵ھ میں منگل کے دن شام کو مدرسہ میں فرمایا

اے لڑکے حق کی بندگی کہ یہ ہے حقیقت بندگی بیان کر۔ اور تمام کاموں میں اُس سے کفایت حاصل کر
تو سونے سے بھاگا ہوا غلام ہے۔ اسکے پاس چلا جا۔ اور عاجزی کر۔ امر کے بجا لانے۔ نہی سے رکنے
قضا پر صبر و موافقت کرنے سے اسکے آگے متواضع ہو۔ جب یہ باتیں پوری ہوجائینگی تو خدا کیلیے
تیری عبودیت پوری ہوگی۔ اور اسکی جانب سے تجھے کفایت حاصل ہوگی اللہ تعالی فرماتا ہے
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (کیا خدا اپنے بندہ کو کفایت نہیں کرتا) جب تیری عبودیت صحیح ہوجائیگی
تو وہ تجھکو دوست رکھیگا اور اسکی محبت تیرے دل میں قوی ہوجائیگی۔ اور وہ تجھے اپنی طرف
اور بلا تعب و طلب اپنا مقرب بنالیگا۔ پھر تجھے کسی کی صحبت اچھی نہ لگیگی۔ اور تو اُسکے قرب سے
ہر حالت میں رہنا پسند کریگا۔ اگر باوجود فراخی زمین تجھپر تنگ اور باوجود کشادگی تمام دروازے
تجھپر بند ہوجائینگے تو تو ناراض نہوگا۔ غیر کے دروازہ پر نجائیگا۔ اور نہ کسی کا کھانا کھائیگا

اس وقت تو موسیٰ سے جا ملیگا جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ (ہم نے انپر
پہلے ہی سے دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھین) ہمارا پروردگار ہر شے کا گواہ ۔ ہر شے مین موجود ۔ ہر شے
کا نگہبان ۔ ہر شے کے ساتھ اور ہر شے سے قریب ہے ۔ تم اُس سے غائب نہین ہو ۔ معرفت کے بعد انکار کا
کیا کام ۔ تجھپر افسوس کہ خدا کو پہچانتا اور پھر انکار کرتا ہے ۔ اس سے نہ پھر ورنہ ہر خیر سے محروم ہو جائیگا
اسکے ساتھ صبر کر ۔ اور اُس سے صبر نکر ۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو صبر کرتا ہے قادر ہو جاتا ہے ۔ پیر عقل
اور یہ جلدی کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو صبر کرو ۔ اور مقابلہ مین مضبوطی کرو ۔ اور دشمن کی گھات
پر قیم رہو ۔ اور خدا سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ ۔ صبر کے باب مین اکثر قرآنی آیتین موجود ہین جو دلالت کرتی ہین
کہ صبر مین خیر نعمتین ۔ حسن جزا ۔ عطا ۔ اور دینی و دنیوی راحت ہے ۔ صبر کو لازم کر لو کیونکہ تم ابھی
یہان وہان کی خوبی معلوم کر چکے ہو ۔ قبرون کی زیارت صالحین سے ملاقات اور نیکیان کرتے رہو ۔ تمہارا
کام درست ہو گیا ہے تم اُن مین نہو کہ جب نصیحت دیے گئے تو نمانا ۔ اور جب سنا عمل نکیا ۔ تمہارا دین چار
باتون سے جاتا رہا ۔ (۱) تم اپنے علم پر عمل نہین کرتے (۲) جسکو نہین جانتے اُسپر عمل کر بیٹھتے ہو ۔ (۳)
جسے نہین جانتے اُسے سیکھنا نہین چاہتے (۴) لوگون کو جو نہین جانتے اُسکے سیکھنے سے روکتے ہو ۔ اے
قوم تم ذکر الٰہی کے مجالس مین سیر کے لیے آتے ہو ۔ علاج کے لیے نہین آتے ۔ واعظ کے وعظ سے
منہ پھیر کر اسکی خطاؤن اور لغزشون کو یاد رکھتے ہو ۔ ٹھٹھا کرتے ہو ہنستے ہو ۔ کھیلتے ہو ۔ تم اپنے سر
ہلا ہلا کر خدا کے ساتھ عقد باندھتے ہو ۔ اس سے توبہ کرو ۔ دشمنان خدا کی مانند نہو ۔ اور جو کچھ سنو
اس سے نفع حاصل کرو ۔ اے بچے لڑکے تو عادت کا قیدی ہے ۔ طلب قسمت اور سبب کے ساتھ
ٹھیر جانے کا قیدی ہے ۔ سبب اور اُس پر توکل کو بت لگیا ہے ۔ جدید عمل اور ان مین اخلاص پیدا کر
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ مین نے جن و انسان کو عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے ۔ انکی پیدایش
ہوس ۔ کھیل کود ۔ کھانے پینے ۔ سونے اور نکاح کرنے کے لیے نہین ۔ اے غافلو ۔ اپنی غفلتون سے
بیدار ہو جاؤ ۔ تیرا دل اودھر ایک قدم چلتا ہے اور اُسکی محبت تیری طرف چند قدم آتی ہے ۔ وہ
محبون کی ملاقات کا اُن سے زیادہ مشتاق ہے ۔ جسے چاہتا ہے بیحساب روزی عنایت کرتا ہے
جب کسی بندہ کو کسی کام کے لیے چاہتا ہے تو اسکے لیے آمادہ کر دیتا ہے ۔ یہ بات باطن سے متعلق ہے
ظاہر سے نہین ۔ جب مذکورہ بالا باتین پوری ہو جاتی ہین تو دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کے متعلق
اُس کا زہد درست ہو جاتا ہے ۔ اور اُسکے پاس صحت قرب ۔ فرشتہ اور سلطنت و امارت آجاتی ہے
اُس کا ذرہ پہاڑ ۔ قطرہ دریا ۔ ستارہ چاند ۔ قمر شمس ۔ تھوڑا بہت ۔ عدم وجود ۔ فنا بقا ۔ اور حرکت
ثبات ہو جاتا ہے اور اسکا درخت بڑھ کر عرش تک اونچا ہو جاتا ہے ۔ اور جسکی جڑ زمین مین رہتی ہے اسکی
ٹہنیان دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہین ۔ یہ ٹہنیان حکم و علم ہین ۔ اسکے نزدیک دنیا انگوٹھی سے

حلقہ کیطرح ہوجاتی ہے۔ نہ دنیا اسکی مالک رہتی ہے اور نہ آخرت اسکو قید کرسکتی ہے۔ کوئی بادشاہ یا غلام اسکا مالک نہین ہوتا۔ کوئی پردہ اسکی آڑ نہین بن سکتا۔ کوئی پکڑنے والا اُسے نہین پکڑتا کوئی کدورت اُسکو مکدر نہین کرتی۔ جب یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے تو بندہ مخلوق کے ساتھ ٹھیرتا ہے اُن کا ہاتھ پکڑکر دریائے دنیا سے پار کرنے کے لائق ہوجاتا ہے جب خدا بندہ کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے اُن کا رہبر طبیب ادیب۔ وظیفہ مقرر کرنے والا۔ ترجمان۔ مبارک شکارہ عطیہ۔ چراغ۔ اور آفتاب کردیتا ہے۔ جب خدا یہ ارادہ کرتا ہے تو ایسا ہوجاتا ہے ورنہ اُسے اپنے پاس چھپالیتا اور غیر کی نظرون سے غائب کردیتا ہے اس جنس کے بہت سے آحاد و افراد ایسے ہین کہ خدا با وجود کلی حفظ اور پوری سلامتی کے انکو خلق کی مصلحت و ہدایت کی توفیق دیکر مخلوق کیطرف بھیجتا ہے۔ دنیا کا زاہد آخرت کے۔ اور دنیا و آخرت کا زاہد پروردگار کا دنیا و آخرت کے ساتھ آزمایا جاتا ہے۔ تم ایسے غافل ہو گویا موت ہی نہ آوے گی۔ اور نہ قیامت کے دن اُٹھائے جاؤگے۔ نہ خدا کے سامنے حساب دوگے۔ نہ پلصراط سے گذروگے یہ تمہاری حالت ہے اور تم اسلام و ایمان کے مدعی ہو۔ اگر تم عمل نکروگے تو یہ قرآن و علم تمپر حجت ہوگا۔ اگر تم علما کے پاس حاضر ہوکر اُن کا کہانہ مانوگے تو تمہارا آنا تم پر حجت ہوگا۔ اور تم گنہگار ہوگے۔ گویا پیغمبر علیہ السلام سے ملاقات کی اور اُن کا حکم نہ مانا۔ قیامت کے دن جلال الٰہی اور عظمت و عدل و کبریائی تمام مخلوق پر عام ہوگی۔ ذی مقدور بادشاہ فنا ہوجاوینگے۔ اور اُسی کا ملک باقی رہے گا۔ قیامت مین سب اُسی کی طرف رجوع کرین گے اور اللہ والون کی بادشاہت عزت و غنا اور اکرام الٰہی ظاہر ہوگا۔ وہ آج عباد و بلاد کی رونق و تری اور زمین کی میخین ہین۔ اُنکے باعث زمین کا قیام ہے۔ وہ مخلوق کے امیر و رئیس اور خدا کے نواب ہین۔ یہ باعتبار معنی ہے باعتبار ظاہر نہین۔ آج یہ امر معنوی ہے۔ کل ظاہر ہوجائے گا۔ کفار سے لڑنے والون کی شجاعت اُنسے جا بھڑنے اور ثابت قدم رہنے مین ہے۔ نیکونکی شجاعت نفسون۔ ہواؤن طبیعتون۔ شیطانون اور بُرے دوستون کی ملاقات مین ہے۔ جو شیاطین الانس ہین۔ خواص کی شجاعت دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ سے زہد مین ہے۔ اے لڑکے اس سے پہلے بیدار ہو کہ تو بلا حکم خود بیدار کیا جائے۔ دیانت اختیار کر۔ اور دینداروں سے مل۔ کیونکہ فی الواقع انسان وہی ہین۔ خدا کی اطاعت کرنے والا عاقل تر اور نافرمان بہت بڑا جاہل ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین علیک بذات الدین تربت یداک دیندار کو لازم کرلے تیرے دونون ہاتھ خاک آلودہ ہون یعنی تو محتاج ہوجائے مترب یعنی محتاج ہوگیا اور اترب بمنے استغنے ہے یعنی تونگر ہوگیا۔ جب تو اہل دین سے ملے اور اُن سے محبت کریگا تیرے ہاتھ مستغنے ہوجاوین گے۔ اور دل نفاق و اہل نفاق سے جو بطور ریا لاطائل عمل کرتے ہین وحشت کریگا۔ تجھسے وہی عمل قبول ہوگا جو تو خالص اُسکے لیے کرے گا۔ صورت عمل قبول نہین ہوتی۔ بلکہ معنے ہوتے ہین جب تو عمل مین اپنے نفس ہوا۔ شیطان اور دنیا کی مخالفت کرے گا تو وہ قبول کریگا

خالص عمل کر اور ان پر نظر نہ ڈال۔ وہی قبول ہوگا جو اسکے لیے ہو۔ مخلوق کے لیے نہ ہو۔ تجھپر افسوس ہے کہ
خلقت کے لیے عمل کرے اور یہ چاہے کہ خدا اسکو قبول کرے۔ یہ ہوس ہے۔ حزن فکر اور فرحت کو چھوڑ دے
خوشی کم اور غم زیادہ کیا کر۔ کیونکہ دار الحزن اور قید خانہ مومن ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر تھے ہنسی
کم اور سوز زیادہ کیا کرتے تھے۔ دوسرے کا دل خوش کرنے کے لیے تبسم کرتے۔ بہت کم ہنستے تھے۔ آپکے
قلب مبارک میں احزان و اشغال تھے۔ اگر صحابہ اور امور دنیا نہ ہوتے تو آپ گھر سے نہ نکلتے اور کسی کے
پاس نہ بیٹھتے۔ اے لڑکے جب خدا کے ساتھ تیری خلوت ٹھیک درست ہو جائیگی تو تیرا حیرتناک
اور دل صاف ہو جائیگا۔ نظر سراپا عبرت دل سراپا فکر روح اور باطن خدا کی طرف۔ اصل
ہو جائیگا۔ دنیا کا فکر عقوبت و حجاب اور آخرت کا فکر دل کے لیے علم و حیات ہے۔ جس بندہ کو تفکر
ملتا ہے اسے احوال دنیا و آخرت کا علم عطا کیا جاتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ اپنا دل دنیا میں ضائع کرتا
حالانکہ اللہ تعالی جو کچھ تیری قسمت میں ہے اس سے فارغ ہو چکا ہے۔ اور اسکے لیے اوقات معین
کیے ہیں جو اسے معلوم ہیں۔ تیرے لیے ہر روز نیا رزق ہوتا ہے خواہ اسے مانگ یا نہ مانگ۔ تیری
حرص خدا و دنیا کے نزدیک تجھے رسوا کریگی۔ تو نقصان ایمان کے باعث روزی مانگتا ہے ایمان کی
زیادتی کے باعث طلب سے بیٹھ رہتا ہے اسکے کمال کے سبب روزی سے بالکل بے پروا ہو جاتا
اے لڑکے قطعی بات کو ہنسی بازی سے نہ ملا۔ تو مخلوق کے ساتھ اپنے دل پر قادر نہیں تو
خالق کے ساتھ اسے کیونکر جمع رکھ سکتا ہے۔ تو شرک بالسبب ہے مسبب کے ہمراہ کیونکر ہوگا
ظاہر و باطن۔ اور جو تو سمجھتا ہے اور جو نہیں سمجھتا اور جو مخلوق کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس
جمع نہیں ہو سکتا۔ جو مسبب کو بھول کر سبب میں مشغول رہا۔ اول کو چھوڑ کر ثانی میں مصروف ہوا
اور باقی کو بھولکر فانی سے خوش ہوا وہ بہت بڑا جاہل ہے۔ اے لڑکے تو جاہلوں کی صحبت میں
رہتا ہے۔ اسلیے انکا جہل تیری طرف متعدی ہوتا ہے۔ احمق کی صحبت نقصان کی صحبت ہے
مومنین اہل یقین اور علماے باعمل کی صحبت اختیار کر۔ تمام تصرفات میں مومنوں کا حال اچھا ہے
وہ مجاہدات اور اپنے نفسوں اور خواہشوں کو مغلوب کرنے پر قادر ہیں۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں مومن کے چہرہ پر خوشی اور دل میں غم رہا کرتا ہے۔ یہ اپنی قوت سے اسپر قادر ہے کہ مخلوق
کے روبرو خوشی ظاہر کرے۔ خدا کے اور اپنے مابین غم و ملال کو پوشیدہ رکھے۔ اس کا غم دائمی
ہوتا ہے۔ تفکر گریہ بہت ہے اور ہنسی کم۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مومن کو اپنے پروردگار
سے ملے بغیر راحت نہیں۔ مومن ظاہری خوشی سے اپنے غم کو چھپاتا ہے اس کا ظاہر کسب میں
متحرک اور باطن خدا کی طرف ساکن رہتا ہے۔ اس کا ظاہر عیال کے لیے ہے اور باطن خدا کے لیے ہے۔ اسکا
بھید اہل و اولاد۔ ہمسایہ ہمسائی۔ اور مخلوقات میں سے کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ پیغمبر علیہ السلام

کا یہ قول سنتا ہے کہ منع رکھنے کے ساتھ بہت امور پر مدد چاہو۔ مومن ہمیشہ اپنا راز چھپاتا رہتا ہے
اور اگر غلبہ کی حالت طاری ہوتی ہے یا آگئی زبان سے کوئی کلمہ نکلتا ہے تو فوراً تدارک کرتا اور جھٹ اُسکو
بدل دیتا ہے۔ جو ظاہر ہوا اُس کو چھپاتا۔ اور اس اظہار سے عذر کیا کرتا ہے۔ اے لڑکے تو مجھے اپنا آئینہ
بنا اور تو مجھکو اپنے دل اپنے سِرّ اور اعمال کا آئینہ بنالے۔ میرے پاس آ۔ تو اپنے نفس میں وہ کیفیت دیکھیگا
جو مجھسے دور رہنے میں نہیں دیکھ سکتا اگر تجھے دین کے متعلق کسی بات کی ضرورت ہے تو مجھے اپنے
لیے لازم کرلے۔ میں دین الٰہی میں تجھسے خوف نہ کرونگا۔ میں دینی معاملات میں بے شرم
ہوں۔ ایسے سخت ہاتوں سے تربیت دیا گیا ہوں جو اپنا نفع حاصل کرنیوالے اور منافق نہ تھے
دنیا کو اپنے گھر میں چھوڑ۔ اور مجھسے قریب ہو۔ میں آخرت کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہوں۔ میرے
پاس ٹھیر۔ میرا قول سُن۔ اور عنقریب مرنے سے پہلے اُس پر عمل کر۔ خدا کے خوف اور خشیۃ
کا دائرہ کھینچ۔ اگر تجکو خوف خدا نہیں تو دنیا و آخرت میں تیرے لیے امن نہیں۔ خدا سے ڈرنے
ہی کا نام علم ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا سے اُسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم
ہیں۔ خدا سے وہی عالم ڈرتے ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں جانتے اور اُسکو عمل میں لاتے
ہیں۔ خدا سے اپنے اعمال کی جزا نہیں مانگتے۔ بلکہ اُسکی رضامندی و قرب کا ارادہ رکھتے ہیں
اوسکی محبت اور بُعد و حجاب سے نجات چاہتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں اُن کے روبرو
دروازہ بند نہو۔ دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ دنیا ایک قوم کے لیے
ہے۔ اور آخرت ایک قوم کے لیے۔ اور خدا ایک اور قوم کے لیے۔ وہ کون ہیں یقین رکھنے والے
عارف مومن۔ جو اُسکے محب پرہیزگار۔ اُس سے ڈرنے والے۔ غمزدہ اور اسکے لیے شکستہ
دل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ بغیر دیکھے خدا سے ڈرتے ہیں۔ خدا اُنکی ظاہری آنکھوں سے غائب اور
دلکی آنکھوں کے روبرو ہے۔ اُس سے کیونکر نہ ڈریں حالانکہ وہ ہر دن نئی شان میں ہے تغیر
و تبدیل کرتا رہتا ہے کسیکی مدد کرتا ہے کسی کو رسوا کرتا ہے۔ اِسے جلاتا ہے اُسے مارتا ہے۔ اِسے
صاحب اقبال کرتا ہے اُسے صاحب ادبار اسے قریب کرتا ہے اُسے بعید۔ اپنے فعل سے سوال نہیں کیا جاتا
اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جائینگے۔ الٰہی ہمیں اپنا مقرب بنا۔ دور نرکھہ اور دنیا و آخرت میں ہمکو نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چھٹی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نصف شوال ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن مدرسہ میں فرمایا

نیکوں کے دل صاف پاک مخلوق کو بھولنے خدا کو یاد کرنے۔ دنیا کو فراموش۔ اور آخرت کو یاد رکھنے

والے ہیں وہ جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کو چھوڑ کر لئے یاد رکھتے ہیں جو خدا کے پاس ہے۔ تم اُن سے دُور
اُن کے حالات سے متحیر اور آخرت کو چھوڑ کر دنیا میں مشغول ہو۔ تم خدا کی شرم چھوڑ کر اپنے بھائی کو عیب
رکھتے ہو۔ اپنے بھائی مومن کی نصیحت قبول کر۔ اس کا مخالف نہو۔ وہ تیرے لیے ایسی چیز دیکھتا ہے کہ تو
اپنے لیے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے
مومن اپنے مومن بھائی کی خیر خواہی میں سچا ہوتا ہے اس پر مخفی اشیاء کو ظاہر کرتا حسنات وسیئات کو جدا
کر دیتا اور اسکے نفع ونقصان کو معلوم کرا دیتا ہے۔ وہ پاک ذات ہے جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر
خواہی ڈالی۔ اور اس کا بہت بڑا غم مجھے دیا۔ میں ناصح ہوں اور اس کا کچھ بدلا نہیں چاہتا۔ میری
مزدوری خدا کے پاس جمع ہے۔ میں دنیا کا طالب نہیں ہوں۔ میں دنیا و آخرت اور ما سوا کو
نہیں پوجتا بجز خالق واحد احد اور قدیم کے کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ تمہاری نجات سے میری
خوشی اور ہلاکت سے میرا غم وابستہ ہے جب میں کسی مرید صادق کا منہ دیکھ لیتا ہوں جس نے میرے
ہات پر نجات پائی ہو تو کھانے پانی سے سیر ہو جاتا ہوں کپڑے پہن لیتا ہوں خوش ہو جاتا ہوں کہ
میرے ہات تلے رہکر ایسا نکل آیا اے لڑکے میرا مقصود تو ہے میں نہیں ہوں اگر تغیر ہوگا تو تو ہوگا
میں ہونگا۔ میں عبور کر چکا ہوں۔ اور تو اپنے لیے مجھے دوست رکھتا ہے۔ میرے ساتھ تعلق کر لے تاکہ تو
جلدی سے عبور کر جائے اے قوم اللہ اور مخلوق پر تکبر چھوڑ دو۔ اپنا مرتبہ پہچانو۔ اپنے نفسوں میں تواضع
کو جگہ دو۔ پہلے تم ذلیل پانی کے ناپاک نطفے تھے۔ آخر میں مردار ہو کر پڑے رہو گے۔ تمہیں سے نہو
جن کو طمع کھینچتی۔ ہوا شکار کرتی۔ اور خواہش ایسی چیز مانگنے کے لیے بادشاہوں کے دروازوں پر
لیجاتی ہے جو اسکی قسمت میں نہیں یا ذلت وخواری کے ساتھ ایسی چیز مانگتا ہے جو اُسکے مقدر میں ہے
پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو چیز قسمت میں نہو اسکا مانگنا بندہ کے لیے خدا کا نہایت سخت عذاب
ہے۔ اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھپر افسوس۔ کیا تجھے یہ گمان ہے کہ اہل دنیا جو مقدر میں
نہیں وہ تجھے دیسکیں گے۔ یہ شیطان کا وسوسہ ہے جو تیرے دل اور سر سے پیدا ہوا ہے۔ تو خدا
کا بندہ نہیں ہے بلکہ اپنے نفس وخواہش اور شیطان وطبیعت اور درہم و دینار کا بندہ ہے۔ کوشش
کر کسی نجات یافتہ کو دیکھے تاکہ اُسکے طریقہ پر آکر تو بھی نجات پا جائے۔ بعض صالحین سے مروی ہے
کہ جس نے نجات یافتہ کو نہ دیکھا وہ خود نجات سے محروم رہا۔ تو نجات یافتہ کو دیکھتا تو ہے لیکن ظاہری
آنکھوں سے۔ نہ کہ دل اور سر کی آنکھوں سے۔ تیرا ایمان تیرے لیے نہیں ہے۔ اس لیے تجھکو ایسی
بصیرت حاصل نہیں ہوئی جس سے غیر کو دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں
بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ مخلوق کے ہاتوں سے دنیا حاصل کرنے کا طامع
دین کو انجیر اور باقی کو فانی سے بیچ رہا ہے۔ اس لیے اُسے نہ یہ ہات لگے گا نہ وہ۔ تو جب تک

تو ناقص الایمان رہے اپنے ذمہ اصلاح معاش لازم کرلے تاکہ لوگوں کا محتاج نہو۔ اور نہ اپنا دین صرف کرکے
انکا مال کھایا جائے۔ پھر جب تیرا ایمان کامل اور قوی ہوجائے تو خدا پر توکل کرنے اور اسباب سے الگ
ہوجانے کو لازم پکڑلے۔ اور اسباب کو چھوڑ دے۔ اور تمام اشیاء سے دل کے ساتھ کنارہ کرلے۔ تیرا دل نہ
شہر اہل۔ دکان۔ اور جان پہچان سے الگ ہوجائیگا اور تو اپنے تمام مقبوضات اپنے اہل اور
بھائیوں کے سپرد کردیگا۔ اور تو خود ایسا ہوجائیگا گویا ملک الموت نے تیری جان لے لی۔ اور تقدیر
کے ہاتھ نے تجھے اچک لیا۔ گویا زمین شق ہوکر تجھے نگل گئی۔ گویا تقدیر اور قدرت سابقہ کی موجوں نے
تجھے پکڑ لیا۔ اور دریائے علم میں ڈالکر ڈبو دیا۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اُسے اسباب ضرر نہیں
کرتے۔ کیونکہ وہ ظاہری ہوتے ہیں۔ باطنی نہیں ہوتے۔ اور تمام اسباب غیر کے لیے ہوتے ہیں
اسکے لیے کچھ بھی نہیں اسے قوم اگر تم اسباب سے الگ ہونے اور انکے ساتھ تعلق رکھنے سے
دلی غور سے من کل الوجہ قادر نہیں ہو تو اگر ایسا کل وجہ سے ممکن نہو تو بعض وجہ سے سہی۔ کیونکہ
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا کے غموں سے جسقدر ہوسکے فارغ ہوجاؤ۔ اسے لڑکے اگر تو غم دنیا
سے فارغ ہونے پر قادر ہے تو اسے کرگزر۔ ورنہ دل سے خدا کی طرف دوڑ۔ اور اسکے دامن رحمت سے
لپٹ جا۔ تاکہ تیرے دل سے غم دنیا نکل جائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہر چیز کا عالم ہے۔ ہر شے اسکے
قبضہ میں ہے۔ اسکے دروازہ پر جا پڑ۔ اور یہ مانگ کہ تیرے دلکو غیر سے پاک کردے۔ ایمان اپنی
معرفت اپنے علم۔ اور مخلوق کی طرف سے بے پروائی سے بھر دے۔ اس سے سوال کر کہ تجھے یقین
عطا کرے۔ تیرے دلکو اپنا انس دے اور اعضا کو اپنی طاعت میں مشغول رکھے۔ ہر چیز اسی سے
مانگ۔ غیر سے نہ مانگ۔ اپنی طرح کی مخلوق کے آگے ذلیل نہو۔ بلکہ تیرا ذلیل ہونا اسکے لیے ہو غیر
کے واسطے نہو۔ تیرا معاملہ اسکے ساتھ اور اسکے لیے ہو غیر سے نہو۔ اسے لڑکے بلا عمل قلب فقط
زبانی جمع خرچ تجھے ایک قدم خدا کی طرف نہیں لیجا سکتا۔ سیر دلی سیر۔ اور قرب قرب اسرار۔ اور
عمل عمل باطنی کا نام ہے اس کے ساتھ اعضاء سے حدود شرع کی محافظت اور خدا اور اسکے بندوں
کے لیے تواضع لازم ہے۔ جسنے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اسکے لیے بڑائی نہیں جسنے مخلوق کے لیے اعمال
ظاہر کیے اسکے لیے عمل نہیں۔ ان فرائض کے سوا جنکا اظہار ضروری ہے باقی اعمال خلوتوں میں
ہوتے ہیں۔ جلوتوں میں نہیں ہوتے۔ بنیاد مضبوط کرنے میں پہلے تو کوتاہی کرچکا ہے۔ اوپر کی
دیوار کی مضبوطی نفع نہیں دیگی۔ جب دیوار گرنے کو ہو اور بنیاد مضبوط ہو تو اسکی درستی پر قادر ہے
اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے۔ جسکے پاس توحید و اخلاص نہیں اسکے پاس عمل نہیں۔ توحید
و اخلاص سے عمل کی بنیاد مضبوط کر۔ پھر خدا کی طاقت و قوت سے نہ کہ اپنی طاقت و قوت سے اعمال
کی دیوار چن۔ توحید کا ہاتھ باقی ہے نہ کہ نفاق و شرک کا۔ موحد وہی ہے جسکے عمل کا چاند چڑھ جاتا ہے

منافق۔ ایسا نہیں ہو۔ آمین۔ ہر حال میں نفاق کو مجھ سے دور کر اور ہمیں دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

ساتویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۳ شوال ۵۴۵ھ میں اتوار کے دن رباط میں فرمایا

اے اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج۔ ہمیں صبر دے۔ اور ثابت قدم رکھ۔ ہم پر اپنی عطا کی زیادتی کر۔ اور ہمیں
شکر کی توفیق دے۔ آتنا فی الدنیا۔ پھر فرمایا۔ اے قوم تم صبر کرو۔ دنیا سراسر آفت و مصیبت ہے اور اسکے
خلاف حالت شاذ و نادر پائی جاتی ہے۔ کوئی نعمت ایسی نہیں جسکے پہلو میں رنج اور کوئی خوشی ایسی نہیں
جسکے ساتھ ملال نہو۔ ہر فراخی کے ہمراہ تنگی موجود ہے۔ دنیا کی طرف سے کروٹ لیکر شرع کے ہاتھوں
اس سے اپنا حصہ لو کیونکہ دنیا سے کچھ حاصل کرنے کی یہی تدبیر ہے۔ اے لڑکے اگر تو مرید ہے تو
اپنے مقسوم کو شرع کے ہاتھ سے اور اگر خاص یا صدیق ہے تو امر کے ہاتھ سے اور اگر فانی یا واصل
و مقرب ہے تو اسے خدا کے ہاتھ سے لے۔ تیری جانب حکم بھیجا جائیگا۔ حکم کرنیوالا تجکو حکم کریگا۔ اور
منع کرنیوالا روکیگا۔ اور فعل تجھ میں حرکت کریگا۔ مخلوق تین قسم ہے (۱) عامی (۲) خاص (۳) خاص الخاص
متقی مسلمان عامی ہے جو شریعت کے ہاتھوں سے تمام ہوتا ہے۔ جبتک شرع کو پکڑ رکھا ہے اس سے جدا نہیں
ہوتا۔ اور اللہ تعالے کے اس قول پر عمل کرتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ الآیہ (جو کچھ رسول تم کو دے اسے لیلو
اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) جب یہ تمام ہو جاتا اور آدمی اپنے ظاہر اور باطن عمل کرنے لگتا ہے
تو دل منور ہو جاتا ہے جس سے وہ اشیاء کو دیکھتا ہے۔ اور جب شرع کے ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے
تو دل مستغنی ہو جاتا اور الہام الہی کا طالب بنجاتا ہے۔ کیونکہ اسکا الہام ہر شے پر عام ہے اللہ تعالی فرماتا
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (اللہ تعالی نے نفس کو اسکا فجور اور تقوے الہام کیا ہے) ایسا شخص دل سے
فتوے لیتا اور الہام الہی کا منتظر رہتا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کرکے لیتا ہے اور وہ یہ کہ
جو کچھ اس سامان معیشت تیار کرنے والے کی دکان میں ہے سب اسکی ملک ہے اسکے قبضہ میں ہے
پھر جو رجوع کرتا ہے اور اس کا دل نور اور زیادہ چمکنے لگتا ہے۔ اور جو کچھ اسکے پاس ہے اسی نور میں
دیکھ لیتا ہے۔ یہ مرتبہ قوت ایمان و توحید کے وقت شرع پر عمل کرنے اور دنیا و مخلوق سے دل الگ
کر لینے اسکے جنگلوں اور دریاؤں عبور کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اسوقت صبح صادق آجاتی۔ نور ایمان
نور قرب الہی۔ نور صبر نور حلم۔ نور آسودگی نور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ سب حقوق شرع ادا کرنے
اور اسکی متابعت کا ثمرہ ہے۔ ابدال جو خواص الخواص ہیں شرع سے فتوے لیکر امر الہی۔ اسکے فعل و
تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہیں۔ ان تین کے سوا باقی زر بلاک۔ مرض بد مرض۔ حرام ور دیم
اور دین کے سر کا درد۔ اسکے دل کی نجاست اور اسکے بدن کی میل ہے اے قوم تم ہر حال میں

کے تصرفات الٰہی اس لیے ہوتے ہین کہ وہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو ۔ ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگتے ہو
تصدیق کرتے ہو یا تکذیب کرتے ہو ۔ جو تقدیر سے موافقت نہین کرتا اسکے ساتھ نرمی نہین کیجاتی
اور نہ اُسے توفیق دیجاتی ہے ۔ جو احکام الٰہی کے رضامند نہین اس سے رضامندی ظاہر کیجائے گی ۔
جو نہین دیتا اُسے کچھ نہین دیا جاتا ۔ جو کسی کی زیارت کو نہین جاتا کوئی اُسکے پاس سوار ہو کر نہین آتا ۔
اے جاہل تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اپنے ارادہ کو بدل ڈالتا ہے ۔ کیا تو دوسرا خدا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کو اپنے موافق کرنا چاہتا ہے ۔ یہ بات برعکس ہے ۔ اس کا عکس کر تاکہ راہ صواب ہاتھ آسکے ۔ اگر تقدیر
نہ ہوتی تو تو جھوٹے دعوون کو نہ پہچانتا ۔ جو ہر امتحان کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہین ۔ اپنے نفس کا اسطرح
انکار کر جسطرح وہ خدا کا انکار کر رہا ہے ۔ جب تو نفس کا منکر ہوگا تو غیر کے انکار پر قادر ہو جائے گا ۔ قوت
ایمان کے اندازہ سے منکرات زائل ہوتے ہین ۔ اور اسکے ضعف کے اندازہ سے تو گھر مین بیٹھ رہیگا
اور اُنکے ازالہ سے عاجز ہو جائے گا ۔ ایمان کے قدم وہ ہین جو شیاطین انس و جن کی ملاقات کے وقت
ثابت رہتے ہین ۔ اور جو نزول بلا و آفات کے موقع پر جگہ سے نہین ہلتے ۔ تیرے ایمان کے قدم ثابت
نہین ہین اس لیے ایمان کا مدعی نہ ہو ۔ سب سے دشمنی اور خالق کل سے دوستی کر پھر اگر وہ کسی ایسی شے کو
تیرا محبوب بنا دے جسے تو دشمن سمجھتا ہے تو تو محفوظ رہے ۔ کیونکہ اسوقت محبوب بنانیوالا وہ ہوگا نہ کہ تو ۔
اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تمہاری دنیا مین سے تین چیزین میری محبوب بنالی گئی ہین خوشبو
اور عورت ۔ اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین رکھی گئی ہے ۔ یہ چیزین بغض ۔ ترک ۔ زہد ۔ اور
اعراض کے بعد آپکی محبوب بنائی گئی ہین ۔ تو اپنا دل ماسوا اللہ سے خالی کر لے ۔ وہ جس چیز کو چاہیگا تیرا محبوب بنا دیگا

آٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ مین فرمایا

ریاکار کے کپڑے پاک ہین اور دل ناپاک مباحات مین زہد کرتا اور کمائی سے جی چراتا ہے ۔ دین کے
بدلے روٹی کھاتا ہے اور کچھ پرہیز نہین کرتا ۔ صریح حرام خوار ہے ۔ عوام کو اس کا حال معلوم نہین
اور خواص سے مخفی نہین ۔ اُس کا زہد و طاعت ظاہرداری کا ہے ۔ اسکا ظاہر آباد ہے اور باطن
خراب ۔ افسوس ۔ خدا کی طاعت دل سے ہوتی ہے نہ کہ جسم سے ۔ یہ سب چیزین قلوب و اسرار اور
معانی سے متعلق ہین ۔ تو جن کپڑون مین ہے اُنسے الگ ہو جا تاکہ مین تجکو خدا سے ایسی پوشاک لیکر
دون جو کبھی پرانی نہ ہو ۔ تو کپڑے اُتار لے تاکہ وہ خود تجکو پہنا دے ۔ حقوق الٰہی مین سستی کرنے کا لباس
اُتار ڈال ۔ مخلوق کیساتھ ٹھیرنے اور اُنسے شرکت کرنیکے کپڑے پھینکدے ۔ شہوت ۔ رعونت ۔ عجب و نفاق
مخلوق کے نزدیک اپنی مقبولیت ۔ اُنکی توجہ اور عطا کا لباس دور کر ۔ دنیا کے کپڑے اُتار اور آخرت

کا خلعت ہیں۔ تیری طاقت وقوت اور وجود سے الگ ہوکر بلا طاقت وقوت اور بلا وقوف سبب وبلا سبب
باقی مخلوقات اپنے آپکو خدا کے سامنے ڈالدے جب تو ایسا کریگا تو اسکی مہربانیاں اپنے گرد دیکھیگا
اسکی رحمت آکر تجھے مطمئن کر دیگی۔ اسکی نعمت اور احسانات تجھکو لباس پہنائینگے اور اپنے سے ملا لینگے
اور مہربانی کریگا۔ اس کی طرف اسطرح برہنہ ہوکر جا کہ نہ تو ہوا اور نہ غیر۔ اور بغیر تیرے الگ ہوکر مل سب کو
چھوڑ چھاڑ کر ادھر کی سیر کر وہ تجھکو ہیبت دیگا۔ واصل کر دیگا۔ تیرے ظاہر و باطن کو قوت دیگا یہانتک
کہ اگر تجھپر تمام دروازہ بند ہوجائینگے اور اگر تو ان تمام بوجھوں کو اٹھائیگا تو اسمیں خدا تجھکو محفوظ رکھیگا جسنے
مخلوق کو توحید سے۔ دنیا کو زہد سے اور ماسوا اللہ کو رغبت کے ہاتھ سے فنا کر دیا۔ اسنے پوری
فلاح و فتحمندی حاصل کی۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی کا حصہ لیا۔ موت سے پہلے اپنے نفسوں
خواہشوں۔ اور شیطانوں کو مار ڈالو۔ اور عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم کر لو اے قوم
یہ ایمان لو۔ تب خدا کی طرف سے داعی ہوں۔ تم کو اسکی طاعت اور دروازہ کیطرف بلاتا ہوں
اپنے نفس کیطرف نہیں بلاتا۔ منافق مخلوق کو خدا کی طرف نہیں بلایا کرتا بلکہ اپنی طرف کھینچا کرتا ہے
وہ حظوظ اور قبولیت کا طالب۔ دنیا کا خواہاں ہے۔ اے جاہل تو اس کلام کو نہیں سنتا ہے اپنے
نفس و ہوا کے ساتھ اپنے حجرہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ تو سب سے پہلے صحبت مشائخ نفس و طبع اور ماسوا
اللہ کے قتل کا محتاج ہے۔ پہلے مشائخ کے دروازوں پر جا۔ پھر اسکے بعد جاکر خدا کے ساتھ اپنے
حجرہ میں بیٹھ۔ جب یہ پورا ہو جائیگا تو تو مخلوق کی دوا۔ اور خدا کے حکم سے ہادی و مہدی بنجائیگا
تیری زبان پرہیزگار اور دل فاجر ہے۔ تیری زبان خدا کی حمد کرتی ہے۔ اور دل اسپر معترض ہے
تیرا ظاہر مسلمان ہے اور باطن کافر۔ ظاہر موحد ہے۔ اور باطن مشرک۔ تیرا زہد اور دین سب
ظاہری ہے اور باطن اسطرح خراب ہے جسطرح بیت الخلاء پر سفیدی۔ اور ڈلا ہوا پر قفل -
جب تیرا ایسا حال ہے تو گویا شیطان نے تیرے دل پر خیمہ لگا کر اسے اپنا گھر بنا لیا ہے۔ مومن
اول باطنی عمارت بناتا ہے۔ پھر ظاہری جسطرح کوئی گھر بنانے والا پہلے اندر کے حصے بنانے
میں بہت سا مال صرف کر دیتا ہے۔ اور اسوقت بیرونی دروازہ خراب خستہ ہوتا ہے۔ پھر تعمیر
اندر کی ہو جاتی ہے تو دروازہ درست کر لیتا ہے اسیطرح ابتدا میں خدا اور اسکی رضامندی ہونی چاہیے۔ پھر اسکے
حکم سے مخلوق کیطرف التفات ہو۔ ابتدا تحصیل آخرت سے ہو اسکے بعد دنیا سے تو اپنا حصہ لے سکتا ہے

نویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہویں شوال ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ میں فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالی اپنے دوست کو عذاب نہیں دیتا بلکہ

ڈالتا ہے کسی چیز مین مبتلا کردیا کرتا ہے ۔ مومن اسے خوب جانتا ہے کہ اللہ تعالے دنیا یا آخرت کے متعلق
کسی آیندہ مصلحت کے لیے اُسے آزمایا کرتا ہے اسی لیے بلا سے رضامند اور اس پر صابر ہو کر خدا کو تہمت
نہین لگاتا خدا نے بلا کے باعث اُسے دیگر منکرات سے روک رکھا ہے ۔ اسے دنیا مین مشغول رہنے
والو ۔ اس مقام مین کلام نکرو ۔ تم زبان سے بولتے ہو نہ کہ دل سے ۔ خدا اور اُسکے کلام اور انبیاء سے
روگردان ہو ۔ انبیاء کے حقیقی تابع اُنکے خلفاء اور قائم مقام ہین ۔ تم تقدیر اور قدرت مین جھگڑتے
ہو ۔ مخلوق کے عطیہ پر خدا کے احسانات سے قانع ہو ۔ خدا اور اُسکے نایب بندون کے نزدیک
جبتک خالص توبہ کرکے اُسپر قائم نرہوگے اور قضا و قدر کے ساتھ (خواہ تمہارے نفع کے لیے ہو
یا نقصان کے ۔ تم کو عزت دے یا ذلت ۔ فقر ہو یا غنا ۔ صحت ہو یا مرض ۔ اچھی بات ہو یا بُری)
موافقت نکروگے تمہاری کوئی بات قبول نکیجائیگی ۔ اے قوم تابع ہوتا کہ متبوع بنجاؤ ۔ خدمت کرو
تاکہ مخدومی حاصل ہو قضا و قدر کے تابع و خادم بنے رہو تاکہ وہ تمہارے تابع و خادم بنجائین ان کے آگے جھکے رہو
تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکین ۔ کیا تم نے یہ نہین سُنا کہ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا ۔ جیسے تم ہونگے
ویسا ہی تمپر حاکم ہوگا ۔ تمہارے اعمال گویا تمہارے حاکم ہین ۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا ۔ بلکہ
تھوڑے عمل کی جزا بہت دیتا ہے ۔ صحیح کو فاسد اور سچے کو جھوٹا نہین بناتا ۔ اے
لڑکے تو خادم ہو کر مخدوم بنے گا ۔ اور تقدیر سے موافقت کرکے نیکیون کی توفیق دیا جائے گا ۔ خدا
کی طاعت کر ۔ اور اُس سے الگ ہو کر اُن بادشاہون کی خدمت مین نرہ جو نفع نقصان کچھہ نہین پہنچا سکتے
وہ تجھے کیا دیتے ہین ۔ کیا جو تیری قسمت نہو وہ دیسکتے ہین ، یا جس چیز کو اللہ تعالی نے تیرے لیے
مقدر نکیا ہو وہ مقدر کرسکتے ہین ۔ اُنکے پاس کوئی چیز بھی نہین ہے ۔ اگر تو اُنکی عطا کو جدید جانیگا
تو کافر ہوجائے گا ۔ کیا تو نہین جانتا کہ دینے اور نہ دینے والا ۔ ضرر اور نفع پہنچانے والا خدا کے سوا اور
کوئی نہین ۔ وہی مقدم ہے اور وہی مؤخر ۔ اگر تو جواب دے گا کہ مین اس بات کو جانتا ہون تو
مین کہونگا تیرا یہ علم کیسا ہے کہ تو غیر کو اُسپر مقدم کر رہا ہے ۔ افسوس تو دنیا کے بدلے آخرت کو
اور طاعت نفس و ہوا و شیطان و خلق کے بدلے طاعت الٰہی کو اور غیر کے سامنے شکایت لیجا کر
اپنے تقوے کو کیون فاسد و تباہ کر رہا ہے ۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ خدا پرہیزگارون کا حافظ و
ناصر ہے ۔ اُنکی بلائین رد کرتا ہے ۔ اُن کو سکھاتا اور اپنی معرفت دیتا ہے ۔ ہات پکڑکے ہر بلا
سے نجات عنایت فرماتا ہے ۔ اُن کے دلون کو دیکھتا اور انھین ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے
کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا ۔ اللہ تعالے نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے ۔ اے
ابن آدم مجھسے اس قدر حیا کر جسقدر اپنے نیک ہمسایہ سے ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ
جب بندہ اپنے دروازے بند کرلیتا ۔ پردے چھوڑ دیتا اور مخلوق سے چھپکر خلوت مین گناہ
کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ اے ابن آدم تو نے تمام دیکھنے والون مین مجھے ادنی درجہ کا سمجھا

دسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودہوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین مین اور میری امت کے پرہیزگار تکلف سے
بری ہین۔ متقی عبادت الٰہی مین تکلف نہین کیا کرتا۔ کیونکہ عبادت اسکی عادت ہو گئی ہے۔ وہ
اپنے ظاہر و باطن سے بلا تکلف عبادت کیا کرتا ہے۔ منافق عموماً ہر حال مین۔ اور خصوصاً عبادات
الٰہی مین بہت تکلف کرتا ہے۔ ظاہر مین تکلف سے ادا کرتا ہے اور باطن مین تارک ہے۔ وہ
متقیون کے مقام مین داخل نہین ہوتے ہر جگہ کے لیے ایک مثال اور ہر عمل کے لیے ایک شخص
مقرر ہے۔ لڑائی کے کام کے واسطے آدمی ہین جو اسکے لیے پیدا کیے گئے ہین۔ اے منافقو اپنے
نفاق سے توبہ کرو۔ بھاگنے سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسوانے اور خوش ہونے کے لیے
کیون چھوڑتے ہو۔ تمہارا نماز روزہ۔ اور اسیطرح صدقات اور حج و زکوٰۃ خدا کے لیے نہین بلکہ
مخلوق کے واسطے ہے۔ تم کام کرنے اور محنت اٹھانے والے ہو۔ اگر تدارک اور توبہ و معذرت نکرو گے
تو عنقریب دہکتی آگ مین داخل ہو گے۔ بلا آمیزش بدعات اتباع کو لازم کر لو۔ سلف صالح کا طریقہ
اختیار کرو۔ سیدھی راہ پر چلو جس مین تشبیہ و تعطیل کچھ نہین۔ بلکہ سنت پیغمبر علیہ السلام کا اتباع
ہے اس سے بلا تکلف بلا جبر طبع بلا تشدد۔ بلا در بیہ و دہنی۔ بلا جرات تم کو وہ وسعت ملے گی جو پہلوں کو
ملی تھی۔ تجھ پر افسوس۔ کہ قرآن حفظ کرتا ہے اور اسپر عمل نہین کرتا۔ حدیث پیغمبر یاد ہے لیکن اسپر
عمل نہین تو ایسا کیون کرتا ہے لوگون کو امر کرتا ہے خود کچھ نہین کرتا۔ ان کو روکتا ہے خود باز نہین
رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ الآیہ خدا کے نزدیک یہ بڑے غصہ کی بات ہے کہ کہو اور
نکرو جو کہا اسکی مخالفت کیون کرتے ہو۔ تم کو شرم نہین آتی۔ ایمان کا دعوے کرتے ہو اور ایمان نہین
لاتے۔ ایمان آفتون کا مقابلہ کرنے والا۔ اور اسکے بوجھ کے نیچے صابر ہے۔ ایمان ہی بچانے والا
اور لڑنے والا ہے۔ مومن کے نزدیک ایمان تمام دنیا سے زیادہ مکرم ہے ایمان خدا کے لیے کرم ہوتا
اور ہوا و شیطان و اغراض نفسانی کے لیے۔ جو شخص خدا کے دروازہ کو چھوڑ گیا وہ مخلوق کے
دروازون پر جا بیٹھا۔ اور جو خدا کا رستہ چھوڑ کر گمراہ ہو گیا وہ مخلوق کے رستہ پر جا پڑا۔ خدا جسکے
لیے بہتری چاہتا ہے۔ اسکے آگے مخلوق کے دروازے بند کرتا اور خود عطا کرنے کے زمانے تک
انکی عطائین منقطع کر دیتا ہے اسے تالاب و دریا مین جا کھڑا کرتا ہے۔ اسے شے کی طرف
لیجاتا ہے۔ افسوس تو چار دن مین تالاب پر بیٹھا خوش ہو رہا ہے۔ عنقریب گرمی آجائے گی
اور تمام پانی سوکھ جانے کے سبب تو ہلاک ہوگا۔ دریا کے کنارے مکان بنا جسکا پانی کبھی ختم نہ

مستقطع نہین ہوتا۔ اور جاڑون مین بکثرت ہوجاتا ہے۔ خدا کے ساتھ رہ۔ اس سے تو غنی۔ عزیز۔ امیر۔ عالم۔ اور رہبر ہو جائیگا۔ جو خدا کے باعث سب سے مستغنے ہوجاتا ہے ہر چیز اسکی محتاج ہوتی ہے۔ بپٹے سے آراستگی اور آرزو سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ ایسی چیز سے ملتی ہے کہ جسکی توقیر سینہ مین ہے اور عمل جسکی تصدیق کرتا ہے۔ اے لڑکے۔ گمنامی تیری عادت۔ گمنامی تیرا لباس۔ مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہونا چاہیے۔ اگر تو زمین مین نقب لگاکر کسی تہ خانے مین چھپنے پر قادر ہے تو ایسا کر گذر۔ یہانتک کہ تیرا ایمان جوان ہو تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو تیرے صدق کا بازو پر نکال لائے۔ تیری پلکی آنکھین کھل جائین تو اپنا بھی طریقہ رکھ۔ اسوقت تو اپنے گھر کی زمین اونچا ہوکر ہوا سے عالم الہی مین اڑنے لگیگا اور اپنے رہنما رفیق نگہبان کے ساتھ مشرق و مغرب بحر و بر۔ دشت و جبل اور زمین و آسمان کے گرد پھرا کریگا۔ اسوقت اپنی زبان کو کلام کی اجازت دیجیے گمنامی کا لباس اُتار۔ خلقت سے بھاگنا چھوڑ۔ تہ خانے سے نکلکر انکے پاس آ۔ تو انکی دوا ہے۔ آئندہ بانگ۔ انکی قلت و کثرت۔ اقبال و ادبار اور تعریف و ہجو کی پروا نکر جہان کریگا اٹھایا جائیگا کیونکہ تو اپنے خدا کے ساتھ ہے۔ اے قوم خالق کو پہچانو اور اسکے آگے ادب سے رہو۔ جبتک تمہارے دل اس سے دور رہینگے تم بے ادب رہوگے۔ اور جب قریب ہوجاؤنگے تم کو ادب آجائیگا۔ دروازہ پر غلامون کی بھیڑ گویا بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے ہوتی ہے۔ اور جب وہ سوار ہوجاتا ہے تو خاموش اور مودب ہوجاتے ہین۔ کیونکہ وہ اسکے مقرب ہوتے ہین اور اسوقت ان مین کا ہر ایک کسی گوشہ مین چھپ رہتا ہے۔ خلقت کی طرف متوجہ ہونا گویا خدا سے بھاگنا ہے۔ جب تو ارباب کو جدا۔ اسباب کو الگ اور نفع و ضرر خلقت کی ملاقات کو چھوڑیگا نجات ملے گی۔ تم لوگ تندرست مگر بیمار۔ غنی مگر فقیر۔ زندہ مگر مردہ موجود مگر معدوم ہو۔ خدا سے بھاگنا اور اعراض کبتک۔ دنیا کی آبادی اور آخرت کی خرابی کبتک۔ تم مین سے ہر شخص کے پاس ایک دل ہے۔ پھر اس سے دنیا و آخرت دونون کو کسطرح دوست رکھ سکتا ہے۔ تمہین خالق و مخلوق دونون کیونکر سما سکتے ہین۔ یہ بات ایک دل مین بحالت واحدہ کیونکر حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ جھوٹ ہے اور پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جھوٹ ایمان سے بیگانگی رکھتا ہے۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اسمین ہو۔ تیرے اعمال اعتقاد کے گواہ ہین ظاہر باطن کی دلیل ہے۔ اسی لیے بعض کا قول ہے کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے۔ تیرا باطن خدا اور اسکے خاص بندون کے نزدیک ظاہر ہے۔ جب کوئی ان مین سے تیرے ہات لگا ہو تو اسکے سامنے مودب رہ اور اسکی ملاقات سے پہلے توبہ کر۔ اسکے آگے ذلیل اور متواضع رہ کہ جب صالحین کے آگے متواضع رہیگا تو خدا کے سامنے بھی متواضع ہوگا۔ تواضع کر۔ کیونکہ خدا متواضع کا رتبہ بلند کردیتا ہے اپنے بڑے کا ادب کر۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تمہارے بڑون مین برکت ہے۔ شیخ رضی اللہ

حضرت کہتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے اس سے فقط کبر سن مراد نہین رکھا بلکہ کبر سن کے ساتھ مرد بھی بجالانے
مین پرہیز گاری - اور کتاب وسنت پر عمل کرنا بھی شامل ہے - کیونکہ بہت بڑے بوڑھے ایسے ہوتے ہین
جنکا احترام اور جنسے سلام وکلام تک جائز نہین - اور نہ انکی ملاقات مین کسی قسم کی برکت ہے - اکابر
وہ ہین جو پرہیزگار وصالح - صاحب تقوے عامل بالعلم - اور عمل مین مخلص ہون - اکابر وہ صاف دل
ہین جو ما سوے اللہ سے روگردان ہین - اکابر وہ دل ہین جو خدا کے جاننے پہچاننے والے اور اس سے
قریب ہین - علم دلی جب زیادہ ہوجاتا ہے تو دل اپنے مولا سے قریب ہوجاتے ہین - جس دل مین
حب دنیا ہو وہ خدا سے محجوب ہے - اور جس مین حب آخرت ہو وہ قرب الٰہی سے محجوب ہے - تجکو جسقدر
دنیا کی رغبت ہوگی آخرت کی رغبت گھٹ جائے گی - اور جسقدر آخرت کی رغبت ہوگی خدا کی محبت کم
ہوجائے گی - اپنے اندازہ کو پہچانو - اور اپنے نفسون کو ایسی جگہہ نہ لیجاؤ کہ جہان خدا نے اُن کو جگہہ
ندی ہو یعنی اپنی قدر نہ گھٹاؤ اسی لیے بعض نے کہا ہو کہ جسنے اپنا رتبہ نہ پہچانا تقدیر اُسے اُس کا رتبہ معلوم کرادیگی
تو جہان سے اُٹھا دیا جائے وہان پہلے ہی سے نہ بیٹھ - گھر مین آنے کے بعد گھر والے نے جہان تجھے نہ
بٹھایا ہو وہان بیٹھنا اچھا نہین کیونکہ تو وہان سے بغیر مرضی اُٹھا دیا جائے گا - اور اگر نہ اُٹھے گا
تو اہانت کے ساتھ اُٹھایا جائیگا نکالدیا جائیگا او لڑکے تونے اپنی عمر علمی باتون کے لکھنے اور بلا عمل یاد کرنے مین
ضائع کی اس سے تجکو کیا نفع دیا - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین - اللہ تعالے قیامت کے دن انبیاء وعلماء سے
کہیگا تم مخلوق کے نگہبان تھے - رعایا کے حق مین کیا کیا - بادشاہون اور دولتمندون سے خطاب
ہوگا کہ تم میرے خزانون کے خزانچی تھے - کیا تم نے فقیرون کے ساتھ کچھہ سلوک کیا ہے - یتیمونکی
پرورش کی ہے اور جو حق مین نے تمپر فرض کردیا تھا اسے ادا کرتے رہے تو ہو اسکے قوم پیغمبر علیہ السلام
کے وعظ سے نصیحت پکڑو - اُن کا کہا مانو تمہارے دل کسقدر سخت ہین - وہ پاک ذات ہے جسنے مجکو
مخلوق کے اندازہ کرنے پر قادر کردیا ہے - مین جب اُنکے اڑنے کا قصد کرتا ہون تقدیر کی مقراض میرے
پر کتر دیتی ہے - مگر مین آرام سے ہون - میری کیا پوچھتی ہو مین شاہی برج مین مقیم ہون - اے
منافق تجھپر افسوس تو اس شہر سے میرے نکلجانے کی آرزو کرتا ہے - اگر مین حرکت کرون تو
امر متغیر ہوجائے - اعضا جدا ہوجائین بات بدلجائے لیکن مین خدا کے جلد عذاب آنے سے خوف کرتا ہون
مین خود جست وچالاک نہین ہون - بلکہ مجھپر تقدیر کیجانب سے چستیان ہین - مین اُسکا موافق اور
اُسکی طرف تسلیم کیا گیا ہون - اے خدا مین سلامتی وتسلیم کا خواہان ہون - افسوس تو مجھے
ٹھٹھا کرتا ہے - حالانکہ مین خدا کے دروازہ پر کھڑا مخلوق کو اُسکی طرف بلا رہا ہون - تو عنقریب
اپنا جواب معلوم کرلے گا - مین اوپر ایک ہات نظر آتا ہون اور نیچے ہزارون ہات ہون - اے
منافقو - تم دنیا وآخرت مین بہت جلد عذاب الٰہی دیکھو گے - زمانہ حاملہ ہے تم کو عنقریب معلوم

ہوجاسکے گا کہ اس سے کیا پیدا ہوا ۔ مین خدا کے تصرف مین ہون ۔ کبھی مجکو پہاڑ بنا دیتا ہے کبھی ذرہ ۔ کبھی دریا
کر دیتا ہے کبھی قطرہ کبھی سورج کر دیتا ہے کبھی بھاپ اور روشنی ۔ وہ مجکو روز و شب کی طرح بدلتا رہتا ہے
وہ ہر دن بلکہ ہر لحظہ نئی شان مین ہے ۔ آج کا دن تمہارے لیے ہے اور لحظہ غیر کے لیے ۔ اے
لڑکے اگر سینہ کی فراخی اور دل کی درستی چاہتا ہے تو مخلوق کی نہ سُن ۔ انکی بات پر التفات نکر ۔ کیا تو
نہین جانتا کہ لوگ اپنے خالق سے رضامند نہین ہین ۔ پھر تجھسے کیونکر خوش ہونگے ۔ کیا تجھے معلوم
نہین کہ ان مین سے بہت نہ عقل رکھتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ ایمان لاتے ہین ۔ بلکہ تکذیب کرتے ہین
تصدیق نہین کرتے ۔ اُس قوم کی تابعداری کر جو خدا کے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتے ۔ اُسکے سوا کسیکی
نہین سنتے اسکے سوا کسی کو نہین دیکھتے ۔ خدا کی رضامندی کے لیے خلقت کی ایذا پر صبر کر ۔ خدا
جس بلا مین تجکو مبتلا کرے اُس پر صابر رہ ۔ اپنے برگزیدہ عاجزی کرنے والے بندون کو مخلوق سے
الگ کرنے کا یہ خدا کا طریقہ ہے کہ وہ ان کو انواع انواع کی بلاؤن آفتون اور رنج سے آزمایا
کرتا ہے اُن پر دنیا و آخرت اور ما تحت عرش سے لیکر تحت الثرے ہر چیز کو تنگ کر دیتا ہے اس سے
اُنکی ہستی کو فنا کیا کرتا ہے ۔ اور اس فنا کر دینے کے بعد اُن کو محض اپنے لیے موجود کرتا اور صرف
اپنے ساتھ قائم رکھتا اور اُن کو دوسری زندگی دیتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے ثم انشانٰہ خلقا
آخر الآیہ (پھر ہم اُسے دوبارہ پیدا کرینگے ۔ پس اللہ جو تمام پیدا کرنے والون سے بہتر ہے بڑا بابرکت ہے)
پہلی پیدایش مشترک ہے ۔ اور یہ خاص اللہ تعالے اُسکو اُسکے بھائیون اور ابناے جنس یعنی بنی آدم
سے الگ کر لیتا ہے ۔ پیدایش کے پہلے معنی کو بدل ڈالتا ہے ۔ اُسے زیر و زبر کر دیتا ہے وہ محض
ربانی و روحانی ہو جاتا ہے اُس کا دل مخلوق کی ملاقات سے تنگ ہو جاتا ہے ۔ اور اُسکے بھید کا
دروازہ خلقت کی طرف سے بند ہو جاتا ہے ۔ دنیا و آخرت اور دوزخ و بہشت اور تمام مخلوقات
و اکوان اُسے ایک صورت مین شے واحد نظر آتے ہین ۔ پھر یہ شے اُسکے سر کے قبضہ مین دیجاتی ہے
اور وہ اُسے نگلجاتا ہے اور یہ نگلنا ظاہر نہین ہوتا ۔ اللہ تعالے اُس مین اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے
جیسا کہ عصاے موسیٰ مین کیا تھا ۔ وہ پاک ذات ہے جو اپنی مراد کے متعلق جس شخص کے ہاتھ پر چاہے
اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے موسیٰ کا عصا رسیون وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر نگل گیا اور اُس کا
پیٹ نہ پھولا ۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کے معلوم کرانے کا ارادہ کیا تھا کہ یہ ہماری قدرت ہے حکمت نہین
بلکہ اُس دن جادوگرون کا فعل حکمت اور ہندسے سے متعلق تھا اور عصاے موسیٰ سے جو کچھ ظاہر
ہوا یہ محض خدا کی قدرت تھی ۔ خرق عادت اور معجزہ تھا اسی لیے جادوگرون کے افسر نے اپنے کسی
مصاحب سے کہا تھا کہ دیکھو موسیٰ کس حالت مین ہین ۔ اسنے کہا ان کا رنگ متغیر ہے اور عصا
اپنا کام کر رہا ہے ۔ افسر نے جواب دیا کہ یہ اللہ کا فعل ہے موسیٰ کا نہین ۔ کیونکہ ساحر اپنے سحر

اور کار رکھا اپنے کام سے ذرا نہین کرتا چنانچہ پھر یہ شخص اور اُسکے تمام دوست آشنا ایمان لے آئے
اے لڑکے تو حکمت سے قدرت کی طرف کب رجوع کریگا - تیرا کمل تجکو حکمت سے قدرۃ الٰہی
کی طرف کس دن پہنچائیگا - تیرے عملون کا اخلاص تجکو باب قرب الٰہی کیطرف کب لے چلیگا تجکو
معرفت کا آفتاب خواص و عوام کے دلون کے چہرے کب دکھائیگا - بلا کے سبب حق سبحانہ
وہ یہ بات معلوم کرنے کو تجھے آزماتا ہے کہ دیکھین ہمارے دروازہ کو چھوڑکر اسباب کی طرف جاتا ہے
یا نہین - آیا ظاہر کیطرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف - اُسکی طرف جاتا ہے جو معلوم نہین ہوتا یا اُسطرف
طرف جو معلوم ہوتا ہے - اُدھر رجوع کرتا ہے جو دکھائی نہین دیتا یا اُدھر جو دکھائی دیتا ہے - اے
خدا ہم کو نہ آزما - اور بلا آزمایش اپنا قرب نصیب کر - الٰہی اپنا قرب و لطف عنایت کر - الٰہی بلا الگ اپنا
قرب دے - ہمین تیرے بُعد کی طاقت نہین - اور نہ ہم آزمایش کا اندازہ کرسکتے ہین - نار آفات سے
الگ کرکے ہمین اپنا قرب نصیب کر - اور اگر آفات کی آگ ہمارے لیے ضرور ہے تو ہمین اُس آتشی
سمندر کی مانند کردے - جو آگ ہی مین انڈے بچے دیتا ہے اور وہ اُسے ضرر دیتی ہے نہ جلا سکتی ہے
اُس آگ کو ہم پر اپنے خلیل ابراہیمؑ کی آگ کی طرح کردے اُس سے ہمارے گرداگرد اسطرح سبزہ اُگادے
جسطرح ابراہیمؑ کے گرد اُگایا تھا - اور ہمین اُنکی طرح تمام اشیاء سے بے پروا کردے اور ہمارا مونس متولی
بنجا جسطرح اُنکا بنگیا تھا - اور اُنھین کیطرح ہماری حفاظت کر آمین - ابراہیمؑ نے طریق سے پہلے رفیق
گھر سے پہلے ہمسایہ - وحشت سے پہلے انیس - مرض سے پہلے پرہیز - بلا سے پہلے صبر - قضا سے
پہلے رضا حاصل کرلی تھی - اپنے باپ ابراہیمؑ سے تعلیم لو - اور اقوال و افعال مین اُنکی اقتدا کرو - وہ
پاک ذات ہے جسنے بلا رکے دریاؤن مین ابراہیمؑ پر مہربانی کی - دریائے بلیات مین اُنھین تیرنے کی تکلیف
دی - اور اُنکی تائید کی - اُنھین دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی - اور خود گھوڑے کے ساتھ رہا -
اُن کو اونچے مقام پر چڑھنے کی تکلیف دی - اور اپنا ہات اُنکی پشت پر رکھا - اُن کو اپنے کھانے
کی طرف دعوت خلق اور پاس والون پر خرچ کرنے کی تکلیف دی - لطف باطنی و خفی اسی کا نام
اے لڑکے خدا کے ساتھ ہو جا - اُسکے تقدیر اور فعل کے وقت خاموش رہ - تاکہ تجکو الطاف کثیر
نظر آئے لیکن - تو نے حکیم جالینوس کے غلام کا حال نہین سنا کہ کسطرح گونگا بیوقوف اور ساکت
بنا رہا یہان تک کہ اُسکا تمام علم سیکھ لیا - کثرت بیان و منازعت اور خدا پر اعتراض کرنے سے اُسکی حکمت تیرے دل مین
ہرگز نہین آسکتی - الٰہی ہمکو موافقت - اور ترک منازعت نصیب کر - اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا

گیارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

اے قوم خدا کو پہچانو اُس سے تبرّی نہ ہو۔ اُسکی اطاعت کرو۔ نافرمان نہ ہو۔ اُس سے موافقت رکھو مخالفت نکرو۔ اُسکے حکم سے رضامند رہو اور منزلیح نکرو۔ خدا کو اُسکی صنعت سے معلوم کرو۔ وہ خالق رازق۔ اول۔ آخر۔ ظاہر باطن۔ قدیم۔ ازل۔ دائمی۔ ابدی اور اپنے ارادہ کو پورا کر دینے والا ہے اُسکے فعل سے سوال نہیں ہو سکتا۔ اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کیے جاینگے۔ وہ غنی کرنے فقیر کرنے زندہ رکھنے مار ڈالنے نفع پہنچانے اور عذاب کرنے والا ہے۔ اُسی سے خوف کیا جاتا ہے اور اُسی سے امید۔ اُسکے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اور کسی سے امید نہ رکھو۔ اُسکی حکمت اور قدرت کے ساتھ یہاں تک گردش کرو کہ قدرت حکمت پر غالب آجائے۔ سفیدی پر سیاہی سے اسوقت ادب سیکھو کہ تمہارے پاس وہ شئے آجائے جو تمہیں اور تم میں حائل ہے۔ خرق حد شرع سے جسکی طرف ظاہری نہیں بلکہ معنوی طور پر اشارہ کیا گیا ہے محفوظ رہوگے۔ اس مرتبہ تک صالحین میں سے کوئی کوئی پہنچتا ہے۔ دائرہ شرع سے باہر ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اسے وہی جانتا ہے جو اُسمیں داخل ہو تو محض کیفیت سے اُسے نہ جان سکے گا۔ تمام امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آجاؤ اور فرشتہ کی پکار کے دن تک امر و نہی اور اُنکے اتباع پر کمر باندھ لو۔ پھر اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اُسکے پاس چلے جاؤ۔ ابدال کا نام ابدال اسلئے ہے کہ وہ خدا کے ارادہ کے سامنے اپنا ارادہ اور اُسکے اختیار کے روبرو اپنا اختیار ہی نہیں رکھتے۔ ظاہری حکم لگاتے ہیں ظاہری عمل کرتے ہیں۔ پھر خاص طور کے اعمال بجا لاتے ہیں اور حسب ترقی درجات امر و نہی پر زیادہ کاربند ہوتے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ ایسی جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں امر و نہی کچھ بھی نہیں۔ بلکہ احکام شرع اُن میں اثر کرتے۔ اُنکی طرف مضاف ہوتے ہیں اور وہ خود الگ رہتے ہیں۔ ہمیشہ خدا کے ساتھ حالت غیبت میں رہتے ہیں۔ البتہ امر و نہی کے وقت حاضر ہو جاتے ہیں۔ اُنکی حفاظت کرتے ہیں اور حدود شرع میں سے کسی حد کو خراب نہیں کرتے۔ کیونکہ فرض عبادت کا چھوڑنا الحاد۔ اور ارتکاب ممنوعات گناہ ہے۔ کسی حال میں کسی شخص کے ذمہ سے فرائض ساقط نہیں ہوتے۔ اے لڑکے اُسکے حکم و علم کے ساتھ عمل کر۔ اس دائرہ سے باہر نہ نکل۔ اور اپنا اقرار نہ بھول۔ نفس۔ ہوا۔ شیطان طبیعت اور دنیا سے جہاد کر۔ خدا کی مدد سے ناامید نہ ہو۔ وہ ثبات کے ساتھ تیرے پاس آئے گی۔ خدا فرماتا ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ خدا ہی کی جماعت غالب رہے گی۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے طریقے سمجھا دیتے ہیں۔ نفس جب مخلوق کے سامنے شکایت کرے تو اُسکی زبان روک۔ اُس پر اور تمام مخلوق پر اللہ تعالی کیلیے نگہبان ہو۔ اُن کو طاعت کا حکم کر۔ گناہ سے روک۔ گمراہی۔ بدعت۔ اتباع ہوا۔ اور موافقت نفس

سے باز رکھے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے اتباع کا حکم کرتا رہ۔ **اے قوم** کتاب اللہ کی عزت
کرو اس سے مؤدب رہو۔ وہ خدا کے اور تمہارے مابین پیوند ہے۔ اُسے مخلوق نہ ٹھیراؤ۔ اللہ تعالیٰ
کہتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔ تم کہتے ہو نہیں۔ جو خدا کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق کہے وہ خدا کا
منکر اور اس سے بری ہے۔ یہ قرآن یہی قرآن جو تلاوت کیا جاتا ہے یہ جو پڑھا جاتا ہے یہ جو سنا
جاتا ہے۔ یہ جو دیکھا جاتا ہے۔ یہ جو مصاحف میں لکھا جاتا ہے خدا کا کلام ہے۔ امام شافعیؒ اور
احمدؒ کا قول ہے کہ قلم مخلوق ہے اور جو کچھ اس سے لکھا گیا ہے غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے
اور جو کچھ اس میں محفوظ ہے غیر مخلوق ہے۔ **اے قوم** عمل کر کے قرآن کے خیر خواہ بنو۔ نہ کہ اس میں
جھگڑا کر کے۔ اعتقاد چند کلمات ہیں اور اعمال بہت۔ تم اس پر ایمان لاؤ۔ دلوں سے تصدیق
اور جوارح سے عمل کرو۔ اور نافع چیز سے شغل رکھو۔ ناقص اور ادنیٰ درجہ کی عقلوں پر متوجہ نہ ہو
اے قوم منقول عقل سے منسوخ اور نص قیاس سے متروک نہیں ہوا کرتی۔ گواہ جب تک محضر
دعوے کے پاس نہ کھڑا ہو۔ کیونکہ لوگوں کے مال صرف دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے دعووں سے لے لیا کرتے تو ایک قوم دوسری قوم
پر خون اور مال کا دعویٰ کر کے اسے حاصل کر لیا کرتی۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مدعی پر گواہ
لازم ہیں اور مدعا علیہ پر قسم۔ عالم زبان اور جاہل دل مفید نہیں ہوتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں اپنی امت پر سب سے زیادہ اس منافق سے خوف کرتا ہوں
جو زبان کا عالم ہو۔ اے عالمو۔ اے جاہلو۔ اے حاضرو۔ اے غائبو۔ خدا سے شرماؤ اور اسکی
طرف اپنے دلوں سے دیکھو۔ اسکے بیچ ذلیل ہو جاؤ۔ اپنے نفسوں کو اسکی تقدیر کے کوڑوں کے
نیچے لے آؤ۔ اور اسکی نعمتوں کا شکر نفس پہ لازم کر لو۔ اسکی طاعت میں روشنی کو اندھیروں سے ملاؤ۔ جب
یہ ہو جائیگا تو تمہارے پاس خدا کی کرامت۔ عزت اور دنیا و آخرت میں جنت آ جائیگی **اے لڑکے**
اس بات کی کوشش کر کہ دنیا میں کوئی چیز تیری محبوب نہ رہے جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائیگا تو تو اپنے
نفس کے ساتھ ایک لحظہ نہ چھوڑا جائیگا بلکہ اگر تو بھول جائے گا تو یاد دلایا جائے گا۔ اور اگر غافل ہو جائیگا
تو بیدار کیا جائے گا وہ تجکو غیر کی طرف دیکھنے کے لیے نہ چھوڑے گا۔ جسنے یہ مزہ چکھ لیا اُسنے خدا کو پہچان
لیا۔ مخلوق میں بعض افراد اس جنس کے ہیں کہ خلق کیجانب سکون کو قبول نہیں کرتے وہ مثل
آفات و بلیات تمہارے دلوں کے سر پر ہیں۔ اہل اللہ جب دل کی آنکھ سے غیر اللہ کو دیکھ لیتے ہیں تو
اپنی سلامتی کو اسکی جانب سکون حاصل کرنے اسکے آگے پڑے رہنے مخلوق کی جانب سے اندھا ہو جانے
اور اس پر اعتراض کرنے سے اپنی زبان کاٹنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ انکے روبرو شب و ماہ و سال
بدلجاتے ہیں اور وہ ایک حالت پر رہتے ہیں۔ خدا کے ساتھ متغیر نہیں ہوتے۔ وہ مخلوق میں سب

زیادہ عقلمند ہین تم اُن کو دیکھو تو مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھین تو یہ کہین کہ ابھی یہ لوگ قیامت پر ایمان ہی
نہین لائے۔ اُنکے دل خدا کے سامنے غمگین اور شکستہ ہین۔ وہ ہمیشہ خائف اور ترسناک رہتے ہین جب
اُسکے جلال و عظمت کے پردے اُنکے دلون پر کھل جاتے ہین تو اُن کا خوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ اُنکے
دل ٹکڑے ٹکڑے اور جوڑ بند کھلنے کے قریب ہو جاتے ہین۔ اللہ تعالی اُنکی یہ حالت دیکھکر رحمت و جمال
اور لطف و رجا کے دروازے کھولدیتا ہے۔ اور اس سے اُن کو سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ مین طالبین
آخرت و طالبین خدا کے سوا اور کسی کی طرف دیکھنا نہین چاہتا۔ طالبین دنیا و خلق و نفس و ہوا کو کیا
کرون۔ ہان مین اُسکے علاج کو پسند کرتا ہون کیونکہ وہ مریض ہے اور مریضون پر طبیب ہی صبر کرسکتا ہے۔
افسوس تو اپنی بات مجھسے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپتی نہین۔ مجھسے تو اپنا طالب آخرت ہونا ظاہر کرتا ہے
حالانکہ تو طالب دنیا ہے یہ ہوس جو تیرے دل مین ہے۔ تیری پیشانی مین مکتوب ہے تیرا ظاہر تیرے ملمع مین ہے۔ تیری
ذات مین کھوٹا دینار ہے اسمین ایک دانگ سونا ہے باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے نہ لا مین نے
ایسے بہت دیکھے ہین۔ اُسے میرے حوالے کر اور تصرف کا اختیار دے تاکہ اُسے پگلاؤن۔ اور خالص سونا
نکالکر باقی پھینکدون۔ تھوڑا کھرا زیادہ کھوٹے سے بہتر ہے۔ مجھے اپنے دینار کا اختیار دے مین سکہ
بنانے والا ہون میرے پاس اُسکے اوزار ہین۔ ریا و نفاق سے توبہ کر اور اپنے نفس پر اس کا اقرار
کرنے سے نہ شرما۔ کیونکہ منافق مخلصون سے زیادہ ہین۔ اسی لیے بعض مشائخ کا قول ہے کہ اخلاص کو ریاکار
ہی خوب پہچانتا ہے جو اول سے آخر تک مخلص رہے یہ بہت ہی شاذ و نادر ہے۔ بچے اول اول جھوٹ
بولتے مٹی اور نجاستون سے کھیلتے۔ اپنے آپکو خطرون مین ڈالتے۔ ماں باپ کا مال چُراتے۔ اور چغلیان
کھاتے ہین۔ اور جب اُن مین عقل پیدا ہو جاتی ہے تو تھوڑا تھوڑا کرکے سب چھوڑ دیتے اور اپنے ماں
باپ اور اُستادون کا طریقہ سیکھ لیتے ہین خدا جسکے لیے بہتری چاہتا ہے وہ مودب ہو کر اپنا پہلا طریقہ
چھوڑ دیتا ہے اور جسکے لیے بُرائی مدنظر ہوتی ہے وہ اپنے پہلے ہی طریقہ پر رہتا ہے اور دنیا و آخرت
مین ہلاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے دوا اور بیماری دونون چیزین پیدا کی ہین۔ گناہ بیماری ہے
اور طاعت دوا۔ ظلم بیماری ہے عدل دوا۔ خطا بیماری ہے صواب دوا۔ خدا کی مخالفت بیماری ہے
گناہون کے نشہ سے توبہ کرنا دوا۔ یہ دوا جب پوری ہوگی کہ تو اپنے دل سے مخلوق کو چھوڑ دیگا اور خدا
سے ملا دیگا اسکی طرف لیجائیگا۔ اسوقت تیری روح آسمان مین ہوگی۔ جسم زمین مین۔ تو اپنے دل سے
اُسکے معلومات کے مطابق خدا کے ساتھ ہو جائے گا اور احکام پر عمل کرنے مین مخلوق کے ساتھ
شریک رہے گا عمل کی کئی مصلحتین ہین۔ اُنکی مخالفت نکر۔ تاکہ عمل اور مخلوق کے لیے تجھپر
حجت نرہے۔ تو باطن مین خدا کے اور ظاہر مین مخلوق کے ساتھ ہوگا۔ اپنے نفس کو شیر کا بچہ
بناکر چھوڑ۔ اگر تو اسپر سوار ہو گیا تو فبہا ورنہ یہ تجھپر سوار ہو جائے گا تو لے اسے پچھاڑ۔ یا تو خیر نہین تو

یہ تجھے پچھاڑ دے گا۔ اگر طاعات الٰہی مین یہ تیری اطاعت کیجئے تو فبہا ورنہ اُسے بھوک پیاس ذلت۔ تنگا رکھنے اور ایسی جگہ خلوت نشین کرنے سے جہان کوئی انیس نہو۔ سزا دے۔ ان کوڑون کو اُس سے دور نکر تاکہ وہ مطمئن اور ہر حال مین خدا کا مطیع ہوجائے۔ پھر جب مطمئن ہوجائے تو اُسکے اور اپنے مابین عتاب کو ترک نکر اور یہ کہا کر کہ کیا تو نے فلان فلان فعل نہین کیا۔ اُسے اپنے سے موافقت کرنے والا بنالے تاکہ ہمیشہ ذلیل رہے۔ مگر تو ان تمام باتون پر طلب مراد الٰہی۔ اُسکے ساتھ موافقت اور ترک معاصی کے ساتھ مدد لے سکتا ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ تیرا ظاہر و باطن یکسان ہو تو ہم موافقت بلا مخالفت۔ طاعت بلا معصیت شکر بلا کفر۔ ذکر بلا نسیان اور خیر بلا شر بنجائے جب تیرے دل مین خدا کے سوا اور کوئی موجود ہے تو فلاح نہین ہے۔ اگر تو ہزار برس تک اُنکا روزانہ سجدہ کرے اور اپنے دل سے کسی اور کیطرف متوجہ ہو تو تجکو فائدہ نہوگا۔ جو شخص اپنے مولا کے سوا کسی اور کو چاہے اس کا انجام اچھا نہین۔ جب تک توکل کو معدوم نکر دے اُسکی دوستی کو سعادت نسمجھ۔ باوجود دلی توجہ کے اشیار سے اظہار زہد کرنا تجھے نفع نہ دے گا۔ کیا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالیٰ سارے جہان کے سینونکی باتین جانتا ہے تجکو شرم نہین آتی کہ زبان سے توکل علی اللہ کا نام لیتا ہے اور دل مین غیر کو بسا رکھا ہے اے لڑکے اللہ تعالیٰ کے حلم پر دھوکا نکھا۔ اُسکی پکڑ سخت ہے ان علماء پر جو خدا کو نہین جانتے ہرگز نہ پھول۔ اُن کا علم اُن کے لیے باعث ضرر ہے نہ کہ موجب نفع۔ وہ خدا کے احکام کے عالم اور خدا سے ناواقف ہین لوگون کو جس چیز کا حکم کرتے ہین آپ خود نہین کرتے اور جس چیز سے منع کرتے ہین اُس سے خود باز نہین رہتے۔ مخلوق کو خدا کی طرف بلاتے اور خود اُس سے بھاگتے ہین۔ گناہون اور لغزشون کے باعث اُس سے لڑتے ہین۔ اُنکے نام میرے پاس تاریخوار لکھے ہوئے ہین۔ گنے ہوئے موجود ہین۔ الٰہی مجھپر اور اُن پر رحمت کے ساتھ رجوع ہو اور ہم سب کو اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طفیل بخشدے۔ الٰہی ہمارے بعض کو بعض پر مسلط نکر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سبکو اپنی رحمت مین داخل کر۔ آمین

بارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۲ ذوالقعدہ ۵۴۵ھ کو سہ شنبہ کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

اے لڑکے خدا کے لیے تیرا ارادہ صحیح نہین ہوا۔ اور نہ تو اُس کا مرید ہے کیونکہ جو خدا کا ارادہ کر کے غیر کو طلب کرتا ہے اُس کا دعویٰ باطل ہے ۞ دنیا کے مریدونکی کثرت ہے۔ آخرت کے مریدونکی قلت۔ اور خدا کے سچے مرید بہت ہی کم ہین بلکہ وہ قلت اور نہونے کے لحاظ سے سرخ گندھک کا حکم رکھتے ہین۔ کیا ہی دنیا یابی مین اُنکا وجود ہے۔ کوئی کوئی پایا جاتا ہے۔ وہ کنبون قبیلون کے

زمین میں بمنزلہ کوہ کے اور بادشاہ ہیں۔ شہروں اور بندوں کی آبادی کا باعث ہیں۔ انکے سبب مخلوق سے
کی بلا دفع ہوتی ہے۔ لوگوں پر انہیں کے سبب مینہ برستا ہے اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے
اور انہیں کے باعث زمین اگاتی ہے وہ ابتدائی حالت میں ایک ٹیلہ سے دوسرے ٹیلہ۔ ایک شہر سے
دوسرے شہر۔ ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہیں جس موضع میں پہچان لیے جاتے
ہیں وہاں سے چلدیتے ہیں۔ سبکو اپنے پس پشت پھینک جاتے ہیں۔ اور دنیا کی کنجیاں اہل دنیا کے
حوالہ کر دیتے ہیں۔ وہ اسیطرح رہتے ہیں۔ یہاں تک انکے گرداگرد قلعے بنجاتے ہیں اور ان کے دلوں
کی طرف نہریں جاری ہوتی ہیں۔ اور ایک خدائی لشکر انسے خطاب کرنے لگتا ہے۔ رب کے سبب انکی
حراست میں رہتے ہیں۔ ان کا اکرام ہوتا ہے حفاظت کی جاتی ہے اور خلق کے والی بنائے جاتے ہیں
یہ سب ان کے اوپر چلے جانے کے بعد ہوتا ہے۔ پھر اسوقت انکا اکرام مخلوق پر فرض ہو جاتا ہے۔ وہ
طبیب بنجاتے ہیں اور کل مخلوق بیمار۔ تجھپر افسوس کہ انہیں سے ہونے کا مدعی ہے۔ تیرے پاس انکی
علامت کیا ہے قرب حق اور اسکے لطف کی نشانی بتا۔ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور کس مقام پر ہے
ملکوت اعلے میں تیرا نام اور لقب کیا ہے۔ ہر رات تیرا دروازہ کس چیز پر بند ہوتا ہے۔ تیرا کھانا پینا
مباح ہے مطلق حلال ہے۔ تو دنیا کا محتاج ہے یا آخرت کا یا قرب الہی کا۔ وحدت میں تیرا انیس
اور خلوت میں تیرا جلیس کون ہے۔ اے جھوٹے نفس و شیطان اور ہوا و فکر دنیا وحدت میں تیرے
انیس ہیں۔ اور شیاطین الانس یعنی بدکار دوست اور اصحاب قیل و قال خلوت میں تیرے جلیس ہیں۔
یہ شے ہذیان اور محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتی اس باب میں تیرا کلام بے فائدہ کی ہوس ہے
خدا کے سامنے سکون و گمنامی اور ترک ادب کو لازم کرلے۔ اگر تو اس باب میں کلام ہی کرنا چاہتا ہے
تو اس سے اور اسکے اہل کے ذکر سے برکت حاصل کر لیا کر۔ کیونکہ باوجود باطن خالی ہونے کے ظاہر میں
اس کا مدعی ہے جو ظاہر باطن کے موافق نہ ہو ہذیان ہے۔ تو نے پیغمبر علیہ السلام کا قول نہیں سنا۔
جسنے بھائیوں کا گوشت کھایا اسنے روزہ نہیں رکھا۔ پیغمبر علیہ السلام نے بیان کر دیا ہے کہ کھانے پینے
اور محض مفطرات چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں ہے۔ بلکہ اسکے ساتھ ترک گناہ کو بھی ملانا چاہیے۔ غیبت
سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ نیکیوں کو اسطرح جلا ڈالتی ہے جسطرح لکڑیوں کو آگ۔ نجات پانے والا
اس کا عادی نہیں ہوتا۔ اور جو غیبت کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے لوگوں میں اسکی عزت کم ہو جاتی
ہے۔ اور نظر شہوت سے بچو۔ کیونکہ یہ تمہارے دلوں میں گناہوں کا کھیت بو دیتی ہے اور دنیا و
آخرت میں اسکا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ جھوٹی قسم سے بچو۔ کیونکہ وہ شہروں کو چٹیل میدان بنا کر
چھوڑتی ہے۔ اموال و ادیان کی برکت کھو دیتی ہے۔ تجھپر افسوس کہ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال رائج
کرتا ہے۔ اور دین میں خسارہ ڈالتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو اسی کو خسارہ سمجھتا۔ تو خدا کی قسم

کھا کر یہ کہتا ہے کہ اس جیسا مال اس شہر میں نہیں - اور نہ کسی اور کے پاس موجود ہے - یعنی ایسا اتنی
قیمت کا ہے اور مجھے اس قیمت کو پڑا ہے - حالانکہ تو اپنی ان تمام باتوں میں جھوٹا ہے - پھر تو جھوٹی قسم
دیتا اور خدا کی قسم کھاتا ہے کہ میں سچا ہوں - تو عنقریب اندھا اور اپاہج ہو جائے گا - خدا تم پر رحم کرے تم
اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب سے رہو - جو آداب شریعت سے مودب نہ ہو گا قیامت کے دن اسے دوزخ کی
آگ ادب سکھا دے گی - شیخ رضی اللہ عنہ سے اثناء وعظ میں کسی نے سوال کیا کہ جس میں یہ پانچوں
خصلتیں ہوں - کیا ہم اسکے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم لگا دیں - آپ نے جواب دیا روزہ
اور وضو باطل نہیں ہوتا - مگر یہ بطریق وعظ اور بطور تخویف و تحذیر ہے اسے لڑکے شاید کل تو
اور تو زمین سے ناپید ہو جائے - قبر میں موجود ہو - یا یہ معاملہ کسی اور وقت میں ہو - پھر یہ غفلت کیسی
تمہارے دل کسقدر سخت ہیں - تم پتھر ہو - میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میرے سوا اور لوگ کہہ رہے ہیں
مگر تم ایک حالت میں ہو - تم پر قرآن - اخبار رسول اور اگلوں کے حالات پڑھے جاتے ہیں لیکن تم
نہ عبرت حاصل کرتے ہو نہ پرہیزگار بنتے ہو - اور نہ تمہارے اعمال بدلتے ہیں - جو وعظ کی مجلس
میں حاضر ہو اور نصیحت نہ مانے وہ اچھے مقام میں ہے مگر نہایت درجہ کا شریر ہے - اسے
لڑکے بزرگ اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھنا اسلیے ہے کہ تو خدا کو بہت کم پہچانتا ہے - تو کہتا ہے کہ یہ لوگ دم بخود
ہیں - ہمارے ساتھ معاشرت کیوں نہیں کرتے - ہمارے پاس کیوں نہیں بیٹھتے - یہ تو اسلیے
کہتا ہے کہ اپنے نفس کے حال سے بیخبر ہے - کیونکہ تجکو اپنے نفس کی پہچان نہیں - تو لوگوں کے مرتبے
نہیں پہچانتا تجکو جسقدر دنیا اور اسکے انجام کی معرفت کم ہو گی - اسی قدر آخرت کی قدر سے جاہل ہو گا
اور جسقدر آخرت کو کم پہچانے گا اسیقدر معرفت الٰہی سے بے خبر ہو گا - اے دنیا میں مشغول ہونیوالے
خسارہ اور ندامتیں دنیا و آخرت میں عنقریب تجھپر ظاہر ہونے والی ہیں - تیری ندامتیں قیامت کے
دن حسرت ظاہر ہونے کے دن - رسوائی کے دن خسارہ کے دن ظاہر ہونگی - آخرت آنے سے
پہلے اپنے نفس سے حساب لے - خدا کی بردباری اور اپنے اوپر اسکے کرم سے دھوکا نہ کھا - تو گناہوں
لغزشوں اور لوگوں پر ظلم کرنے کے باعث بہت بری حالت پر ٹھیرا ہوا ہے - گناہ کفر کے قاصد ہیں
جیسا بخار موت کا قاصد ہوا کرتا ہے - موت اور قابض الارواح فرشتہ کے آنے سے پہلے توبہ
کو لازم کر لے - اسے جوان تو توبہ کر - کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ بلاؤں میں مبتلا کر کے تم کو آزمایا
کرتا ہے - تاکہ تم توبہ کر لو - مگر تم سمجھتے نہیں - اور گناہوں پر اصرار کیے جاتے ہو - اس زمانہ میں
لوگ الگ الگ بحالت انفراد آزمائے جاتے ہیں - مگر انکی آزمائش از روئے انتقام ہے نہ کہ
از روئے نعمت - گناہوں کا عذاب ہے نہ کہ درجات و کرامات کی زیادتی - اہل اللہ اسلیے آزمائے
جاتے ہیں تاکہ خدا کے نزدیک انکے درجے بلند ہو جائیں - وہ اسکے ساتھ صبر کرتے ہیں کیونکہ

کیونکہ اسکی ذات کو چاہتے ہیں جب یہ پورا ہوجاتا ہے تو ان کے لیے بادشاہی کامل ہوجاتی ہے اور اگر پورا
نہیں ہوتا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں خیال کرتے ہیں ۔ آگاہی میں ہلاک مگر ہم تیرا قرب طور دو جہان میں
دیکھنا مجھے چاہتے ہیں ۔ دنیا میں دل کی آنکھوں سے اور آخرت میں ظاہری آنکھوں سے ۔ اے قوم
خدا کی مہربانی اور کشائش سے نا امید نہ ہو ۔ کیونکہ وہ قریب ہے ۔ ناامید نہ ہو کیونکہ صانع خدا ہے ۔ تجھے کیا خبر کہ اللہ
تعالیٰ اسکے بعد کوئی بات پیدا کر دے ۔ بلا سے نہ بھاگ ۔ کیونکہ صبر کے ساتھ امتحان ہر قسم کی بہتری کی بنیاد
ہے ۔ نبوت رسالت ولایت معرفت اور محبت کی جڑ بلا ہے ۔ اگر تو نے صبر نکیا تو تیرے لیے کوئی بنیاد نہیں جو لوگ
بے بنیاد قائم نہیں رہتی ۔ تو نے ڈلاؤ یا ٹیلے پر کوئی گھر بنا ہوا دیکھا ہے ۔ تو بلا و آفات سے اس لیے بھاگتا
کہ ولایت و معرفت اور قرب الٰہی کی کوئی ضرورت نہیں رہی ۔ صبر کر اور عمل کر تا رہ تاکہ تو اپنے قلب و سر
اور روح کے ساتھ قرب الٰہی کے دروازہ کیطرف چلے ۔ علما و اولیا و ابدال پیغمبروں کے وارث ہیں ۔
انبیا دلال ہیں اور یہ لوگ انکے آگے منادی کرنے والے ۔ مومن خدا سے امید و بیم نہیں رکھتا ۔ اسکے
قلب و سر کو قوت دی گئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مومنوں کے دل قوی کیونکر نہوں ۔ انکو
اوپر کی سیر کرائی گئی ہے ۔ جو ہمیشہ وہیں رہتے ہیں ۔ انکے دل اسکے پاس ہیں اور جسم زمین میں ۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ (وہ ہمارے پاس برگزیدہ اور بہتر لوگوں میں ہیں)
وہ اپنے اہل اور اپنے ہمعصروں سے برگزیدہ ہیں ۔ اسکے معانی متمیز اور الفاظ روشن ہیں اس لیے
خلقت سے الگ اور دل لگی کی چیزوں کو چھوڑے بیٹھے ہیں ۔ وہ آگے چلتے ہیں اور پس پشت سبزہ
اگ آتا ہے ۔ ان کے لیے رجوع نہیں رہا ۔ وحدت کے مونس بناؤ ۔ انھوں نے ویرانوں دریا
کے کناروں جنگلوں اور چٹیل میدانوں کو اختیار کر لیا ہے ۔ آبادیوں کو چھوڑ دیا ہے ۔ جنگلوں کے
ساگ پات کھاتے اور چشموں کا پانی پی لیتے ہیں ۔ وہ وحشیوں کی طرح ہوجاتے ہیں ۔ اسوقت
خدا ان کے دلوں کو مقرب اور اپنا مونس بنا لیتا ہے ۔ انکے الفاظ پیغمبروں صدیقوں اور شہیدوں
کے الفاظ کے ساتھ پائے جاتے ہیں ۔ اور معانی ان کے معانی کے مشابہ ہوتے ہیں ۔ دل رات
خلوت میں اسکی خدمت کے ایستادہ ہیں ۔ مشتاقوں کی راحت اور دوستوں کی خوشی خدا کے
ساتھ ہے اسے لڑکے شیرینی و تلخی ۔ صلح و فساد اور کدورت و صفائی ضرور ہے ۔ اگر تو پوری
صفائی چاہتا ہے تو دل کو مخلوق سے جدا کر لے ۔ اور خدا سے ملا دے ۔ دنیا اور اہل دنیا کو خدا کے
سپرد کر دے ۔ اور اپنے دل کو سب سے الگ کر کے باب آخرت سے قریب ہو جا ۔ اور پھر اس میں
داخل ہو ۔ اگر وہاں اپنے خدا کو نپائے تو اسکے قرب کا طالب بنکر نکل ۔ جب تو اسے پائے گا
تو اسکے پاس ہر طرح کی صفائی حاصل کر سکے گا ۔ خدا کا دوست دوسرے سے سروکار ہی نہیں
رکھتا ۔ جنت درجات کے طالبوں اور تاجروں کا گھر ہے جنھوں نے دنیا کو اسکے بدلے بیچ

کو لاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وفیہا ما تشتہیہ الانفس الآیۃ یعنی جنت تو وہ شے موجود ہے جس کو
نفس چاہتا ہے اور آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں۔ اسنے قلب۔ بشر اور شئے کا ذکر نہیں کیا جنت رہنے
داروں۔ تجوید کرنے والوں۔ تارکوں۔ اور شہوات ولذات میں زہد اختیار کرنے والوں کے لیے ہے جنھون نے
روزہ کو روزہ کے اور باغ کو باغ کے۔ اور گھر کو گھر کے بدلے بیچ ڈالا ہے۔ عارف باللہ جو خدا کے لیے
عمل کرتا ہے اہرن کی مانند ہے جسپر رات دن چوٹیں پڑتی ہیں اور وہ کچھ نہیں کہتا۔ اسے بمنزلہ اہرن
سمجھنا چاہیے کہ اس پر ہتھوڑا چلا جاتا ہے اور وہ متغیر ہو جاتی ہے۔ لیکن گنگ ہے۔ اہل اللہ خدا کے سوا
کسی کو نہیں دیکھتے۔ اور اسکے سوا کسی کی نہیں سنتے۔ ان کو بے زبان دل ملا ہوا ہے۔ وہ اپنے
ذات اور اغیار سے فانی ہیں۔ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں۔ خدا جب چاہتا ہے ان کو جِلا دیتا
دل کو زبان بنا دیتا ہے گویا پنکھ بچھے ہوئے ہیں خدا اپنی رفعت ورحمت کے ہاتھ سے ان کو اپنی طرف
کھینچ لیتا ہے۔ ان کو اپنے لیے بناتا اپنے لیے پیدا کرتا ہے نہ کہ غیر کے لیے۔ ان کو اپنا بنا لیتا ہے
جیسا کہ موسیٰ کو بنا لیا تھا کیونکہ ان کے حق میں فرماتا ہے واصطنعتک لنفسی (اے موسیٰ میں نے
تجکو اپنا کر لیا ہے) اسکی مانند کوئی شے نہیں۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اسنے راحت بلا رنج۔ انس
بلا وحشت۔ نعمت بلا زحمت۔ فرحت بلا بغض۔ حلاوت بلا تلخی ملک بلا ہلاکت مقرر کر رکھا ہے۔ یہاں
خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جو اس حالت تک پہنچ گیا اسے جلد راحت ملجاتی ہے۔ لیکن تو
جس حالت میں ہے اسکے اعتبار سے دنیا میں راحت نہیں پا سکتا۔ کیونکہ وہ کدورت اور آفات
کا گھر ہے۔ تو اس سے ضرور نکلیگا۔ اس لیے دل اور ہاتھ سے اسے نکال دے۔ اور اگر یہ نہیں سکے
تو ہاتھ میں رکھکر دل سے نکال ڈال۔ پھر قوت پا کر ہاتھ سے الگ کر فقیروں مسکینوں کو جو خدا کے کنبے
والے ہیں دیدے۔ باین ہمہ اسمین جو کچھ تیرا حصہ ہے وہ کہین نہ جائیگا۔ تو غنی ہو یا فقیر زاہد
ہو یا راغب جو مقدر میں ہے ضرور آئیگا۔ وارمدار تیرے دل اور سر کی صحت وصفائی پر موقوف ہے
یہ دونوں علم وعمل۔ اخلاص۔ اور صدق طلب حق سے صاف ہوتے ہیں اے لڑکے کیا تو نے
سنا نہیں کہ سمجھ حاصل کر اور الگ ہو جا۔ فقہ ظاہر سیکھ پھر فقہ باطن کیطرف آجا۔ اس ظاہر پر عمل کرنا
یہ عمل تجکو ایسے علم کے قریب لیجائیگا جو تو نہیں جانتا۔ علم ظاہر ظاہر کی اور علم باطن۔ باطن کی روشنی
ہے۔ یہ تجھ میں اور تیرے خدا میں ایک قسم کا نور ہے جب تو علم پر عمل کریگا تو خدا کی طرف تیرا
رستہ نزدیک ہو جائیگا۔ تیرے اور اسکے مابین دروازہ فراخ ہوگا اور اس در کے کواڑ کھل جاینگے
جو تجکو مخصوص کرنیوالا ہے۔ الٰہی ہم کو دنیا وآخرت میں نیکی دیجیے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۱۳ تیرھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چوتھی ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں منگل کے دن شام کو مدرسہ میں فرمایا

اے لڑکے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھ۔ دونوں کا نفع حاصل ہوگا۔ اور اگر دنیا کو آخرت پر مقدم کریگا
تو دونوں کا گھاٹا اٹھائے گا تیرے لیے باعث عذاب ہوگا۔ جسکا حکم نہین کیا گیا تو اسمین کیون مشغول ہے
اگر تو دنیا مین مشغول نہوگا تو خدا اس پر تیری مدد کرے گا۔ اور اسکے حاصل کرنے کے وقت تجھے نیک
توفیق دیگا جب تو اس سے کچھ لے گا تو اسمین برکت رکھی جائے گی۔ مومن اپنی دنیا و آخرت دونوں کے
لیے عمل کرتا ہے۔ دنیا کے لیے کرتا ہے تو اسکو بقدر حاجت ملجاتی ہے خدا اس سے اسکو قانع کر دیتا ہے
جیسا سوار کا توشہ۔ کہ بہت نہین ہوا کرتا۔ جاہل کا کلی مقصود دنیا اور عالم کا آخرت ہے اور پھر مومن کے لیے
جب تیرے آگے دنیا مین سے ایک روٹی آئے اور تیرا نفس جھگڑنے لگے۔ اور خواہش مطالبہ کرے تو اسوقت
اسکی طرف دیکھ جو ایک ٹکڑے پر قادر نہین۔ جبتک تو نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ مین اس سے
عداوت نرکھے گا نجات نملے گی۔ صدیقین آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین۔ انہین کا ہر ایک
دوسرے سے قبولیت اور صدق کی خوشبو سونگھتا رہتا ہے۔ اے اپنے خدا اور اسکے صدیقین سے
منہ پھیرنے خلق کیطرف متوجہ ہونے اور انکے ساتھ شریک رہنے والے۔ تو انکی طرف کبتک متوجہ رہیگا
یہ تجھکو نفع ندینگے۔ نفع و ضرر اور دینا ندینا انکے قبضہ مین نہین ہے۔ نفع و ضرر کے متعلق انہین
اور دیگر جمادات مین کچھ فرق نہین۔ بادشاہ ایک ہے ضرر پہنچانے والا ایک ہے نفع دینے والا ایک ہے
حرکت و سکون دینے والا ایک ہی۔ قبضہ کرنیوالا ایک ہی مسخر کرنیوالا ایک ہی۔ عطا کرنے اور روکنے والا ایک ہے۔
خالق و رازق صرف اللہ ہی ہے۔ قدیم اور ازلی و ابدی وہی ہے۔ وہ خلق سے پہلے۔ تمہارے مان
باپ اور دولتمندون سے پہلے موجود ہے۔ وہ آسمان و زمین کا اور انکے مابین تمام اشیاء کا خالق ہے
اسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اے خلق اللہ تم پر افسوس۔ تم اپنے خالق کو پہچاننے
کا حق نہین پہچانتے۔ اگر قیامت کے روز خدا کے نزدیک مجھے اختیار ملے تو اول سے لیکر آخر تک تمہارے
سب کے بوجھ اٹھالون۔ اے پڑھنے والے اہل آسمان و زمین سے الگ ہو کر صرف میرے آگے
سامنے پڑھ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اسمین اور اللہ تعالی مین ایک دروازہ کھلجاتا ہے کہ
اس سے اسکا دل خدا کے پاس چلا جاتا ہے۔ لیکن اے عالم تو قیل و قال اور جمع مال کی فکر مین
اپنے علم پر عمل کرنے سے غافل ہے۔ اسلیے فقط صورت تیرے ہات لگے گی۔ معنے نہ ملینگے۔ اللہ
تعالے جب کسی بندہ کے ساتھ بہتری چاہتا ہے تو اسے علم عنایت کرتا ہے پھر عمل و اخلاص
کا الہام کرتا ہے۔ اور اسے اپنے نزدیک۔ اپنا مقرب بنالیتا ہے۔ عرفان اور علم قلوب و
اسرار رحمت کی تعلیم کرتا ہے۔ اور بلا شرکت اسے اپنے لیے پسند کرلیتا ہے اسے ایسا برگزیدہ کرتا ہے جیسا

موسیٰ کو کہا تھا۔ جن کے حق میں وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي فرمایا ہے یعنی اے موسیٰ میں نے تم کو اپنے
لیے خاص کر لیا ہے غیر۔ اور شہوات و لذات۔ اور باطل چیزوں۔ اور آسمان و زمین اور جنت و دوزخ
اور ملک و ہلاکت کیلئے پیدا نہیں کیا۔ تجھے میری طرف سے کوئی چیز مقید نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی غیر
میری جانب سے روک سکتا ہے تجھے میری جانب سے کوئی صورت قید نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی
مخلوق مانع ہو سکتی ہے۔ اور نہ کوئی خواہش بے پروا کر سکتی ہے اے لڑکے کسی گناہ کے سبب
جو تو نے کیا ہے خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ بلکہ توبہ اور اس پر قائم رہ اور اخلاص کے پانی سے
اپنے دین کے کپڑے کی نجاست دھو۔ اور اسے معرفت کی خوشبو میں بسا۔ اس گھر سے جس میں
مقیم ہے خوف کر۔ جدھر دیکھے گا تیرے چار طرف درندے ہیں اور موذی تجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے
مونہہ کو دل سے خدا کی طرف لا۔ طبیعت شہوت اور ہوا کے حکم سے نہ کھا۔ بلکہ دو نیک گواہوں کتاب
و سنت کے حکم سے کھا۔ پھر دو اور گواہوں کو طلب کر۔ کہ ایک تیرا دل ہے۔ اور دوسرا فعل الٰہی
پھر جب کتاب و سنت اور تیرا دل اذن دیدے تو چھوٹی چیز یعنی فعل الٰہی کا منتظر رہ۔ راستہ کو
لکڑیاں چننے والے کی مانند نہ ہو۔ کہ لکڑیاں چن رہا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اسکے کیا بات لگے گی کا خالق ہو
یا مخلوق۔ یہ ایسی شے ہے کہ آراستگی۔ آرزو۔ تکلف اور تصنع سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایک ایسی چیز ہے جسکی سینوں میں
توقیر کی گئی ہے اور عمل اسکی تصدیق کرتا ہے۔ کونسا عمل۔ وہ جو محض خدا کے لیے ہو اے لڑکے
عافیت ترک طلب عافیت ہے اور غنا ترک طلب غنا اور دوا ترک طلب دوا ہیں جو تسلیم و قطع اسباب اور دلی
اختیار سے ترک ارباب میں پوری دوا موجود ہے۔ وہ اس توحید الٰہی میں ہے جو دل سے ہو نہ کہ زبان
سے۔ توحید و زہد جسم و زبان پر نہیں ہوتے۔ توحید دل میں ہے زہد دل میں ہے تقویٰ دل میں ہے
معرفت دل میں ہے۔ خدا کا جاننا دل میں ہے محبت الٰہی دل میں ہے۔ اس کا قرب دل میں ہے
عقل سے کام لے ہوس نہ کر۔ تصنع اور تکلف سے بچ۔ تو ہوس اور تصنع و تکلف اور کذب و ریا اور
نفاق میں پڑا ہوا ہے۔ مخلوق کو اپنی طرف کھینچنا تیرا کلی مقصود ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جب تو اپنے
دل سے مخلوق کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ تو طالب حق ہونے کا مدعی ہے
حالانکہ مخلوق کا طالب ہے۔ تیری حالت اس شخص کی سی ہے جو یہ کہے کہ میں مکہ جانے کا ارادہ رکھتا
ہوں مگر خراسان کی سڑک پر جا رہا ہے۔ وہ مکہ سے دور رہے گا۔ تو مدعی ہے کہ تیرا دل مخلوق سے
الگ ہے حالانکہ تو انسے خوف و رجا رکھتا ہے۔ تیرا ظاہر زاہد اور باطن رغبت ظاہر حق اور باطن
مخلوق ہے۔ یہ امر زبانی بک بک سے نہیں آتا۔ اس حالت میں مخلوق دنیا آخرت اور ماسوا
اللہ کچھ بھی نہیں۔ حاصل کلام یہ کہ وہ واحد ہے۔ واحد ہی کو پسند کرتا ہے۔ وہ احد ہے شریک کو
پسند نہیں کرتا۔ وہ تیرے کام بناتا اور جو کچھ تیری نسبت کہا جاتا ہے اسے سامنے لے آتا ہے

مخلوق عاجز ہے تجھے نفع و ضرر کچھ نہیں پہنچا سکتی۔ خدا ان کے ہاتھوں اسے جاری کرتا ہے۔ اسکا
فعل ہے انہیں اور تجھ میں تصرف کر رہا ہے۔ بیشک تیرے نفع و ضرر کے متعلق علم الٰہی میں قلم جاری ہو چکا ہے۔ تم
ملک، موحد متقی مخلوق پر خدا کی حجت ہیں۔ بعض انہیں سے باعتبار ظاہر و باطن دنیا سے الگ ہیں۔ اور
بعض صرف باعتبار باطن اس سے علیحدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے دلون پر اس کا ذرا سا اثر بھی نہیں
دیکھتا۔ یہ صاف دل ہیں۔ جو اسیر قادر ہے وہ خلق کی طرف بادشاہی دیا گیا ہے وہ دلیر اور پہلوان
ہے۔ دلیر وہ ہے جسکا دل ماسوی اللہ پاک ہو۔ توحید کی شمشیر اور شرع کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر
کھڑا ہو بیٹھ گیا ہو۔ مخلوقات میں سے کسیکو اسکے پاس آنے ہی نہیں دیتا۔ اپنا دل مقلب القلوب کے
لیے جمع رکھتا ہے۔ شرع ظاہر کو اور توحید و معرفت باطن کو مہذب کر دیتی ہے۔ اسے مہذب لوگو۔
پہلے بہت کچھ کہہ گئے ہیں۔ اور ہم بھی کہتے ہیں مگر حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے حالانکہ
خود اس کا مرتکب ہے۔ یہ حلال ہے حالانکہ اسکو نہیں کرتا اور استعمال میں نہیں لاتا۔ تو حرص در
ہوس ہے۔ رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جاہل کے لیے ایک ویل ہے اور عالم کے لیے سات۔
جاہل کیلیے ایک ویل ہے کہ اسے کیوں نہ سیکھا۔ اور عالم کے لیے سات کہ سیکھکر عمل نکیا۔ اس سے علم
کی برکت اٹھ گئی۔ اور حجت باقی رہی۔ سیکھ پھر عمل کر۔ پھر مخلوق سے الگ ہو کر خلوت میں بیٹھ۔ اور محبت
الٰہی میں مشغول ہو جب محبت اور تنہائی درست ہو جائے گی وہ تجھے اپنا مقرب۔ نزدیک تر بنائے گا
اور اپنے میں فنا کر دے گا۔ پھر اگر چاہے گا تو مشہور کر کے مخلوق کے لیے ظاہر کر دیگا۔ اور تجھکو پورا حصہ
لینے کی طرف پھیر لائیگا۔ اپنے سابقہ اور علم کی ہوا کو تیرے معاملہ میں حکم کرے گا وہ تیری خلوت
کی دیواروں پر چلے گی۔ اور ان کے ساتھ لازم ہو جائے گی۔ اور تیرے امر کو مخلوق کے لیے ظاہر
کرے گی تو ان میں اپنے ساتھ نہیں بلکہ خدا کے ساتھ ہوگا۔ اسوقت بلا شامت نفس و طبع و ہوا
تو اپنا پورا حصہ حاصل کر سکے گا۔ وہ تجھکو اس لیے تیری قسمت کیطرف پھیرے گا کہ کہیں تجھ میں اسکے علم کا
قانون باطل نہو جائے۔ تو اسوقت اپنے پورے حصے لے گا اور تیرا دل خدا کے ساتھ ہوگا اے لوگو
خدا اور اسکے اولیاء کو نہ جاننے والو۔ خدا اور اسکے اولیاء کے باب میں طعن کرنے والو۔ خدا برحق ہے
اور اسکے مخلوق تم باطل ہو۔ حق قلب و اسرار و معانی میں ہے اور باطل نفسوں۔ خواہشوں۔ طبیعتوں
عادتوں۔ دنیا۔ اور ماسوے اللہ میں۔ دل جبتک خدا کے قرب سے جو قدیم ازلی دائم اور ابدی ہے
نہ لگے فلاح نہیں پا سکتا۔ اے منافق مزاحمت نکر۔ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ تیرے
پاس تیری روٹی تیرا سالن۔ شیرینی۔ کپڑے۔ گھوڑا اور حکومت موجود ہے۔ سچا دل مخلوق سے خالق
کیطرف منہ کرتا ہے اور اکثر اشیاء کو رستہ میں دیکھکر ان سے سلام کر کے گزر جاتا ہے۔ اپنے علم پر عمل کرنے
والے علماء سلف کے نائب۔ انبیاء کے وارث اور بقیہ خلفاء ہیں۔ جو انکے آگے آگے چلتے ہیں۔ انکو

شریعت کے شہر کی آبادی کا حکم رکھنے والے امراء اسکے اجاڑنے سے روکتے ہین۔ انبیا اور وہ قیامت کے دن [illegible]
ہونگے۔ خدا سے ان کو پوری اُجرت دلوائینگے۔ اللہ تعالےٰ نے عالم بے عمل کو گدھے سے مثال دیکر
چنانچہ فرمایا ہے کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا یعنے عمل نکرنے والے اس گدھے کی مانند ہین جسپر کتابین لدی
ہوئی ہون اسفار یعنی کتب علم سے۔ گدھا بجز رنج وتعب کے علمی کتابون سے ہرگز نفع نہین اٹھا سکتا
جسکا علم زیادہ ہو اسکے خوف وطاعت کو بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ اے علم کے مدعی خوف الٰہی سے تیرا
رونا کہان گیا۔ تیرا خوف وحذر اور اپنے گناہون کا اقرار کہان گیا۔ مخالفت الٰہی مین تیرا [illegible]
دشمنی کو ملا دینا کہان گیا۔ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا اور جانب حق مین مجاہدہ کرنا اور اس سے عداوت
رکھنا کہان گیا۔ کرتا عمامہ۔ کھانا۔ نکاح۔ مکان ودکانین۔ اور مخلوق کی صحبت ومحبت تیرا کلی
مقصود ہے ان اشیاء سے اپنا ارادہ الگ کر۔ انمین جو کچھ تیرے مقدر کا ہے اپنے وقت پر آجائیگا
اور تیرا دل رنج وانتظار اور حرص کے بوجھ سے علیحدہ ہو کر خدا کے ساتھ قائم رہیگا۔ جس چیز سے فراغت
حاصل ہو چکی ہے اسکے متعلق رنج اٹھانے سے کیا حاصل۔ اسکے لئے تیری خلوت فاسد ہے
ٹھیک نہین۔ ناپاک ہے طاہر نہین۔ تیرے دل نے تیرے ساتھ کیا کیا کہ اسکی توحید واخلاص ٹھیک
نہین۔ اے سونے والو۔ تمہاری جانب سے غفلت کھنچ جائیگی۔ اے منہ پھیرنے والو۔ تمہاری طرف سے
روگردانی نہوگی اے بھولنے والو۔ تم نہ بھلائے جاؤگے۔ اے چھوڑنے والو تم نہ چھوڑے جاؤگے۔ اے
خدا ورسول کے نہ جاننے والو۔ اور پہلون پچھلون سے ناواقفو تم بہت پرانی اور گھنی ہوئی لکڑی کی مانند ہو
جو کسی کام مین نہین آسکتی۔ الٰہی ہمین دنیا وآخرت مین نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چودھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے منافق خدا تجھے زمین سے پاک کردے۔ کیا تجھے نفاق کافی نہ تھا کہ علما واولیاء اور صالحین کی غیبت
کرکے اُن کے گوشت کھانے لگا۔ تو اور تیرے بھائی منافق عنقریب اسحالت مین ہوجائینگے کہ کیڑے
تمہاری زبانون اور گوشتون کو کھاجائینگے۔ ٹکڑے ٹکڑے کردینگے۔ اور زمین تمکو بھینچکر پیس ڈالیگی
جو شخص خدا اور نیک بندون سے نیک گمان نرہے انکی تواضع نکرے اسے فلاح نہوگی۔ تو ان کی
تواضع کیون نہین کرتا۔ حالانکہ وہ رؤسا وامراء ہین۔ تو انکی نسبت کچھ بھی نہین۔ خدا نے حل وعقد انکے
سپرد کر رکھا ہے۔ انہین کے طفیل آسمان مینہ برساتا اور زمین اُگاتی ہے مخلوق انکی رعیت ہے
ان مین ہر ایک پہاڑ کی مانند ہے کہ اُسے آفات ومصائب کی ہوائین ہلا نہین سکتین۔ وہ مقام توحید
ورضا سے کبھی نہین ہٹتے۔ اسی کو اپنے اور غیرون کے لئے چاہتے ہین۔ خدا کی طرف رجوع اور صدقہ

کرو۔ اپنے گناہون کا اعتراف کرتے رہو۔ اسکے آگے تضرع کرو۔ تمہارے اسکے آگے کیا ہے۔ اگر تم آپے
جان لیتے تو اس حالت پر رہتے جیسپر اب ہو۔ سابقین کیطرح خدا کے آگے ادب کرو۔ تم اُن کی
بہ نسبت بے خبر ہو اور عورتین ہو۔ تمہاری دلیری نفسون خواہشون اور طبیعتون کے حکم کے وقت ہے
دینی شجاعت حقوق الٰہی ادا کرنے مین ہوا کرتی ہے۔ حکما و علماء کے کلمات کو دلیل بنالو۔ ان کا کلام
دوا۔ اور کلمات وحی الٰہی کا ثمرہ ہین۔ تم مین نبی صورتاً موجود نہین ہے تاکہ اس کا اتباع کرو۔ جب تم
نبی کے واقعی متبع کا اتباع کروگے تو گویا نبی ہی کا اتباع ہوگا اور جب اسکو دیکھو تو گویا نبی کو دیکھا
متقی علماء کی صحبت اختیار کرو۔ انکی صحبت تمہارے لیے برکت ہے البتہ بدعمل علماء کے پاس نجاؤ
انکی صحبت تمہاری شامت کا باعث ہو۔ جب تو اس شخص کی صحبت مین رہیگا جو علم و تقویٰ مین تجھسے زیادہ ہو تو اسکی صحبت باعث برکت
ہوگی۔ اور جب اسکے پاس بیٹھے گا جو عمر مین بڑا ہو اور متقی نہو تو اسکی صحبت موجب شامت ہے۔
خدا کے لیے عمل کر۔ اور سکے لیے نکر۔ اُسکے لیے گناہ چھوڑ اور سکے لیے نچھوڑ۔ غیر کے لیے عمل کرنا کفر ہے
اور گناہ چھوڑنا ریا ہے۔ جو اس کو نہ پہچانے اور اسکے سوا عمل کرے وہ ہوس مین گرفتار
ہے۔ عنقریب موت آکر تیری ہوس کو قطع کردیگی۔ تجھپر افسوس تو غیر سے دل کے ساتھ ملتا اور خدا سے قطع
کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اس رشتہ کو ملاؤ جو تمہارے اور خدا کے مابین ہے سعید
ہوجاؤگے۔ اس تعلق کو پاک و صاف رکھو جو تم مین اور اللہ تعالیٰ مین ہو۔ وہ صالحین کے دلون
کی حفاظت کرتا ہے۔ اے لڑکے اگر غنی اور فقیر کے آنے کے وقت تیری حالت جدا جدا ہوجاتی ہے
تو تیرے لیے فلاح نہین۔ صابر فقیرون کا اکرام کر۔ انسے انکی ملاقات اور صحبت سے برکت حاصل کر
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے ہمنشین ہین۔ آج دلون سے ہمنشین اور
کل اجسام سے ہونگے۔ انکے دل دنیا سے بے رغبت اور اسکی زینت سے روگردان ہین۔ انھون نے
فقر کو غنا پر اختیار کر رکھا ہے اور اسپر صبر کیا ہے پھر جب یہ پورا ہوگیا تو آخرت ملنے اسنے خطاب کیا
اور اپنا نفس پیش کردیا اور وہ اس سے جا ملے۔ جب آخرت حاصل ہوگئی تو انھون نے جان لیا کہ یہ خدا
کے سوا کوئی اور چیز ہے۔ اسلیے اُس سے محبت توڑی۔ اسکی طرف سے پشت پھیرلی۔ اور خدا سے شرماکر
اسکے پاس سے بھاگ گئے۔ وہ غیر اللہ کے پاس کیونکر ٹھیرتے۔ اور حادث کیطرف کیونکر سکون حاصل
کرکے اس سے محبت کرتے۔ اور اپنے اعمال و حسنات اور تمام طاعات کو نا اسکے سپرد کردیتے
وہ مولا کی طلب مین صدق کے پر لگاکر آخرت سے منہ موڑ کر اڑے۔ پنجرہ اسکے پاس چھوڑ گئے قفس وجود سے
نکلے۔ اور موجد کے پاس اُڑ گیے۔ رفیق اعلیٰ کو طلب کیا۔ اول و آخر اور ظاہر و باطن کو ڈھونڈا۔ برج
قرب کی طرف پہنچ گئے۔ اور امین ہوگئے جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَخْيَارِ (وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک لوگون مین ہین) انکے دل ہین۔ معانی اور عقل ذہنا

دونوں کی سبب بجارت پاس ہیں جب اہل اللہ کو یہ بصیرت حاصل ہو جاتی ہے تو انکے نزدیک نہ دنیا باقی رہتی ہے نہ آخرت
اعمال ہوتے ہیں اور جو کچھ انکے مابین ہے اسکے دلوں اور اسرار کی نسبت لپیٹ دیا جاتا ہے۔ خدا ان کو عدم
سے فنا کرکے اپنی ذات سے موجود کر دیتا ہے پھر اگر ان سے سیدہ دنیوی حصہ ہوتا ہے تو ان کو اپنا پورا پورا
حصہ لینے کے لیے آدمیت اور بشریت کی طرف پھیر دیتا ہے تاکہ اس کا علم سابقہ اور قضا بدل نہ
اسوقت وہ علم اور قضاء و قدر کا ادب اچھی طرح کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے نہ بہ زہد کے قدم
سے اسے لے لیتے ہیں نفس و ہوا اور ارادہ سے نہیں لیتے۔ ظاہری احکام ہر حال میں انکو یاد
رہتے ہیں۔ دنیا کے ساتھ خلق پر تنگی نہیں کرتے اگر ان کو قدرت ہو تو سب کو مقرب
الٰہی بنا دیں۔ انکے دل میں مخلوقات و محدثات کی ذرہ برابر قدر نہیں رہتی۔ تو جب تک دنیا کے ساتھ
رہیگا آخرت سے نہ ملیگا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ رہیگا خدا سے نہ مل سکیگا۔ جاہل کی خصلت
جاہل نہ بن۔ تو ان میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے باوجود علم گمراہ کر دیا ہے۔ فقیر اگر ساتھ اہل سلوک کرتا ہوا
الٰہی میں داخل ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ صدقہ دینا خدا کے ساتھ معاملہ کرنا ہے۔ وہ غنی و کریم ہے
کیا غنی و کریم سے معاملہ کرنے والا بھی نقصان اٹھایا کرتا ہے۔ اگر تو خدا کے لیے ایک ذرہ دیگا
تو وہ تجھکو پہاڑ عطا فرمائے گا۔ تو قطرہ دیگا وہ دنیا و آخرت میں دریا بخشدیگا۔ تجھکو تیرا ثواب
یہ اجر پورا مرحمت کریگا۔ اسکے قسم جب تم خدا سے معاملہ کروگے تو وہ تمہاری کھیتیوں کو ہرا کریگا نہریں
جاری کریگا۔ تمہارے درختوں میں پتے ٹہنیاں اور پھل لگائے گا۔ نیکیوں کا حکم کرو۔ بدیوں سے روکو
خدا کے دین کی مدد کرو۔ اور اسکی راہ میں دوست سے دشمنی رکھو۔ جو نیکی کے ساتھ اسکا دوست ہے
اسکی صداقت خلوت و جلوت خوشی و ناخوشی۔ شدت و آسائش میں یکساں رہے گی۔ خدا سے اپنی حاجت
مانگو نہ کہ خلقت سے۔ اور اگر خلقت ہی سے مانگنا ضروری ہو تو دل سے خدا کی طرف رجوع کرو وہ
کسی طرف سے طلب کا الہام کر دیگا۔ پھر اگر تم کو کچھ ملے یا نہ ملے تو اسی کی طرف سے ہوگا مخلوق کو
جانتے نہ ہوگا۔ اہل اللہ نے اپنی روزی کا فکر دل سے نکال دیا ہے وہ جانتے ہیں کہ روزی اپنے مقرر
وقت پر مقدر ہو چکی ہے اس لیے اسکی طلب کو چھوڑ کر اپنے بادشاہ کے دروازہ پر جا پڑے ہیں
خدا کے فضل اور قرب اور علم کے باعث ہر چیز سے مستغنی ہیں جب ان کو یہ حاصل ہو جاتا ہے
تو قبلۂ مخلوق اور ان کے خطیب بن جاتے ہیں سوالوں کے ساتھ کر اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا
دیتے ہیں۔ انکے لیے قبولیت کا خلعت دلواتے اور رضامندی حاصل کرانے کی تکلیف اٹھاتے
ہیں۔ بعض مشائخ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا خدا کے بندے وہ ہیں جن کی
محبوبیت ثابت ہو چکی ہے اس سے دنیا و آخرت کچھ نہیں مانگتے بلکہ اسی سے خود اسی کے
طالب ہیں غیر کے خواہاں نہیں۔ الٰہی تمام مخلوق کو اپنے دروازہ کی طرف ہدایت دے

ہے گا۔ آگے اختیار تجھکو ہے۔ یہ دائم و جاہ ہے جس پر تجھکو ثواب ملے گا۔ آگے اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہیگا
کرے گا۔ جب دل درست ہو جاتا ہے تو اسکی رحمت و شفقت مخلوق میں بھر جاتی ہے۔ بعض مشایخ کا
قول مروی ہے کہ نیکی کرنیوالے بہت ہیں۔ مگر گناہ کے تارک صدیق ہی ہوتے ہیں۔ صدیق کبائر
و صغائر کو چھوڑ دیتا ہے پھر شہوات اور مباح مشترک چھوڑنے سے اس کا تقوےٰ اور باریک ہو جاتا ہے
اور وہ حلال مطلق کا طالب رہتا ہے۔ صدیق رات دن خدا کی عبادت میں رہتا۔ اور مخلوق کیطرف سے
پہنچنے والے فائدوں کو چھوڑ دیتا ہے اس لیے اس سے خرق عادت ظاہر ہونے لگتا ہے اور اسکو ہے
روزی دیا جاتا ہے کہ جہاں سے گمان نہیں ہوتا۔ وہ دیا جاتا اور لینے کا حکم کیا جاتا ہے۔ اشیا اسکے
لیے خالص اور صاف ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے۔ اور دل میں اسکی حاجتوں کا
خون ہوا ہے۔ اسنے اپنے اغراض کے ٹوٹنے پر صبر کیا ہے۔ اور وہ ہر حال میں رد کیا گیا ہے۔ دعا
کرتا تھا قبول نہیں ہوتی تھی۔ مانگتا تھا کچھ نہیں ملتا تھا۔ شکوہ کرتا تھا اور اسکی تنگی بڑھ جاتی تھی
کشایش کا طالب تھا مگر نہ ملتی تھی۔ ڈرتا تھا لیکن نجات کی جگہ ہاتھ نہیں لگتی تھی۔ توحید اور عمل پر
اخلاص کرتا تھا مگر جسکے لیے عمل کرتا تھا اس کا قرب نصیب نہ تھا گویا وہ مومن و موحد ہی نہیں۔ باایں ہمہ
ستوا تبع اور ان اشیا کی مدارات پر صابر تھا۔ جانتا تھا کہ صبر اسکے دل کی دوا اور صفائی و قرب کا باعث ہوگا
اور اس امتحان کے بعد بہتری ہوگی۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ یہ امتحان اس لیے ہے تاکہ مومن منافق
سے۔ موحد مشرک سے۔ مخلص ریاکار سے۔ دلیر نامرد سے۔ ثابت متحرک سے۔ صابر بے صبرے سے۔
اہل حق اہل باطل سے۔ سچا جھوٹے سے۔ دوست دشمن سے۔ متبع منازع سے ممتاز ہو جائے۔
اسنے بعض مشایخ کا قول سن لیا ہے کہ دنیا میں ایسا رہ جیسا کوئی زخم کی دوا کرتا اور زوال مثال
کے لیے دوا کی تکلیف پر صبر کرتا ہے کل بلائیں اور اعراض خلقت کی شرکت اور نفع و ضرر اور عطا و
منع میں موجود ہیں۔ اور دوا اور زوال بلا مخلوق کے دل سے نکل جانے نزول قضاء و قدر کے وقت
مضبوط رہنے میں ہے۔ اور آمین کر تو مخلوق پر ریاست و بلندی کا طالب نہو اور تیرا دل خدا کے
لیے سب سے خالی۔ اور سینہ صاف و پاک۔ اور ہمت اسکی طرف بلند رہے تجکو جب یہ حاصل ہو جائیگا
تو تیرا دل مرتفع ہو کر نبیوں پیغمبروں۔ شہیدوں صدیقوں۔ اور مقرب فرشتوں کی جماعت میں جا داخل
ہوگا۔ اور جب اسکی مداومت ہوگی تو تو بڑا عظیم الشان۔ بلند مرتبہ ہو جائے گا۔ آگے بڑھایا جائے گا
والی بنایا جائے گا۔ امیر کیا جائے گا۔ اسوقت تجکو جیسے گا سو ملے گا۔ جو دیا جائے گا سو دیا جائیگا
جو اس کلام کے سننے۔ اسپر ایمان لانے اور اسکے اہل کا احترام کرنے سے محروم رہا وہ فی الوقت
محروم ہے۔ اے اپنی معاش میں مشغول رہنے والو۔ معیشت میرے پاس ہے۔ نفع میرے پاس
ہے۔ متاع آخرت میرے پاس ہے۔ میں کبھی منادی ہوں کبھی دلال۔ اور کبھی اسباب کا مالک

بیٹے کو تمہارا حق دیتا ہوں مجھکو جب آخرت کی کوئی شے ملتی ہے تو تنہا نہیں کھاتا کیونکہ کریم اکیلا بیٹھکر نہیں کھایا کرتا۔ جو خدا کے کرم پر مطلع ہو گیا ہے تو اسکے پاس بخل نہیں پایا جائیگا جسنے خدا کو پہچان لیا اسکے نزدیک خدا کے سوا سب چیزیں ذلیل ہیں بخل نفس سے ہوتا ہے اور عارف کے نفوس مخلوق مردہ ہے۔ بلکہ وہ مطمئنہ۔ خدا کے وعدہ سے سکون اور وعید سے خوف حاصل کرنیوالا ہے الٰہی تونے جو اہل اللہ کو دیا ہے وہ ہمیں بھی دے۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پندرھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے یون ذیقعد ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن رباط مین فرمایا۔

مومن توشہ لیتا ہے اور کافر پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ مومن اسلیے توشہ لیتا ہے کہ وہ رستہ پر ہے تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور بہت سے مال کو آخرت کے لیے بھیج دیتا ہے۔ اپنے لیے سوار کے توشہ کے مطابق اختیار کرتا ہے یعنی اسقدر کہ اسے اٹھا سکے۔ اس کا تمام مال آخرت مین لگا ہوا ہے دل اور ہمت اسی طرف ہے۔ دل ادھر ہی لگا ہوا ہے۔ دنیا سے تمام طاعتین آخرت کی طرف بھیجتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی طرف نہین بھیجتا۔ اچھا کھانا فقیرون کو دے ڈالتا ہے وہ جانتا ہے کہ آخرت مین اس سے بہتر ملے گا۔ مومن اور عارف و عالم کی ہمت قرب دروازہ خداوندی ہے۔ دل کے قدمون کی انتہا اور سیر کی مسافت یہ ہے کہ مین قیام و قعود و رکوع و سجود۔ بیداری و رنج کی حالت مین تجھی کو دیکھتا رہون۔ حالانکہ تیرا دل اپنی جگہہ سے نہین ٹلتا۔ بیت وجود سے نہین نکلتا۔ اپنی عادت سے متغیر نہین ہوتا۔ مولا کی طلب مین صادق رہ۔ تجھکو تیرے صدق نے اکثر رنج و تعب سے بے پروا کر دیا ہے۔ اپنے وجود کے اژدہے کو صدق کی چوبچ سے گلا گھونٹ دے۔ اور مخلوق کی رویت اور ان کے ساتھ مقید رہنے کی دیوار کو اخلاص و توحید کی کدال سے ڈھا دے۔ زہد کے ہات سے طلب اشیاء کا پنجرہ توڑ ڈال۔ اور دل کے پرون سے اڑ۔ تاکہ دریائے قرب کے کنارہ پر جا رہے۔ آخر تیرے پاس سابقہ خداوندی کا ملاح عنایت کی کشتی لیکر آئے گا۔ اور تجھے سوار کرکے قرب الٰہی تک پار کر دے گا۔ دنیا دریا اور تیرا ایمان اسکی کشتی ہے۔ اسی لیے لقمان رحمۃ اللہ نے کہا ہے۔ اے بیٹے دنیا دریا۔ ایمان کشتی طاعتین ملاح اور آخرت کنارہ ہے۔ اے گناہ پر اصرار کرنے والو۔ تمہارے پاس اندھا پن۔ بہرا پن محتاجی اور عنقریب آنے والا ہے تمہارے ساتھ مخلوق کی سخت دلی خسارون جرمانون اور چوریون کے ذریعہ سے تمہارے مال برباد کر دیگی۔ فادل جنو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ ال کے ساتھ شرک نکرو۔

اور اسے پیچھے پشت پر کر دو۔ اسکے پاس نہ ٹھہرو۔ اُسے دل سے نکال کر گھروں اور جیبوں میں رکھو۔ غلاموں
اور مسکینوں کے حوالے کر دو۔ اور موت کے منتظر رہو۔ حرص کو کم اور امیدوں کو کوتاہ کر دو۔ ابو یزید بسطامی
کا قول ہے کہ مومن عارف خدا سے نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت۔ بلکہ اپنے مولا سے مولا ہی کا طلبگار رہتا ہے
اے لڑکے ہمیشہ خدا کی طرف رجوع کر۔ جو شخص خدا سے توبہ کیا کرتا ہے وہی اسکی طرف راجع ہے۔
اللہ تعالی کے اس قول وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ کے یہ معنی ہیں کہ اسکی طرف رجوع کرو۔ ہر چیز اُسے سونپ دو۔
اپنے نفس اسکے حوالہ کر دو۔ اپنے آپ کو قضا و قدر امر و نہی اور اُسکے تصرفات کے آگے ڈالدو۔ بلا زبان
بلا ہاتھ بلا آنکھ۔ بلا چون و چرا۔ بلا منازعت و مخالفت بلکہ موافقت و تصدیق کے ساتھ اپنے دل
اُسکے آگے ڈالدو اور یہ کہو کہ امر و قدر اور سابقہ بالکل درست ہے۔ جب تم ایسے ہو جاؤگے تو تمہارے
دل اُسکی طرف راجع اور اُس کا مشاہدہ کرنے والے ہو جائینگے۔ کسی چیز سے محبت نکرینگے بلکہ عرش سے
لیکر فرش تک کی ہر شے سے الگ رہینگے تمام مخلوق سے بھاگیں اور محدثات سے منقطع ہو جائینگے۔
مشائخ کا ادب وہی کرتا ہے جو اُن کا خادم رہا ہو۔ اور اللہ تعالی کے ساتھ اُن کے بعض احوال پر مطلع ہوا ہو۔
اہل اللہ نے تعریف و مذمت کو گرمی جاڑے اور رات دن کی مانند سمجھ رکھا ہے۔ دونوں کو خدا کی
طرف سے خیال کرتے ہیں کیونکہ بجز خدا کے اور کوئی اُنکے لانے پر قادر نہیں ہے۔ پھر جب اُن کے نزدیک
یہ ثابت ہو گیا تو اُنھوں نے تعریف کرنیوالے کی خوشامد نہیں کی۔ اور مذمت کرنے والے سے لڑائی نہیں
باندھی۔ اور ان میں مشغول نہیں ہوئے۔ اُنکے دلوں سے مخلوق کا حب و بغض سب نکل گیا ہے۔ نہ کسی
سے دوستی رکھتے ہیں نہ دشمنی۔ بلکہ سب پر رحم کرتے ہیں۔ علم بلا صدق تجکو نفع نہ دیگا۔ باوجود علم خدا نے تجکو
گمراہ کر دیا ہے۔ تیرا علم پڑھنا اور نماز روزہ مخلوق کے لیے ہے تاکہ تیرے پاس آئیں۔ تیرے لیے اپنا مال
خرچ کریں۔ اور اپنے گھروں اور مجلسوں میں تیری تعریف کریں۔ فرض کر کہ یہ بات تجکو مخلوق سے حاصل
ہو گئی۔ مگر جب موت۔ عذاب۔ تنگی۔ اور بلائیں سامنے آئینگی تو تجھ میں اور مخلوق میں ایک پردہ ڈالدیا جائیگا
اور وہ تجھسے کسی تکلیف کو دفع نکر سکینگے۔ اور وہ مال جو تونے اُن سے حاصل کیا ہے غیر لوگ کھا بیٹھے۔
حساب اور عذاب تجپر رہیگا۔ اے بدنصیب اسے محروم۔ تو دنیا میں کام کرنے والوں رنج اُٹھانیوالوں میں سے
کل دوزخ میں تکلیف بھگتنے والوں میں ہوگا۔ عبادت صنعت ہے۔ اور اسکے اہل اولیا و ابدال۔ اور
مخلص ہیں جو خدا کے مقرب ہیں۔ علماء باعمل زمین میں خدا اور رسول کے نائب انبیاء و مرسلین کے وارث
ہیں۔ اور اسے بیہودہ گو۔ زبانی ثابت تک ہے۔ اور فقط ظاہر میں مشغول ہونے والو تم وارث انبیاء نہیں ہو
کیونکہ باطن سے ناواقف ہو۔ اے لڑکے تو کسی چیز پر قائم نہیں تیرا اسلام درست نہیں ہوا
وہ اسلام کہ جس پر شہادت مبنی ہے تیرے لیے تمام نہیں ہوا۔ تو لا الہ الا اللہ کہتا اور اسکی تکذیب کرتا ہے
تیرے دل میں معبودوں کی ایک جماعت موجود ہے۔ بادشاہ اور میر محلہ کا خوف معبود ہے۔ کسب

نفع اور اپنی طاقت و قوت اور رزق و نفع پر اعتماد کرنا معبود ہے نفع و ضرر دینے والا مخلوق کی
طرف سے جاننا معبود ہے۔ بہت سے لوگ دل سے ان چیزوں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جتلاتے پھرتے
ہیں کہ ہم خدا پر متوکل ہیں۔ ذکر الٰہی انکی زبانی عادت ہوگئی ہے دلی نہیں جب اس باب میں انکی ٹٹول
کی جاتی ہے تو سخت گرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں ایسا کیوں کہا جاتا ہے۔ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں تب
کل رسوائیاں ظاہر ہونگی اور پوشیدہ باتیں کھل جائینگی۔ نہایت افسوس کہ جب تو لا الہ کہتا ہے تو نفی کی
کی اور جب الا اللہ کہتا ہے تو اثبات کلی کی خدا کے لیے تائید کرتا ہے نہ کہ غیر کے لیے۔ پھر جب تیرا دل
خدا کے سوا کسی اور پر اعتماد کرتا ہے تو تو اس بات میں جھوٹا ہو جاتا ہے۔ اور جن پر تو نے اعتماد کیا
وہ تیرے معبود بن جاتے ہیں۔ ظاہر کا اعتبار نہیں۔ دل ہی مومن۔ موحد۔ مخلص۔ متقی۔ پرہیزگار
زاہد۔ موقن۔ عارف۔ عالم۔ اور امیر ہے۔ اسکے ماسوا اسکے لشکر اور نوکر چاکر ہیں جب تو لا الہ
الا اللہ کہے تو پہلے دل سے کہہ پھر زبان سے۔ پھر اسی پر توکل و اعتماد رکھ۔ اپنے ظاہر کو حکم اور باطن کو حق کے
ساتھ مشغول کر۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ۔ اور دل سے خالق خیر و شر کے ساتھ مشغول ہو۔ جو
اسکو پہچانتا ہے اسکے لیے ذلیل ہو جاتا ہے۔ اسکے آگے زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسکے اور نیک بندوں کے
سے متواضع ہو جاتا ہے۔ اسکا غم و گریہ دوگنا ہوتا ہے۔ خوف۔ ترس۔ حیا اور پہلی تقصیروں پر ندامت
زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور زوال معرفت و علم و قربت سے اس کا خوف زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے اسکے فعل سے سوال نہیں ہو سکتا۔ لوگ اپنے افعال سے سوال کیے جائینگے
وہ دو باتوں میں تردد کیا کرتا ہے۔ اپنی گزشتہ تقصیر بشری و جہالت۔ اور عبادات پر نظر ڈالتا ہے
اور مارے حیا کے پانی پانی ہو جاتا ہے مواخذہ سے ڈرتا ہے پھر آئندہ حالت کو دیکھتا ہے کہ دیکھیے
مقبول رہوں یا مردود۔ جو کچھ دیا گیا ہے چھینا جاسکے یا دیا جائے۔ مومنوں کے پاس رہوں یا
کافروں کے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے میں تم سے زیادہ عارف باللہ اور اس سے
ڈرنے والا ہوں۔ عارفوں میں شاذ و نادر ایک وہ ہوتا ہے کہ جسکے پاس امن آجاتا ہے جو کچھ سابق
ہو چکا ہے اسپر ڈر دیا جاتا ہے وہ اپنا انجام اور جس طرف رجوع کرے کا خوب جانتا ہے اسکا نام
اپنے متعلق لوح محفوظ کو پڑھ لیتا ہے پھر اسپر دل مطلع ہو جاتا ہے اور اسکے چھپانے کا حکم دیتا ہے
تاکہ نفس اسپر مطلع نہ ہو جائے۔ اس امر کی ابتدا اسلام امر الٰہی کو بجالانا۔ منہیات سے بچنا۔ اور آفات پر
صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ماسوی اللہ کا ترک ہے اور یہ کہ اسکے نزدیک سونا اور مٹی۔ مدح و ذم۔ دنیا
نہ دنیا جنت دوزخ۔ نعمت و رنج۔ غنا و فقر۔ مخلوق کی ہستی و نیستی برابر ہو جب یہ تمام باتیں
تو ہو چکے تب خدا ہے۔ پھر اسکی طرف سے امارت اور مخلوق پر ولایت کا فرمان آملتا ہے جو شخص اسے
دیکھتا ہے خدا کی ہیبت اور نور کے سبب جو اسے ملا ہے اس سے نفع حاصل کرتا ہے

ایسی امم کو دنیا و آخرت مین تنگی سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا ۞۞۞

سولہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

حسن بصری کا قول ہے کہ دنیا کو ذلیل سمجھو خدا کی قسم دنیا اہانت کے بعد ہی اچھی طرح ہات لگتی ہے۔ اے لڑکے قرآن پر عمل کرنا اسکے نازل کرنیوالے تک اور حدیث پر عمل کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجکو واقف کرا دیتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام اپنے دل اور ہمت سے اہل اللہ کے دلون کے ساتھ رہتے ہین۔ ان کے خوشبودار کرنے اور رہبری دینے والے وہی ہین مصفی اور مزین اسرار وہی ہین۔ قرب کا دروازہ کھولنے والے وہی ہین۔ آراستگی دینے والے وہی ہین۔ دل اور اسرار اور خدا کے مابین سفیر وہی ہین۔ جب تو ایک قدم انکی طرف جاتا ہے تو آپ خوش ہو جاتے ہین جس کو یہ حالت نصیب ہو گئی۔ اسپر شکر اور ازدیاد طاعت واجب ہے۔ بغیر اسکے خوش ہونا محض بیہودہ ہے جاہل دنیا مین خوش ہوتا اور غمگین رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے عالم اس سے موافقت اور رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت نکر ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔ دار و مدار اس پر ہے کہ تو خدا کے افعال سے رضامند رہے اور اپنے دل کو مخلوق سے علیحدہ کرکے اسے خدا سے ملا دے۔ تو اس سے دل اور سِر اور معنے کے ساتھ ملاقات کرے گا بشرطیکہ خدا اور رسول اور اسکے نیک بندون کی متابعت کرتا رہے گا۔ اگر تو نیکون کی خدمت پر قادر ہے تو کرتا رہ۔ اسمین دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا دل انکا سا نہو تو یہ سمجھ کہ گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہین ہے جس کا دل اللہ کے لیے درست ہو اور اسکے ساتھ دنیا و آخرت ہو۔ وہ خدا کے حکم سے خواص و عوام پر حکومت کرے گا۔ تجھپر افسوس اپنی قدر کو پہچان۔ تو بہ نسبت انکے کیا شے ہے۔ تیرا مقصود کھانا۔ پینا لباس نکاح دنیا جمع کرنا اور اسکی حرص ہے۔ دنیا کے کام کرنے والے امور آخرت مین چھوٹے ہین۔ تو اپنے گوشت کو کیڑون اور حشرات الارض کے لیے تیار کرتا اور نشانہ بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا۔ اللہ کا ایک فرشتہ صبح شام پکارتا ہے کہ اے بنی آدم موت کے قریب ہو جاؤ۔ اجاڑ ہونے کے لیے بناؤ۔ اور دشمنون کے لیے جمع کرو۔ ہر کام مین مومن کی نیت نیک ہوا کرتی ہے۔ دنیا مین دنیا کے لیے عمل نہین کرتا۔ بلکہ دنیا مین آخرت کے لیے عمارت بنایا کرتا ہے۔ مسجدین۔ پل مدرسے سرائین تعمیر کرتا اور مسلمانون کے رستے درست کر دیتا ہے۔ ان کے سوا کسی چیز کو بناتا ہے تو عیال اور بیوہ عورتون اور فقیرون کے لیے۔ اور ضروری کامون کے واسطے۔ تاکہ آخرت مین اسکے لیے محلات مین محل بنائے جائین۔ مومن بہ نیت خواہش اور اپنے نفس کے لیے کچھ نہین بناتا جب تک

اوسم درست ہو جاتا ہے اور ہر حال میں خدا کے ساتھ رہتا ہے - اس کا مرد وجود اللہ کے ساتھ ہے اور
دل ہوں اور پیغمبروں کے ساتھ قول فعل - اور ایمان و ایقان کے اعتبار سے پیغمبروں کی تابع
ہوتی تمام چیزوں کو قبول کر لیتا ہے - اس لیے دنیا و آخرت میں انکے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے - خدا
کی یاد کرنیوالا زندہ جاوید ہے ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف انتقال کر جاتا ہے - ایک لحظہ کے لیے
اسکے لیے موت نہیں ہوتی - جب ذکر الٰہی دل میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو دائمی طور پر رہتا ہے اگرچہ وہ زبان سے
ذکر نکرے - پھر جب بندہ یاد الٰہی میں رہتا ہے تو خدا سے موافقت اور اسکے افعال پر رضامندی ہمیشہ
قائم رہتی ہے - اگر تم گرمی کے آنے میں خدا سے موافقت کرو گے تو گرمی تم کو کرب میں نہ ڈالیگی
اور اگر جاڑا آنے وقت اس سے موافق ہوں گے تو جاڑہ نہیں ٹھنڈا کر دیگا - ان دونوں میں موافقت
کرنا انکی اذیت اور شدت فعل کو زائل کر دیتا ہے - اسی طرح بلا و آفات میں موافقت کرنا کرب بیچینی
حرج سے آرامی - اور بے تابی کو اسکے نزول کے وقت زائل کر دیتا ہے - اہل اللہ کے امور اور
احوال کسقدر اچھے ہیں جو کہ خدا کی طرف سے انکے پاس آتی ہوا چھی ہے - اس نے ان کو جام
معرفت کا نشہ پلا کر اپنی مہربانی کی گود میں سلا رکھا ہے - اور اپنی محبت کا خوگر کیا ہے - اس لیے
اسکے پاس مقام کرنا انکے نزدیک اچھا ہے - اور ما سوا سے غائب رہنا بہتر ہمیشہ اسکے آگے مرد
بسند ہے ہیں - اور ہیبت انکی مالک بن گئی ہے - خدا جب چاہتا ہے انکو اٹھاتا - قائم کرتا زندہ
کرتا اور جگا دیتا ہے - وہ خدا کے آگے ایسے ہیں جیسے غار میں اصحاب کہف - جنکی نسبت خدا خود فرماتا ہے کہ ہم انکو
دہنے بائیں کروٹیں دلواتے ہیں - وہ سب سے زیادہ عقلمند ہیں - خدا سے ہر حال میں مغفرت و نجات کے
امیدوار ہیں - یہ انکی ہمت ہے - تجھپر افسوس کہ اہل نار کے عمل کرتا اور جنت کی امید رکھتا ہے - تیری
طمع اپنے عمل پر نہیں ہے - عاریت پر مغرور ہو اور اسے اپنی سے گمان کر - عنقریب تجھ سے لی جائیگی
خدا نے اطاعت کے لیے زندگی دی ہے - تو اسے اپنی چیز خیال کر رہا ہے - اور جو چاہتا ہے کرتا ہے
اسیطرح تندرستی غنا امن - جاہ اور جو کچھ تیرے پاس ہے سب عاریت ہے - ان عاریتوں میں تجھسے
تجھسے اس کا مطالبہ اور سوال کیا جائیگا - اور ہر چیز پوچھی جائیگی - تمہارے پاس کی تمام نعمتیں خدا
کیطرف سے ہیں - اسکے اطاعت پر مدد چاہو - تم جن چیزوں میں رغبت کرتے ہو وہ اہل اللہ کے نزدیک
خدا سے روکنے والا اشغال ہے - کیونکہ وہ خدا کی سلامتی کے سوا دنیا و آخرت میں اور کسی چیز کو نہیں
چاہتے بعض مشائخ سے یہ قول مروی ہے مخلوق کے معاملہ میں خدا سے موافقت کر - خدا کے معاملہ میں مخلوق سے موافقت نہ کر
جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو زخم بھرا وہ بھر گیا - خدا کے نیک بندوں موافقت کیسے اُن سے خدا کی موافقت کرو

سترھویں مجلس

حضرت رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۲۵ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کی صبح کو مدرسہ میں فرمایا

اے بیٹے روزی کا اہتمام نہ کر کیونکہ وہ تجھ سے زیادہ تجھے ڈھونڈ رہی ہے۔ جب تجھکو آج کی دنیا کی روزی مل جائے تو
کل کا غم نہ کر۔ تو نے کل گذشتہ کو چھوڑ دیا اور وہ گذر گئی۔ کل آیندہ کا حال معلوم نہیں کہ تجھ تک پہنچے یا نہ پہنچے
تو ایسے دن میں مشغول ہے۔ اگر تو خدا کو پہچانتا تو طلب رزق نہ کرتا اور اس سے روگردانی کرتا اسکی
ہیبت تجھکو اس سے مانگنے سے روکتی۔ کیونکہ جو خدا کو پہچان لیتا ہے اسکی زبان گنگ ہو جاتی ہے
خدا کے آگے اسکے عارف گونگا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا صانع مخلوق کے لیے اسے واپس کرتا ہے تو اس
کے وقت اسکی خاموشی اور گونگا پن جاتا رہتا ہے۔ موسیٰ جب بکریاں چراتے تھے تو انکی زبان میں لکنت
تتلاپن اور روک تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف انکے واپس کرنے کا ارادہ کیا تو الہام کر دیا اور
آپ نے دعا کی کہ الٰہی میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات سمجھنے لگیں۔ گویا آپکی مراد یہ تھی
کہ جب میں جنگل میں بکریاں چراتا تھا تو اسکی ضرورت نہ تھی۔ مگر اب مخلوق کے تئیں مشغول ہونے اور ان سے
کلام کرنے کی حاجت ہے۔ اس لیے زبان کی روک دفع کرنے میں میری مدد کر۔ چنانچہ آپکی زبان سے
گرہ کھل گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ موسیٰ جتنی دیر میں اور کوئی تھوڑے سے کلمے بول سکے تو ننانوے کلمے جو فصیح اور
مفہوم ہو سکتے تھے بولا کرتے تھے۔ لڑکپن میں فرعون اور آپکے سامنے آپنے غیر وقت کلام کرنا
چاہا تھا اللہ تعالیٰ نے بطور لقمہ انگارہ منہ میں رکھدیا۔ اے لڑکے میں تجھکو خدا اور رسول۔ اولیاء اللہ
اور ابدال انبیاء و خلفاء کا پہچاننے والا نہیں دیکھتا۔ تو سمجھ سے خالی۔ قفس بلا طائر۔ خالی اور ویرانہ مکان
اور ایسا خشک درخت ہے جسکے پتے جھڑ گئے ہوں۔ دل کی آبادی اسلام اور اسکی حقیقت کی تحقیق سے
جس کا نام گردن جھکانا ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے۔ وہ تیرے نفس کو اور غیر کو تیرے
حوالے کر دے گا۔ تو دل کے ساتھ اپنی ذات اور دیگر مخلوق سے الگ ہو جائے گا۔ اپنے آپ سے اور
غیر سے جدا ہو کر اسکے سامنے کھڑا ہوگا۔ پھر خدا جب چاہے گا تجکو لباس پہنا کر مخلوق کی طرف واپس
کر دیگا۔ پھر تو اپنی ذات میں اور دیگر مخلوق میں خدا اور رسول کی مرضی سے اسکا حکم بجا لائے گا۔ پھر اسکے
حکم کا منتظر کھڑا رہیگا اور جو کچھ تجھے حکم ملے گا اسکی موافقت کریگا۔ جو شخص ما سوی اللہ سے الگ
ہو کر دل اور سر کے قدم سے اسکے آگے کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ زبان حال سے وہی کہتا ہے جو موسیٰ نے
کہا تھا۔ وعجلت الیک رب لترضی (الٰہی میں نے تیری طرف آنے میں اس لیے جلدی کی کہ تو رضا
مند ہو جائے) میں دنیا و آخرت اور تمام خلقت سے الگ ہوں۔ میں نے اسباب کو قطع اور ارباب کو ترک
کر دیا ہے۔ اور جلدی کر کے تیری طرف آیا ہوں تاکہ تو مجھ سے رضامند ہو جائے۔ اور اس سے پہلے
کہ یا میں تیرے غیر کو مراعات کرنے سے ... جاہل۔ تجھے ان باتوں سے کیا تو اپنے نفس اور دنیا

اور خواہش کا بندہ ہے۔ تو مخلوق کا بندہ اور ان میں شریک ہے۔ کیونکہ نفع و ضرر میں ان کو دیکھتا ہے
تو جنت کے پاس نہیں جانے کا امیدوار ہے اور دوزخ کے پاس اسکے دخول سے ڈرتا ہے۔ تو ان
اور بینائیوں کے پھیرنے والے سے جو ہر شے کو کن سے پیدا کر دیتا ہے بہت دور ہو تم کہاں وہ کہاں
اے لڑکے اپنی طاعت پر مغرور اور اس سے خوش نہو۔ خدا سے اسکے قبول ہونے کی دعا مانگ
اور اس سے ڈر کہ تجھے غیر طاعت کی طرف منتقل نکردے۔ تجکو اس سے کس نے بےخوف کر دیا ہے
کہ وہ تیری طاعت کو معصیت اور صفائی کو کدورت ہو جانے کا حکم کر دے خدا کو پہچاننے والا کسی چیز
کے ساتھ نہیں ٹھیرتا۔ اور کسی شے سے دھوکا نہیں کھاتا۔ دنیا سے جبتک سلامتی دین اور حفاظت
الہی سمیت نہیں نکلتا امن میں نہیں ہوتا۔ اسکے قوہم دل اور اخلاص سے عمل کرو۔ اخلاص کامل سو
اللہ سے بچتا ہے اور اسکی معرفت اصل ہے۔ میں تم میں اکثر لوگوں کو اقوال و افعال اور خلوت و جلوت
میں جھوٹا پاتا ہوں۔ تم کو ثبات نہیں۔ تمہارے اقوال بلا افعال اور افعال بلا اخلاص و توحید ہیں
اگر میں اس کسوٹی کو جو میرے ہاتھ میں ہے چھپالوں اور تجھے خوش کر دوں تو کیا فائدہ ہوگا تو چاہتا ہے
کہ خدا تجکو قبول کرے اور خوش کر دے مگر وہ عنقریب پگھلاتے اور آگ جلاتے وقت تیری چاندی کو رسوا
کرے گا۔ اسوقت کہا جائے گا کہ یہ سفید ہے یا سیاہ۔ اور یہ ملمع۔ وہ سب قیامت کے دن بیکار ہونگے
یہ ان اعمال کی نسبت کہا جائے گا جن میں تو نے نفاق ظاہر کیا ہے اسی طرح غیر اللہ کے لیے جو
عمل کیا جائے باطل ہے۔ عمل کرو۔ چاہو۔ ساتھ رہو۔ اور اس کو طلب کرو جسکی مانند کوئی نہیں اور
وہ سنتا دیکھتا ہے۔ تقوے کرو۔ پھر ثابت رہو۔ جو اسکے لائق نہیں اسکی نفی کرتے رہو۔ اور جو لائق ہو
اس کا اثبات کرو۔ اور وہ ایسی شے ہے جس کو اس نے اور اسکے رسول نے پسند کیا ہو۔ جب تم ایسا
کروگے تو تمہارے دل سے تشبیہ و تعطیل کا خیال جاتا رہے گا۔ اللہ اور رسول اور اسکے نیک بندوں
کی صحبت میں اجلال و احترام کے ساتھ رہو۔ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو میرے حسن ادب کے ساتھ آؤ
یا نہ آؤ۔ تم فضول کاموں میں رہتے ہو۔ تو جن ساعتوں میں میرے پاس آیا کرو فضول کو چھوڑ دیا
کرو۔ بسا اوقات مجمع میں وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ حسن ادب
کو نگاہ رکھا جاتا ہے اور وہ تمہاری عقل و فہم سے پرے ہیں۔ پکانے والا اپنے کھانے کو۔ اور روٹی
والا اپنی روٹی کو۔ کاریگر اپنے کام کو دعوت کرنے والا آنے والے مہمان کو خوب پہچانتا ہے دنیا نے
تم کو اندھا کر دیا ہے۔ تمہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اس سے بچو۔ وہ تم کو اپنی ذات پر فدا کرتی ہے
یہانتک کہ اپنی طرف کھینچتی اور آخر میں ذبح کر دیتی ہے۔ اپنی شراب اور بنگ پلا کر تمہارے
ہاتھ پانو کاٹتی اور آنکھیں پھوڑ دیتی ہے پھر جب بنگ کا نشہ اوتر کر افاقہ ہو جاتا ہے تو خود معلوم
کر لیتے ہو کہ اس نے تمسے کیا سلوک کیا۔ یہ محبت دنیا۔ اسکے پیچھے دوڑنے اسپر اور اسکے جمع کرنے پر

محض کی محبت ہے یہ اس کا قتل ہے اس سے بچتے رہو۔ اے لڑکے تو دنیا کو چاہتا ہے تو تیرے لیے
فلاح نہیں۔ اور اے محبت الٰہی کے مدعی تو آخرت اور ماسوے کو چاہتا ہے تو تیرے لیے فلاح و نعمت
نہیں۔ سب خدا کے سوا اس کو چاہتا ہے نہ اس کو جب اسکی محبت ثابت ہو جاتی ہے تو اس کو دنیا سے
اس کا ایسا حصہ ملتا ہے جو خوشگوار اور کافی ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جب آخرت تک پہنچ جاتا ہے تو
جن اشیاء کو پس پشت ڈال دیا ہے سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس دیکھ لیتا ہے کیونکہ اسنے خدا کے لیے ان
سب کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ اولیا کو دنیوی اشیا کے حصے دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے الگ رہتے ہیں۔ دل کے
حصے باطن ہیں اور نفس کے ظاہر۔ دل کے حصے جب ملتے ہیں کہ نفس کو اس کے حصے نہ دیئے جائیں جب
نفس باز رہتا ہے تو دل کے حصوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ پھر جب دل خدائی حصوں سے مستغنی
ہو جاتا ہے تو نفس کے لیے رحمت آتی ہے۔ اس بندہ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل نہ کر۔ اس قسمت تو
اسکے حصے آتے ہیں۔ اور وہ مطمئن ہو کر انہیں لے لیتا ہے۔ جو تجھے دنیا کی طرف راغب کرے اسکی
محبت چھوڑ اور دور ہو جائے اسکے پاس بیٹھ۔ جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوا کرتی ہے بعض بعض کے
پاس جاتا ہے۔ محب محبین کے پاس جانا ہی چاہتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو انکے پاس پالیتا ہے۔ للہی محب اسکے راہ میں دوستی رکھتے
ہیں۔ اسلیے خدا ان کو دوست رکھتا۔ انکی تائید کرتا۔ اور ایک کو دوسرے سے تقویت دیتا ہے
دعوت حق پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ان کو ایمان توحید اور اعمال میں اخلاص کی طرف
بلاتے ہیں۔ انکے ہاتھ پکڑ کر خدا کے رستہ پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ خادم ایک روز مخدوم بنے گا۔ نیکی
کرنے والے کے ساتھ نیکی کیجائے گی۔ دینے والے کو دیا جائے گا۔ اگر تو دوزخ کے عمل کرے گا
تو دوزخ تیرے لیے تیار ہے۔ تو جیسا کریگا ویسا بھرے گا۔ جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم ہونگے۔
تمہارے اعمال گویا تمہارے حکام ہیں۔ تو دوزخیوں کے سے عمل کر کے خدا سے جنت کی امید رکھتا ہے
بلا عمل تو جنت کی تمنا کیونکر کر رہا ہے۔ دنیا میں وہ اہل دل جو اعضا سے نہیں بلکہ دل سے عمل کیا کرتے
ہیں اہل جنت ہیں۔ عمل بلا موافقت دل کیا کام دے سکتا ہے۔ ریاکار اعضا سے عمل کیا کرتا ہے اور مخلص
دل اور اعضا سے۔ بلکہ قبل از اعضا دل سے۔ مومن زندہ ہے۔ منافق مردہ۔ مومن خدا کے لیے کام
کرتا ہے منافق خلقت کے لیے۔ کہ ان سے تعریف اور اپنے کام کا صلہ چاہتا ہے۔ مومن کا عمل ظاہر
و باطن۔ خلوت و جلوت اور خوشی و رنج میں یکساں ہے۔ اور منافق کا عمل صرف جلوت میں اور خوشی
کے وقت ہے۔ رنج کے موقع پر نہیں۔ اسکو خدا سے محبت نہیں۔ اسکے اور اسکے رسولوں اور
کتابوں۔ حشر و نشر اور حساب پر ایمان نہیں۔ اس کا اسلام اس لیے ہے کہ دنیا میں جان و
مال بچ رہے نہ اس لیے کہ آخرت میں اس آگ سے محفوظ ہو جائے جو خدا کا عذاب ہے۔ اس کا روزہ
نماز۔ اور علم پڑھنا لوگوں کے سامنے ہے۔ ان سے الگ ہو کر اپنے شغل اور کفر کی طرف آجاتا ہے

الٰہی ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں اور تجھ سے دنیا و دین میں اخلاص چاہتے ہیں اے لڑکے
اعمال میں اخلاص کر تاکہ تجھے دیکھے اور اپنی آنکھ عمل اور اسپر طلب عوض سے اٹھالے نہ مخلوق سے عوض
مانگ نہ خالق سے۔ بعض ایسے عمل کرنیوالے نعمتوں کے لیے۔ ان لوگوں میں ہو جا جو اسکی ذات کو چاہتے
ہیں۔ اسی کو چاہ۔ تاکہ تیرا مطلب تجھے دیدے۔ جب اس نے تجکو دیدیا تو دنیا و آخرت میں کریا
ملکی۔ دنیا میں قرب اور آخرت میں دیدار اور موعود جزا اسکے تابع اور ضمن میں ہوا کرتی ہے اے لڑکے
اپنے جان و مال کو اسکی تقدیر حکم اور قضا کے ہاتھ میں سونپ دے تاکہ تو خریدار حق کے حوالہ کردے
وہ کل تجکو قیمت دیدیگا۔ خدا کے بندو اپنے نفس اسے سونپ دو قیمت اور خرچ اسکے حوالہ کردو
اور یہ کہو کہ نفس مال جنت ورما سوا سب تیرے لیے ہے۔ ہم تیرے سوا اور کچھ نہیں چاہتے
ہمسایہ گھر سے۔ اور رفیق رستے سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ اے جنت کا ارادہ کرنے والے ہمکا
خریدنا اور تعمیر آج ہے کل نہیں۔ اسکی نہریں کھودنی اور پانی جاری کرنا آج ہے کل نہیں۔ آ
قوم قیامت کے دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہونگی۔ قدم پھسل پڑیں گے۔ ہر مومن اپنے ایمان
اور تقوے کے قدم پر برقرار رہیگا۔ ایمان کی مضبوطی بقدر ایمان ہے۔ اس دن بعض ظالم اپنے
کاٹ کاٹ کھائینگے کہ کیوں ظلم کیا تھا اور بعض مفسد پچھتائیں گے کہ کیوں فساد کیا تھا اور اپنے مولا
کیوں بھاگ گیا تھا اے لڑکے کسی عمل پر مغرور نہو کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہے۔ خدا سے
سوال کر کہ تیرا خاتمہ بخیر کرے اور نیک عملوں پر دنیا سے تجکو اپنی طرف اٹھالے۔ اس سے بہت ہی
خوف کر کہ تو توبہ کر کے توڑ ڈالے۔ اور پھر گناہ کرنے لگے کسی کے کہنے سے تو بجز نفس ہوا
طبیعت کی موافقت اور مولا کی مخالفت کر معصیت دنیا و آخرت میں تجکو ذلیل کر دیگی۔ جب تو
خدا کی نافرمانی کریگا تو وہ تجکو رسوا و ذلیل کرے گا۔ اور امداد نہ دے گا۔ الٰہی اپنی طاعت کے
باعث ہماری مدد کر۔ اور معصیت کے سبب ہمیں رسوا نکر۔ اور ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ
کے عذاب سے بچا

اٹھارہویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ماہ شوال و ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ھ میں اتوار کی صبح کو قدر کلام کے بعد رباط میں فرمایا

خدا نے تجکو دو جہاد کی خبر دی ہے۔ ایک ظاہری۔ دوسرا باطنی۔ نفس ہوا طبیعت اور شیطان سے
جہاد کرنا۔ گناہوں لغزشوں سے توبہ اور اسپر قیام۔ حرام خواہشوں کا ترک باطنی جہاد ہے۔ اور ظاہری
جہاد کفار اور دشمنان خدا و رسول سے لڑنا۔ انکی تلواروں نیزوں اور تیروں کی تکلیف سہنی
مارنا اور مرنا ہے۔ باطنی جہاد ظاہری سے مشکل ہے کیونکہ وہ نفس کی محبوب چیزوں کے

چھوڑ دینے - شرع کے اوامر و نواہی بجا لانے کا نام ہے جو دونو جہاد کرے حکم الٰہی بجا لاتا ہے اُسے
دنیا و آخرت کی جزا ملجاتی ہے - شہید کے بدن مین زخم ایسے ہوتے ہین جیسے مباشرت مین جسد
کو اسکے نزدیک ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی - اور گناہون سے توبہ کرنے والے مجاہد کے حق مین موت
ایسی ہے جیسا پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پی لینا اے قوم خدا جس چیز کی تم کو تکلیف دیتا ہے اُس سے
بہتر عطا کر دیتا ہے - مراد یعنی مومن کامل کا دل اُس کو ہر لحظہ امر و نہی کے ساتھ مخصوص کرتا رہتا ہے
بقیہ مخلوق اور منافق ایسے نہین ہوتے جو اپنے جہل و عداوت کے باعث خدا اور رسول کے دشمن ہین
یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور کیون نہ جائین اُنھون نے قرآن منکر اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکے
اوامر و نواہی پر عمل نکیا اے قوم اس قرآن پر ایمان لاؤ عمل کرو - اور عملون مین اخلاص کو نگاہ رکھو
ریاکاری اور نفاق نکرو - اُس پر مخلوق سے تعریف اور بدلہ نچاہو - مخلوق مین بعض افراد ایسے ہین جو
اس قرآن پر ایمان لاتے اور خدا کے لیے عمل کرتے ہین - ایسے مخلص کم اور منافق زیادہ ہین - تم
طاعت الٰہی مین کسقدر کسلمند اور اپنے اور خدا کے دشمن یعنی شیطان کی فرمانبرداری مین کسقدر مضبوط
ہو - اہل اللہ اس تمنا مین ہین کہ خدا کی بھیجی ہوئی تکلیفون سے کبھی خالی نرہین وہ جانتے ہین کہ اُنکی
تکلیفون - اور قضا و قدر پر صبر کرنے مین دنیا و آخرت کی بہتری ہے - وہ کبھی صبر مین کبھی شکر مین
کبھی قرب مین کبھی بعد مین کبھی رنج مین کبھی راحت مین کبھی غنا مین کبھی فقر مین - کبھی تندرستی
مین کبھی مرض مین اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ردّ و بدل سے موافقت کرتے ہین - اللہ تعالی کے
ساتھ دل کو محفوظ رکھنا اُنکی کلی آرزو ہے - اور تمام اشیاء مین اُنکا اصلی مقصود یہی ہے - خالق
کے ساتھ اپنی اور مخلوق کی سلامتی کے خواہان ہین - وہ ہمیشہ مخلوق کی مصلحت خدا سے مانگتے
رہتے ہین اے لڑکے درست ہوجا - فصیح ہوجائے گا تو احکام الٰہی مین درست ہونیسے علم مین
اور سِرّ مین درست ہونے سے ظاہر مین فصیح بن سکتا ہے - خدا کی طاعت مین ہر طرح کی سلامتی ہے
اوامر الٰہی بجا لانے - منہیات سے بچنے اور قضا و قدر پر صبر کرنے کا نام طاعت ہے - جو خدا کے احکام
کو قبول کرتا ہے خدا اُسکو قبول کر لیتا ہے - اور جو اسکی طاعت کرتا ہے وہ تمام مخلوق کو اسکا مطیع
بنا دیتا ہے اے قوم میری نصیحت قبول کرو - مین تمہارا خیر خواہ ہون - مین اپنے سے اور تم سے
الگ ہون - مین بظاہر جس مشغلہ مین ہون فی الواقع اُس سے جدا ہون مجھ مین اور تم مین
خدا جو کچھ کر رہا ہے مین اُسکی سیر کیا کرتا ہون - اور تمہارے لیے وہی چاہتا ہون جو اپنے لیے -
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی جبتک بھائی مسلمان کے لیے وہی بات نچاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے
ایمان کامل نہین ہوتا - یہ ہمارے امین امیر رئیس سفیر شفیع کا قول ہے جو آدم سے لیکر
قیامت تک تمام نبیون اور پیغمبرون سے مقدم ہین - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی بات

پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے آپ نے اسکے کمال ایمان کی نفی کی ہے۔ جب تو اپنے نفس کے لیے اچھے
کھانے۔ اچھا لباس۔ اچھا مکان۔ اچھی وجاہت۔ اور کثرت مال کو پسند کریگا اور اپنے بھائی مسلمان
کے لیے اس کا خلاف چاہے گا تو تو اپنے کمال ایمان کے دعوے مین جھوٹا ہے۔ اے بے تدبیرے۔
تیرا ہمسایہ فقیر اور تیرے اہل و عیال فقرا ہین اور تیرے پاس مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اور تو روز بروز
نفع پر نفع حاصل کر رہا ہے اور تیری قدر حاجت سے زیادہ بڑہتی جاتی ہے بس تو تیرا انکو کچھ نہ دینا گویا انکے
فقر سے رضامند رہنا ہے۔ لیکن جبکہ تیرا نفس۔ ہوا۔ شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہے تو تجھپر نیکی کرنی آسان
نہین ہے۔ قوت حرص۔ کثرت امید حب دنیا قلت تقوے قلت ایمان تیرے ساتھ ہے۔ تو اپنے
اور اپنے مال اور مخلوق کے ساتھ مشترک ہے۔ تیرے پاس خیر نہین جسکی دنیوی رغبت بڑہ گئی۔
اُس پر حرص قوی ہوگئی۔ موت اور خدا کی ملاقات کو بھول گیا۔ حلال و حرام مین تمیز نرکھی سو کفار کے
مشابہ ہوگیا جن کا یہ قول ہے کہ جو کچھ ہے دنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہمین
زمانہ ہلاک کر دیتا ہے گویا تو اُن مین کا ایک ہے۔ مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے۔ کلمہ شہادت
پڑہکر اپنی جان بچالی ہے۔ اور از روے عادت نہ بطریق عبادت روزہ نماز مین مسلمانون سے موافقت
کر رہا ہے لوگون پر اپنا تقوے ظاہر کرتا ہے مگر تیرا دل فاجر ہے۔ یہ تجھکو نفع نہ دے گا اے قوم دن کی
بھوک پیاس اور رات کو حرام سے افطار تم کو مفید نہوگا۔ دن کو روزہ رکھتے ہو رات کو گناہ کرتے ہو۔ اے
حرام خورو۔ تم دن کو پانی نہین پیتے اور رات کو مسلمانونکے خون سے افطار کرتے ہو۔ تم مین بعض آدمی
دن کو روزہ رکھتے ہین اور رات کو گناہ کرتے ہین پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا
جبتک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی میری امت رسوا نہوگی۔ اسکی تعظیم تقوے اور مع حفاظت حدود شرع
خدا کے لیے روزہ رکھنا ہے اے لڑکے روزہ رکھ اور افطار کے وقت فقرا سے کچھ سلوک کر۔ تنہا
نہ کھا۔ کیونکہ جو تنہا کھاتا ہے فقیرون کو نہین دیتا وہ فقر و تنگدستی سے محفوظ نہین رہتا اے قوم
تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو تمہارے ہمسایہ بھوکے ہین۔ اور پھر دعوے کرتے ہو کہ ہم مومن ہین۔ تمہارے
ایمان درست نہین ہوے۔ تمہارے سامنے اتنا کھانا ہو کہ اہل و عیال سے بچ رہے اور سایل دروازہ
پر کھڑا ہوکر محروم چلا جاے۔ عنقریب تو اپنا مال دیکھ لے گا۔ عنقریب تو اُس جیسا ہو جائیگا اور باوجود
قدرت عطا جسطرح تو نے اُسے رد کیا ہے اسی طرح تو رد کیا جائے گا۔ تجھپر افسوس کہ تو نے اُٹھکر اور
جو آگے تھا اُسے لیکر سائل کو کیون نہ دیا اور دو فضیلین کیون نہ جمع کین۔ تو اُٹھنا کھڑا ہونا۔ اور
اپنے مال سے کچھ دے ڈالنا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام سائل کو اپنے ہاتھ سے دیتے۔ ناقہ کو
چارہ ڈالتے۔ بکری کو دوہتے اور اپنا کرتہ خود سیا کرتے تھے۔ تم انکی متابعت کا دعوے کرکے
انکی مخالفت کرتے ہو۔ اقوال و افعال مین اُنکے مخالف ہو اور بلا گواہ لمبا چوڑا دعوے

پیش کرتے ہو - ایک مثل مشہور ہے کہ اے شخص یا تو خالص یہودی بنجا - یا توریت مین اتنا تو غل نکر
علے ہذا القیاس مین تیری نسبت کہتا ہون کہ یا تو شرایط اسلام بجالا - یا اپنے آپ کو مسلمان نکہہ -
لوگو شرائط اسلام اور اُسکی حقیقت یعنی خدا کے سامنے گردن جہکانے کو لازم کر لو - آج تم مخلوق پر
مہربانی کرو تاکہ کل تم پر خدا اپنی رحمت کرے - زمین والون پر رحم کر - تاکہ تجہپر آسمان والا رحم کرے -
شیخ رحمہ اللہ نے اس کلام کے بعد فرمایا - جبتک تو اپنے نفس کے ساتھ قائم رہیگا اس مقام پر
نہ پہنچے گا - تو جبتک نفس کو اُس کا حصہ دیئے جائے گا اسکے قید مین رہے گا - اُسکو اُس کا حق
دے - حصہ نہ دے - ایصال حق مین اُسکی بقا مقصود ہے - اور ایصال حظ مین ہلاکت - ضروری
کھانا پینا - لباس - مکان نفس کا حق ہے - اور لذات و شہوات اُس کا حصہ ہے - اُسکا حق
شرع کے ہات سے لے - اور حظ کو تقدیر اور سابقۂ علم آلہی کے سپرد کر دے - اسکو مباح چیزین
دے حرام نہ کہلا - شرع کے دروازہ پر بیٹھ - اور اُسکی خدمت کرتا رہ - نجات پائے گا - کیا تو نے اللہ تعالیٰ
کا یہ قول نہین سنا کہ جو کچھہ رسول تم کو دے اُسے لے لو - اور جس سے منع کرے اُس سے رک جاؤ -
تھوڑے پر قناعت کر - اور اپنے نفس کو اس پر برقرار رکھہ - پھر اگر سابقے اور علم آلہی کے ہات سے تیرے
پاس بہت کچھہ آجائے تو اُسین تو محفوظ رہے گا - جب تو تھوڑے پر قانع ہوگا تو تیرا نفس ہلاک
نہ ہوگا اور جو کچھہ اُسکی قسمت مین ہے فوت نہو سکے گا - حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مومن کو
اسقدر کافی ہے جسقدر ایک بکری کو - مٹھی بھر کر کھجورین اور ایک گھونٹ پانی - مومن قوت حاصل
کرتا ہے اور منافق پیٹ بھر کے فائدہ اُٹھاتا ہے - مومن کو قوت کا فکر اسلیے ہے کہ وہ رستہ مین ہے
منزل پر نہین پہنچا اور وہ جانتا ہے کہ منزل مین کل ضروری چیزین موجود ہین - منافق کے لیے
نہ کوئی منزل ہے - نہ کوئی مقصد - تم دنون اور مہینون مین کسقدر تقصیر کر رہے ہو کہ عمر دن کو
بلا فائدہ ضائع کرتے ہو - مین دیکھتا ہون کہ تم دنیا مین قصور نہین کرتے بلکہ تمہاری تفریط دین مین
ہے - برعکس معاملہ کرو - اچھے رہوگے - دنیا کسی کے پاس نہین رہی تمہارے پاس بھی نہ رہیگی
اے قوم کیا تمہارے پاس زندگی کا خدائی پروانہ آگیا ہے تمہاری تدبیر کسقدر ناقص ہے جو شخص
غیر کی دنیا کو اپنی عاقبت خراب کرکے آباد کرتا ہے وہ اپنا دین کھو کر غیر کے لیے دنیا جمع کرتا ہے
اور اپنی جیسی مخلوق کے لیے اپنے اوپر خدا کا غضب لے رہا ہے - اگر اُسے یقینی طور پر معلوم ہوتا کہ
مین عنقریب مر کر خدا کے سامنے جانے والا ہون اور مجہسے تمام تصرفات کا حساب لیا جائے گا
تو اُسکے بہت سے افعال کم ہو جاتے - لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تہا کہ تو جسطرح بیمار رہتا ہے
اور یہ نہین جانتا کہ کیونکر بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح مر جاے گا اور یہ نہ معلوم ہو گا کہ کیونکر مر جاتے ہین
مین تم کو ڈراتا اور روکتا ہون مگر تم نہ ڈرتے ہو نہ باز آتے ہو - اے خبر سے غائب اور دنیا مین مشغول

رہنے والو۔ دنیا عنقریب تم پر آگ بھڑکا دے گی۔ تمہارا گلا گھونٹے گی۔ اور جو تم نے اسکے ہات سے
جمع کیا ہے اور مزے اڑائے ہین ہرگز نافع نہوگا۔ بلکہ یہ سب تم پر وبال ہوجائے گا اسے اسکے
برداشت اور رفع شر کو لازم کرلے۔ کلمات کے مشابہ دیگر کلمات ہین جب کوئی تجھسے کلام کرے
اور تو اس کا جواب دے تو اسکی طرف سے دیگر کلمات آجائین گے۔ اور تم دونون مین شر
بڑہجائے گا۔ مخلوق مین بعض اشخاص ایسے بھی ہین جو خدا کے دروازہ کی طرف مخلوق کی دعوت کا
خیال رکھتے ہین۔ انکی بات اگر ٹالی جائیگی تو وہ لوگون پر حجت ہین۔ مومنون پر نعمت اور
منافقون خدا کے دشمنون کے لیے باعث رنج ہین۔ الٰہی ہمین توحید سے خوشبودار کر۔ اور مخلوق ما
ماسوے سے خاک دینے کی دہونی دے۔ اے موحد والے مشرکو۔ مخلوق کے قبضہ مین کچھ نہین
سب عاجز ہین۔ بادشاہ۔ غلام۔ سلاطین۔ غنی۔ فقیر کے سب خدا کی تقدیر کے اسیر ہین۔ انکے
دل خدا کے ہات مین ہین جسطرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے
والا ہے۔ اپنے نفسون کو موٹا نکرو۔ وہ تم کو کھا جائینگے جسطرح کوئی شخص کٹکھنا کتا پالے اسے موٹا
کرے اور اسکے ساتھ تنہا رہے۔ یہ کتا ضرور اسے پھاڑ کھائے گا۔ نفسون کی باگین نہ چھوڑو
اور ان کے لیے چھریان تیز رکھو۔ وہ تمکو ہلاکت کے جنگلون مین پھینک دینگے۔ اور دھوکا دینگے۔
ان کے مادون کو قطع کرو۔ اور ان کو خواہشون مین نہ چھوڑو۔ الٰہی ہمارے نفسون پر ہماری
مدد کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

انیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

خدا اگر جنت دوزخ کو پیدا نکرتا تو بھی اسی لائق ہے کہ اس سے ڈرنا اور امیدوار رہنا چاہیئے۔ اسکی
رضامندی سے اسکی اطاعت کرو۔ تم کو عطا و عنایت سے کیا مطلب۔ اسکی طاعت اور امر بجالانے
مین منہیات سے رکنے اور تقدیر پر صبر کرنے مین ہے۔ اسکی طرف رجوع کرو اسکے آگے روؤ۔ دلون
اور آنکھون کے آنسوؤن سے اسکے لیے ذلیل رہو۔ رونا عبادت اور ذلت مین مبالغہ ہے۔ اگر تو تقویٰ
اور نیک نیت اور اچھے اعمال پر مر گیا تو اللہ تعالیٰ تجکو نفع دے گا۔ وہ مظلومون کے بدلا دینے
والی ہے۔ مطیعون کے لیے اسجگہہ اسکی رحمت و رافت ظاہر ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت مین اسکی
محبت لازم کرلے۔ تمام اشیا مین اسکی محبت کو مقدم جانے سمجھ۔ تجکو اسکی محبت ضروری ہے کیونکہ
وہ نفع دینیکی مخلوق مین ہر کوئی تجکو اپنے لیے چاہتا ہے۔ اور وہ تجکو تیرے لیے دوست رکھتا ہے
اسے قوم تمہارے نفس خدائی دعوے کرتے ہین۔ اور تمہین خبر نہین۔ کیونکہ وہ خدا پر جبر کرنا

چاہتے ہین - اور اُس کام کا ارادہ رکھتے ہین کہ جو خدا نے نہ چاہا - اور اُسکے دشمن یعنی شیطان سے دوستی
رکھتے ہین - خدا سے دوستی نہین رکھتے - جب قضا و قدر آتی ہے تو موافقت اور صبر نہین کرتے بلکہ انکار
اور جزع کرتے ہین - اُن کا گردن جھکا لینا ایک جز ہے جو اسلام کے نام پر تابع ہے - حالانکہ یہ اُن کو
نافع نہین اور اس سے فائدہ طلب نہین کیا جاتا اُسکے لیے - خوف کو لازم کر لے اور خدا سے ملنے
کے وقت تک بخوف رہو - اور اپنے دل اور ہیاد کے قدم اسکے آگے جما کے رکھ - اسوقت امان
کا پروانہ تیرے آگے رکھ دیا جائے گا - اور بخوفی تیرے لیے سزاوار ہو گی - جب وہ تجھکو امن دیگا تو تو اپنے
پاس بہت سی بہتری دیکھے گا - جب وہ تجھے امان دے تو مضبوط رہ - کیونکہ دی ہوئی چیز واپس نہین
لیا کرتا - خدا جب بندہ کو برگزیدہ کر لیتا ہے تو اپنا مقرب بنا لیتا ہے - اور جب اُسپر خوف غالب
آجاتا ہے تو ایسی شے ڈال دیتا ہے جس سے خوف زائل ہو کر دل اور سر کو سکون ملتا ہے - یہ
راز بندہ کے اور اسکے مابین رہتا ہے - اے جاہل تجھپر افسوس - خدا سے منہ پھیرتا اور اُسے
پس پشت ڈالتا ہے اور مخلوق کی خدمت مین مشغول ہے - اہل اللہ خدا کی خدمت مین رہتے ہین
اُسنے اُن کے دلون کو اپنا مقرب کر لیا ہے - اسکے دل عرفان حاصل کرتے ہین اس لیے انکو
معرفت دی ہے - جب تو خدا کو پہچان لیتا ہے اور نفس - ہوا - طبیعت اور شیطان کی جنگ سے
فارغ ہو کر اُن سے اور دنیا سے نجات پا جاتا ہے اللہ تعالے اسکے لیے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے
اور وہ کام کرنے کے لیے کوئی شغل طلب کرتا ہے - حکم ہوتا ہے کہ پیچھے ہٹ - مخلوق کی خدمت مین
مشغول ہو اور اُن کو ہماری راہ دکھا - طالبعلمون اور ہمارے مریدون کی خدمت کرو - اہل اللہ
جس کام مین ہین تم اُس سے غافل ہو - جو لوگ تمہارے دشمن ہین اُن کو رنج دینے کے باعث
تم روشنی کو اندھیرون سے ملاتے ہو - خدا کو ناخوش کر کے جورُون کو رضامند کرتے ہو - ایسے بہت
ہین جو جورو بچون کی رضامندی کو خدا کی خوشنودی پر مقدم رکھتے ہین - مین تیرے حرکات
و سکنات اور ہمت کو تیرے نفس اور جورو اور اولاد کے لیے دیکھتا ہون - تجھے خدا کی کچھ بھی خبر
نہین - افسوس تو مردون مین نہین گنا جاتا - پورا مرد وہی ہے جو خدا کے سوا اور کسی کے لیے
کچھ نہ کرے - تیرے دل کی آنکھین اندھی اور سر کی صفائی مکدر ہو گئی ہے - تو بیخبری کے عالم مین
خدا سے محجوب ہے - اسی لیے بعض مشایخ نے کہا ہے اُن مجذوبین پر افسوس جو اپنے آپکو محجوب
نہین سمجھتے - افسوس تیرے سرمایہ مین لوٹا ہوا شیشہ ہے اور تو اُسے کھائے جاتا ہے اور
اپنی حرص اور غلبہ خواہش و ہوا کے باعث تجھے اسکی خبر نہین - گھڑی بھر کے بعد - تیرا معدہ
پھٹ جائے گا - اور تو ہلاک ہو گا - یہ سب ملامتین خدا کی دوری اور غیر کے اختیار کرنے سے ہین
اگر تو مخلوق کا امتحان کرے تو اُسے دشمن اور خالق کو دوست رکھنے لگے - پیغمبر علیہ السلام نے

فرمایا ہے۔ جسے تو آزمائے گا اُسے دشمن رکھے گا۔ تو بلا آزمائش لوگوں کو دوست دشمن بنا لیتا ہے
عقل امتحان لیا کرتی ہے مگر تجھ میں عقل نہیں۔ دل آزمایا کرتا ہے۔ لیکن تو صاحب دل نہیں
دل ہی سوچتا نصیحت پکڑتا اور پند حاصل کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس قرآن میں اُسکے
لیے نصیحت ہے جو صاحب دل ہو۔ یا کان دہر کرتے اور حاضر رہے عقل منقلب ہو کر دل۔ دل
منقلب ہو کر بھیر سر منقلب ہو کر فنا۔ اور فنا منقلب ہو کر مرتبۂ وجود میں آجاتی ہے۔ آدم اور
دیگر انبیاء خواہشیں اور رغبتیں رکھتے تھے لیکن بایں ہمہ نفس کے مخالف اور خدا کی مرضی کے تابع
تھے۔ آدم نے جنت میں ایک خواہش کی۔ اور ایکبار لغزش کھا کر توبہ کی پھر غور نہیں کیا۔ حالانکہ
اُنکی خواہش نیک تھی کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ قرب حق سے دور نہ ہوں۔ انبیا اپنے نفس۔
طبیعت اور خواہش کی مخالفت کرتے رہتے کثرت مجاہدہ اور مخالفت نفس کے باعث باعتبار
حقیقت فرشتوں سے جاملے ہیں۔ انبیاء مرسلین اور اولیاء صحبت کیا کرتے ہیں تم بھی سب میں
اُنکی موافقت کرو۔ اے لڑکے۔ دشمن کی مار پر صبر کر۔ عنقریب تو اُسے مارے گا قتل کرے گا
اس کا اسباب چھین لے گا پھر بادشاہ کے حضور تجھے خلعت اور جاگیر ملے گی اے لڑکے
کسی کے ایذا مت دے اور ہر ایک کے لیے اپنی نیت نیک رکھنے میں کوشش کر۔ ہاں شرع نے
جسکی اذیت کا حکم دیا ہو اُسکو ایذا دینا عبادت ہے۔ خلیلوں نجیلوں صدیقوں کے حق کا
صور پھونکا جا چکا ہے۔ اُنھوں نے اپنے نفسوں پر قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اپنی ہمتوں کے
باعث دنیا سے منہ پھیر چکے ہیں۔ اپنی تصدیق کے سبب پلصراط سے عبور کر گئے ہیں۔ اور
دلوں کے قدموں سے چلکر جنت کے دروازہ پر جا کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ رستہ میں کھڑے
ہو کر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تنہا اکل و شرب نکریں گے۔ کیونکہ کریم تنہا خور نہیں ہوتا۔ اس لیے
الٹے قدموں دنیا کی طرف ہٹ آئے ہیں۔ یعنی لوگوں کو طاعت الٰہی کی طرف بلاتے ہیں۔ اور
وہاں کے حالات کی اُن کو خبر دیتے ہیں اسلئے ان پر تمام کام آسان ہیں۔ جسکا ایمان قوی
اور ایقان درست ہوتا ہے وہ اپنے دل سے اُن تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جنکی اللہ تعالےٰ
نے قرآن میں خبر دی ہے جنت۔ دوزخ۔ اور ما فیہا سب اُسے نظر آتا ہے۔ صور اور اُس کا
موکل فرشتہ اُسکے سامنے ہے۔ وہ اشیاء اُن کی واقعی حالت میں دیکھتا ہے۔ دنیا
اُسکے زوال اور اہل دول کے انقلاب پر نظر ڈالتا ہے۔ مخلوق کو چلتی ہوئی قبریں جانتا جو
جب قبرستان میں جاتا ہے اسے اہل نعمت و اہل عذاب معلوم ہو جاتے ہیں۔ وہ قیامت اور
اسکے تمام معاملات۔ خدا کے رحمت اور اسکے عذاب۔ فرشتوں اور انبیاء و مرسلین اور ابدال
و اولیاء کو اپنے اپنے مرتبوں میں ایستادہ دیکھتا ہے۔ اسے اہل جنت ایک دوسرے

کی رعایت کرتے ہو اور اہل دوزخ ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے نظر آتے ہیں جسکی نظر درست ہے وہ ظاہری
آنکھ سے مخلوق کو اور باطنی آنکھ سے زمین خدا کا فعل و اثر دیکھا کرتا ہے حرکت و سکون کو اسکی طرف سے خیال کرتا ہے
اور اولیاء اللہ کی بابت نظر عبرت ہے۔ وہ کون ہے کہ جب کسی شخص کی طرف دیکھے تو ظاہری آنکھ
سے اسکے ظاہر کو معلوم کرے۔ باطنی آنکھ سے دل کو دیکھے اور سِرّی آنکھ سے خدا کو۔ جسنے خدمت کی
مخدوم ہوگیا جب تقدیر آئے اسکی موافقت کرے خواہ جنگل میں ڈالے یا دریا میں۔ نرم میں میں نہ
پہاڑ میں۔ بیٹھا کیا ناد سے یا گرا ہوا۔ عزت و ذلت۔ غنا و فقر۔ تندرستی و مرض اس سے موافق رہے
تقدیر کے ساتھ چلتا رہے جب اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ تھک گیا ہے تو اُٹھا کر اپنی جگہہ سوار کریگی
غرور کا ب بچائے گی اور قرب الٰہی و کرامت کے باعث اسکی خادم بنکر تواضع کرے گی۔ یہ سب نفس
ہوا۔ طبیعت۔ شیطان اور برے ہمنشینوں کی مخالفت کی برکت ہے۔ الٰہی ہر حال میں ہمکو تقدیر کی
موافقت کی توفیق دے۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

بیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اکیسویں ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ میں فرمایا

اس شہر کے رہنے والو۔ تم میں نفاق زیادہ اور اخلاص کم ہے۔ قول بلا عمل کی کثرت ہے حالانکہ قول
بلا عمل کوئی شے نہیں بلکہ تم پر حجت ہے وہ تمہارے لیے حجت قائم نہیں کرسکتا۔ قول بلا عمل بلا دروازہ اور
بے پاخانوں کا گھر یا ایسا خزانہ ہے جس میں سے صرف نہیں کیا جا سکتا۔ یا دعوے بلا ثبوت۔ یا تصویر
بلا روح یا ایک بُت ہے جسکے ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ نہ پکڑنے کی قوت۔ تمہارے بڑے اعمال جسم بلا روح
ہیں۔ اخلاص توحید اور کتاب و سنت پر عمل کرنا روح ہے۔ غافل نہو۔ برعکس عمل کرو۔ اچھے رہو
اوامر الٰہی بجا لاؤ منہیات سے بچو۔ تقدیر سے موافق رہو۔ مخلوق میں بعض اہل اللہ ایسے ہیں جن کے
دل انس اور مشاہدہ اور قرب کی بنک سے سیراب کیے گئے ہیں اُن کو تقدیر و بلا کا الم کچھہ نہیں ہوتا۔ اُن پر
بلا کا زمانہ اسطرح گذر جاتا ہے کہ خبر بھی نہیں ہوتی۔ وہ خدا کی حمد اور اُس کا شکر بجا لاتے ہیں۔ وہ کیونکر
موجود رہے۔ تاکہ خدا پر اعتراض نکرتے۔ تمہاری طرح اہل اللہ پر بھی آفتیں نازل ہوا کرتی ہیں تم
بعض صبر کرتے ہیں اور بعض کو نہ آفات کی خبر رہتی ہے نہ صبر کی۔ ضعف ایمان کے وقت تکلف
کے ساتھ صبر کرنا ایمان کے لڑکپن کے زمانہ میں ہوتا ہے اور صبر آجانا اُسکے قریب البلوغ ہونے
میں۔ اور موافقت اسکے پورے بلوغ کے زمانہ میں۔ اور رضا اسکے قریب کے وقت میں ہوتی ہے
کہ وہ اپنے علم سے خدا کی طرف دیکھتا ہے اور غیبت و فنا خدا کے پاس قلب و سِر کے وقت حاصل

ہوتی ہے - یہ مشاہدہ [illegible] ہے کہ اس کا باطن غنا ہو جاتا ہے - اور یہ نسبت مخلوق کے
اس کا وجود فانی ہو کر محو ہوتا اور خدا کے پاس جا رہتا ہے اور یہاں پہنچکر بالکل پگھل جاتا اور نیست ہو جاتا
ہے - پھر جب چاہتا ہے اسے زندہ کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے بس کرتا اور اسکے متفرق اجزا کو
ایسے ہی جمع کر دیتا ہے جس طرح قیامت کے دن ہڈیوں گوشت اور بالوں کو جدا جدا ہو جانے کے بعد جمع کرے گا
اور اسرافیل کو ان میں روح پھونکنے کا حکم دیگا - یہ تمام مخلوق کے حق میں ہے - اہل اللہ کو ایک
ایک نظر [illegible] ہے اور دوسری نظر فنا کر دیتی ہے - محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ
تیرا ارادہ باقی نہ رہے اور دنیا و آخرت و مخلوق تجھکو اس سے روک نہ سکے - خدا کی محبت آسان نہیں ہے
کہ تم [illegible] - [illegible] اس سے دور - اور دعوے کرنے والے اس سے
[illegible] کسی کی حقارت نکرو - کیونکہ ان میں اسرار الٰہی پوشیدہ ہوتے ہیں - تواضع
[illegible] کے ساتھ [illegible] غفلتوں سے بیدار ہو جاؤ - تم بڑی غفلت
میں ہو - گویا تم [illegible] دیکھے ہو - یہ کیسا بڑا دھوکا ہے
[illegible] خدا کا [illegible] توبہ کرتا ہے بلکہ اس کا گمان ہے کہ
گناہ بھلا دیئے [illegible] درج ہیں - انکے تھوڑے بہت کا
حساب لیا جائے [illegible] - اے سونے والو بیدار ہو جاؤ - اور اسکی
رحمت کے سامنے [illegible] گناہ [illegible] زیادہ ہوں ان پر اصرار کرے - توبہ اور ندامت نصیب
نہ ہو اس سے اگر [illegible] ترک نکیا تو یہ سمجھ لے کہ کفر کا قاصد آپہنچا ہے - اے دنیا یا آخرت - اے مخلوق
بلا خالق - تو [illegible] سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور غنا کے سوا کسی چیز کی امید نہیں کرتا تجھپر افسوس
اور رزق مقدر [illegible] آگے ہو نہ پیچھے - تو خدا کی ضمانت میں شک کر رہا ہے
اور جو قسمت میں [illegible] ہے - تجکو تیرے حرص نے علما اور مجالس خیر میں حاضر
ہونے سے روک دیا ہے [illegible] کم ہوگا - اور اوراد کم ہو جائیں گے - تجھپر افسوس
اور جب تو ان کے [illegible] تو اپنی ذات - اور مخلوق اور اپنے درہم و دینار
[illegible] جن پر تیرا اعتماد ہے وہ ہلاک ہونے والے ہیں
اور جن سے تو ڈرتا یا امید رکھتا ہے وہ سب فانی ہیں تو نفع و ضرر میں جس چیز کا خواہ اسے اور یہ سمجھ
[illegible] ہے تو وہی تیرا معبود ہے - تھوڑے عرصہ میں تو اپنا
حال معلوم کرے گا - اللہ تعالیٰ تیرے کان - آنکھیں [illegible] - مال اور اسکے سوا جن چیزوں پر
تیرا اعتماد ہے سب تجھ سے چھین لے گا - تجھ میں اور مخلوق میں قطعیت ڈالدے گا - ان کے دل
تجھپر سخت کر دیگا - اور ان کے ہاتھ روک لیگا - تجھے تیرے کام سے معزول کر دیگا - تمام دروازے

تجھ پر بند فرمائے گا۔ تجھے دربدر پھرائیگا۔ ایک ایک ذرہ کو ترسے گا۔ اور تیری دعا قبول نہ فرمائے گا۔ سبب
تیرے شرک کرنے۔ غیر پر اعتماد رکھنے اور اسکی نعمتیں بیگانوں سے طلب کرنے۔ اور نعمتوں سے معاصی پر مدد
چاہنے کے باعث ہوگا۔ اس قسم کے لوگوں میں ایسے معاملات تو نے اکثر دیکھے ہونگے۔ خاصکر جنکا بیان
میں یہ باتیں زیادہ ہیں بعض آدمی توبہ سے اس کا تدارک کر لیتے ہیں خود اُنکی توبہ قبول کرتا۔ بنظر رحمت
دیکھتا۔ اور اُنکے ساتھ اپنے لطف و کرم سے معاملہ کرتا ہے۔ اے لوگو توبہ کرو۔ اے علماء اے فقہاء اے
زاہدو عابدو۔ تم میں ہر شخص توبہ کا محتاج ہے۔ میرے پاس تمہاری موت زندگی کی خبریں ہیں۔
جب تمہارے ابتدائی امور میں مجھ پر مشکل آ پڑتی ہے تو آخر الامر موت کے وقت تمہارا حال کھلتا ہے
جب تمہارے مال کی اصلیت مجھ پر مخفی رہتی ہے تو میں اسکے خرچ کا منتظر رہتا ہوں۔ اگر اہل و عیال
اور فقراء اور مصلحت مخلوق میں خرچ ہوتا ہے تو میں جان لیتا ہوں کہ اسکی اصل حلال ہے۔ اور اگر
خدا کے خاص بندوں صدیقین پر صرف ہوتا ہے تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسکی تحصیل توکل
پر مبنی ہے اور وہ مطلق حلال ہے۔ میں تمہارے ساتھ بازاروں میں نہیں پھرتا۔ مگر اللہ تعالیٰ
نے ایسے ایسے طریقوں سے مجھ پر تمہارے مالوں کا حال کھول رکھا ہے اسکے فرشتے اس سے ڈر
کہ خدا تیرے دل میں اپنے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اسوقت تو رسوا ہو جائے گا۔ اس سے حذر کر کہ وہ تیرے
دل میں کسی غیر کا خوف رجا یا محبت معلوم کرے۔ اپنے دلوں کو غیر سے پاک کرو۔ ضرر اور نفع اسکی
طرف سے خیال کرو۔ تم اسکے گھر اور اسکی مہمانی میں ہو اسکے فرشتے۔ تو جو خوبصورتوں کو دیکھ
دیکھ کر انہیں چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے اس پر عذاب ہوگا۔ صحیح محبت جو متغیر نہیں ہوتی
خدا کی محبت ہے۔ جسے تو دل کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور وہ صدیقوں روحانیوں کی محبت ہے
وہ بواسطہ ایمان اس سے دوستی نہیں رکھتے۔ بلکہ بواسطہ ایقان و رویت اسکے محب ہیں۔ اور انکے
دل کی آنکھوں سے حجاب اُٹھ گئے ہیں۔ اور انھوں نے غیب کو یا ایسی چیز کو دیکھ لیا ہے جس کی
شرح ممکن نہیں۔ الٰہی معافی اور عافیت کے ساتھ ہمیں اپنی محبت دے۔ اُن مقررہ اوقات
تک جو خدا کو معلوم ہیں تمہارے مقدر کی چیز دنیا کے پاس بطور امانت رکھی ہوئی ہے۔ مالک
کی اجازت کے وقت کوئی شخص اسپر قادر نہیں ہے کہ اُسے تمہارے حوالے کر دینے سے روک رکھے۔ تو
دنیا لوگوں کے ساتھ ہنسی کرتی اُن کی عقلوں کو خراب کرتی اور ٹھٹھے اڑاتی ہے۔ جو شخص مقدر
کو مانگے یا بغیر اذن الٰہی مقدر کو طلب کرے اس پر ہنسا کرتی ہے اسے۔ تم اگر دنیا کے دروازہ
سے اعراض کر کے خدا کے دروازہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ تو دنیا نکلکر تمہارے پیچھے پیچھے ہو لے۔
خدا سے عقل مانگو۔ اولیاء اللہ کے پاس جب دنیا آتی ہے تو وہ کہدیا کرتے ہیں کہ کسی اور کو
تلاش کر۔ غیروں کو دھوکا دے۔ ہم تجھے جانتے ہیں دیکھ چکے ہیں۔ ہمارا امتحان نہ لے ہم تیرے

اندرونی حال معلوم کرچکے ہیں۔ نہ اپنا کھوٹ ظاہر کر۔ تیرا دینار کھوٹا ہے۔ تیری زینت لگی ہوئی
کے اس خالی بت کی طرح ہے جس میں روح نہو۔ تو ظاہر بلا معنی اور منظر بلا باطن ہے۔ فی الواقع
تو آخرت کا منظر اور باطن ہے۔ اہل اللہ کو جب دنیا کے عیب معلوم ہوگئے تو اس سے بھاگے
اور جب خلق کے عیب کھلے تو انکی بھی دوستی سے غائب ہوگئے۔ فرار اختیار کئے۔ الگ ہوئے۔ بیابانوں
جنگلوں۔ ویرانوں۔ غاروں۔ جنوں اور فرشتوں سے محبت کرنے لگے۔ فرشتے اور جن غیر صورتوں
میں انکے پاس آتے ہیں۔ کبھی زاہدوں اور داڑھی والے راہبوں کی صورت میں نماز پڑھتے
ہیں۔ کبھی لڑکوں کی۔ اور کبھی وحشیوں کی جس شکل میں چاہتے ہیں ظاہر ہوجاتے ہیں
فرشتوں اور جنوں کے نزدیک صورتیں بدل لینی ایسی ہیں جیسے تمہارے کھونٹی پر لٹکے
ہوئے کپڑے کہ جونسا چاہو بدل لو۔ مرید جو خدا سے ملنے کے ارادے میں سچا ہو ابتدا میں مخلوق
کے دیکھنے۔ انکی بات سننے۔ اور ذرہ برابر دنیا پر نگاہ ڈالنے سے تنگ ہوا کرتا ہے۔ وہ مخلوقات
میں سے کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا دل متحیر عقل غائب۔ اور آنکھیں پھٹی رہجاتی ہیں۔
اکثر اوقات اس کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ رحمت کا ہاتھ اسکے دل پر پڑتا ہے اور اسوقت
تسکین ہوجاتی ہے۔ وہ قرب الٰہی کی خوشبو سونگھنے تک نشہ میں رہتا ہے۔ پھر افاقہ ہوجاتا ہے
اور جب توحید۔ اخلاص۔ خدا کی معرفت۔ اور اسکی جان پہچان اور محبت میں مضبوط ہوجاتا ہے
تو ثبات اور وسیع الاخلاقی حاصل ہوتی ہے۔ خدا کی طرف سے قوت آتی ہے اور وہ بار
مخلوق کا بوجھ اٹھا لیتا ہے اور ان کا طالب رہتا ہے انکی اصلاح میں مشغول ہوتا ہے۔ لیکن خدا سے
ایک لحظہ غافل نہیں رہتا۔ جندی زاہد خلقت سے بھاگتا ہے اور کامل اسکی پروا نہیں کرتا۔ بھاگتا
نہیں بلکہ مخلوق کو طلب کرتا ہے کیونکہ عارف ہوجاتا ہے اور جو عارف الٰہی ہوتا ہے کسی چیز سے
نہیں بھاگتا۔ اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ مبتدی تو فاسقوں اور گنہگاروں سے گریز کرتا ہے
اور منتہی ان کا طالب رہتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو اسکے پاس انکی دوا موجود ہے۔ اسی لیے بعض کا
قول ہے کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے جسکی معرفت کامل ہے وہ اس کا بہت بڑا
جال بنکر مخلوق کو دنیا کے دریا سے کھینچتا ہے۔ اتنی قوت دیتا ہے کہ شیطان اور اس کا لشکر
بھاگ نکلتا ہے۔ مخلوق کو انکے پنجے سے چھڑاتا ہے۔ اے باوجود جہل اپنے زہد کے ساتھ خلوت
نشین اسکے آ۔ اور میرا قول سن۔ اے دنیا بھر کے زاہدو۔ آسکتے ہو آؤ۔ اپنے حجرے توڑ ڈالو۔ اور
میرے پاس آجاؤ۔ تم بلا اصل خلوت میں بیٹھے ہو۔ کچھ بات نہیں ملتی۔ آؤ۔ اور حکمتوں سے پھل چنو
خدا تم پر رحم کرے میں اپنے فائدہ کے لیے تمہارا آنا نہیں چاہتا۔ بلکہ تمہارے نفع کے لیے اور کچھ
لڑکے تو محتاج ہے۔ محنت کریگا تو کام سیکھے گا۔ ہزار بار بنا کر بگاڑے گا تب اچھی چیز بنے گی

جو چیز بگڑ گئی۔ جب تو بنانے اور توڑنے مین فنا کیا گیا تو اللہ تعالے تیرے سے ایسی چیز بنادیگا
جو ٹوٹ نہ سکے گی۔ اے قوم تم کب سمجھوگے اور جسکی طرف مین اشارہ کر رہا ہون اُسے کب
معلوم کروگے۔ خدا کے مریدون کے پاس جاؤ۔ اور جو کوئی ہات لگجائے اُسکی جان و مال سے
خدمت کرو۔ صادق مریدون کی خوشبوئین الگ ہین۔ علامتین ظاہر ہین چہرون پر نور ہے
مگر تم مین۔ تمہاری بینائیون اور ضعیف عقلون مین فتور ہے تم صدیق و زندیق۔ حلال و حرام۔
مسموم و غیر مسموم۔ مشرک و موحد۔ مخلص و منافق۔ سامی و ملیح۔ مرید حق اور مرید خلق مین
تمیز نہین کر سکتے۔ اپنے علم پر عمل کرنے والے مشائخ کی خدمت کرو تاکہ وہ تم کو حقیقت اشیاء
سے آگاہ کردین۔ خدا کی معرفت مین کوشش کرو۔ جب تم اُسے پہچانوگے تو ما سوے کو ضرور پہچان
لوگے۔ اُسے پہچانو۔ پھر اُس سے دوستی کرو۔ جن چیزون کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہو۔ انھیں
دلکی آنکھون سے دیکھو۔ جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو ضرور اُس سے دوستی
رکھوگے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کو اس لیے دوست رکھو کہ وہ تم کو نعمتین دیتا ہے۔
اور مجھے اس لیے چاہو کہ تم خدا کو دوست رکھتے ہو اے قوم اُسنے مان کے پیٹ مین تم کو
نعمتین کھلائین۔ پھر پیدا ہونے کے بعد نعمتین دین۔ پھر عافیتین اور قوت عنایت کی۔ قوت
گرفت عطا کی۔ اپنی طاعت نصیب کی۔ تم کو مسلمان اور اپنے نبی کا تابع بنایا۔ نبی کا شکر
اور محبت خدا کے شکر و محبت کی مانند ہے جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو مخلوق
کی محبت دلون سے نکل جائیگی۔ عارف باللہ اُس کا دوست۔ دلکی آنکھون سے اُسے دیکھنے
والا ہے جو نیکی بدی کو اُسی کی طرف سے خیال کرتا ہے۔ اُسکی مخلوق مین سے نیکی بدی
کرنے والے پر نہین رہتی۔ اگر وہ مخلوق مین سے کسی کا احسان دیکھتا ہے تو خدا کی تسخیر اور اگر
بُرائی دیکھتا ہے تو اُسکی تسلیط خیال کرتا ہوا اُسکی نظر خلق سے خالق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے
اور باایں ہمہ حقوق شرع بجالاتا ہے اور احکام کو ساقط نہین کرتا۔ عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت
سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے یہانتک کہ اُس کا زہد اور ترک مخلوق اور اُن سے
اعراض قوی ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کی طرف راغب ہوتا اور اُس کا توکل منضبط ہوجاتا ہے۔ وہ
اشیاء کو مخلوق کے ہات سے نہین۔ بلکہ مخلوق سے لیتے وقت خدا کے ہات پر آجاتا ہے
اُسکی عقل جو اُسکے اور مخلوق کے مابین مشترک ہو مضبوط ہوجاتی ہے۔ اور اکابر اور عقل جو
خدا کی طرف سے ملتی ہے بہت بڑھ جاتی ہے۔ اے مخلوق کے محتاج اے اُنکے ساتھ
شرک کرنے والے اس سے ڈر کہ کہین موجودہ حالت مین تجھے موت آجائے۔ خدا تیری طرح
کے لیے اپنا دروازہ نہ کھولے۔ کیونکہ مشرک اور غیر پر بھروسا کرنے والون سے خفا ہے۔ پہلے

نفس سے خلوت کر۔ پھر خلق سے۔ پھر دنیا سے۔ پھر آخرت سے۔ پھر ما سوی اللہ سے۔ اگر تو خلق کے ساتھ
خلوت کرنا چاہتا ہے تو اپنے وجود سمیت [illegible] سے الگ ہو جا۔ پھر افسوس کر اپنے نفس پر
مین پچھتاتا ہے اور تیرا دل [illegible] تجھے [illegible] خلوت کا [illegible]
حیرانی ہو گئی [illegible] صورت بلا معنی تمام ہو گئی۔ اپنے نفس کو [illegible]
سکے تو [illegible] نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف [illegible] حاصل نہ ہو گی تو تو [illegible]
اس پر قادر نہیں ہو سکتی۔ جب تو کسی بات کے لیے [illegible] چاہے گا تو اس کے لیے تجھے تیار
کر دے گا۔ جب تیرا باطن درست اور دل ما سوی اللہ سے خالی ہو تو خلوت کیا فائدہ
دے گی۔ [illegible] جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور لوگ سن رہے ہیں اس سے مجھکو [illegible]

اکیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پندرہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ ہجری منگل کے دن شام کو مدرسہ میں فرمایا

دنیا آخرت کی طرف سے اور آخرت دنیا و آخرت کے پروردگار کی طرف سے حجاب ہے اور ہر مخلوق
خالق کی طرف سے پردہ۔ جبتک تو مخلوق کے ساتھ ٹھیرا رہے گا وہ تیرا حجاب ہو گی۔ مخلوق
اور دنیا اور ما سوی اللہ کی طرف توجہ نہ کر تاکہ تو اپنے جنس کے ساتھ اور ما سوی اللہ میں [illegible]
وحشت [illegible] سے الگ ہو کر [illegible] اور اسکی طرف فریاد خواہ بنکر اسی سے مدد لیکر [illegible]
[illegible] جب تیرے دل اور سر کو پہنچا [illegible]
[illegible] اور خدا اسکو قریب کرے دوست رکھے۔ دونوں کا
[illegible] اس وقت تو مخلوق کی طرف متوجہ ہو
[illegible] دنیا کو [illegible] اپنا حصہ
[illegible] جو دنیا کو اس طرح حاصل کرے [illegible]
[illegible] سے پاک و صاف رہیں گے۔ اولیاء کے چہرہ
[illegible] ولایت کا اظہار کیا کرتے ہیں
[illegible] کرتے اور
[illegible] سے دل [illegible] مخلوق اور دنیا کے ساتھ باہر نکل آتے
[illegible] اس وقت تو [illegible] اس کا حق [illegible]
[illegible] دنیا و آخرت [illegible] اپنا حصہ حاصل کرے گا۔ [illegible]
[illegible] دنیا سے اپنا حصہ [illegible]

اُسے بادشاہ کے دروازہ پہ ایسی جاہ حاصل ہو کہ تو بیٹھا ہوا اور وہ مرد حق بیٹھ کر گدی ہے جو خدا کے
دروازہ پہ ہو اسکی خدمت اور جو دنیا کے دروازہ پر ہو اسکی تذلیل کر۔ دنیا سے فنا اور خدا داد عزت
کے قدم کے ساتھ اپنا حصہ حاصل کر۔ اہل اللہ دنیا میں انقلاب سے دوا مرتد ہیں غریب سے
رضا مند ہیں۔ خدا سے خدا کے سوا اور کچھ نہیں مانگتے۔ وہ جانتے ہیں کہ دنیا تقسیم ہو چکی ہو تو پھر
اسکی طلب چھوڑ دی ہے علی ہذا القیاس درجات جنت اور اسمائے جنت کو تقسیم سمجھکر بیٹھ
بیٹھے ہیں۔ نہ انکے طالب ہیں۔ نہ انکے لیے حاصل۔ وہ خدا کے سوا کسی چیز کو نہیں چاہتے جنت
میں داخل ہو کر جبتک اپنے خدا کا نور دیکھ لینگے آنکھ نہ کھولینگے۔ تنہائی و گوشہ نشینی کو دوست
رکھ جس کا دل خلق و اسباب سے خالی نہیں وہ نبیوں صدیقوں اور صالحوں کے رستہ پر چل
نہیں سکتا۔ جبتک تھوڑے پر قناعت نکرے اور بہت کو تقدیر کے حوالے نکردے زیادہ طلبی کے
پیچھے نہ پڑ۔ ہلاک ہو جائے گا اور جب بلا اختیار خدا کی طرف سے بکثرت آنے لگے تو آمین تو محفوظ رہیگا
حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ اپنے علم و کلام سے لوگوں کو نصیحت کر۔ اے واعظ
اپنے سر کی صفائی اور دل کے تقوے سے انھیں وعظ کہنا ظاہر درست اور باطن نادرست
وعظ نہ سنا۔ اللہ تعالی نے پیدا کرنے سے پہلے مومنوں کے دل میں ایمان قائم کر دیا ہے۔ یہ سابقہ ہو
سابقہ کے ساتھ ٹھیرنا اور اسپر بھروسا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ آدمی کوشش کرے۔ درپے رہے۔
تحصیل ایمان و ایقان میں ساعی رہے۔ عطائے الہی کے پیچھے لگا رہے۔ اور ہمیشہ اسکے دروازہ
پر پڑا رہے۔ ہمارے دلوں کو چاہیئے کہ ایمان حاصل کرنے میں کوشش کرتے رہیں شاید خدا
بلا کوشش دیے رنج ہمیں عنایت فرمادے۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ اللہ تعالی تو اپنی بہت سی
پسندیدہ صفتیں بیان کرے اور تم انکی تاویل و تردید کرو۔ تمہارے علم میں اتنی وسعت کہاں
جو صحابہ و تابعین کے علوم میں تھی۔ ہمارا پروردگار حسب فرمان خود بلا تشبیہ اور بلا تعطیل و تجسیم
عرش پر ہے۔ الہی ہمیں رزق اور توفیق دے اور ہدایت دے ہمکو دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

بائیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سلخ ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں صبح کے وقت رباط میں قدرے کلام کے بعد فرمایا

حضور سے کسی سائل نے پوچھا کہ اپنے دل سے دنیا کی محبت کیونکر نکال ڈالوں۔ آپنے جواب دیا
دنیا کی طرف دیکھ کہ انقلاب کے ساتھ اپنے ارباب و ابناء کے لیے کیسے کیسے مکر کرتی ہے۔ پہلے انکی
بے پروائی کرتی اور انھیں پیچھے چھوڑ جاتی ہے پھر درجہ بدرجہ ترقی دیکر مخلوق سے بلند مرتبہ اور

بجلی ار دنون کا مالک بنا دیتی ہے ۔ اپنے خزانہ اور عجائبات ظاہر کرتی ہے ۔ وہ اپنی بلندی ۔ خند ہ
خوشی زندگانی اور دنیا کے نقش و نگار سے خوش ہوتے ہین لیکن ایکبار ان کو پکڑ لیتی ہے ۔ قید کر دیتی
ہو جاتی ہے ۔ اور اس بلندی سے اوندھا گرا دیتی ہے اس لیے وہ ریزہ ریزہ ہو کر ہلاک ہو جاتے
ہین ۔ پھر وہ اور اسکے پہلو مین شیطان دونون کھڑے ہنسا کرتے ہین ۔ آدم سے لیکر قیامت
تک سلاطین و ملوک اور دولتمندون کے ساتھ دنیا کا یہی فعل رہیگا ۔ یہ اسی طرح بلند و پست
مقدم و مؤخر غنی و فقیر کرتی رہتی ہے ۔ پرورش کر کے ذبح کر ڈالتی ہے جو اس سے سالم رہے
اس پر غالب آسکے اور اسکے مقابلہ مین جن کی مدد کی گئی اور اسکے شر سے محفوظ رہے وہ بہت کم
ہین ۔ ایسے لوگ خال خال ہین ۔ اسکے شر سے وہ بچتا ہے جو اسے پہچان لیتا اور اس سے پرہیز
رکھتا ہے اور اسکے حیلون سے ڈرتا ہو اے سایل اگر تو اپنے دل کی آنکھون سے اسکے عیب دیکھیگا
تو اسکو قلب سے نکالدینے پر قادر ہوگا ۔ اور اگر ظاہری آنکھون سے دیکھیگا تو اسکی زینت کیطرف
متوجہ ہو کر عیب نہ دیکھ سکیگا ۔ اور اسکے دل سے نکالدینے اور زہد پر قادر نہ ہوگا اور بیا در دنیا کو بلکہ
تجکو قتل کر ڈالیگی نفس سے مجاہدہ کر تاکہ مطمئن ہو جائے جب یہ مطمئن ہو جائیگا تو
دنیا کے عیوب پہچانیگا اور انہین زہد اختیار کریگا نفس کا مطمئن ہونا یہ ہے کہ وہ دل کا
کہا قبول کرتا اور سِرّ کے موافق ہوتا اور ان دونون کے حکم کی اطاعت کرتا اور جس چیز سے
منع کرتے ہین اُن سے باز آتا ہے ان دونون کے دیئے پر قانع اور منع پر صابر ہو جاتا ہو
نفس مطمئن ہو کر دل سے ملجاتا اور اس سے سکون حاصل کرتا ہے اس وقت تو اس پر تقوی
کا تاج اور قرب کا خلعت دیکھیگا ۔ لوگو ایمان لتصدیق ۔ اہل اللہ کے حق مین ترک تکذیب ۔
اور ترک مجادلہ کو لازم کرلو ۔ اُن سے نہ جھگڑو ۔ کیونکہ دنیا و آخرت کے بادشاہ قرب
حق کے مالک ہونے کے باعث ما سوے اللہ کے مالک ہو گئے ہین ۔ اس نے قرب و
انس سے اُن کے دلون کو بے پروا کر دیا اور انھین بھر دیا ہے ۔ اُسکے انوار و کرامت کے باعث
وہ دنیا دار اور اس سے فائدہ اُٹھانے والے کی پروا نہین کرتے ۔ وہ دنیا کے اول کو نہین
دیکھتے بلکہ انجام اور اُسکے فنا پر نگاہ ڈالتے ہین ۔ اللہ تعالے کو اپنے اسرار کی آنکھون کے
سامنے رکھتے ہین ۔ ہلاکت کے خوف اور خدا کی جانب سے کسی امید پر عبادت نہین کرتے
خدا نے اُن کو اپنے اور اپنی دائمی صحبت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ ایسی چیز کو پیدا کرتا ہو
کہ لوگ نہین جانتے ۔ وہ اپنے ارادہ کو کر گزرنے والا ہے ۔ منافق جب بات کرتا ہے
جھوٹ بولتا ہے ۔ اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اُسکے پاس امانت رکھی
جاتی ہے خیانت کرتا ہے جو ان خصلتون سے جن کو پیغمبر علیہ السلام نے ذکر کیا ہے بری ہے

وہ نفاق سے الگ ہے۔ یہ خصلتیں کسوٹی اور مومن و منافق میں فرق کرنے والی ہیں۔ اس کسوٹی کو لے
اس آئینہ کو تھام۔ اور اپنے دل کا چہرہ دیکھ۔ اسپر نظر کر کہ تو مومن ہے یا منافق۔ موحد ہے یا مشرک۔
اس چیز کے سوا جو آخرت کے لیے نیک نیتی سے حاصل کیجائے تمام دنیا فتنہ اور مشغلہ ہے۔ جب
دنیوی تصرفات میں نیت درست ہو جاتی ہے تو دنیا خود آخرت بنجاتی ہے۔ جو نعمت خدا کے شکر
سے خالی ہے رنج ہے۔ خدا کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ مقید کرو۔ خدا کا شکر دو چیزیں ہیں (۱)
نعمتوں سے طاعات پر مدد لینا۔ فقرا کو حصہ دار بنانا (۲) نعمتوں کے سبب منعم کا اقرار کرنا اور نازل
کرنیوالے یعنی خدا کا شکر بجالانا۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ جو چیز تجھکو خدا سے روکے وہ تجھپر نحس ہے۔
اگر اس کا ذکر اس سے روکے تو منحوس ہے۔ نماز روزہ حج اور تمام نیک افعال خدا سے روکنے
کی حالت میں منحوس سمجھنے چاہئیں۔ اسکی نعمت اس سے باز رکھے تو منحوس ہے۔ تو نے اسکی
نعمت کا گناہوں سے مقابلہ کیا۔ اور مہمات میں غیر کی طرف رجوع کرنے لگا جھوٹ اور نفاق
تیرے حرکات و سکنات صورت و معنے۔ اور لیل و نہار میں موجود ہے۔ شیطان نے تجھپر حیلہ کیا۔
اور کذب و اعمال قبیحہ کو تیری نظروں میں اچھا کر دکھایا۔ حتے کہ تو نماز میں بھی جھوٹ بولنے لگا
کیونکہ تو اللہ اکبر کہتا ہے اور اس دعوی میں جھوٹا ہے۔ اس لیے کہ تیرے دل میں اسکے سوا معبود
موجود ہے جس پر تو نے بھروسہ کر رکھا ہے وہ تیرا خدا ہے جس سے تو خوف و رجا رکھتا ہے
تیرا معبود ہے۔ تیرا دل زبان سے اور فعل قول سے موافق نہیں۔ دل سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ
اور زبان سے ایک مرتبہ۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے اور اسکے سوا ہزار معبود بنا
رکھے ہیں۔ اپنی حالت سے توبہ کر۔ اور اے عالم تو فقط علم کے نام پر قناعت کیے ہوئے ہے
عمل نہیں کرتا۔ اس سے کیا نفع ہوگا۔ تو نے جب اپنے آپ کو عالم کہا تو جھوٹ بولا۔ تو اپنے [illegible]
اس سے کیونکر خوش ہوتا ہے کہ جس چیز کا حکم کرتا ہے اس پر خود عمل نہیں کرتا۔ خدا فرماتا ہے
کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔ تجھپر افسوس کہ لوگوں کو سچ کا حکم کرتا ہے اور خود جھوٹ بولتا ہے
توحید و اخلاص کا امر کرتا ہے اور خود مشرک ریاکار اور منافق ہے۔ اوروں سے گناہ چھوڑاتا ہے
اور خود مرتکب ہے۔ تیری آنکھ سے حیا اٹھ گئی ہے۔ اگر تجھ میں ایمان ہوتا تو ضرور شرماتا۔ پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں۔ حیا ایمان میں داخل ہے۔ تجھ میں نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت۔ تو نے علم
میں خیانت کی اسلیے امانت جاتی رہی۔ اور تو خدا کے نزدیک خائن لکھا گیا۔ میں سوائے توبہ
و ثبات کے تیری اور کوئی دوا نہیں دیکھتا۔ خدا اور اسکی تقدیر پر جس کا ایمان درست ہوتا ہے
وہ اپنے کل کام خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کا شریک نہیں ٹھیراتا۔ وہ خلق و اسباب
کے ساتھ شرک نہیں کرتا اور ان کا مقید نہیں ہوتا جب بات ثابت ہو جاتی ہے تو خدا۔

اُس کو ہر حال میں آفات سے بچاتا ہے پھر وہ ایمان سے ایقان کی طرف آجاتا ہے - پھر اُس کے پاس ولایت بدلیت - اور پھر ولایت غیبیہ آتی ہے - اور بسا اوقات انجام میں قطبیت حاصل ہو جاتی ہے - خدا اپنی تمام مخلوق میں دانش - فرشتے اور ارواح کے سامنے اُس پر فخر کرتا ہے - اُسے آگے بڑھا مقرب بناتا اور مخلوق کا والی و مالک کر دیتا ہے اسے قدرت دیتا - اپنا اور تمام مخلوق کا دوست کر دیتا ہے - خدا اور اُس کے رسُولوں پر ایمان لانا اور اُن کی تصدیق اس امر کی بنیاد اور ابتدا ہے اس کی بنیاد اسلام - پھر ایمان - پھر کتاب اللہ اور شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل - پھر کمال ایمان کے وقت دلی توحید کے ساتھ اعمال میں اخلاص ہے - مومن اپنی ذات اپنے عمل اور کل ماسوے اللہ سے فنا ہو جاتا ہے - عمل کرتا ہے مگر اُن سے الگ رہتا ہے - خدا کے بارے میں اپنے نفس اور تمام مخلوق سے مجاہدہ کرتا ہے - یہاں تک کہ خدا اُس کو اپنا رستہ دکھا دیتا ہے اللہ تعالے نے فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے رستہ میں کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں - اشیاء میں زاہد بن جاؤ - کیونکہ تم اس کی تدبیر سے رضامند ہو چکے ہو وہ انہیں اپنی قدرت کے ہاتھوں سے پلٹتا ہے جب لوگ اُس سے موافقت کرینگے تو انکو اپنی قدرت کی طرف منتقل کر دے گا - اُس کے لئے خوشحالی ہے جو تقدیر کے موافق ہو - فعل مقدر کا انتظار کرے تقدیر پر عمل اور اُس کے ساتھ سیر کرتا رہے اور تقدیر کی نعمتوں کا انکار نہ کرے - نعمت مقدر کی نشانی اس کی رحمت - اس کا قرب اور تمام مخلوق سے بے نیازی ہے - جب بندہ کا دل خدا تک پہنچ جاتا ہے تو اُسے مخلوق سے بے پروا کرتا ہے اپنا مقرب بناتا ہے لئے قدرت دیتا اور مالک بنا دیتا ہے - اور یہ کہتا ہے کہ تو ہمارے نزدیک صاحب عزت اور امانت دار ہے - اور بادشاہ مصر یوسفؑ کی طرح اُسے اپنی ملک کا خلیفہ کر دیتا ہے - اور اپنے ملک و دربار کا کام اور تدبیر و اسباب سب اس کی سپرد کر دیتا ہے اسے اپنے خزانوں کا امین کرتا ہے - یہی حال دل کا ہے جب درست ہونے کے بعد اُس کی بزرگی اور ماسوے اللہ سے طہارت ظاہر ہوتی ہے تو اُسے بندوں کے دلوں - اپنی دنیا و آخرۃ کی سلطنت میں جگہ دیدیتا ہے - اکثر مریدوں قصد کرنے والوں کا کعبہ بنجاتا ہے -

علم اور ظاہری علم پر عمل اس کا رہبر ہے - بیہودگی اور طاعت آلہی سے کسلمندی کا عادی نہ ہو وہ تجھی کسی عذاب میں مبتلا کر دے گا - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے جب بندہ عمل میں کوتاہی کرتا ہے اللہ تعالی اُس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے - جو قسمت میں نہیں اُسکے غم میں - عیال کی فکر میں گھر والوں کی ایذا کی بلا میں - معاش کے متعلق منافع کی کمی کے تردد میں - اولاد کی نافرمانی کے رنج میں - جورو کی لڑائی کے وبال میں مبتلا کرتا ہے - وہ جہاں جاتا ہے ہو کرتا

کہا تا ہے۔ یہ سب وبال اطاعت الٰہی میں کمی۔ دنیا اور مخلوق کے ساتھ مشغول ہونے کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم شکر کرتے رہو اور ایمان لے آؤ تو خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا۔ کسی کو یہ جائز نہیں کہ قضا و قدر سے اُسپر حجت پکڑے تصرف اور حکم اُسی کا ہے۔ وہ اپنے فعل سے سوال نہیں کیا جاتا لوگ اپنے اعمال سے سوال کیئے جائیں گے۔ تجھ پر افسوس کہ اپنے نفس اور عیال میں پھنس کر خدا سے کب تک بے پروا رہے گا۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ جب تیرے بچے نے لفظ نوی (گٹھلی) سیکھ لیا تو اُس سے اعراض کر اور اپنے نفس کو لیکر خدا کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب بچے نے یہ جان لیا کہ گٹھلی کس چیز کی صلاحیت رکھتی ہے اور اُس کی کوئی قیمت ہے تو گویا اُسنے اپنی ذات کے تمام فرائض کو سیکھ لیا ہے اس پر محنت کرنے میں اپنی عمر نہ کھو۔ وہ تجھسے بے پروا ہو گیا ہے۔ اپنی اولاد کو پیشہ سکھا اور خدا کی عبادت کے لئے فارغ ہو جا۔ اہل و عیال تجھسے خدا کا عذاب دفع نکر سکیں گے۔ اپنے نفس اور اہل و عیال پر ضروری اشیاء کے متعلق قناعت لازم کر پھر تو اور وہ سب ملکر خدا کی طاعت کیلئے فارغ ہو جاؤ۔ اگر غیب میں تمہارے لیئے وسعت رزق ہے تو خدا کی طرف سے مقررہ وقت پر ضرور آئے گی۔ تو اُسکو خدا کی طرف سے سمجھ اور شرک مخلوق سے الگ ہو جا۔ اور مقدر میں یہ نہیں ہے تو زہد و قناعت کے باعث تجھے ہر چیز سے غنا حاصل ہے۔ مومن قانع جب کسی دنیوی شئے کا حاجتمند ہوتا ہے تو سوال تضرع۔ اور ذلت و توبہ کے قدموں سے خدا کے پاس جاتا ہے۔ پھر اگر خدا امداد دیتا ہے تو اُسکی عطا کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو اس نہ دینے میں اُس سے موافقت اور بلا اعتراض و نزاع اُس کے ساتھ صبر کرتا ہے۔ اپنے دین۔ ریا۔ نفاق اور ناموس کے وسیلہ سے غنا نہیں چاہتا۔ جیسا کہ اے منافق تو کرتا ہے۔ ریا، نفاق۔ اور گناہ ذلت فقر اور خدا کے دروازہ سے نکالے جانے کے اسباب ہیں۔ ریاکار منافق دنیا کو دین کے بدلے لیتا اور بغیر لیاقت کے اُسے صالحین کی صورت میں مزین کرتا ہے اُنکا سا کلام کرتا ہے اُنکے سے کپڑے پہنتا ہے۔ اُنکے سے عمل نہیں ان کی طرف نسبت کا مدعی ہے۔ حالانکہ اُنہیں سے نہیں تیرا لا الٰہ الا اللہ کہنا دعوے ہے۔ اور خدا پر توکل۔ اُس کی ذات کا بھروسہ۔ اور غیر سے دل پھیر لینا اس کے گواہ ہیں۔ اے جھوٹ بولنے والو۔ سچے ہو جاؤ۔ اے خدا سے بھاگنے والو آ جاؤ۔ دسلے خدا کے دروازہ کا قصد کرو۔ اُس سے صلح کرلو۔ اور اس کے آگے عذر کرو۔ مومن حالت ایمان میں مباح شرعی کو دنیا کے ہات سے لیتا اور حالت خلافت میں خدا کے ہات سے۔ اور حالت ولایت میں کتاب و سنت کی شہادت کے بعد امر الٰہی کے ہات سے اور حالت بدلیت و قطبیت میں خدا کے فضل سے لیتا ہے۔ تمام اشیاء کو اسکے سپرد کر دیتا ہے اسلئے اُسکے تو ٹوٹا نہیں۔ اپنے نفس پر رو تو صواب و توفیق

سے محروم ہے۔ تو اس سے حیا نہین کرتا کہ آج مطیع ہے کل گنہگار ہے آج مخلص ہے کل مشرک
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جسکے دو دن برابر ہون وہ گھاٹے مین ہوا اور جسکی کل گذشتہ آجکے دن
سے بہتر ہون وہ محروم ہوا۔ اے لڑکے تیرے پاس بعض ضروری چیزین نہین آئین۔ کوشش کر
خدا مدد کریگا۔ اس دریا مین اپنے ہاتھ پاؤن ہلا۔ موجین تجکو اٹھا کر کنارہ پر ڈالدین گی۔ تیری دعا سے
اور اسکی قبولیت۔ تیری کوشش اور اسکی توفیق۔ تیری طرف سے ترک۔ اسکی طرف سے حمیت
طلب مین صادق رہ۔ اس لئے تجکو اپنے قرب کا دروازہ دکھادیا ہے تو اسکی رحمت کے ہاتھ
کو اپنی طرف دراز دیکھتا ہے۔ اس کا لطف و کرم اور محبت تیری مشتاق ہے۔ یہ اہل اللہ کا انتہائی
مقصود ہے۔ اے نفس طبیعت۔ ہوا اور شیاطین کے بندو۔ مین تمہارے ساتھ کیا کرون
میرے پاس حق در حق خلاصہ در خلاصہ صاف در صاف اور قطع و وصل کے سوا اور کچھ نہین
ماسوے اللہ سے قطع ہے اور اُسکے ساتھ وصل۔ مین تمہاری ہوس کو قبول نہیں کرتا۔ اے
منافقو۔ اے مدعیو۔ اے جھوٹو۔ مین تمہارے چہرون سے نہیں شرماتا۔ مین تم سے کیا حیا کرون
تم خدا سے حیا نہین کرتے۔ اُس پر بیشرمی ظاہر کرتے ہو۔ اُسکی اور اُسکے سوکل فرشتوں کی نظر مین
ذلیل ہو۔ میرے پاس تلوار ہے جس سے مین ہر کافر منافق جھوٹے کا سر کاٹ دیتا ہون جو توبہ
نہین کرتا اور توبہ و اعتذار کے قدمون سے خدا کی طرف نہین چلتا۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ صدق
زمین مین خدا کی تلوار ہے جس چیز پر رکھی جائیگی اُسے کاٹ دیگی۔ میری بات قبول کرو مین تمہارا
خیر خواہ ہون۔ تمہین تمہارے لیے چاہتا ہون۔ مین تم سے میت اور خدا کے ساتھ زندہ ہون۔
جسنے اس صحبت مین میری تصدیق کی فائدہ اٹھایا نجات حاصل کی۔ اور جسنے تکذیب کی میری
صحبت کو جھٹلایا وہ دنیا و آخرت مین عذاب کیا جائیگا۔ معرفت الٰہی کے اسباب مین سے
اس سے ترک نزاع ترک اعتراض اور اسکی تدبیر سے رضامندی ہے اسی لئے مالک بن دینار
نے اپنے بعض مریدون سے کہا تھا کہ اگر تو معرفت الٰہی چاہتا ہے تو اسکی تدبیر و تقدیر سے رضامند
رہ۔ اپنے نفس۔ ہوا طبیعت اور ارادہ کو ان دونون مین اس کا شریک نہ بنا۔ اے تندرستو
اعمال سے فارغ رہنے والو۔ تم کو خدا سے کونسی چیز بچا سکتی ہے۔ اگر اس پر تمہارے دل مطلع
ہو جائین تو تم بہت حسرت و ندامت کرتے رہو۔ لوگو بیدار ہو جاؤ۔ اے قوم تم عنقریب
مرنے والے ہو۔ اس سے پہلے کہ تم پر رویا جائے اپنے نفسون پر رویا کرو۔ تمہارے گناہ بکثرت ہین
اور انجام نامعلوم۔ تمہارے دل حب دنیا اور حرص کے باعث مریض ہین۔ زہد۔ ترک۔ اور
خدا کی طرف متوجہ ہونے سے انکی دوا کرو۔ دین کی سلامتی راس المال اور نیک اعمال
منافع ہین۔ جو چیز تم کو سرکش کردے اسکی طلب چھوڑدو۔ اور جو کافی ہو اس پر قناعت کرو

عاقل کسی چیز سے خوش نہین ہوتا۔ اُسپر حلال کا حساب رہیگا اور حرام کا عذاب ہوگا۔ تم مین اکثر عذاب و حساب کو بھولے ہوئے ہین اسے لڑکے جب تیرے آگے دنیا کی کوئی ایسی چیز آئے کہ جس سے تیرا دل ڈرتا ہو تو اُسے چھوڑ دے۔ لیکن تیرے پاس دل ہی نہین۔ تو تو مجسم نفس طبیعت اور ہوا ہے۔ اہل دل کی صحبت مین رہ تاکہ تو خود اہل دل ہو جائے۔ تجھے ایک شیخ۔ حکیم۔ حکم آلہی پر عمل کرنے والے کی ضرورت ہے جو تجھے درست کرے تعلیم دے نصیحت کرے۔ اے کل شے کو لاشے کے مقابلہ مین بیچنے اور لاشے کو کل شے کے مقابلہ مین خریدنے والے۔ تو نے دنیا کو آخرت کے ساتھ خریدا۔ اور آخرت کو دنیا کے مقابلہ مین بیچدیا۔ تو ہوس در ہوس۔ عدم در عدم۔ جہل در جہل ہے۔ بلا تفتیش و بلا احتساب و بلا سوال۔ اور بلا نیت و بلا امر و بلا فعل جانوروں کی طرح کھاتا رہتا ہے۔ مومن مباح شرعی کھاتا ہے۔ وَلی دلکی طرف سے کھانے نہ کھانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور ابدال کسی چیز کا فکر ہی نہین کرتے۔ بلکہ اشیاء خود اُنپر اپنا اثر کرتی ہین اور وہ عالم غیب و فنا مین خدا کے ساتھ رہتے ہین ولی قائم بالامر اور ابدال مسلوب الاختیار ہوتے ہین۔ اور یہ سب حدود شرع کی حفاظت کا طفیل ہے۔ اپنے سے اور خلق سے فنا ہونے والا حدود شرع کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ پھر دریائے قدرت مین گر پڑتا ہے۔ موجین کبھی اُسکو بلند کرتی ہین کبھی پست۔ کبھی کنارہ پر ڈالدیتی ہین کبھی منجدھار مین۔ وہ اصحاب کہف کی طرح ہوجاتا ہے جنکی نسبت اللہ تعالےٰ کا قول ہے کہ ہم اُنکو دہنے بائین کروٹین دلاتے ہین۔ نہ اُنھین عقل ہے نہ تدبیر نہ حس و ادراک۔ وہ بیت لطف و قرب مین ظاہری و باطنی آنکھین بند کیے پڑے ہین۔ اسیطرح اس مقرب نے اپنے دلکی آنکھین ماسوے اللہ سے بند کر رکھی ہین۔ اس لیے اسی کیواسطے اُسی کی مدد سے دیکھتا۔ اور اُسی سے سنتا ہے۔ آلہی ہمکو ماسوے سے فنا اور اپنے ساتھ موجود کر۔ اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تیئسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ ذیحجہ سنہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ دل زنگ آلودہ ہوجاتے ہین۔ انکی جلا قرآن پڑھنا۔ موت کا ذکر اور مجالس ذکر مین حاضر ہونا ہے۔ دلپر زنگ لگتا ہے اگر آدمی پیغمبر علیہ السلام کے فرمان سے اسکا تدارک کرتا رہا تو خیر ورنہ زنگ سیاہی کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ نور سے دور رہنے کیوجہ سے دنیا کی محبت اور اُسکے بلا تقوے جمع کرنے کے باعث دل کالا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جو جب دنیا کو دلمین جگہہ دیتا ہے اُس کا تقوے زائل ہوجاتا ہے۔ اور اُسے حلال و حرام سے جمع کر لیتا ہے۔ تیج

کرنے مین اُس کی تمیز۔ خدا سے حیا اور مراقبہ جاتا رہتا ہے۔ اے قوم حق کا فرمان قبول کرو۔ وہ جو
دوا فرمائی ہے۔ اُس سے دلون کا زنگ دور کردو۔ تم مین کوئی بیمار ہو اور طبیب کچھ دوا بتادے
تو بلا استعمال مریض کو جینا دشوار ہو جائے گا۔ خلوتون اور جلوتون مین خدا سے مراقبہ کرو۔ اُس کو اپنی
طرف آنکھون کے آگے رکھو گویا دیکھ رہے ہو۔ اگر تم نہین دیکھتے تو وہ دیکھ رہا ہے۔ جو دل سے
خدا کو یاد کرتا ہے وہ فے الواقع ذاکر ہے۔ اور جو دل سے یاد نہین کرتا وہ ذاکر نہین۔ زبان دل کی
غلام اور اُس کی تابع ہے۔ وعظ ہمیشہ سنا کر۔ کیونکہ دل وعظ سے الگ ہو کر اندھا ہو جاتا ہے
ہر حال مین امر الٰہی کی تعظیم یہی توبہ ہے۔ اسی لئے بعض مشائخ کا قول ہے۔ کہ دو کلمون مین تمام
خوبیان منحصر ہین۔ (۱) امر الٰہی کی تعظیم (۲) دوسرے مخلوق پر شفقت۔ جو امر الٰہی کی تعظیم اور مخلوق
پر شفقت نہین کرتا وہ خدا سے بعید ہے۔ خدا نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسے رحم کرو تاکہ مین تم پر
رحم کرون۔ مین رحیم ہون۔ جو رحم کرتا ہے اُس پر رحم کیا کرتا ہون اور جنت مین جگہ دیتا ہون۔ رحم کرنے والون
کو مبارک باد۔ تمہاری عمر تو اس مین ضائع ہو گئی کہ لوگون نے کھایا تمنے بھی کھایا۔ انہون نے پیا
تمنے بھی پیا۔ انہون نے پہنا تمنے بھی پہنا۔ انہون نے جمع کیا تمنے بھی کیا۔ جو فلاح کا ارادہ کرے
اپنے نفس کو محرمات۔ شبہات اور خواہشون سے روکے امر الٰہی بجالائے منہیات سے باز
رہے۔ اور تقدیر کی موافقت پر صبر کرے۔ اہل اللہ خدا کے ساتھ صبر کرتے ہین۔ خدا سے تغیر نہ
کرتے اُسکے لئے اور اُسکی راہ مین صبر کرتے ہین۔ اُسکے ساتھ رہنے کیلئے صابر اور اُسکے قرب کے تشنہ
ہین۔ وہ اپنے نفسون۔ خواہشون۔ اور طبیعتون کے گھر سے نکل گئے ہین۔ شرع کو اپنے ساتھ
لے لیا ہے اور خدا کی طرف چلے گئے ہین۔ آفتین۔ اہوال۔ مصیبتین۔ غم۔ رنج بھوک پیاس۔ ننگا پن
ذلت۔ خواری۔ اُنکا استقبال کرتی ہے مگر وہ اپنی سیر سے واپس نہین ہوتے۔ اور اپنی مصیبتون
کے باعث ان مین تغیر نہین ہوتا۔ بلکہ آگے بڑھتے چلے جاتے ہین۔ چلنے سے نہین تھکتے یہ لوگ
دل اور جسم کے باقی رہنے تک اسی حال مین رہتے ہین۔ اے قوم خدا سے ملنے کے لئے تحمل کرو
اور ملنے سے پہلے اُس سے شرماؤ۔ مومن پہلے خدا سے شرماتا ہے۔ پھر مخلوق سے۔ مگر ہان جو
بات دین یا حد شرع کے تجاوز سے متعلق ہو اس مین حیا کرنی حلال نہین۔ بلکہ خدا کے دین مین بے
شرم رہے اُس کی حدین قائم رکھے۔ احکام بجالائے۔ خدا کے دین مین یہ نہ چاہے کہ تمکو یہ شخص
مہربانی تمہاری گرفت نہ کرے جو صحیح طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو جاتا ہے خدا اُسکو اپنی
زرہ اور خود پہنا دیتا ہے اپنی تلوار اُس کے گلے مین ڈال دیتا ہے۔ اپنے آداب اور اخلاق و علم
سے اُسے عنایت کرتا ہے۔ وہ آپ سے نہایت خوش رہتا ہے۔ اور کیون نہو وہ اپنی اُمت مین
سے ہوتا ہے اور اُسپر خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ پھر اُسے امت مین نائب رہبر اور اپنے دروازہ

کی طرف داعی بنالیتا ہے وہی داعی ورہبر ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد
خدا نے آپ کی امت میں نائب پیدا کردیئے ہیں جو آپ کے قائم مقام ہیں مگر ایسے لوگ کڑوں
کروڑوں میں ایک آدھ ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کے رہبر انکی ایذا پر صابر۔ اور ان کے دائمی خیرخواہ
ہیں۔ منافقوں اور فاسقوں کے آگے تبسم کرتے ہیں۔ اور ہر حیلہ سے یہ چاہتے ہیں کہ انکو مدارات
سے نجات دیکر خدا کے دروازہ کی طرف لے جائیں۔ اس لئے بعض مشائخ کا قول ہے۔
کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنستا ہے۔ اور یہ دکھاتا ہے کہ گویا اسے پہچانتا نہیں حالانکہ عارف
اس کے دین کے اجڑنے سے باخبر۔ اس کے چہرے اور دل کی سیاہی۔ اس کے کینہ اور کدورت کو خوب
پہچانتا ہے۔ فاسق و منافق کو یہ گمان ہے کہ ہمارا حال اسپر مخفی ہے۔ وہ نہیں نہیں پہچانتا۔
یہ بات نہیں۔ کیونکہ ان دونوں کے لئے کوئی بزرگی نہیں ہے۔ وہ عارف سے چھپے ہوئے
نہیں۔ عارف ان کو اپنی الٰہی نظر۔ کلام اور حرکت سے پہچانتا ہے۔ اور بلاشک اپنے ظاہر و باطن
سے معلوم کرلیتا ہے۔ افسوس تم یہ خیال کرتے ہو کہ صدیقین اور عمل کرنے والے عارفین سے
مخفی ہو۔ لوٹے ہیں اپنی عمر کہاں تک ضائع کیے جاؤ گے اے گمراہو اسے ڈھونڈو جو تم کو راہ آخرت
دکھائے۔ اللہ اکبر تم پر نگہبان ہے۔ اے مردہ دلو۔ اسباب کے ساتھ شرک کرنے والو۔ اپنے
طاقتوں قوتوں۔ معاش۔ راس المال شہر کے بادشاہوں اور حاکموں کو جن کی طرف جاتے ہو
بتوں کی طرح پوجنے والو۔ یہ سب چیزیں خدا سے محجوب ہیں۔ جو نفع و ضرر کو غیر اللہ کی طرف سے
خیال کرتا ہے وہ خدا کا بندہ نہیں بلکہ جس کی جانب سے خیال کرتا ہے اسی کا بندہ ہے ایسا آدمی
آج غضب اور حجاب کی آگ میں ہے کل دوزخ کی آگ میں ہوگا۔ خدا کی آگ سے متقی۔ موحد مخلص
اور تائب ہی سالم رہیں گے۔ اول دلوں سے توبہ کرو۔ پھر زبانوں سے۔ توبہ گردش زمانہ کا
بدل دینا ہے۔ تو اپنے نفس ہوا۔ شیطان۔ اور برے دوستوں کی گردش کو بدل ڈال۔ جب
تو توبہ کرے گا تو گویا اپنے کان آنکھ۔ زبان۔ دل اور تمام اعضا کو بدل دے گا۔ اپنے کھانے
پینے کو حرام اور شبہ کی کدورت سے صاف کردے گا۔ طرز معاش اور بیع و شرا میں احتیاط
کرلے گا۔ اور اپنے مولا کو اپنا تمام مقصود سمجھے گا۔ تو عادت کو چھوڑ کر اس کی جگہ عبادت
کو قائم کرلے گا۔ گناہ کو زائل کرکے طاعت کو اس کی جگہ رکھے گا۔ پھر صحت شریعت اور اسکی
شہادت سے تو حقیقت میں مضبوط ہوجائے گا۔ کیونکہ جس حقیقت پر شریعت گواہی نہ دے
وہ زندیقیت ہے۔ جب تو درست ہو جائے گا تو بری عادتوں اور تمام مخلوق کی ملاقات
سے فنا حاصل ہوگی۔ اسوقت تیرا ظاہر محفوظ اور باطن خدا کے ساتھ مشغول ہوگا۔
اس کے تمام ہونے کے بعد اگر ساری دنیا تیرے پاس آجائے۔ اور اگلی پچھلی تمام مخلوق

تیرے تابع ہو تو تجھے ضرر دے گی اور خدا کے دروازہ سے پھیر دے گی۔ کیونکہ تو اُسکے ساتھ دائم
اسپر متوجہ اُس سے مشغول اسکے جلال وجمال پر نظر ڈالنے والا ہے جب اسکے جلال کو دیکھتا ہے
مضطرب ہوتا ہے اور جب جمال پر نگاہ ڈالتا ہے اکٹھا ہوجاتا ہے۔ جلال کے نظارہ کے وقت ڈرتا
اور جمال کے نظارہ کے وقت امیدوار رہتا ہے۔ رویت جلال کے وقت مٹتا اور رویت
جمال کے وقت قائم ہوجاتا ہے۔ وہ بڑا خوش نصیب ہے جسنے اس کھانے کو چکھ لیا
الٰہی ہمین اپنے قرب کا کھانا اور اُنس کی شراب عنایت کر دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چوبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین ذی الحجہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

خدا کی تدبیر اور علم مین اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کو شریک نکرو۔ اپنے اور غیر کے
معاملہ مین اُس سے ڈرو۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافق ہو
خدا کے معاملہ مین مخلوق سے موافقت نکر۔ جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو جڑا وہ جڑ گیا۔ خدا کے
نیک بندون سے اسکے ساتھ موافقت کرنا سیکھو سیکھ اور عمل کر۔ پھر غیر کو سکھا۔ تونے جب
سیکھ کر عمل کیا تو علم خود تیری طرف سے کلام کرے گا اور تو اگر ساکت رہے گا تو زبان علم سے
کہین زیادہ زبان عمل کے ساتھ کلام کرسکے گا۔ اسی لیے بعض مشائخ کا قول ہے کہ جس کا
دیکھنا تجھکو نافع نہین اُس کا وعظ بھی نفع نہین دیسکتا۔ عالم باعمل کے علم سے وہ خود بھی
فائدہ اُٹھاتا ہے اور غیر بھی۔ کیونکہ اللہ تعالے اُن احوال کے اندازہ سے جو میرے پاس
حاضر ہین مجھے گویائی عنایت کردیتا ہے۔ ورنہ مجھہ مین تم مین عداوت ہے۔ میری آبرو
اور مال تمہارے لیے ہے۔ میرے پاس کچھہ نہین اور اگر کچھہ ہے تو مین تم کو اُس سے روکتا
نہین۔ مجھہ مین تم مین نصیحت کے سوا اور کچھہ نہین۔ خدا کے لیے نصیحت کرتا ہون۔ اسکے
لیے نہین۔ تقدیر سے موافقت کر۔ ورنہ تجھے ریزہ ریزہ کردے گی۔ اسکے اختیار کے مطابق
اسکے ساتھ ساتھ چل۔ ورنہ تجھکو ہلادیگی۔ اسکے آگے گھٹنون کے بل بیٹھ جا۔ تاکہ رحم کرکے تجھکو
اپنے پیچھے سوار کرلے۔ اہل اللہ کی ابتدا کسب حلال ہے۔ دنیا مین سے بقدر حاجت مشروع
کے ہاتھ سے لیتے ہین۔ یہانتک کہ جب اُنکے ظاہری اسباب کسب سے عاجز ہوجاتے ہین اور
توکل دلون پر مہر لگاتا اور اعضا کو قید کردیتا ہے تو اُن کا دنیوی حصہ بقدر کفایت وخوشگوار
بلا محنت ومشقت اُن کے پاس آتا ہے۔ خدا کا مقرب آخرت مین بلا ارادہ خود جنت کی نعمتون سے
بہرہ پاتا ہے۔ کیونکہ وہ امین حق کا موافق ہے۔ جیسا کہ قسمت دنیوی مین اُس سے موافق تھا

خدا دنیا و آخرت میں اُسکے پورے حصے دیتا ہے کیونکہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے اے لڑکے
تو اپنی ہمت کے مطابق عطا کیا جائیگا۔ دل کے ساتھ ما سوے اللہ سے دور ہو تاکہ اُس سے قریب
ہو جائے۔ اپنی ذات اور مخلوق کیطرف سے مرجا۔ اسوقت تجھ میں اور خدا میں پردے اُٹھ جائینگے۔
اگر کوئی یہ کہے کہ میں کیونکر مروں تو میں کہونگا کہ اپنے نفس۔ ہوا۔ طبیعت عادات مخلوق اور اُن کا
اسباب کی متابعت سے مرجا۔ اُن سے امید نہ رکھ۔ اُنکے ساتھ شرک کو اور غیر اللہ سے کسی چیز کی طلب کو
چھوڑ دے۔ اپنے تمام اعمال میں رضائے آلہی کی نیت رکھ۔ طلب نعمت نکر۔ اُسکی تدبیر قضا۔ اور
افعال سے رضامند رہ۔ جب تونے ایسا کیا تو اپنے سے مرگیا۔ اور اُسکے ساتھ جی اُٹھا۔ اسوقت تیرا
دل اُسکا مسکن ہو جائیگا وہ جسطرح چاہے گا اسے پھیر دیگا کعبۂ قرب میں اُسکے پردوں سے جالگیگا
اُسکی یاد میں ما سوے اللہ کو بھول جائے گا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جنت کی کنجی ہے۔ آج محض
قول ہے۔ اور کل تیرے اپنی ذات اور غیر۔ اور جمیع ما سوے سے فنا ہو جانے اور حد شرع کی حفاظت
سے۔ خدا کا قرب اہل اللہ کی جنت اور اُس کا بعد اُن کے حق میں دوزخ ہے وہ اسی جنت کی
امید رکھتے اور اسی دوزخ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ دوزخ کے لیے اُن کے پاس کھوٹ ہی
کیا ہے کہ اُس سے ڈریں۔ وہ خود مومنوں سے استغاثہ کرتی اور اُن سے بھاگتی ہے۔ پھر
خدا کے خالص دوستوں سے کیونکر نہ بھاگے گی۔ دنیا و آخرت میں مومن کا بہت ہی اچھا حال ہے
وہ اسباب کے معلوم کرنے کے بعد کہ خدا اُس سے رضامند ہے اُسکی پروا ہی نہیں کرتا کہ
دنیا میں کس حال سے رہا۔ وہ جہاں گرا اپنی تقدیر کا اُٹھا لیا اور اُس سے رضامند ہو گیا۔ جدھر
منہ کیا خدا کے نور سے دیکھا اُسکے پاس اندھیرا نہیں ہے۔ اُسکے تمام اشارے خدا کی طرف ہیں اور
پورا بھروسا اور توکل اُسی پر ہے۔ مومن کی اذیت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے
بدن میں زہر اور اُسکے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ تعالےٰ کی ذات اور اُسکے خواص سے
ناواقف۔ اُسکی غیبت کا مزہ نہ چکھ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے۔ خبردار خبردار ہرگز ہرگز اُنکی برائی
کے درپے نہو۔ اُنکے لیے غیرت کرنے والا موجود ہے۔ اے منافق۔ نفاق کا شاک تیرے دل سے
متعلق ہے۔ اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک ہو گیا ہے۔ ہر حال میں توحید و اخلاص کا استعمال
کیا کر شفا پائے گا اور تیرا شک جاتا رہے گا۔ تم اکثر حدود شرع کو توڑتے۔ تقوے کی زرہ کو
پھاڑتے۔ توحید کے کپڑوں کو ناپاک کرتے اور جمیع افعال و اقوال میں خدا کو اپنے اوپر غضبناک
کرتے ہو۔ تم میں جب کوئی فلاح پاتا اور عمل نیک کرتا ہے تو وہ عجب اور مخلوق کے دکھاوے
اور اُن سے طلب تعریف کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔ تم میں جو کوئی خدا کی عبادت کرنی چاہے
تو مخلوق سے الگ رہے۔ کیونکہ اُن کا اعمال کو دیکھ لینا انھیں باطل کرنے والا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام

مریدی بیٹے کو آپ نے فرمایا یکسوئی لازم کر لو کیونکہ وہ عبادت اور تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے۔
اول ایمان کو۔ پھر ایقان کو۔ پھر فنا ہو کر نہ اپنے ساتھ نہ غیر کے ساتھ بلکہ خدا کے ساتھ موجود ہونے کو لازم
کر لو بحضوریت محافظت حدود۔ مع رضا پیغمبر علیہ السلام و رضائے قرآن مجید ہونا چاہیے جو اسکے
سوا ہے اسکے لیے بزرگی نہیں۔ یہ جو کچھ مصاحف اور الواح میں ہے خدا کا کلام ہے۔ اس کا ایک
سرا خدا کے ہات میں ہے ایک ہمارے ہات میں۔ اللہ تعالی کی اسکی طرف منقطع ہوجانے اور
اس سے تعلق پکڑنے کو لازم کرلے وہ دنیا و آخرت کی محنت سے کافی۔ موت و زندگی میں تیرا [illegible]
اور ہر حال میں تجھے مکروہات کا دافع ہوگا۔ اس سیاہی کو جو سفیدی پر ہے لازم کرلے۔ اسکی خدمت
کرتا کہ یہ تیری خدمت کرنے لگے۔ اور تیرے دل کا ہات پکڑ کے خدا کے آگے جا کھڑا کرے۔ اس پر
عمل کرنا تیرے دل کے دونوں بازوؤں میں پر نکال لائے گا۔ اور اڑا کر خدا کے پاس پہنچا دے گا۔
اے کمل پوش۔ پہلے بشر کے لیے عمل ہیں۔ پھر دل کے لیے۔ پھر نفس کے لیے۔ پھر بدن کے لیے۔
زہد کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ [illegible] ظاہر سے باطن کی طرف انتقال کرتی ہے۔ جب سر صاف
ہوگا تو دل اور نفس اور تمام اعضا اور طعام و لباس اور جمیع احوال کی جانب اسکی صفائی متعدی
ہوجائے گی۔ اول گھر کا اندرونی حصہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ جب اسکی عمارت کامل ہوجاتی ہے تو دروازہ
کی تعمیر کیطرف رجوع ہوتا ہے۔ ظاہر بلا باطن ہیچ ہے۔ خلق بلا خالق ہیچ ہے۔ دروازہ بلا دار
ہیچ ہے۔ ویرانہ پر قفل لگانا ہیچ ہے۔ اے دنیا بلا آخرت اے خلق بلا خالق۔ تو جس مشغلہ میں ہے
یہ قیامت کے دن نفع نہ دے گا۔ بلکہ ضرر پہنچائے گا۔ یہ سامان جو تیرے پاس ہے تجھے [illegible]
ریا۔ نفاق۔ معاصی۔ تیرا اسباب ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ بازار آخرت میں رواج نہ پائے گی
اسلام سے دوستی کر۔ پھر لے۔ اسلام استسلام سے مشتق ہے۔ تو خدا کا کام اور اپنا نفس اسکے
سپرد کر دے۔ اور اسی پر بھروسا کر۔ اپنی قوت و طاقت کو بھول جا۔ اور دنیا میں سے جو کچھ تیرے
پاس ہے اسکی طاعت میں خرچ کر۔ نیکیاں کر۔ اور انھیں خدا کے سپرد کر کے بھول جا۔ تیرا ہر عمل
خالی اخروٹ ہے۔ جو عمل اخلاص سے خالی ہے بے مغز اور نرا چھلکا ہے۔ کھوکھلی لکڑی ہے۔
جسم بلا روح یا صورت بلا معنے ہے۔ اور یہ منافقوں کا کام ہے۔ اے لڑکے کل مخلوق آلہ
اور اللہ تعالے صانع اور ان میں تصرف کرنے والا ہے۔ جسنے اسے دیکھ لیا وہ آلہ کی قید سے چھوٹ
گیا۔ اور اسنے تصرف کرنے والے کو دیکھ لیا۔ مخلوق کے ساتھ ٹھیرنا رنج اور تکلیف اور کربت
اور خدا کے ساتھ ٹھیرنا فرحت خوشی اور نعمت ہے۔ تو متقدمین کے رستہ سے الگ ہے۔ تجھ میں ان کی
کچھ نسبت ہی نہیں۔ تو نے اپنی رائے پر قناعت کی ہے۔ اور کوئی ایسا استاد نہیں بنایا جو
تجھے کچھ معلوم کرائے اور ادب دے۔ اے رستہ سے الگ ہونے والے۔ اے شیاطین الانس

جن سے کھیلوے - اسے نفس دہوا اور طبیعت کے بندے تجہیر افسوس - تو گونگا ہوگیا ہے مضاف فرما دیکر - اسکی طرف ندامت اور عذر کے قدمون سے چل - تاکہ تجکو دشمنون کے ہاتہون سے الگ دے - اور دریائے ہلاکت کے بھنور سے نکالے - تو جس مشغلہ مین ہے اسکی بابت سوچ اس کا چہوڑنا تجہپر آسان ہے - تو تجہپر غفلت کے سایہ مین ہے - اسکے سایہ سے نکل - تو سورج کی روشنی کو دیکھ چکا اور رستہ معلوم کرچکا ہے - غفلت کا درخت جہالت کے پانی کو بیداری و معرفت کا درخت فکر کے پانی سے - توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے - اور محبت کا درخت موافقت کے پانی سے بڑہتا ہے - اے لڑکے جس حال مین تو بچہ یا نوجوان لڑکا تھا تو تیرے لیے کوئی نہ کوئی عذر تھا - اب چالیس برس کا ہوگیا بلکہ اس سے بہی تجاوز کرگیا ہے مگر بچون کے سے کہیل کہیلتا ہے - جاہلون کے میل جول - عورتون بچون کی خلوت سے پرہیز کرتے پرہیزگار مشایخ کے پاس بیٹھ - اور نوجوان جاہلون سے بھاگ - لوگون سے علیحدہ ہوکر کہڑا ہو - اور جو تیرے پاس آئے اس کا طبیب بنجا - مخلوق پر اسطرح شفقت کر جسطرح باپ بیٹے پر کرتا ہے - خدا کی طاعت زیادہ کیا کر کیونکہ اسکی طاعت اس کا ذکر ہے - پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - جسنے خدا کی اطاعت کی اُسی نے اُس کا ذکر کیا - گو اس کا نماز روزہ اور تلاوت قرآن کم ہو - اور جسنے اسکی نافرمانی کی وہ گویا اُسے بھول گیا - اگرچہ اُس کا نماز روزہ اور پڑہنا بکثرت ہو - مومن خدا کا مطیع - اُس کا موافق اسکے ساتھ صابر ہوا کرتا ہے - وہ اپنے مزے - کلام - کہانے پہننے - اور تمام تصرفات مین اسی کے پاس ٹہیرتا ہے - اور منافق کسی حال مین ان چیزون کی پروا نہین کرتا - اے لڑکے اپنے امر مین سوچ - اور جو چیز تجہ مین نہو اسے اپنے نفس مین حاصل کر - تو نہ صادق ہے نہ صدیق - نہ محب نہ موافق - نہ رضامند نہ عارف - حالانکہ خدا کی معرفت کا مدعی ہے - مجہے بتا کہ اسکی معرفت کی علامت کیا ہے - تو اپنے کونسی حکمتین اور انوار دیکھتا اولیاء اللہ اور ابدال کی کیا علامت ہے - تجہے گمان ہے کہ جو کسی چیز کا دعوے کرے گا تسلیم کرلیا جائیگا اور اُس سے گواہ طلب نہون گے اور اُس کا دینار کسوٹی پر نہ لگایا جائیگا عارف باللہ کی صفات مین سے ایک یہ ہے کہ وہ آفات پر صبر اور قضا و قدر سے رضامندی کا اظہار کیا کرتا ہے - اور یہ صبر اپنے اور اہل و عیال اور تمام مخلوق کے حق مین بہرحال اسے نصیب ہوتا ہے اے لڑکے خدا کی اور غیر کی محبت ایک دل مین جمع نہین ہوتی - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا نے کسی آدمی مین دو دل نہین رکھے - دنیا اور آخرت - خالق اور مخلوق جمع نہین ہوا کرتے - فانی چیزون کو چہوڑ دے تا کہ تجکو ایسی چیز حاصل ہوجائے جو فنا

نہیں ہوتی - اپنی جان و مال کو صرف کر - تاکہ جنت حاصل ہو - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا نے مومنوں سے جنت کے بدلے میں اُن کے جان و مال کو خرید لیا ہے - پھر اپنے دل سے زہد ما سوائے اللہ حاصل کر تاکہ اس کا قرب ہاتھ لگے - اور تو دنیا و آخرت میں اس کا مصاحب رہے - اے خدا کے دوست جس طرف تقدیر الٰہی پھرے تو بھی پھر جا - اور اپنے دل کو جو خدا کا گھر ہے پاک کر - انہیں ما سوائے اللہ سے تیار ڈھوڈے - اور توحید و اخلاص و صدق کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر بیٹھ جا اور اُسے خدا کے سوا اور کسی کے لیے نہ کھول - اور دل کے کسی کونے کو بجز خدا کے کسی چیز سے نہ روک - اے کھلنڈرو میرے پاس کھیل نہیں - اے بے مغزو میرے پاس مغز ہی مغز ہے میرے پاس اخلاص بلا نفاق اور صدق بلا کذب ہے - اللہ تعالےٰ تمہارے دلی اخلاص اور تقوے کا خواہاں ہے - وہ تمہارے ظاہرا اعمال کو نہیں دیکھتا - چنانچہ خود فرماتا ہے تمہاری قربانی کے گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتے - بلکہ اس کو تمہارا تقوے پہنچتا ہے - اے بنی آدم دنیا اور آخرت میں جو کچھ ہے تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے - تمہارا شکر کیا ہوا - اور تقوے کہاں جاتا رہا - انکی طرف تمہارا اشارہ اور خدمتیں کیا ہوئیں - تمکو نہیں - اور ایسے عمل نکرو جنمیں روح نہ ہو - اعمال کی روح اخلاص ہے

پچیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسویں ذیحجہ ۵۴۵ھ میں فرمایا

عیسےٰ سے مروی ہے کہ آپ خوشبو سے ناک بند کر لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دنیا میں سے ہے - یہ تم پر حجت ہے - اے اقوال و افعال کے ساتھ زہد کا دعوے کرنے والو - تم نے زہد کے کپڑے پہن لیے ہیں - اور تمہارے دل دنیا کی رغبت اور حسرت سے بھرے ہوئے ہیں اگر تم یہ کپڑے اتار کر اپنی دلی رغبت ظاہر کر دیتے تو تمہارے لیے اچھا ہوتا - اور تم کو نفاق سے دور کر دیتا - سچے زاہد کے پاس اُس کا ازلی حصہ آتا ہے اور وہ اُسے لے لیتا ہے - اُس کا ظاہر اس سے متلبس ہوتا ہے - اور دل ہر شے کے متعلق زہد پر ہوتا ہے اسی لیے ہمارے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا میں تین چیزیں مجھے محبوب ہیں (۱) خوشبو (۲) عورتیں - (۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے - باوجودیکہ آپ ان تمام اشیاء کے متعلق زاہد تھے لیکن ان کا محبوب ہونا تقدیری امر تھا کہ علم الٰہی اسکی طرف سبقت کر چکا تھا آپ ان کو امر الٰہی بجا لانے کے لیے لیتے تھے کیونکہ خدا کا حکم بجا لانا طاعت ہے پس تو جو شخص اپنے ازلی حصہ کو اس طریق سے لے گا وہ طاعت ہی میں ہے گو لیتا ہر دنیا کے متلبس معلوم ہوتا ہو - اے سخت جاہل زاہدو - سنو - تصدیق کرو - تکذیب نکرو - اسے سیکھو

تاکہ اپنے جہل سے تقدیر کا رد نہ کرنے لگو۔ علم سے بے بہرہ رہنے والا اپنی رائے کے سبب بے پروا ہو جاتا
اپنے نفس ہوا اور شیطان کا کہا قبول کر لیتا ہے ایسا آدمی شیطان کا بندہ اور اس کا تابع ہے
اس نے شیطان کو اپنا پیر و مرشد بنا رکھا ہے۔ اے جاہلو۔ اے منافقو۔ تمہارے دل کس قدر ظالم
خوشبوئیں کسقدر سڑی ہوئی۔ زبانیں کسقدر فضول گو ہیں۔ اپنی حالت سے توبہ کرو۔ خدا اور
اسکے اولیاء کے باب میں طعن کرنا چھوڑ دو۔ اولیاء وہ ہیں کہ خدا اُن کو چاہتا ہے اور وہ خدا کو
ازلی حصے لیتے ہیں اُن پر اعتراض نکرو۔ کیونکہ خدا کے حکم سے لیتے ہیں۔ نفس کی خواہش سے
نہیں لیتے۔ وہ خدا کی محبت۔ اسکی طرف شوق۔ ماسوے سے زہد۔ اور بظاہر و باطن ہر چیز
اعراض کرتے ہیں۔ نہایت سخت ہیں۔ لیکن ان کو ازلی حصہ لینا جسکی طرف علم الٰہی سبقت
کر چکا ہے ضرور ہے۔ ان کا دنیا میں قیام۔ اور بقا۔ اور اپنا حصہ لے لینا اور خدا کی تکذیب کرنیوالوں
کو دیکھنا ان کے لیے بہت بڑی آزمایش ہے اے لڑکے تو جب تک اپنے نفس و ہوا کے
ساتھ قائم رہے مخلوق سے کلام کرنا چھوڑ دے۔ کلام کی جانب سے مر جا۔ خدا جب کسی امر کیلئے
چاہے گا تجھے خود بخود تیار کر دے گا۔ جب چاہے گا تجھے زندہ۔ اور اہل اور ثابت کر دیگا۔ ظاہر کرنیوالا
وہ ہے تو نہیں۔ اپنے نفس۔ کلام۔ اور تمام احوال کو اُسکی تقدیر کیطرف سونپ دے۔ اور
اُسکے لیے عمل میں مشغول ہو جا۔ تو عمل بلا کلام۔ اخلاص بلا ریا۔ توحید بلا شرک۔ گمنامی بلا ذکر
خلوۃ بلا جلوۃ اور باطن بلا ظاہر بنجا۔ اور باطن میں مشغول ہو۔ اے چھوٹے۔ بیدار ہو۔ تو
خدا کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ ہم تجھی کو پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ خطاب حاضر
کے لیے ہے۔ یعنی تو میرے پاس موجود ہے۔ اے میرے حال کو جاننے والے تو مجھ سے قریب
اے مجھپر گواہ تو حاضر ہے۔ نماز اور غیر نماز میں اسی نیت سے اور اسیطرح اسے خطاب کرو۔ آنحضرت
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ خدا کی عبادت اسطرح کر کہ گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے تو اُسے
نہیں دیکھتا تو وہ تجکو دیکھتا ہے اے لڑکے اپنے دل کو اکل حلال سے صاف کر تو اپنے خدا کو
پہچان جائے گا۔ اپنے کھانے کپڑے۔ اور دل کو صاف کر۔ تو خود صاف ہو جائے گا۔ تصوف
لفظ صفا سے مشتق ہے۔ اے صوف پہننے والے سچا صوفی اپنے دل کو ماسوے اللہ سے
صاف کیا کرتا ہے۔ یہ چیز کپڑے رنگنے۔ منہ زرد کرنے۔ کیفیتیں جمع کرنے۔ حکایات صالحین
بیان کرنے تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیاں ہلانے سے نہیں آتی۔ بلکہ خدا کی طلب میں صدق
دنیا میں زہد۔ مخلوق سے دل جدا کرنے اور ماسوے اللہ سے الگ ہو جانے کے باعث حاصل
ہوتی ہے۔ بعض مشایخ کا قول ہے کہ میں نے بعض بعض راتوں میں یہ دعا کی۔ الٰہی جو چیز
مجکو نفع دے اور تجکو ضرر نہ دیکے اُس سے مجھے محروم نکر۔ میں نے اس دعا کو بار بار مانگا۔ اور

پھر سو رہا - خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے تو بھی اُس عمل سے باز رہ جو تجھکو
نفع دے اور اُس سے پرہیز کر جو تجھے ضرر پہنچائے - پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ اپنی نسبت کو درست
کر لو - جس کا آپکے ساتھ اتباع درست ہو گیا اُسکی نسبت صحیح ہو گئی - فقط یہ کہنا کہ مین آپکی امت مین ہون
یا انتساب نافع نہین ہو سکتا - جب اقوال و اعمال مین تم ان کے پیرو ہو جاؤ گے تو آخرت مین
اُنکے ساتھ رہو گے - کیا تم نے خدا کا یہ قول نہین سُنا کہ جو کچھ رسول تم کو دے اُسے لے لو -
اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو - جس چیز کا آپ نے حکم کیا ہے اُسے بجا لاؤ - اور جس سے
منع فرمایا ہے اُس سے رُک جاؤ - پیغمبر نے تم کو دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین نفسون
اور جسمون کے ساتھ خدا کے قریب کر دیا ہے - اے زاہد تم اچھی طرح زہد نہین کرتے - نفسون
اور خواہشون کے ساتھ زہد کرتے ہو - اور اپنی رائے کو مستقل رکھتے ہو - اتباع کرو - اور
ان مشائخ کی صحبت مین رہو جو عارف باللہ عالم - عامل - اور مخلوق پر نصیحت کی زبان اور
زوال طمع کے ساتھ رجوع کرنے والے ہین - چونکہ اُن کے دل تم سے پھرے ہوئے اور خدا
کی طرف متوجہ ہین اس لیے وہ اُسکی جانب متوجہ ہوتے اور غیر سے اعراض کرتے ہین اے
لڑکے اپنی ہستی کے فنا ہونے سے پہلے دل کے ساتھ خدا کی طرف توجہ کر - تو نے فقط کلام اور تمنا
کے ساتھ صالحین کے احوال پر قناعت کر رکھی ہے - جیسا مٹھی مین پانی لینے والا جب ہاتھ
کھولدیتا ہے تو کچھ بھی نہین پاتا - تجھپر افسوس - تمنا حماقت کا جنگل ہے - پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین - تمنا سے بچو کیونکہ وہ بیوقوفی کا میدان ہے - تو اہل شر کے سے عمل کرے اور اہل
خیر کے درجات کی آرزو رکھے - جسکی امید خوف پر غالب ہوتی ہے زندیق ہو جاتا ہے اور جسکا
خوف امید سے بڑھ جاتا ہے وہ نا امید ہو جاتا ہے - سلامتی متوسط درجہ مین ہے - پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین - مومن کے خوف و رجا کو تولا جائے تو دونون برابر نکلینگے - بعض مشائخ سے
روایت ہے کہ مین نے موت کے بعد سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ آپ سے اللہ تعالیٰ
نے کیا معاملہ کیا - جواب دیا کہ مین نے اپنا ایک پانو پلصراط پر رکھا اور دوسرا جنت مین
د اُن پر خدا کا سلام ہو فقیہ زاہد اور پرہیزگار تھے - علم پڑھا اور عمل کیا - علم کا حق عمل سے ادا
کیا - اور عمل کا اخلاص سے - خدا نے اُسکی جانب قصد کے باعث انھین اپنی رضا دی -
اور پیغمبر کی متابعت کے سبب اپنی رضا عطا فرمائی - اُن پر اور تمام صالحین پر اور اُن کے ساتھ
ہم پر خدا کی رحمت نازل ہو - جو شخص پیغمبر کا اتباع نہین کرتا - ایک ہاتھ مین انکی شریعت اور
دوسرے مین کتاب اللہ کو نہین لیتا اور آپکے طریق مین ہو کر خدا تک نہین پہنچتا وہ ہلاک ہوگا -
پھر ہلاک ہوگا - گمراہ ہوگا - پھر گمراہ ہوگا - یہ دونون خدا کیطرف رہبر ہین - قرآن اللہ تعالیٰ کیطرف رہنما ہے اور حدیث پیغمبر

علیہ السلام کیطرف - الٰہی ہم ہین اسکو نفس مین دوری ڈالدے ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

چھبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چھبیسوین صحبت ۲۵ مین مقالہ فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مصیبتون کا چھپانا عرش کے خزانون مین سے ہے - اے مخلوق سے اپنی مصیبتون کا شکوہ کرنے والے تیرا شکوہ تجکو کیا نفع دیگا - مخلوق نہ نفع دیسکتی ہے نہ ضرر - تو جب اُن پر اعتماد کرے گا اور خدا کے باب مین شریک ٹھیرائے گا تو وہ تجکو دور کردین گے - اُسکے غضب مین ڈالینگے - اور اُس سے محجوب کرین گے - اے جاہل تو علم کا مدعی ہے - دنیا کو غیر خدا سے طلب کرنا تیرا جہل ہے - تو مخلوق سے شکایت کرکے سختیون سے نجات حاصل کرنی چاہتا ہے تجھپر افسوس - جب یہ حریص کتا شکار کی حفاظت سیکھ لیتا - اور اپنی حرص و طبیعت کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ پرند تعلیم کے باعث اپنی طبیعت کی مخالفت کرتا اور شکار کھا جانے کے متعلق اپنا پہلا طریقہ ترک کر دیتا ہے تو تیرا نفس بالاولے قابل تعلیم ہے - اُسے تعلیم دے اور سمجھا کہ تیرے دین کو نہ کھا جائے - اور تجکو نہ چبا ڈالے اور خدا کی اُن امانتون مین جو اُسکے پاس ہین خیانت نکرے نفس کے پاس مومن کا دین گویا اسکا گوشت اور خون ہے - تعلیم سے پہلے اُسکے ساتھ نرمی کر پھر جب وہ سیکھ لے سمجھ لے اور مطمئن ہو جائے تو جہان جائے اُسے ساتھ رکھ - کسی حال مین تجھسے وہ مطمئن ہوکر علیم عالم - اور جو تقدیر سامنے لاے اُسپر رضامند ہو جائے گا - گیہون کے میدے اور جَو کی روٹی مین فرق نکریگا - دونون کا فرق اُٹھ جائے گا - مزون سے صبر کریگا - اسکے نزدیک نہ کھانا کھانے سے بہتر ہوگا - فعل نیک اور طاعت وایثار مین تیرا موافق ہوگا - اسکی طبیعت بدلجائے گی - سخی کریم دنیا مین زاہد اور آخرت کا راغب بنجائے گا - پھر جب تو زاہد ہوگیا اور مولے کا طالب بنا تو نفس تیرے ساتھ اس کا طالب ہوگا اور تیرے دل کے ساتھ اسکے دروازہ کی طرف چلیگا اسوقت سابقہ الٰہی اگر یہ حکم دیگا کہ اسے نہ کھانے والے کھا - اور اے نہ پینے والے پی - عقلمند بیمار طبیب ہی کے ہات پاؤن کے حکم سے کھایا کرتا ہے پھر اُسکے ادب رکھنے - کھانا ماننے اور حاضر غائب حرص چھوڑنے کو نگاہ رکھا کرتا ہے - اے حریص اسے جلد باز - کھانا تیرے لیے پیدا ہو چکا ہے تیرے سوا اُسے کوئی نہین کھا سکتا - لباس - مکان - سواری جورو تیرے لیے موجود ایسا کون ہے کہ انھین لیکر کسی غیر کو دیدے یہ کیا نادانی ہے - تجھ مین نہ ثبات ہے نہ عقل نہ ایمان - نہ وعدۂ الٰہی کی تصدیق - اے بدچلن جب تو کسی کریم سے معاملہ کرے تو ادب سے رہ مزد اور اجرت نہ مانگ - تجکو بلا طلب اور بلا سوء ادب دونون چیزین ملجائین گی - وہ جب

یہ دیکھے گا کہ تو نے حرص۔ طلب اور سوء ادب کو چھوڑ دیا ہے تو تجکو تیرے ان ساتھیون سے
ممتاز سمجھے گا جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہین۔ اور تجکو فائدہ پہنچائے گا۔ اُن سے بلند مرتبہ پر پہنچائیگا
خدا اعتراض اور نزاع کا ساتھی نہین ہے بلکہ حسن ادب۔ سکون ظاہر و باطن۔ اور دوامی
موافقت کا ساتھی ہے۔ جو تقدیر کی موافقت کرتا ہے ہمیشہ خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ منافق با
عالم اسکے ساتھ قائم ہے غیر کے ساتھ نہین۔ اُس کا موافق ہے۔ غیر کا نہین۔ اسکے ساتھ زندہ ہے
اور غیر کیطرف سے مردہ ہے اسکے لڑکے جب کلام کیا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ کیا کر
اور جب ساکت ہوا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ ساکت ہوا کر۔ جو نیت کو مقدم نہین کرتا اُسکا
عمل کسی کام کا نہین۔ تو بولے یا چپ رہے ہر حال مین گنہگار ہے کیونکہ تیری نیت درست
نہین تیرا سکوت و کلام خلاف سنت ہے۔ تغیر احوال اور تنگی رزق کے وقت لقمہ کے لیے تم
خدا سے بگڑ جاتے ہو۔ اور کسی غرض کے فوت ہونے سے ایک قسم کی نعمت کے زوال سے ان
اُسکی تمام نعمتون کی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا تم مالک اور اس پر حاکم ہو۔ کہ یہ کردہ نکر۔ اور فلان
کام کیون کیا۔ اُسے اسطرح ہونا چاہیے تھا۔ یہ دوری۔ خدا کا غصہ اور اُس سے بُعد ہے۔
اے ابن آدم تو کون ہے۔ ناپاک پانی کی پیدایش ہے۔ خدا کے آگے متواضع اور ذلیل رہا کر۔
اگر تقدیر نہین ہے تو تو خدا اور اُسکے نیک بندون کے نزدیک کریم نہین ہو سکتا۔ دنیا حکمت
اور آخرت سراسر قدرت ہے۔ اسنے قوم پر نگہبان مقرر ہین۔ تم خدا کی سپردگی مین ہو مگر
تم کو خبر نہین۔ عقل پکڑو۔ آنکھین کھولو جب تم مین سے کسی کے گھر مین مجمع ہو تو آدمی خود
کلام کی ابتدا نکرے۔ بلکہ اُس کا کلام بطریق جواب ہو اور لایعنی سوال نکرے۔ توحید۔ طلب
حلال ضروری علم۔ عمل مین اخلاص اور اعمال پر اجرت نہ لینا فرض ہے۔ فاسقون منافقون سے
بھاگ۔ صالحون صدیقون سے مل۔ جب تجھپر مشکل آبنے۔ صالحون اور منافقون مین تمیز نکرسکے
تو رات کو اٹھکر دو رکعتین پڑھ۔ اور خدا سے دعا مانگ کہ الٰہی مجکو اپنی مخلوق کے نیک بندون
سے ملا اور انکی طرف لیچل تو تیری جانب رہبری کرے تیرے کھانے مین سے کھلائے
تیرے پانی مین سے پلائے۔ میری قرب کی آنکھ مین تیرے قرب کا سرمہ لگائے۔ اور مجھے
اس شے کی خبر دے جسے تقلید سے نہین بلکہ غیبی مشاہدہ سے معلوم کرتا ہو۔ اہل اللہ متصل الٰہی
کا کھانا کھاتے اور اُسکی اُنس کا پانی پیا کرتے ہین۔ اور اسکے قرب کے در و دیوار کا مشاہدہ کرتے
رہتے ہین انھون نے خبر پر قناعت نہین کی۔ بلکہ کوشش کی صبر کیا۔ اپنی ذات اور مخلوق
الگ ہو گئے یہان تک کہ خبر انکے حق مین معائنہ ہو گئی۔ جب وہ خدا کی طرف پہنچے تو خدا نے
اُن کو ادب دیا۔ تہذیب دی حکمت اور علم سکھایا۔ اپنے ملک پر مطلع کیا اور یہ معلوم کرا دیا کہ

آسمان و زمین مین اُسکے سوا کوئی نہین - روزی دینے والا - متحرک اور ساکن کرنے والا - اندازہ کرنے اور حکم دینے والا - عزت اور ذلت دینے والا - غلبہ اور تسخیر کرنے والا - اور تا ہر خدا کے سوا اور کوئی نہین جو انکو اپنے پاس کی چیزین دکھا دیتا ہے - اور وہ اپنے دل اور سر کی آنکھین سے دیکھ لیتے ہین - دنیا اور اُسکی بادشاہی کی اُنکی نگاہون مین کچھ قدر و منزلت نہین رہتی - الٰہی عفو اور عافیت کے ساتھ جیسا تو نے اُنکو دکھایا ہے ہمین بھی دکھا - اور دنیا و آخرۃ مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اَسے قوم ترک تقوے سے توبہ کر و اس لیے کہ تقوے دوا اور اُس کا ترک بیماری ہے - توبہ کرو - کیونکہ توبہ دوا - اور گناہ بیماری ہے - ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا مین تمکو یہ نہ بتاؤن کہ تمہاری دوا کیا ہے اور بیماری کیا - اُنھون نے عرض کیا ہان ضرور بتایئے - فرمایا گناہ تمہاری بیماری ہے - اور توبہ اُسکی دوا - توبہ ایمان کا درخت لگانا ہے اور ذکر کی مجلسون مین ہمیشہ جانا - اور طاعت الٰہی اُسے پانی دینے کی مانند ہے - ایمان کی زبان سے توبہ کرو - تمکو نجات ہوگی توحید اور اخلاص کی زبان سے کلام کرو - تمکو مراد مِلجائے گی - خدا کی طرف سے آفتون کے آنیکے وقت ایمان کو اپنا ہتھیار بنا لو - شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر مجلس کی ابتدا مین الحمد للہ رب العالمین تین بار کہا کرتے تھے - اور ہر بار قدرے وقفہ کیا کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے الحمد للہ عدد خلقہ وزنۃ عرشہ الی اخرہا یعنے عدد مخلوق - اور وزن عرش - اور رضامندی ذات اور سیاہی کلمات اور انتہائے علم - اور تمام آفرینش کے مطابق خدا ہی کے لیے تعریف ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے - جو حاضر و غائب کو جانتا ہے - مہربان اور رحم کرنے والا ہے - بادشاہ پاک - غالب - اور با حکمت ہے - اور مین گواہی دیتا ہون کہ اکیلے خدا کے سوا اور کوئی معبود نہین اُس کا کوئی شریک نہین - بادشاہی اور تعریف اُسی کے لیے ہے - وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے - خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا - ہر طرح کی خوبی اُسکے قبضہ مین ہے - اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - اور اُسی کی طرف بازگشت ہے - اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ اُسکے بندے اور رسول ہین جن کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُن کو تمام دینون پر غالب کر دے اگرچہ اس سے مشرک بُرا مانین - خداوندا محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل کر - امام اور امت - حاکم اور رعیت کا نگہبان ہو - نیکیون کی بات اور اُنکے دلون مین الفت ڈال - اور ایک کے شر کو دوسرے سے دفع کر دے - الٰہی تو ہمارے باطنی حالات کو جانتا ہے - اُنھین درست کر دے - تو ہماری حاجتون سے واقف ہے اُنھین پورا کر دے - تو ہمارے گناہون سے واقف ہے - اُنھین معاف کر - تو ہمار عیبون سے آگاہ ہے - اُنھین چھپالے - ہمین نہی کے مقام مین نہ دیکھ اور امر کے مقام مین گم نکر ہم سے اپنی یاد کو نہ بھلا - اور اپنے مکر سے بخوف نکر - غیر کا محتاج نہ بنا - اور ہمین غافلون مین نکر

الٰہی ہمین سیدھے رستہ کا الہام کر۔ اور نفسون کی بدی سے بچا۔ ماسوے سے الگ کرکے اپنے ساتھ
مشغول رکھ۔ جو قاطع ہمکو تجھسے تعلق کرنے سے ہم سے الگ کردے۔ ہمین اپنے ذکر و شکر و اپنی
عبادت کا الہام کر۔ پھر آپ دہنی طرف التفات کرکے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم۔ پھر سامنے متوجہ ہوکر بعدہ بائین طرف التفات فرماکر یہی کلمات کہتے تھے پھر
فرماتے تھے الٰہی ہماری خبرون کو ظاہر نہ کر۔ ہمارے پردے نہ پھاڑ۔ بُرے اعمال پر ہم سے
مواخذہ نکر۔ غفلت کے باعث ہمین محروم نرکھ۔ ہمین عزت سے نہ اُتار۔ الٰہی ہمسے بھول
چوک پر مواخذہ نکر۔ الٰہی ہم پر ایسا بوجھ نہ لاد جیسا ہم سے پہلون پر لادا تھا۔ الٰہی ہم سے وہ
نہ اٹھوا جسکی ہمین طاقت نہو۔ ہمین معاف کر۔ اور بخشدے۔ اور رحم کر۔ تو ہمارا مولا ہے اور کافرون پر
ہماری مدد کر۔ پھر فتوح غیب سے اللہ تعالی جو کچھ آپکی زبان پر لے آتا تھا کلام شروع کردیا کرتے
تھے۔ مگر اس کلام مین نہ تقریر ہوتی تھی نہ تعبیہ۔ شاذ و نادر کسی مجلس مین پیغمبر علیہ السلام کی حدیث یا
کلام حکما مین سے کسی کلمہ حکمت کے ساتھ بھی آپ نے کلام کی ابتدا کی ہے۔ آپ تبرکاً
ایسا کرتے تھے۔ اور شروع کے بعد تمام کلام کی بنیاد اُسی پر رکھتے تھے۔ ؞؞؞

ستائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ستائیسوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ دن جمعہ کی صبح کو قدر کلام کے بعد فرمایا

عاقل ہو۔ اور جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے کہ مین خدا سے ڈرتا ہون حالانکہ تو غیر اللہ سے ڈرتا ہے۔
کسی جن۔ انسان۔ فرشتے اور حیوان ناطق یا غیر ناطق سے نہ ڈر۔ عذاب دنیا اور عذاب آخرت
کا خوف نکر۔ البتہ عذاب کرنے والے سے ڈرتا رہ۔ عقلمند خدا کے معاملہ مین کسی ملامتگر کی
ملامت سے نہین ڈرتا۔ وہ غیر اللہ کے کلام سے بہرا ہے۔ اسکے نزدیک تمام مخلوق عاجز بیمار اور
فقیر ہے۔ ہان ایسے علما ہین جن کے علم سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ شرع اور حقائق اسلام کے
عالم دین کے طبیب اور اسکے ٹوٹے کو جوڑنے والے ہین۔ اے شخص تیرا دین ٹوٹ پھوٹ
گیا ہے۔ تو ان کے پاس جا تاکہ اُسے جوڑ دین جسنے بیماری بھیجی ہے اُسی نے دوا اُتاری ہے۔ جو
وہ غیر کی بہ نسبت مصلحت کو خوب پہچانتا ہے خدا پر اُسکے فعلون مین تہمت نہ لگا۔ غیر کی بہ نسبت
تیرا نفس تہمت اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اُس سے کہدے کہ اطاعت کرنے والے
کے لیے عطا ہے اور نافرمان کے لیے عصا۔ خدا جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسکو
کھینچ لیتا ہے۔ پھر اگر وہ صابر ہے تو اُسے بلند اور اچھا کرتا۔ دیتا اور فنا کردیتا ہے۔ الٰہی ہم
تجھسے بلا آزمایش تیرے قرب کا سوال کرتے ہین۔ قضا و قدر مین ہم پر مہربانی رکھ شیر

ویسے کہ قتیری اور پردہ پوشی کے مکر سے ہمین کفایت کر - تو ہمین کفایت ہے اور ہمین شرح باب ہمارا نگہبان ہو
ہم تجھسے دین و دنیا اور آخرت مین عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہین - تیرے کلام اور اعمال
مین اخلاص کی توفیق چاہتے ہین آمین - ایک شخص ابو یزید بسطامی کے پاس آکر چہرے ہین
دیکھنے لگا - آپنے فرمایا تجھے کیا ہو گیا - اسنے کہا مین نماز کیلیے پاک جگہ چاہتا ہون ارشاد ہوا
دل کو پاک کرکے جہان چاہے نماز پڑھ لے - ریا کو مخلص ہی پہچانتے ہین کیونکہ وہ اسمین مبتلا
رہکر نجات پا چکے ہین - اہل اللہ کے رستہ مین ریا ایک گھاٹی ہے جس سے ان کو بالضرور عبور
کرنا پڑتا ہے - ریا عجب اور نفاق شیطان کے تیر ہین جن کو وہ دلون کی طرف پھینکتا ہے
مشائخ کی بات مانو - اور ان سے اس رستہ مین جو خدا تک پہونچاتا ہے چلنا سیکھو - وہ اس رستہ کو
طے کر چکے ہین - نفسون خواہشون - اور طبیعتون کی آفتون کا حال ان سے پوچھا کرو انکو
نفوس وغیرہ کی آفات کا اندازہ کر لیا ہے - ان کے کھوٹ اور خیانتون کو معلوم کر چکے ہین اور
اسحالت مین ایک مدت تک رہے ہین - حتے کہ غالب ہو کر ان کے مالک بن گئے ہین شیطان
کے وسوسے دہوکا نہ کہا اور نفس کی تیر اندازی سے نہ بہاگ - وہ شیطان کے تیر بے تقصیر
پھینکتا ہے کیونکہ شیطان نفس ہی کے رستہ سے تجھپر قادر ہو سکتا ہے - تجھپر شیطان الجن شیطان
الانس کی مدد سے قدرت پاتا ہے - نفس اور برے ہمنشین شیطان الانس ہین - خدا سے فریاد کر اور
ان دشمنون پر مدد مانگتا رہ - وہ تیری فریاد سنیگا - پھر جب تو اسے معلوم کر لے اور جو اسکے پاس ہے
اسے دیکھ لے اور اس سے فائدہ اٹھا چکے تو اسکے قرب سے الگ ہو کر اہل وعیال اور مخلوق کیطرف
چلا آ اور انھین اسی طرف لیجا - اور یہ کہہ کہ اپنے تمام گھروالون کو لیکر میرے پاس چلے آؤ -
یوسف علیہ السلام نے ملک اور مالک کو پاکر کنبے والون سے کہہ دیا تھا کہ اپنے اہل وعیال سمیت
میرے پاس آجاؤ - محروم وہ ہے جو خدا اور دنیا و آخرت مین اسکے قرب سے محروم رہے - اللہ تعالیٰ
نے بعض کتابون مین فرمایا ہے اے ابن آدم اگر مین تیرے ہاتھ سے جاتا رہا تو گویا کل چیز جاتی رہی
جب تو خدا سے اور اسکے مومن بندون سے منہ پھیر رہا ہے اپنے قول وفعل سے ان کو ستاتا ہے
ظاہر و باطن مین ان سے روگردان ہے تو وہ تیرے ہاتھ سے کیونکر نہ جاتا رہے - پیغمبر علیہ السلام
سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مومن کو ستانا خدا کے نزدیک کعبے اور بیت المعمور کے پندرہ بار ڈھا دینے
سے بدتر ہے - اے فقرا آلہی کے ستانے والے تجھپر افسوس - بس یہ وہ لوگ ہین جو مومن صالح
عارف اور خدا پر متوکل ہین - تجھپر افسوس کہ تو عنقریب مر کر گھر سے نکالا جائیگا - اور وہ مال جسپر
ناز کر رہا ہے لٹ جائے گا - نہ مال تجھے نفع دیگا - اور نہ عذاب کو دفع کر سکے گا ؛

اٹھائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نویں جمادی الاخر ۵۴۵ھ میں بمقام مدرسہ یہ بات فرمائی

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپکی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں اللہ کیلئے آپ کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بلاؤں کو اپنا چادرہ بنالے۔ کیونکہ تو میری صفت کے ساتھ موصوف ہونا چاہتا ہے۔ میری صفت حاصل کرتا ہے اسلیئے کہ موافقت محبت کی شرط ہے چونکہ ابوبکر صدیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سچے تھے اس لیئے آپ پر اپنا سارا مال صرف کردیا۔ آپکی صفت سے موصوف اور فقر میں شریک ہوگئے۔ یہاں تک کہ کملی پہن لی۔ ظاہر و باطن سرا اور علانیۃً آپ سے متفق ہوئے۔ اور جھوٹے تو صالحین کی محبت کا دعوے کرتا ہے اور ان سے اپنے دینار و درہم چھپائے رکھتا ہے۔ ان کے قرب و مصاحبت کا خواہان ہے عقل کام لے یہ جھوٹی محبت ہے۔ دوست اپنے دوست سے کسی چیز کو نہیں چھپایا کرتا۔ بلکہ اسے ہر شے پر ترجیح دیتا ہے پیغمبر علیہ السلام کو فقر لازم تھا اسی لیے آپ نے فرمایا ہے۔ کہ میرے چاہنے والے کی طرف فقر اسطرح دوڑتا ہے جسطرح پانی کی رَو اپنے منتہیٰ کی طرف۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب تک پیغمبر علیہ السلام زندہ رہے دنیا ہم پر مکدر اور تنگ رہی۔ اور آپکی وفات کے بعد مینہ کی طرح برسنے لگی۔ پیغمبر علیہ السلام کی محبت کی شرط فقر ہے اور محبت الٰہی کی شرط نزول بلاء بعض مشائخ سے مروی ہے کہ بلا محبت کے ساتھ متعلق کیگئی ہے تاکہ کذب و نفاق اور ریاء کے ساتھ محبت الٰہی کا دعوے نکیا جائے۔ اپنے دعوے اور جھوٹ بولنے سے رجوع کر۔ جان کو خطرہ میں ڈال۔ اگر تو آیا ہو تو اپنا سارا مال خیرات کر۔ ورنہ ہمارے ساتھ نرہ صراف کے پاس کھوٹا درہم نہ لیجا وہ قبول نکرے گا بلکہ تجکو رسوا کردے گا۔ سانپ اور درندہ کا حریص نہ بن۔ یہ دونوں تجکو ہلاک کردینگے اگر تو حواء ہے تو سانپ کی طرف چل۔ اور اگر تجھ میں زور ہے تو درندہ کی طرف بڑھ۔ خدا کا رستہ صدق اور نور معرفت کا محتاج ہے۔ معرفت کا آفتاب صدیقین کے دلوں میں دن رات روشن رہتا ہے کبھی غائب نہیں ہوتا اسکے لڑکے منافقوں غضب الٰہی کے ساتھ رہنے والوں سے منہ پھیرلے۔ عاقل بن۔ لوگوں کے قریب نہ جا۔ اکثر اہل زمان اپنے لباس میں بھیڑیئے ہیں فکر کا آئینہ لیکر دیکھ اور خدا سے سوال کر کہ تجکو تیری اور انکی حقیقت دکھا دے میں نے مخلوق و خالق کا امتحان لیا تو برائی مخلوق کے پاس دیکھی اور بھلائی خالق کے پاس۔ الٰہی ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے دنیا و آخرت میں اپنی بہتری عنایت فرما۔ لوگو۔ میں تم کو اپنے لیئے نہیں بلکہ تمہیں تمہارے لیے چاہتا ہوں۔ میں تمہاری رسیوں میں بل دیتا ہوں میں تم سے جو لیتا ہوں وہ تمہارے ہی لیے ہے میرے لیئے نہیں ہے۔ میرے پاس با نفیس دو شے موجود ہے جو

تمہارے تفوہات نے مجھے بے پروا کر رکھا ہے۔ میرے پاس کسب یا نذرانہ کا بہروپ سا ہے جو کچھ تم میرے
پاس لاتے ہو مین ایک منافق۔ ریاکار اور تم پر توکل کرنے والے اور خدا کو بیچ لینے والے کیطرح اس کا
منتظر نہین رہتا ہون اہل دین کے لیے کسوٹی ہون جو عقل سے کام لو۔ اور میرے سامنے کھوٹے درم لاؤ
مین خداداد توفیق و لیاقت سے تمہارے کھرے کھوٹے کو خوب پہچانتا ہون۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو
میرے ہتھوڑے کا اہرن بنجا تاکہ مین تیرے نفس دہ ہوگا۔ اور طبیعت و شیطان اور اعدا اور برے
دوستون کا دماغ کوٹ دون۔ ان دشمنون پر خدا سے مدد چاہو فتحمند وہی ہے جو ان پر صبر کرے
اور محروم وہ ہے جو انکے حوالے ہوجائے۔ آفتین بہت ہین اور اُن کا نازل کرنے والا ایک ہے۔ بیماریان
بہت ہین اور اُن کا طبیب ایک ہے۔ اے نفس کے بیمارو۔ اپنے نفسون کو طبیب کے سپرد کر دو جسکے
کام مین اُسے تہمت نہ لگاؤ۔ وہ تم سے زیادہ تم پر مہربان ہے۔ اسکے روبرو گونگے ہوجاؤ۔ اور اُس سے
معارضہ نکرو۔ اسوقت تم دنیا و آخرت کی بہتری حاصل کرلوگے۔ اہل اللہ پورے سکوت پوری انکسار کی
اور پوری دہشت مین رہا کرتے ہین۔ پھر جب یہ رتبہ پوری طرح حاصل ہوجاتا ہے اور وہ اس پر مداومت
کرتے رہتے ہین تو خدا اُن کو اسطرح گویائی عنایت کرتا ہے جسطرح قیامت کے دن جمادات کو عنایت کریگا
اہل اللہ بے بلائے نہین بولتے۔ بے دیئے نہین لیتے۔ اور بغیر خوش کیے کبھی خوش نہین ہوتے انکے
دل فرشتون کے دلون سے جاملے ہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ احکام مین خدا کی نافرمانی نہین
کرتے۔ اور جو حکم ہوتا ہے اُسکی تعمیل کرتے ہین۔ وہ فرشتون سے جاملے ہین اور رتبہ مین اُن سے
بڑھ گئے ہین۔ معرفت الٰہی اور اُسے جاننے کے باعث اہل اللہ فرشتون سے برابر ہین۔ فرشتے انکے
غلام اور تابع ہین۔ اُن سے استفادہ کرتے رہتے ہین۔ کیونکہ اُن کے دلون مین حکمتین اترتی ہین
اُنکے قلب تمام آفتون سے محفوظ ہین۔ آفتین اُنکے اعضا۔ اور ظاہر حال اور نفسون پر آتی ہین۔
دلون پر نہین آتین۔ اگر تو اُن کے رتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو اسلام کی تحقیق کر۔ پھر ظاہری و باطنی
گناہون کو چھوڑ۔ پھر پوری پرہیزگاری اور دنیا کی مباح اور حلال چیزون مین زہد اختیار کر۔ پھر
خدا کے فضل سے استغنا کا طالب بن۔ پھر اُسکے فضل مین زہد اور اُسکے قرب سے استغنا حاصل کر
جب اُسکے قرب کے باعث استغنا حاصل ہوجائے گا تو اس کا فضل تجھپر مینہ کی طرح برسیگا۔ خدا
تجھپر قسمتون اور اپنے لطف و رحمت اور احسان کے دروازے کھولدیگا۔ دنیا کو تجھپر تنگ کرکے
ایک حد تک فراخ کردیگا۔ ایسے لوگ اولیا اور صدیقین مین داخل ہین۔ خدا اُن کے تقوے کو جانتا ہے
وہ خدا سے الگ ہوکر کسی چیز مین مشغول نہین ہوتے۔ اکثر اہل اللہ پر دنیا تنگ کیگئی ہے کیونکہ انکا
خدا کے لیے فارغ ہونا۔ اُسکے پاس جانا۔ اور اُس سے مانگنا ضروری امر ہے۔ خدا اگر اُن کو دنیا
دیدیتا تو اسکی طاعت چھوڑ کر دنیا ہی مین مشغول ہوجاتے۔ اور اُسی کے ہورہتے یہ اکثر ہے اور وہ

کم تر کسی سے کوئی حکم متعلق نہین ہوا کرتا - ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر دنیا پیش کی گئی مگر آپ طاعت
چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ نہوئے - اور باوجود کمال زہد و اعراض اقسام دنیا کی جانب رخ کیا - زمین
کے خزانون کی کنجیان آپکے سامنے لائی گئین لیکن آپنے انھین رد کر دیا - اور یہ فرمایا الٰہی مجھے مسکنت کی حالت
مین زندہ رکھ اور اسی حال مین موت دے اور میرا حشر مسکینون کے ساتھ کر - دنیا سے زہد کرنا بہت بڑی
نیکی ہے - ورنہ اپنی قسمت سے الگ رہنے پر کوئی شخص قادر نہین - مومن حرص کی بوجہ سے آرام
پاتا ہے - وہ نہ حرص کرتا ہے - نہ طلب بازی - اشیا سے دلکے ساتھ زہد ہمت کے ساتھ اعراض کرتا اور
احکام الٰہی مین مشغول رہتا ہے - اور اسے معلوم ہے کہ قسمت کا لکھا ضرور ملیگا - اس لیے طلب نہین
کرتا - اس نے اقسام دنیا کو چھوڑ دیا ہے اس لیے دنیا اسکے پیچھے دوڑتی اسکے آگے ذلیل ہوتی
اور اس سے اپنی قبولیت کا سوال کرتی ہے اسکے لڑکے تو ایسے ایمان کا محتاج ہے جو خدا کے
رستہ پر لے چلے - اور ایسے یقین کا حاجتمند ہے جو اُسین تجکو ثابت رکھے - اس رستہ مین قدم رکھنے
کے باعث تو اول حالت مین ہمیان کا محتاج ہے اور آخر مین ایمان کا - یہ رستہ کی راہ کے برخلاف
ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ کہ کا رستہ یا ایمان کا محتاج یا ہمیان کا - لیکن مین جس رستہ کی طرف
اشارہ کر رہا ہون ابتدا و انتہا مین ایمان و ہمیان دونون کا محتاج ہے - سفیان ثوری رحمۃ اللہ
علیہ سے مروی ہے کہ جب وہ پہلے پہل طالبعلمی کرنے چلے تو ہمیانی کمر سے بندھی ہوئی تھی اور اسمین
پانسو دینار تھے - آپ اُسمین سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے رہتے تھے - اور اُس پر زور دے کر بار بار
یہ کہا کرتے تھے کہ اگر تو نہوتی تو لوگ ہمین منہ پونچھنے کا رومال بنا لیتے - پھر جب آپ علم حاصل کر چکے اور فارغ
ہوگئے تو باقیماندہ ایک ہی دن مین فقیرون کو دیدیا اور یہ فرمایا کہ اگر آسمان لوہے کا بنکر کبھی
نہ برسائے اور زمین پتھر ہو کر ایک دانہ نہ اگائے اور مین اپنی روزی کا اہتمام کرتا پھرون تو مجھے
گمان ہے کہ مین کافر ہو جاؤنگا - ایمان کے قوی ہونے تک کسب اور سبب سے تعلق رکھنا لازم ہے
پھر سبب سے مسبب کی طرف انتقال کر جا - پیغمبرون نے کسب کیا ہے - غرض لیاقت اور اول
حالت مین اسباب سے تعلق رکھا ہے پھر آخر مین توکل کیا ہے - وہ ابتدا و انتہا مین از روئے
شریعت و حقیقت کسب و توکل کے جامع تھے اے محروم جو کچھ لوگون کے پاس ہے اُسکے کہنے
پر کسب کو ہاتھ سے چھوڑ - اور لوگون کی طرف سے رنج نہ اٹھا - اسوقت تو نعمت تقدیر کی ناشکری
کرنے والا ہوگا - اور اس سے خدا تجھپر غضبناک ہو کر رحمت سے دور کر دیگا - ترک کسب اور لوگون
کی طرف سے رنج اٹھانا بندہ کے لیے عذاب الٰہی ہے جب سلیمانؑ کی بادشاہت جاتی رہی
تو انجام مین چند تکالیف کا سامنا ہوا جن مین لوگون کی طرف سے رنج اٹھانا بھی شامل تھا -
آپ اپنے ایام سلطنت مین ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے - جب خدا نے اُن پر تنگی ڈالی

سلطنت سے الگ کیا۔ اور رزق کے رستے تنگ ہوگئے تو لوگون کی طرف سے رنج اٹھانے لگے۔ سکا
سبب یہ تھا کہ اُن کے گھر مین ایک عورت نے چالیس روز تک ایک تصویر کو پوجا تھا۔ اس لیے
آپ چالیس روز تک تکلیف مین مبتلا رہے۔ اہل اللہ جب تک خدا سے ملاقات نہین کرلیتے ان کے
غم کو فرحت اور جگر کو خفت۔ آنکھون کو قرار اور مصیبتون کو تسلی نہین ہوتی۔ انکی ملاقات دو طرح
کی ہے۔ دنیا مین دل اور اسرار سے مگر یہ کم ہے۔ اور آخرت مین آنکھون سے۔ جب وہ خدا سے
ملتے ہین تو سبارکی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے پہلے انکی مصیبتین دائمی ہوتی ہین شیخ
رضی اللہ عنہ نے قدرت کلام کے بعد کہا اے لڑکے نفس کو خواہشون اور لذتون سے روک اور اُسے
پاک کھانا کھلا جو ناپاک نہو۔ حلال پاک ہے اور حرام ناپاک۔ پھر فرمایا اسے حلال غذا دے تاکہ تکبر اور
نشلی اور بے ادبی نکرے۔ الٰہی ہم کو اپنا عارف بنا۔ تاکہ ہم تجھے پہچان لین۔ آمین

اُنتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارھوین جمادی الآخر سنہ ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین جو شخص کچھ حاصل کرنے کے لیے کسی دولتمند
کی خوشامد کیا کرتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔ اے منافق سن لو۔ یہ وعید اُسکے لیے ہے جو
مالدارون کا خوشامدی ہو۔ پھر اُس کا کیا حال ہوگا جو نماز روزہ اور حج مُتقین کے لیے ادا کرتا اور
اُن سے مال حاصل کرتا رہتا ہے۔ اے خدا کے ساتھ شریک کرنے والو تمہین خدا اور رسول کی
کچھ خبر نہین۔ مسلمان ہوجاؤ۔ توبہ کرو۔ اور خالص دل سے توبہ کرو۔ تاکہ تمہارا ایمان خالق
یقین بڑھ جائے اور توحید نشو و نما پائے یہانتک کہ اُسکی شاخین عرش تک پہنچ جائین اے
لڑکے جب تیرا ایمان پرورش پائے گا۔ اور اُس کا درخت اونچا ہوجائے گا تو خدا تجکو تجھ سے اور
دیگر مخلوق سے بے پروا کردے گا کسب و اکتساب کا محتاج نرکھے گا۔ تیرے نفس اور دل اور سِر
کو سیر کردے گا۔ تجکو اپنے دروازہ کی توفیق دے گا۔ اپنے ذکر اور قرب۔ اور اُنس سے بہتر
فقر کو دفع کردے گا۔ دنیا سے فائدہ اٹھانے اور اُسمین مشغول ہونے والون کی تجکو پروا
نرہے گی۔ اہل دنیا کا محتاج نرہے گا۔ بلکہ اس کا دیکھنا تیرے لیے زحمت و تکلیف اور ظلمت کا
باعث ہوجائے گا۔ اے علم کے مدعی تو اہل دنیا سے دنیا کا طالب اور اُن کے آگے ذلیل
ہوتا ہے۔ تجکو باوجود علم اللہ تعالےٰ نے گمراہ کردیا ہے۔ تیرے علم کی برکت اور اُس کا
مغز جاتا رہا ہے۔ چھلکا باقی رہگیا ہے۔ اے عبادت کے مدعی تیرا دل مخلوق کو پوجتا اُس سے
ڈرتا اور اُسی سے امید رکھتا ہے۔ تیری ظاہر عبادت خدا کے لیے ہے اور باطن مخلوق کیلیے

تیرا پورا مطلب اور مقصود اہل دنیا سے درہم و دینار اور کچھ مال حاصل کر لینا ہے تو ان کی حمد و ثنا کر کے امیدوار اور خدمت و اعتراض سے خائف ہے۔ تو بار بار ان کے دروازہ پر جاتا ہے اکثر زیب و زینت اور نرم نرم باتیں کرنے کے باعث ان کے نہ دینے سے ڈرتا ہے اور دینے کا امیدوار۔ تجھ پر افسوس کہ تو مشرک۔ منافق۔ ریاکار۔ بیجا مداخلت کرنے والا۔ اور زندیق ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو کس کے سامنے کھوٹا دینار پیش کرتا ہے۔ کیا اس کے سامنے جو خیانت کرنے والی آنکھوں والوں کی بات کو جانتا ہے؟ افسوس تو نماز میں کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے مگر اس قول میں جھوٹا ہے۔ تیرے دل میں مخلوق خدا سے بہت بڑی ہے۔ خدا کی طرف رجوع ہو اور کوئی نیکی غیر اللہ یا دنیا و آخرت کے لیے نہ کر۔ ان میں شامل ہو جا جو اسی کی ذات کے طالب ہیں ربوبیت کا حق ادا کر۔ اور حمد و ثنا۔ یا منع و عطا کی نیت سے کوئی عمل نہ کر۔ تجھ پر افسوس کہ تیرا رزق کم و بیش ہرگز نہیں ہوتا۔ خیر و شر کی بابت جو کچھ حکم ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آئے گا۔ بس تو جس شے سے فراغ حاصل کر چکا ہے اس میں مشغول نہ ہو بلکہ خدا کی طاعت میں لگا رہ۔ حرص اور امید کو کم کر۔ موت کو آنکھوں کے سامنے رکھ لے نجات ہو جائے گی۔ ہر حال میں شریعت کی موافقت کو لازم پکڑ لے۔ اے قوم تمہارے پاس شرع کی موافقت باقی نہیں رہی تم نے اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھوں سے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنے نفسوں اور خواہشوں کے تابع ہو کر خدا کی بردباری پر دھوکا کھائے بیٹھے ہو۔ وہ تم سے ہر روز اپنے عذاب کو اچانک بے انجام کار ہر طرف سے تیز نازل کر دے گا۔ وہ تجھے پکڑے گا اور مضبوط پکڑے گا۔ پھر موت کے بعد تو قبر میں جائے گا۔ اور اس کی تنگی و عذاب سے ملاقات کرے گا۔ اور قیامت تک اسی حالت میں رہے گا۔ پھر تجھ کو تیرا جسم عطا کیا جائے گا اور تو عرصۂ قیامت کی طرف چلے گا۔ وہاں ایک ایک ذرہ اور تمام عملوں کا جو تو نے دنیوی ساعتوں میں کیے ہیں حساب لیا جائے گا تجھ سے تھوڑے بہت کا سوال ہوگا۔ اس وقت تو بے روح تصویر اور بے مطلب و بے قدر خشک جلد کی مانند اور محض دوزخ کے قابل رہ جائے گا۔ تیری عبادت میں اخلاص نہیں اس لیے گویا اس میں روح نہیں ڈالی گئی ہے۔ تو اور تیری عبادت صرف جہنم کے لیے ہے۔ اگر اعمال میں اخلاص نہیں تو مشقت کیوں اٹھاتا ہے۔ ایسے اعمال ہرگز مفید نہیں۔ تو آیت عاملة ناصبة کا مصداق ہے کہ دنیا میں عمل کر رہا ہے مگر قیامت میں رنج اٹھائے گا۔ ہاں موت سے پہلے توبہ اور عہد کر لے تو نجات ہے۔ موت سے پہلے تجدید اسلام اور حسن توبہ و اخلاص کے ساتھ خدا کی طرف رجوع کر۔ موت کے وقت دروازہ بند ہو جائے گا پھر تو باب توبہ میں داخل نہ ہو سکے گا اپنے دل کے قدموں سے اس کی طرف چل تاکہ اس کے فضل کا دروازہ تجھ پر بند نہ ہو۔ امید وہ

تیرے نفس اور طاعت و قوت اور مال کے سپرد کر دے اس وقت تیرے کسی کام مین برکت نہو گی -
افسوس تو خدا سے نہین شرماتا. تو نے اپنے دینار کو خدا اور درم کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے - اور خدا کو
بالکل بھلا رکھا ہے - تجکو عنقریب اپنا حال معلوم ہو جائے گا - تجپر افسوس اپنی دکان اور مال کو اہل و
عیال کا حصہ سمجھ لے - حکم شرع کے مطابق ان کے لیے کمائی کر - اور دل سے اللہ پر توکل رکھ -
اپنا اور ان کا رزق خدا سے مانگ . مال اور دکان سے نہ مانگ - وہ ان کا اور تیرا رزق تیرے آگے
دیگا - اور اپنا فضل و قرب اور انس تیرے دل کا حصہ کر دیگا - تیرے اہل و عیال کو تجھسے
اور تجکو اپنی ذات کے سبب بے پروا کر دے گا جس چیز سے اور جس طرح چاہے گا ان کو روزی
عنایت فرمائے گا - اور تیرے دل کو خطاب کیا جائے گا کہ یہ تیرا حصہ ہے اور یہ تیرے اہل و عیال کا
جبکہ تو تمام عمر مشرک - محجوب اور مردود رہا ہے تو اس رتبہ کو کیونکر پہنچ سکتا ہے دنیا اور اسکے جمع کرنے سے
تیرا پیٹ نہین بھرتا - دل کا دروازہ بند کر لے - اور کل چیز کو آنے سے روک کر اسمین صرف ذکر
الٰہی اتار دے - اپنے اعمال سے بار بار توبہ کر - اپنی نخوت اور بے ادبی پر ہمیشہ پشیمان ہو کر
اپنی حالت پر اکثر رویا کر - اپنے مال مین سے فقیرون کے ساتھ سلوک کرتا رہ - بخل نکر - کیونکہ
تو مال کو عنقریب چھوڑ جائے گا - وہ مومن جسکو دنیا و آخرت مین نعم البدل کا یقین ہے بخیل
نہین ہوا کرتا - عیسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ابلیس سے کہا مخلوق مین سب سے زیادہ
تیرا محبوب کون ہے - جواب دیا بخیل مومن - پھر فرمایا کہ سب سے بڑا دشمن کون ہے - اس نے
کہا کرم کرنے والا فاسق - آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا سبب ؟ ابلیس نے کہا بخیل مومن کے حال
سے مجھے توقع رہتی ہے کہ اس کا بخل ضرور اسے گناہ مین مبتلا کر دے گا اور کریم فاسق سے خوف
رہتا ہے کہ کرم کے باعث اسکے گناہ معاف کر دیئے جائین گے - دنیا مین دنیا کے لیے مشغول
نہو - شرع نے کمائی کو اسلیے مشروع کیا ہے کہ اس سے طاعات الٰہی کے متعلق مدد لیجائے - تو نے
کمائی کر کے گناہون پر مدد چاہی - نماز چھوڑ دی - نیک کام ترک کیے - زکوۃ نہ نکالی - اس لیے
تو گناہ مین مصروف ہے طاعت مین نہین - تیری کمائی رہزنی کی مانند ہو گی - موت
عنقریب آئے گی - اس وقت مومن خوش اور کافر و منافق غمگین ہو گا - پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا ہے مومن اللہ تعالے کا فضل و کرم دیکھکر موت کے بعد آرزو کیا کرتا ہے کہ مین ایک
گھڑی کے سوا کاش دنیا مین نہ رہتا - تائب اپنی توبہ پر قائم رہنے والا کہان ہے - اپنے
خدا سے شرمانے اور ہر حال مین اسکی طرف جھکنے والا کہان ہے - ظاہر و باطن محرمات سے
بچنے والا کہان ہے - ماسوے اللہ کی دید سے اپنے دل اور جسم کی آنکھین بند کرنے والا کہان ہے
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ آنکھین زنا کیا کرتی ہین محرمات پر نظر ڈالنا ان کا زنا ہے

نامحرم عورتون اور لڑکون کو تاکنے اور جھانکنے کے باعث تیری آنکھین اکثر زنا کرتی رہتی ہین
کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین سنا مومنون سے کہہ دو کہ اپنی نگاہین پست رکھین ۔ اے فقیر
اپنے فقر پر صبر کر ۔ کیونکہ دنیا کا فقر عنقریب دفع ہوجائیگا ۔ پیغمبر علیہ السلام نے حضرت عائشہ کو ارشاد فرمایا
ہین کہ آخرت کی نعمتون کے لیے دنیا کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ کرکے پی لو تو نہین جان سکتا کہ لوگون کے
صحیفے مین تیرا نام کیا ہے ۔ شقی ہے یا سعید ۔ یہ بات صرف خدا کے علم وسابقے مین ہے لیکن
خوف الٰہی نہ چھوڑ ۔ اور اُسکے علم وسابقہ پر بھروسا نکر ۔ ورنہ حد شرع سے نکلجائیگا ۔ تجھے علم
سابق سے کیا غرض ۔ جو کچھ کہ ملا ہے اُسکے بجالانے مین کوشش کر ۔ اس سے نہ تو واقف کرایا گیا
اور بلکہ یہ تو غیب کی باتون مین داخل ہے ۔ اہل اللہ دنیا کا بستر لپیٹ کر اُس سے الگ
ہو گئے ہین ۔ اور اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہین ۔ اور دیگر خدام کے ساتھ اُسکی خدمت مین
مشغول ہین ۔ یہ لوگ دنیا کو بقدر قوت حاصل کرتے ہین بطور تنعم نہین لیتے ۔ بلکہ یہ فعل اس ضرورت
کے لیے کرتے ہین کہ عبادت کی بنیاد کو درست کر سکین ۔ اور اپنی شرمگاہون کو شیطان کے مکر
و فریب سے محفوظ رکھین ۔ وہ اس معاملہ مین خدا کا حکم بجالاتے اور پیغمبر کی سنت کو ڈھونڈتے ہین
اُن کا ہر مشغلہ حکم بجالانے اور سنت کی پیروی کرلینے سے متعلق ہے ۔ وہ تمام اشارہ مین ہمت
کے تیر اور قوت زہد کے ساتھ ہین ۔ الٰہی ہمین اُن مین داخل کر دے ۔ اور انکی برکتین ہمکو پہنچا
آمین اے لڑکے دنیا کی محبت جب تک تیرے دل مین رہیگی تو نیکون کے حالات
کو ہرگز نہ دیکھ سکیگا ۔ تو جب تک مخلوق کی طرف سے رخ اُٹھاتا اُنکے ساتھ شرک کرتا رہیگا
تیرے دل کی دونون آنکھین ہرگز نہ کھلین گی ۔ جب تک دنیا اور مخلوق سے الگ نہ ہو ۔ تیرے کلام نکتہ
کوشش کر تاکہ تو اُس چیز کو دیکھ سکے جو غیر کو نظر نہین آتی ۔ تجھے کرامت صادر ہونے لگی
جب تو اُس چیز کو چھوڑ دیگا جو تیرے حساب مین ہے تو جو کچھ تیرے حساب مین نہو گا تیرے
پاس آجائیگا ۔ جب تو خدا پر بھروسا کریگا اور خلوت و جلوت مین اُس سے ڈرتا رہیگا
وہ ایسی جگہ سے رزق دیگا جہان سے تجھے گمان نہو تو اُسے چھوڑ تاکہ وہ تجھے دے ۔ تو زہد اختیار
کر تاکہ وہ تجھے رغبت دلائے ۔ ابتدا مین ترک ہے ۔ اور انتہا مین حصول ۔ ابتدا مین ترک
خواہش و دنیا سے تکلیف قلب مقصود ہے اور انتہا مین اسکا حاصل کرنا ۔ اول پرہیزگارون کے
لیے ہے اور ثانی اُن ابدال کے لیے جو طاعت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچ گئے ہین ۔ اے ریاکار
اے منافق اے مشرک ۔ متروکات مین اُن کا مقابلہ نکر ۔ وہ گنتی کے لوگ ہین ۔ جو معاملات
تیری ذات سے ہوتے ہین اُنکی بابت ابدال کے حالات نہ ڈھونڈ ۔ انھون نے اپنی عادتین
چھوڑ دیا ہے ۔ اور تو نے یاد کر رکھا ہے ۔ اس لیے وہ اہل کرامت ہین اور تو نہین ۔ وہ تیری

نیند کے وقت بیدار ہے اور تیرے افطار کے وقت روزہ دار۔ تیری بیخوفی کے وقت خوف زدہ اور تیرے خوف کے وقت بیخوف۔ اُنھون نے تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا۔ وہ خدا کے لیے عمل کرتے رہتے۔ اور تو غیر کے لیے۔ اُنھون نے خدا کا ارادہ رکھا اور تو نے غیر کا۔ اُنھون نے اپنے کام اُسکے سپرد کیے اور تو اُس سے لڑتا جھگڑتا رہا۔ وہ اُسکے حکم سے رضا مند رہے اور شکوہ سے اپنی زبان کاٹ ڈالی۔ تو نے ایسا نہین کیا۔ اُنھون نے تلخیون پر صبر کیا۔ تلخی اُن کے حق مین شیرین ہو گئی۔ تقدیر کی چھریان اُن کے گوشت کاٹتی ہین مگر وہ نہ اسکی پروا کرتے ہین اور نہ اس سے ایذا پاتے ہین۔ اور یہ اس لیے ہے کہ اُن کو ایذا دینے کی رویت اور دہشت حاصل ہے۔ مخلوق اُنکی طرف سے راحت مین ہے۔ کسی کو ان سے رنج نہین پہنچتا۔ بعض کا قول ہے کہ نیک وہ ہین جو چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی کو بھی نہین ستاتے۔ وہ خدا سے طاعت کے ساتھ مخلوق سے حسن صحبت کے ساتھ اہل وعیال سے صلہ رحمی کے ساتھ ملا کرتے ہین۔ وہ دنیا اور آخرت کی نعمتون مین ہین۔ دنیا مین نعمت قرب حاصل ہے اور آخرت مین نعمت جنت۔ دیدار الہی۔ اُس کا قرب۔ اُس کا کلام سننا اور اُسکے دیئے ہوئے خلعت پہننے۔ تجھیر اُن کا کچھہ بوجھ نہین۔ اپنے گناہون اور خدا کے ساتھ بے شرمی و تکبر کرنے سے توبہ کر۔ تجھپر افسوس حیا خدا سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق سے۔ وہ ہر چیز سے پہلے ہے۔ تو حادث سے شرماتا ہے اور قدیم کے ساتھہ بیحیائی کرتا ہے۔ وہ کریم ہے اور غیر لئیم۔ وہ غنی ہے اور غیر فقیر۔ اُس کا طریقہ دینا ہے اور غیر کا نہ دینا۔ اپنی تمام حاجتین اُسکی طرف لے جا۔ وہ غیرون سے بہتر ہے۔ اُسکی صنعت کو اُسکی دلیل سمجھہ۔ اُسکی شرع کے حدود کا محافظ بن۔ اُس سے ہمیشہ ڈرتا رہ۔ جب تو ہمیشہ ڈرتا رہیگا تو وہ تجکو اپنا رستہ دکھا دیگا اور تو مصنوعات سے منہ پھیر لے گا۔ اُسے ڈھونڈہ۔ اُسی کا طالب بن۔ دنیا و آخرت کو چھوڑ۔ ان مین سے تیرا حصہ تجھے ضرور پہنچیگا۔ ضایع نہوگا۔ اُنکا ترک تیرے دل کو کدورتون سے صاف کر دیگا۔ اگر تیرا دل تجکو اوپر کا رستہ نہ دکھائے تو جانورون کی طرح تو بے عقل ہے۔ دنیا سے اُٹھہ۔ اور اول عقلمندون کے پاس جا جنکی عقل نے اُن کو خدا کا رستہ دکھا دیا ہے۔ اُن سے عقل سیکھہ۔ اور اُس سے اپنے خدا اور نفس کو پہچان۔ افسوس تیری عمر بیکار گذری چلی جاتی ہے۔ یہ آخرت سے اعراض اور دنیا پر توجہ کہان تک۔ افسوس تیرا رزق غیر نہین کھا سکتا۔ تیرا ٹھکانا بہشت یا دوزخ اسمین غیر نہین رہ سکتا۔ غفلت تیری مالک ہے اور خواہش نے تجھے قید کر لیا ہے۔ کھانے پینے نکاح کرنے سونے اور اپنی غرض حاصل کرنے مین تیری تمام ہمت مصروف ہے۔ خلاصہ

یا حمام سے پیٹ بھرنے کے بعد تیری ہمت کفار و منافقین کی سی ہے - جو تیرے دشمن کی ہمت ہو گویا
تیرے لیے بے خواہ داخل دین ہو یا نہ ہو - اے مسکین اپنے نفس پر رویا کر - تیری اولاد مر جاتی ہے تو تجھے
قیامت گزر جاتی ہے - لیکن دین تباہ ہو رہا ہے اور تو کچھ پروا نہیں کرتا - اور نہ اس پر روتا ہے
کہ تیرے دین کی پونجی کا خسارہ دیکھکر فرشتے تجھ پر رویا کرتے ہیں - تجھے عقل نہیں - اگر ہوتی
تو دین کے جاتے رہنے پر رویا کرتا - تیرے پاس راس المال ہے مگر تو اس سے تجارت نہیں کرتا
عقل اور حیا دونوں راس المال ہیں - تو ان سے اچھی طرح سوداگری کرنی نہیں جانتا - بےعمل
علم - غیر نافع عقل - اور غیر مقید زندگانی - ایسی ہے جیسے اندھا گنجر - نامعلوم خزانہ - اور ایسا کھانا
ہے کہ کوئی نہ کھا سکے - اگر تو اپنی حالت کو نہیں پہچانتا تو میں معلوم کرا دونگا - میرے پاس شرح یعنی
حکم ظاہر - اور علم الٰہی کا آئینہ ہے جس کو علم باطن کہتے ہیں - غفلت کی نیند سے اٹھ اور بیداری
کے پانی سے منہ دھو - اور یہ دیکھ کہ تو کون ہے مسلمان - یا کافر - مومن یا منافق - موحد یا مشرک
ریا کار یا مخلص - موافق یا مخالف - رضامند یا غضبناک - خدا کو تیری پروا نہیں - خواہ تو رضامند
رہے یا ناراض - اس کا ضرر اور اس کا فائدہ تجھی کو پہنچے گا - وہ کریم و حلیم اور فضل کرنے والا ایسا
ہے کہ تمام مخلوق اسکے لطف و کرم کی ماتحت ہے - اگر وہ مہربان نہ ہو تو ہم ہلاک ہو جائیں -
اور اگر اعمال کے مطابق ہم سے پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب مر جائیں اے لڑکے باوجود
سہو در بار و نفاق خدا پر اپنی عبادت کا احسان رکھتا ہے - اسکی کرامت کا طالب ہے - اور باوجود
اپنے بگاڑ کے نیکوں کا مقابلہ کرتا ہے - تجھکو ان سے اور ان کے دعوے معرفت سے کیا سروکار
اے بھگوڑے - الگ رہنے اور مخلصین و موحدین کے دائرہ سے خارج ہونے والے تجھ پر افسوس
رویا کر تاکہ تیرے ساتھ اور کوئی روئے - اپنی مصیبت میں ماتمی لباس پہنکر بیٹھ تاکہ لوگ تیرے
ساتھ بیٹھیں - تو محجوب ہے اور تیرے پاس نیکی نہیں - بعض صالحین کا قول ہے کہ ان محجوبین پر
افسوس جو اپنے آپکو محجوب نہیں سمجھتے - افسوس تیرا دل کیسا ہے تو کیا سمجھتا ہے - کسکی طرف
شکایت لیجاتا ہے - کس سے فریاد چاہتا ہے - کس کے ساتھ سوتا ہے - مصیبت میں پڑ کر
کس پر بھروسا کرتا ہے - مجھ سے بات کر - میں تیرا جھوٹ اور نفاق پہچانتا ہوں - میرے نزدیک
تو اور تمام مخلوق مچھر کی مانند ہے - تم میں جو صادق ہو میں اسکا ادنےٰ غلام اور خادم ہوں -
اگر وہ مجھے بازار میں لیجاکر بیچ ڈالے یا مکاتب کرے تو کر سکتا ہے - اگر وہ میرے کپڑے اور
مال و متاع لینا چاہے یا مجھے کسی محنت مشقت کا حکم دے تو دے سکتا ہے - تجھ میں صدق - توحید
اور ایمان کچھ بھی نہیں - میں تجھے لیکر کیا کروں - کیا دیوار میں لگاؤں - تو سوکھی لکڑی ہے
جلانے کے سوا اور کسی لائق نہیں اے قوم دنیا چلی جا رہی ہے - عمر فنا ہونے کو ہے اور

آخرت قریب ہے۔ تم اُسکے لیے نیت ہی نہین کرتے۔ متاع قلیل تو دنیا اور اُسکے جمع کرنے مین ہمہ تن
تم خدا کی نعمتون کے دشمن ہو اگر اُسکی طرف سے بھلائی پہنچتی ہے تو ظاہر کرتے پھرتے ہو اور بلائی
آتی ہے تو چھپا لیتے ہو۔ اگر تم خدا کی نعمتون کو چھپاؤ گے اور اُن کا شکریہ ادا نکرو گے تو اُنھین
تم سے چھین لے گا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کسی بندہ کو نعمت دیکر اس بات کو چاہا
کرتا ہے کہ اُس پر اثر نعمت ظاہر ہو۔ اہل اللہ نے اپنا ارادہ ایک کر لیا ہے۔ دل سے تمام چیزین
نکالکر ایک کو بسا رکھا ہے کہ وہ دیگر اشیاء کی مانند نہین ہے۔ دکھلانے سنانے اور نفاق سے
اپنی عبادتون کو خالص رکھو۔ صرف خدا کے لیے عبادت کرو۔ مگر تم تو مخلوق۔ ریا و سمعہ۔ نفسانی
خواہشات و لذات اور تعریف کے بندے بنے ہوئے ہو۔ تم مین ایسا کوئی نہین جو خدا کے لیے
عبادت کرتا ہو مگر ان جس کو خدا چاہے اور وہ بہت کم ہین۔ یہ دنیا کو پوجتا اُسکے دوام کو چاہتا
اور زوال سے ڈرتا ہے۔ وہ خلقت کو پوجتا اور اُس سے اُمید و بیم رکھتا ہے۔ کوئی جنت کا
عابد اور اُسکی نعمتون کا امیدوار ہے۔ اُسکے خالق سے توقع نہین رکھتا اور کوئی دوزخ کو
پوجتا اور اُس سے خوف کرتا ہے اُسکے خالق سے نہین ڈرتا۔ مخلوق۔ اور جنت۔ دوزخ
اور ما سوے اللہ کوئی چیز نہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے لوگون کو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اپنے
دین کو خالص کرنے کے بعد یکسو ہو کر صرف خدا کی عبادت کرتے رہین۔ وہ عارف جو اُسے
جانتے ہین اُسی کے لیے اُسکی عبادت کرتے ہین نہ کہ غیر کے لیے۔ ربوبیت اور عبودیت کا حق
ادا کرو۔ اُس کا حکم بجالانے اور اُس سے محبت رکھنے کے خیال سے اُسکی عبادت کرو۔ کسی اور
وجہ سے نکرو۔ اور عبادت مین اُسی کو مقصود سمجھو۔ نہ کہ غیر کو۔ اور ما سوے کو چھوڑ دو۔ تم بیجان
تصویر کی مانند ہو۔ تم ظاہر ہو۔ اور اہل اللہ باطن۔ تم الفاظ ہو۔ اور اہل اللہ معانی۔ تم آشکار
ہو۔ اور وہ پوشیدہ۔ اہل اللہ انبیاء کے دہنے بائین اور آگے پیچھے پیادون کی مانند ہین۔
انبیا کا بچا کھچا کھانا پینا انھین کے لیے ہے۔ وہ اُن کے علم پر عمل کرتے ہین۔ انبیاء کی
وراثت ان کے لیے درست ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ علماء پیغمبرون کے وارث
ہین۔ اگر ان کے علم پر عمل کرین گے تو انبیاء کے خلفاء و وارث اور نائب بنجائینگے۔ تو محض
علم لیکر نہ آ جس طرح دعوے بلا گواہ مفید نہین ہوتا اسی طرح علم بے عمل فائدہ نہ دے گا۔ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُسنے جواب دیا تو خیر ہا ورنہ علم چلدیتا ہے۔ یعنی
اُسکی برکت جاتی رہتی ہے۔ فقط درس رہجاتا ہے۔ چھلکا باقی رہتا ہے گودا نکلجاتا ہے۔
اے علم پر عمل نکرنے والو۔ تم مین ایک دانا شاعر عبارت اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے
شعر خوب نکالتا ہے مگر عمل اور اخلاص سے محروم ہے۔ اگر تیرا دل مہذب ہو تو تمام اعضا مہذب

ہو جاتی ہیں کیونکہ دل اعضا کا بادشاہ ہے - بادشاہ کے مہذب ہونے سے رعایا مہذب ہو جاتی
ہے - علم چھلکے کی مانند ہے اور عمل مغز کی مانند چھلکے کی حفاظت مغز کی حفاظت کے لیے ہوتی
اور مغز کی حفاظت تیل نکالنے کے لیے - جب چھلکے میں مغز ہی نہ ہوا تو کس کام کا - اور جب
مغز سے تیل ہی نکلا تو کیا کام دیگا - علم اٹھ گیا - کیونکہ جب عمل نہ رہا تو گویا علم بھی نہ رہا تجھکو
علم کی یادداشت اور درس تدریس جب تک عمل نہو کیا فائدہ دیں گے اے عالم اگر دنیا و آخرت
کی بھلائی چاہتا ہو تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو سکھا - اور اے دولتمند دو جہان کی بہتری
مطلوب ہے تو اپنے مال میں سے کچھ فقیروں کو دے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں - مخلوق خدا
کا کنبہ ہے - خدا کا پیارا وہی ہے جو اُسکے کنبے کو نفع پہنچائے - جس نے بعض کو بعض کا
محتاج کر دیا ہے وہ پاک ذات ہے - اور امیر اسکی مسکین ہیں - اے دولتمند تو مجھے
بھلا کتا ہے حالانکہ میں تجھسے تیرے ہی فائدہ کے لیے لیتا ہوں - میرے پاس اللہ تعالیٰ کیطرف سے بھلائی
آئیگی - اور تجھے تم سے بے پرواہ کرکے تمہیں میرا محتاج کر دیگی - ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ بے صبر فقیر کو دیکھکر کہا
کرتے تھے - الٰہی ہماری دنیا میں وسعت دے - اور ہمیں اسکے متعلق زہد کا مرتبہ عنایت کر - اے ہیں کیونکر اگر
نہ اسقدر اسکی رغبت دے کہ ہم اسکی طلب میں ہلاک ہو جائیں - الٰہی قضا و قدر کے متعلق ہم پر مہربانی کر

تیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھویں جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو رباط میں صبح کے وقت فرمایا

وہ شخص مبارک ہے جس نے خدا کی نعمتوں کا اقرار کیا - اور ہر چیز کو اسکی طرف منسوب کرکے اپنے نفس
اور اسباب اور طاقت و قوت کو بیکار سمجھا - عاقل وہ ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو نہ گنے - اور
کسی حالت میں اس سے جزا کا طالب نہو - تجھپر افسوس کہ تو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے -
بغیر علم کے زاہد بن گیا ہے - بغیر علم کے دنیا حاصل کرتا ہے - یہ حجاب در حجاب اور غصہ در غصہ ہے
تو خیر کو شر سے جدا نہیں کر سکتا - تجھے اپنے نفع نقصان کی تمیز نہیں - دوست دشمن کو نہیں پہچانتا
یہ خرابیاں حکم الٰہی سے ناواقفیت اور مشائخ کی خدمت نکرنے سے ہیں - عامل عالم مشائخ تجکو
خدا کا رستہ بتا سکتے ہیں - قول اول ہے اور عمل اسکے بعد - تو اسکے طفیل خدا تک پہنچ جائیگا
علم اور دنیا میں زہد اور دل و جسم کے ساتھ اس سے اعراض کرنیکے باعث وہ واصلان حق تک
پہنچ گئے ہیں - تکلف سے زہد حاصل کرنیوالا دنیا کو اپنے ہات سے اور حقیقی زاہد اسے اپنے
دل سے نکالدیتا ہے - انھوں نے دنیا میں دل سے زہد کیا - اس لیے زہد انکی طبیعت بن گیا
انکے ظاہر و باطن میں مخلوط ہو گیا - انکی طبیعتوں کا آتشی مادہ جاتا رہا خواہشیں ڈھیلی ہو گئیں
دل مطمئن ہو گئے - شرابی حالت سے بدل گیا او لڑکے زہد کوئی ہاتھ کا کام نہیں جسے

دور کرسکے - کوئی ایسی چیز نہیں جسے تو ہاتھ میں لے اور پھینکدے - بلکہ زہد چند مراتب کا نام ہے زہد کا
اول مرتبہ دنیا کی طرف نظر فرمانا ہے اسوقت تو دنیا کو اس صورت میں دیکھے گا جس صورت
میں پہلے انبیا و رسول اور وہ ابدال دیکھتے تھے جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا - تو متقدمین کے
قول اقوال و افعال کے اتباع سے دنیا کو صحیح طور پر دیکھ سکتا ہے - اُن کے اتباع سے تجھے
وہی چیز نظر آجائے گی جو انہیں دکھائی دیتی تھی جب تو قول و فعل - اور خلوت و جلوت اور عام
عمل اور صورت و معنی میں اُن کی پیروی کرے گا تو اُن کی طرح روزے رکھے گا - انکی سی
نماز پڑھے گا - اُن کا سا لباس لے گا - اور اُن کا سا چھوڑنا چھوڑیگا - اور تو انھیں دوست رکھیگا
اس وقت خدا تجکو ایک نور عطا کریگا کہ اُس سے تو اپنے نفس اور غیر کو دیکھ سکے گا - تجپر اپنے اور
مخلوق کے عیب کھلجائیں گے - پھر تو اپنے اور مخلوق کے متعلق زہد اختیار کریگا - جب یہ بات
پوری ہوجائیگی تو تیرے دل کی طرف الطاف قرب آئیں گے - اور تو مومن - اہل یقین - عارف
اور عالم ہوجائیگا - اشیاء کو انکی صورت و حقیقت پر دیکھے گا - دنیا کو پہلے زاہدوں کیطرح
مشاہدہ کریگا - وہ تجکو نہایت بدصورت بد ہیئت بڑھیا کی صورت میں نظر آئیگی - کیونکہ دنیا
اہل اللہ کو اس صورت میں اور بادشاہوں امیروں کو آراستہ دلہن کی صورت میں نظر
آیا کرتی ہے - دنیا اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے - وہ اسکے بال جلاتے کپڑے پھاڑتے
اور اُس کا منہ نوچ لیتے ہیں - اور اسے ذلیل کرکے پھر اُتھرا اُس سے اپنا حصہ لے لیتے ہیں -
اور آخرت کے کاموں میں لگے رہتے ہیں اے لڑکے جب دنیوی زہد درست ہوجائے
تو اپنی پسندیدگی اور مخلوق کے بارہ میں زہد کر - اُن سے خوف و امید کچھ نہ رکھ - اور جس چیز کا
نفس حکم کرے اُس سے پرہیز کر - اور حکم الٰہی اور دل کی طرف سے بطریق الہام یا بطور
خواب غالب رائے آنے کے بعد نفس کا کہا مان - تمام مخلوقات سے نفرت کر اور منہ پھیر لے -
تیرے اعضا کو قرار حاصل ہوجائے تو کچھ حرج نہیں - یہ بات اعتبار کے قابل نہیں ہوتی
البتہ دل کا قرار اعتبار کے لائق ہے اور یہ بہت بڑی مصیبت ہے جب تک تیرا نفس طبیعت
خواہش اور ماسوے اللہ ہلاک نہ ہوجائے دل کو قرار نہ آنا چاہیئے - اسوقت تو اُسکے قرب سے
زندہ ہوجائے گا - پہلے موت ہے پھر زندگی - وہ جب چاہے گا تجکو اپنے لیے زندہ کردیگا -
اور مخلوق کی طرف اس لیے بھیجے گا کہ تو انکی مصلحتوں کا نگران رہے - اور اُن کو خدا کے دروازہ
کی طرف پھیر لائے - تجھے دنیا و آخرت کی خواہش اس لیے دیجائے گی کہ دونوں سے اپنا
حصہ لے سکے اور مخلوق کی طرف سے رنج اُٹھانے کی قوت اس لیے ملے گی کہ اُن کو گمراہی
سے پھیر دے اور اُن کے بارے میں خدا کا حکم بجا لائے - اور اگر خدا نے یہ چاہا تو تیرے لیے

اسکے قرب مین کفایت اور اغیار سے فراغ روی حاصل ہے - اُس ذات نیست کے بعد وجود سے پہلے شے
کا ہست کرنے والا ہے تجکو خلق سے کیا کام رہا - وہ ہر چیز سے پہلے تھا - ہر چیز کا موجود کرنے والا ہے
اور ہر چیز کے بعد رہے گا - تمہارے گناہ بارش کی مانند ہین اُن کے مقابلہ مین ہر لحظہ توبہ کرنی
چاہیے - تجپر افسوس کہ تو سراسر تکبر حد سے متجاوز مجسم آرزو - خواہش بد - اور بری عادت ہے
پرانی قبرون کو دیکھ اور ایمان کی زبان سے قبر والون کو پکار - وہ تجھے اپنے حال کی اطلاع دینگے
اے لڑکے تو خدا اور اُسکے اولیا کی ارادت کا مدعی ہے - اور مین تجھے چھوڑتا ہون - تیرے پاس
آنا نہین چاہتا - مین تجپر غیرت دلایا جاتا ہون - لوگو مین خدا کے حکم سے تمپر محتسب ہون - ان
منافقون کی جو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹے ہین گردنین کاٹونگا - مینے بارہا مشائخ پر اپنے
احتساب کو پیش کیا ہے یہانتک کہ تجھے ٹھیک طور پر احتساب کا رتبہ حاصل ہو گیا ہے - اے لوگو
تم بلا نمک اپنے اعمال کا آٹا گوندھتے ہو - آؤ اُسکے لیے نمک لیلو - اے نمک لینے والے آؤ
اے منافقو - تمہارا بے نمک آٹا بلا خمیر ہے - اور وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے
اے منافق تیرے خمیر مین نفاق پڑا ہوا ہے - یہ نفاق تجپر آگ ہو کر پلٹے گا - اپنے دل کو نفاق
سے پاک کر - اسوقت تو خالص بندہ بنجائے گا - جب دل خالص ہوگا تو تیرا ہر عضو اور تو خود
خالص ہو جائے گا - دل اعضا کا نگہبان ہے - جب یہ درست ہوتا ہے تو سب درست ہو جاتے
ہین - پھر جب دل اور اعصاب درست ہو جاتے ہین تو مومن کا حال کمال کو پہنچ جاتا ہے -
وہ اپنے اہل و عیال ہمسایون اور اہل شہر کا نگہبان بنجاتا ہے اور بقدر قوت ایمان و قرب
الٰہی اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے - اے قوم خدا کے ساتھ اچھی طرح رہو اور اُس سے ڈرو -
اُسکے حکم پر عمل کرو - اُسنے تم کو اپنے حکم پر چلنے کی تکلیف دی ہے - نہ کہ اس علم مین مشغول
ہونے کی جو تمہاری نسبت اول مین ہو چکا ہے - اس حکم پر عمل کر - اُس کا حق ادا کرتا رہ -
جب تو اُسپر عمل کریگا تو یہ عمل تیرا ہات پکڑ کر اُسکے پاس پہنچا دے گا جسکے لیے تو نے عمل کیا ہے
اس سے تجکو وہ علم حاصل ہوگا جو اب تک نہوا تھا - پھر تو علم کے سبب خدا کے ساتھ اور حکم کے
باعث مخلوق کے ساتھ رہے گا - اول اُسے سیکھ جسپر عمل کر سکے - پھر اُسکے باعث دوسری
چیز کو طلب کر - جب اول مرتبہ مین تیرے قدم ٹک جائینگے تو دوسری کا طالب بن سکیگا -
اے لڑکے تو نے استاد سے ملاقات ہی نہین کی تو اُس سے حاصل کیا کر سکتا ہے - پہلے
اور عقل حاصل کر پہلے علم پڑھ - اور پھر خالص عمل کرتا رہ - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے - اول
دین کی سمجھ حاصل کر - پھر گوشہ نشین ہو جا - مومن وہ ہے جو واجبات کو سیکھ کر مخلوق
سے یکسو ہو جائے - اور عبادت الٰہی کے لیے فارغ رہے - مخلوق کو پہچان کر اُن سے بغض رکھے

اور خدا کو جانکر اس سے محبت کرے اس کا طالب ہو۔ متکبر اور جبار ہے مخلوق اسکے پیچھے پھرے اور وہ آگے جائے کہ غیر مخلوق کا طالب ہے۔ اُن سے پرہیز کرے اور غیر مخلوق کی طرف راغب ہو۔ مومن یقینی طور پر جانتا ہو کہ مخلوق کے قبضہ مین نہ نفع ہے نہ ضرر۔ نہ خیر اور نہ شر۔ ان میں جو کوئی بات مخلوق کے ہاتھوں ظاہر ہو تو وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ اسی لیے اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ مخلوق سے دور رہنا اُن کے قرب سے بہتر ہے۔ مومن اصل کی طرف رجوع کرتا اور شاخ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ شاخین بہت ہین اور جڑ ایک۔ اس لیے جڑ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ اپنے آئینۂ فکر مین دیکھکر جان لیتا ہے کہ ایک کے دروازہ پر بیٹھ جانا بہت دروازون پر جانے سے بہتر ہے۔ اسلیے اسی پر بیٹھ جاتا اور اسکو مضبوط پکڑ لیتا ہے۔ یقین کرنے والا اور خالص مومن عقلمند ہوتا ہے اُسے خلاصۂ عقل عنایت کیا جاتا ہے۔ اسی لیے آدمیون سے بھاگتا اور اُن سے یکسو ہو جاتا

اکتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو قدر کلام بعد عصر کے شاگردون کے وقت مدرسہ مین فرمایا

خدا کے لیے غصہ کیا جائے تو اچھا ہے۔ اور غیر کے لیے ہو تو برا۔ مومن خدا کے لیے تیز ہوا کرتا نہ کہ اپنے نفس کے لیے۔ دین الٰہی کی مدد کے واسطے غضبناک رہتا ہو۔ نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے وہ خدا کی حدین لوٹنے کے وقت ایسا خفا ہوتا ہے جیسا شکار چھٹانے کے وقت چیتا۔ اسلیے خدا اُسکے غضب سے غضبناک اور اُسکی رضامندی سے رضامند رہتا ہے۔ ظاہر مین خدا کے لیے اور باطن مین اپنے نفس کے لیے خفا ہو ورنہ منافق اور اُس کا مشابہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جو خدا کے لیے ہوتی ہے پوری ہو جاتی ہے باقی رہتی ہے بڑھ جاتی ہے۔ اور جو غیر کے لیے ہوتی ہے بدل جاتی ہے۔ جاتی رہتی ہے۔ جب تو کوئی کام کرے تو اُس سے اپنے نفس خواہش اور شیطان کو دور رکھ۔ اور صرف خدا کے واسطے اور اُس کا حکم بجا لانے کے لیے کر۔ کوئی کام اُسی وقت کر جبکہ خدا کی طرف سے قطعی حکم مل جائے۔ یہ حکم یا تو از روئے شرع ہوتا۔ یا حسب شرع تیرے دل مین الہام الٰہی ہو۔ اپنی ذات اور مخلوق اور دنیا کے متعلق زہد اختیار کر وہ تجکو مخلوق سے راحت دے گا۔ خدا سے اُنس اور اُسکے قرب سے راحت حاصل کر نہیں راغب ہو۔ اُنس وہی ہے جو اُس سے ہو۔ اور نفس و ہوا اور وجود کی کدورتون سے پاک ہونے کے بعد راحت اُسی کا نام ہے جو اُس کے ساتھ ہو۔ اہل اللہ کے ساتھ رہ اُنکی تائید سے قوت اور اُنکی بینائی سے روشنی حاصل کر۔ تیری ذات پر اسیطرح فخر کیا جائے گا

جب حضرت اُن کی اقامت پر کیا جاتا ہے بادشاہ تمام غلاموں میں تجھے ممتاز کریگا - ماسوے سے دل کو
پاک کرے - تو اس سے مخلوق کے سوا یعنی خدا کو دیکھ لے گا - اور اُسے دیکھکر مخلوق میں اُسکے افعال
معلوم کرے گا - جس طرح یہ جائز نہیں کہ تو ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں کے پاس جائے
اسی طرح یہ بھی درست نہیں کہ باطنی نجاست لیکر شہنشاہ حقیقی کے دربار میں جا حاضر ہو - تو نجاست
کا بھرا مکان ہے - کسی کام کا نہیں - تجھ میں جو کچھ ہے اُسے اُلٹ کر پاک ہو جا - اسکے لیے بادشاہ کے
پاس جانا چاہیے - تیرے دل میں گناہ مخلوق کیطرف کے خوف و امید اور حب دنیا و ما فیہا موجود ہے
اور یہ سب دل کی نجاست ہے - جب تک تیرا نفس نہ مرے اور تو اپنے صدق کے جنازہ پر نہ اُٹھایا
جاوے کلام نکر - اس وقت تیرے مخلوق کی جانب متوجہ ہونے کی پروا نکیجائے گی - البتہ جب تک
تیرے نزدیک مخلوق کی کچھ وقعت ہے اور تو اُن کو دیکھتا ہے تو بوسہ دینے کے لیے اُن کی طرف
اپنا ہات نہ پھیلا - جب تک قرب الٰہی کا رعب تیرے پاس نہو کلام نکر - اس وقت تو تمام مخلوق
اور اُن کے ہات چومنے - اور دینے نہ دینے اور تعریف و مذمت سے روگردان ہو جائے گا - جب نیت
درست ہوتی ہے تو ایمان بھی درست ہوتا اور بڑھ جاتا ہے - اہل سنت کے نزدیک ایمان گھٹتا
بڑھتا ہے - طاعت سے زیادہ اور گناہ سے کم ہو جاتا ہے - یہ بات صرف عوام کے حق میں ہے
اور خواص کا یہ حال ہے کہ اُن کا ایمان مخلوق سے دلی قطع تعلق کے باعث بڑھتا - اور اُن کو
دل میں جگہ دینے کے سبب گھٹ جاتا ہے - خدا کی طرف قرار پکڑنے سے زیادہ ہوتا اور غیر کیجانب
سکون حاصل کرنے سے کم ہو جاتا ہے - وہ اپنے خدا پر متوکل ہیں - اُسی سے ڈرتے ہیں اور
اُسی کی طرف سہارا پکڑتے ہیں - اُسی سے ڈرتے اور اُسی کیجانب رجوع کرتے ہیں - اُسکو
واحد جانتے اور اُسی پر اعتماد کرتے ہیں - شرک نہیں کرتے - اور اس پر آزمائے جاتے ہیں
اُنکی توحید اُن کے دلوں میں ہے - اور مخلوق کی مدارات ظاہر میں - جب اُن سے جاہل باتیں کرتے
تو وہ جہل نہیں کرتے - اللہ تعالے اُن کے حق میں فرماتا ہے کہ جب جاہل اُن سے خطاب کرتے
ہیں تو وہ سلام کرکے الگ ہو جاتے ہیں - جاہل کے جہل اور اُسکی طبیعت و نفس اور خواہش
کے جوش مارنے سے خاموشی اور حلم اختیار کرلے - ہاں جب وہ خدا کا گناہ کریں تو خاموش نہو
کیونکہ یہ حرام ہے - اس وقت کلام کرنا عبادت اور ترک کلام گناہ ہے - جب تو امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر پر قادر ہو تو کوتاہی نکر کیونکہ یہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے نزدیک کھلا ہوا ہے
اسمیں داخل ہونے کے لیے جلدی کر - حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگل کی گھاس کھایا کرتے اور ندی
کا پانی پیا کرتے تھے - غاروں اور اوجڑ مقاموں میں رہتے تھے - سوتے وقت پتھر کا
تکیہ لگاتے تھے - مومن اسی طرح کرتا ہے اسی طریقہ پر [illegible]

پس اگر اسکے لیے دنیوی حصے ہیں تو وہ اسکے پاس آتے ہیں ۔ اور وہ حسب ظاہر ان سے فائدہ لیتا ہے ۔
اور پہلے طریقہ پر جو متغیر نہیں ہے اپنا نفس اور دل خدا سے لگا کر دنیا کو حاصل کرتا ہے کیونکہ زہد
جب دل میں بیٹھ جاتا ہے تو دنیا اور اقسام دنیا اسے متغیر نہیں کر سکتے ۔ ہر مومن دنیا و اہل دنیا
اور اسکے شہوات و لذات کو دوست رکھا کرتا ہے تو اس سے ایک لحظہ صبر نہیں کر سکتا ۔
رات دن اسمیں مشغول رہتا ہے عبادت و ادائے فرائض اور ذکر اللہ یا طاعت ہرگز
نہیں کر سکتا ۔ بعدہ اللہ تعالیٰ اسے اسکے ذاتی عیب دکھا دیتا ہے اور وہ توبہ کر لیتا ہے اور
ایام گذشتہ کی تقصیرات پر نادم ہوتا ہے ۔ خدا کتاب و سنت اور مشائخ کے ذریعہ سے اسے
دنیا کے عیب معلوم کرا دیتا ہے ۔ اور اسمیں زہد آ جاتا ہے ۔ اسوقت ایک عیب پر نظر ڈالنے سے
دیگر عیوب معلوم ہو جاتے ہیں ۔ اور وہ جان لیتا ہے کہ دنیا فانی ۔ اور عنقریب گذرنے والی ہے
اسکی نعمتیں زوال پذیر اور حسن متغیر ہونے والا ہے ۔ اسکے اخلاق برے ۔ اخذ ذبح کرنیوالا
اور کلام مجرب زہر اور دوست لانے والا ہے ۔ اس کا کوئی اعتبار اور جڑ اور عہد نہیں ہے ۔ دنیا کا
قیام پانی کی دیوار ہے ۔ مومن اس کو دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے نہیں لیتا ۔ پھر ایک مرتبہ اور
درجہ حاصل کرتا ہے اور اسکی مضبوطی قوی ہو جاتی ہے ۔ یعنے خدا کو پہچان لیتا ہے ۔ اسوقت وہ
دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے آخرت کو بھی نہیں لیتا ۔ بلکہ دنیا و آخرت میں خدا کے قرب کو
اپنے لیے باعث اطمینان خیال کرتا ہے ۔ اپنے سر قلب کے لیے زمین گھر بنا لیتا ہے اسوقت
اسے عمارت دنیا ضرر نہیں پہنچا سکتی ۔ خواہ ہزار گھر بنا لے ۔ کیونکہ وہ غیر کے لیے بناتا ہے نہ
اپنے لیے ۔ اور اس میں خدا کا حکم بجا لاتا اور قضا و قدر کی موافقت کرتا ہے ۔ وہ مخلوق کی خدمت
کے لیے عمارت بناتا ہے ۔ پخت کرنے اور کھانا پکانے میں روشنی کو اندھیرے
سے ملاتا ہے اور اسمیں سے ذرہ برابر نہیں کھاتا ۔ اس کے حصہ کا ایک خاص کھانا ہے جس میں
کوئی شراکت نہیں ہو سکتا ۔ اس لیے وہ اپنے کھانے کے وقت انتظار کرتا ہے اور غیر کے
کھانے کے وقت روزہ دار ۔ یا بھوکا رہتا ہے ۔ زاہد کھانے پینے سے روزہ دار رہتا ہے اور عارف
غیر معروف سے ۔ اس لیے عارف بمنزلہ طبیب ہے جو طبیب کے سوا اور کسی کے ہاتھ سے نہیں
کھاتا ۔ لہذا اسکی بیماری اور قرب اسکی دوا ہے ۔ زاہد کا روزہ فقط دن میں ہوتا ہے اور عارف
کا ہر وقت ۔ خدا سے ملنے کے وقت تک اس کا روزہ نہیں کھلتا ۔ عارف بارہ مہینے کا روزہ دار
اور ہمیشہ کا بیمار ہے ۔ یعنے اپنے دل سے روزہ دار ہے ۔ اور غیر سے بیمار اور اسے معلوم ہو
کہ خدا کی ملاقات اور قرب اسکی صحت ہے ۔ اسے لڑکے اگر نجات چاہتا ہے تو مخلوق کو دل سے
نکال ڈال ۔ ان سے امید و بیم ترک ۔ اور محبت نہ کر ۔ ان کے پاس نہ جا ۔ ان سے کنارہ کر

اور یہ سمجھ کر وہ مُردار ہین - جب یہ مرتبہ حاصل ہوجائیگا تو ذکر الہی کے وقت اطمینان اور ذکر خیر کے وقت ترش تلخی نہ ہوگی

بتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین جمادی الآخری ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ مین قدرے کلام کے بعد فرمایا

امر الہی بجالا - اور منہیات سے بچ - آفات پر صبر کر - اور نوافل سے اُس کا تقرب ڈھونڈھ - اُسوقت تیرا نام بیدار اور مع اجتہاد و ترک معاصی (جو تکلف کے ساتھ ہی) توفیق الہی کا طالب رکھا جائیگا - حضوری عمل کا دروازہ ہے اور وہ تجھسے عمل کرانے والا - اُس سے مانگ اور اُسکے آگے ذلیل رہ - تاکہ تیرے لیے اسباب طاعت مہیا کردے - وہ جب کوئی کام لینا چاہیگا تجھے اُسکے لیے تیار کردیگا تجکو تیرے مقام سے جلدی کرنے کا حکم دیگا - اور توفیق کو اُسکے مقام سے تیری جانب متوجہ فرمائے گا - حکم ظاہر ہے اور توفیق باطن - گناہون سے رُکنا ظاہر ہے اور اُن سے پرہیز کرنا باطن - تو اُسکی توفیق سے مضبوط ہوتا اُسکے بچاؤ اور عصمت سے گناہ چھوڑتا اور اُسکی قوت سے صبر کرتا ہے - میرے پاس عقل و ثبات نیت و عزیمت - اور دفع تہمت و حسن ظن کے ساتھ آؤ - میرا قول تم کو نفع دیگا اور تم اُس کا مطلب سمجھ لوگے - اے مجھپر تہمت لگانے والے تجکو کل میرا حال معلوم ہوجائے گا - مین جس شغل مین ہون اُسکی بابت مجھسے مزاحمت نکر - تیرا دل متہور اور مغلوب ہے - دنیا کے بوجھ میرے سر پر ہین اور آخرت کے میرے دل پر اور حق کے میرے باطن پر - کوئی ہے جو میرا مددگار بنے - کوئی ہے جو جچھی طرح میری طرف بڑہے اور اپنے سر کو خطرہ مین ڈالے - خدا کا شکر ہے کہ مین حق کے سوا اور کسی کی مدد کا محتاج نہین ہون - اگر عقل سیکھو اور اہل اللہ کا اچھی طرح ادب کرو - کیونکہ وہ اکثر قبیلون سے منتخب کیے گیے ہین - شہرون اور مخلوقات سے نکالے گیے ہین - اُنھین کے باعث زمین کی حفاظت ہوتی ہے - ورنہ اے منافقو اے خدا اور رسول کے دشمنو - اے دوزخ کی چپیٹیو - تمہارے ریا اور نفاق و شرک سے کس چیز کی حفاظت ہوسکتی ہے - الہی مجھپر اور اُن پر رحمت نازل کر - الہی مجھے اور اُن کو بیدار کردے اور ہم سب پر رحم فرما - ہمارے دلون اور اعضا کو اپنے لیے فارغ کردے - اور اگر یہ نہو تو اعضا کو امور دنیوی مین اہل و عیال کے لیے اور نفس کو آخرت کے لیے اور قلب و سِر کو اپنے لیے مخصوص کرلے - آمین اے لڑکے تجھے کوئی عمل نہین ہوتا حالانکہ تجکو اُسکی بہت بڑی ضرورت ہے - تجھسے کوئی نیکی نہین ہوسکتی حالانکہ تیرے لیے

حضوری نہایت ضروری امر ہے۔ عمل کے دروازہ پر ثابت قدم رہ تاکہ وہ تجھے تعمیر کا کام دے سکے۔
تیری اور توفیق الٰہی کی یہ مثال ہے کہ تو مزدور توفیق کام لینے والا افسر۔ اور اللہ تعالےٰ صاحب
عمل ہے اُس نے تجھکو طاعات کی طرف دوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور اسی کا نام توفیق ہے۔ افسوس
تو نے اپنے نفس کو مخلوق کی جانب سے خوف و رجا کا مقید بنا رکھا ہے۔ اُسکے پانوسے بیڑی
نکال ڈال تاکہ وہ اپنے خدا کی طاعت مین کھڑا ہو جائے اور اُسکے آگے مطمئن رہے۔ دنیا اور
خواہشات اور عورتون اور دنیا کے تمام سامانون سے نفس کو الگ رکھ۔ اگر ان مین تیرا ازلی
حصہ ہے تو بلا امر و طلب تجھے ملے گا اور خدا کے یہان تیرا نام زاہدون مین لکھا جائے گا۔ وہ تجھے
نظر کرامت سے دیکھے گا۔ اور قسمت کا لکھا ہرگز نہ ٹلے گا۔ تو جبتک اپنی قوت و طاقت اور حاصلات پر
بھروسہ رکھے گا خزانہ غیب سے کچھ نہ ملے گا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ جب تک جیب مین کچھ
باقی رہیگا غیب سے کچھ نہ آئے گا۔ الٰہی ہم اسباب پر توکل کرنے اور ہوا و ہوس عادات پر قائم رہنے سے تیری پناہ
مانگتے ہین ہر حال مین برائی سے تیری پناہ چاہتے ہین۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

تینتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرہوین جمادی الآخر سنہ ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت رباط مین فرمایا

جس نے خدا کے محب کو دیکھا اُس نے سب کچھ دیکھ لیا جس نے خدا کو دل سے معلوم کیا وہ گویا باطن مین
اُسکے پاس چلا گیا۔ ہمارا پروردگار ایسی موجود چیز ہے جو نظر آسکتی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے
کہ تم چاند سورج کیطرح اپنے خدا کو دیکھ لوگے اُسکے دیدار سے کوئی شے مانع نہوگی۔ وہ آج
دل کی آنکھون سے نظر آتا ہے۔ کل ان ظاہری آنکھون سے دکھائی دے گا۔ وہ بے مانند
دیکھنے اور سننے والا ہے۔ اُسکے دوست اُسی سے رضامند ہین غیر سے نہین۔ اُسکے سوا اور
کسی سے مدد نہین چاہتے۔ فقر کی تلخی انکے نزدیک شیرینی ہے۔ دنیا کا فقر اور اس سے رضامندی
و تسلیم ان کے پاس موجود ہے۔ اُن کو فقر مین تونگری۔ بیماریون مین نعمتین۔ وحشت مین
اُنس۔ دوری مین قرب۔ رنج مین راحت حاصل ہے۔ اے صبر کرنے والو۔ رضامند رہنے والو۔
اپنے نفس اور خواہشون کیجانب سے فنا ہوجانے والو تمہین مبارکباد۔ اے قوم اُس سے موافقت کرو
اپنے اور غیر کے متعلق اُسکے افعال سے رضامند رہو۔ جو تم سے زیادہ عقلمند ہو اُس سے سیکھنا سمجھنا
نجات ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے۔ عقل اور علم کی دولت لیے
مفلس ہو کر اُسکے آگے جا کھڑے ہو تاکہ تمکو اُس کا علم حاصل ہو۔ حیرت زدہ رہو خود پسند نہ ہو
اُسکی معرفت مین مقام حیرت حاصل کرو۔ تاکہ علم الٰہی حاصل ہو۔ اول حیرت ہے۔ پھر علم پایا

معلومات تک رسائی ہے۔ اول قصد ہے پھر حصول مقصود۔ اول ارادہ ہے پھر حصول مراد ہے۔ خداوند
عمل کروں میں تمہاری سخاوتوں میں لب دیتا ہوں یعنی نرمی کو شامل کرتا ہوں اور شوق رسی کو جوڑتا ہوں مجھے حسرت
تمہاری رنج و غم ہے۔ میں ایسا پریشان ہوں کہ جہان کہیں گرفتار ہونگا پکڑا جاؤنگا۔ اے پھینکے ہوئے پتھر دہ اور جو
جاہل لوگو نفس کے قیدیو۔ خواہشات کے گرفتارو میں تمہاری حالت میں متفکر ہوں۔ اے خدا مجھپر اور اُن پر رحم فرما

چونتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

سخاوت اور مخلوق کی راحت رسانی اہل اللہ کا شغل ہے۔ وہ لٹیرے اور سخی ہیں۔ خدا کے
فضل و رحمت لوٹ کر تنگدست فقیروں اور مسکینوں کو دیتے ہیں۔ نادار مفلس لوگوں کی قرض
ادا کرتے ہیں۔ وہ بادشاہ ہیں مگر دنیوی بادشاہوں کی طرح نہیں جو صرف لوٹ پر کمربستہ ہیں
اور خیرات کچھ نہیں کرتے۔ اہل اللہ موجودہ اشیاء کو خیرات کر دیتے ہیں۔ اور ناموجود کیلئے
منتظر رہتے ہیں۔ وہ خدا کے ہاتھ سے لیتے ہیں مخلوق کے ہاتھ سے نہیں لیتے۔ اُنکے ہاتھ کی
کمائی مخلوق کے لیے ہے اور دل کی کمائی اپنی ذات کے لیے۔ وہ خدا کے لیے صرف کرتے
خواہش اغراض نفسانی اور اپنی ترتیب کے لیے نہیں دیتے۔ خدا اور مخلوق پر تکبر کرنا
چھوڑ دے کیونکہ اُن سرکشوں کی صفت ہے جن کو خداوند نے منہ دوزخ میں ڈالدیا
جب تو نے خدا کا غضب مول لے لیا تو گویا اُس پر تکبر کیا۔ اذان سنکر نہ اُٹھنا اور کسی مخلوق
پر ظلم کرنا تکبر میں داخل ہے۔ توبہ کر اور اس سے پہلے کہ خدا تجکو نمرود وغیرہ متکبر بادشاہوں
کی طرح کسی ذلیل چیز سے ہلاک کر دے خالص دل سے توبہ کر۔ خدا نے اُن کو عزت کے بعد
ذلت غنا کے بعد فقر نعمت کے بعد عذاب اور زندگی کے بعد موت دی۔ اُن لوگوں میں
داخل ہو جا جو ظاہر و باطن شرک سے پرہیز رکھتے ہیں۔ بتوں کی عبادت ظاہری شرک ہے
اور مخلوق پر بھروسا رکھنا یا نفع و نقصان میں انھیں دیکھنا باطنی بت پرستی میں داخل ہے
بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ دنیا اُن کے پاس ہے مگر اُسے محبوب نہیں رکھتے وہ دنیا کے
مالک ہیں دنیا اُن کی مالک نہیں۔ دنیا اُن کو چاہتی ہے لیکن وہ نہیں چاہتے۔ دنیا
اُن کے پیچھے دوڑتی ہے مگر وہ نہیں دوڑتے۔ وہ خود دنیا سے خدمت لیتے ہیں دنیا اُن سے
خدمت نہیں لیتی۔ وہ دنیا کو چھوڑتے ہیں دنیا انھیں نہیں چھوڑتی۔ خدا نے اُن کے
دلوں کو ایسی صلاحیت دی ہے کہ دنیا انھیں بگاڑ نہیں سکتی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں نیک آدمی کے لیے اچھا مال نہایت اچھی چیز ہے۔ دوسری حدیث ہے دنیا

اسی کے لیے ہے جو ہدایت خدا کیلیے دیتا ہے یعنی دونوں ہاتھوں سے نیکیوں میں صرف کرو
دنیا کو ضرورت کی مصلحتوں کے لیے ہاتھ میں لو مگر دل سے نکال ڈالو۔ تو تمہیں اسکی نعمت و زینت دکھائی دیگی
اور کسی نے کا ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ تم عنقریب چل بسو گے اور تمہارے بعد دنیا باقی رہے گی۔ لڑکے
لڑکے اپنی رائے پر چل کر مجھ سے بے پروا نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔ جو شخص اپنی رائے پر چلتا
وہ گمراہ اور ذلیل ہوتا ہے لغزش کھاتا ہے۔ تو اپنی رائے پر شیفتہ ہو کر ہدایت و حمایت سے محروم
ہو جائے گا۔ کیونکہ تو ہدایت اور اسکے اسباب کا طالب ہی نہیں بنتا۔ تیرا دعوے ہے کہ میں
علمائے ربانی کے علم سے بے پروا ہوں کیونکہ تو خود مدعی علم ہے۔ لیکن یہ تو بتا کہ عمل کہاں گیا۔
اس دعوے کا اقرار و مصداق کہاں ہے۔ علم کے متعلق تیرے دعوے کی صحت عمل۔ اخلاص
بلاؤں پر صبر۔ ترک جزع۔ اور ترک شکایت سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ تو اندھا ہے اور بینائی کا دعوے
کرتا ہے۔ تو بیمار عقل ہے اور صحت فہم کا مدعی۔ جناب اپنے جھوٹے دعوے سے خدا کے آگے توبہ کرلے
اور خدا کے سوا سب کو چھوڑ دے۔ کل مخلوق سے منہ پھیر کر خالق کل کو ڈھونڈ۔ کوئی نقصان اٹھا
یا نفع۔ ہلاک ہو۔ یا مالک بنے تجھے کیا۔ تو خاص طور پر اپنے نفس کی اصلاح کر تا کہ وہ مطمئن ہو جائے
اور اپنے خدا کو پہچان لے۔ پھر غیر کی طرف متوجہ ہو۔ تو مقصود کے رستہ پر چل۔ دنیا اور آخرت میں
اسکی صحبت کا طالب بن۔ تقوے اور ما سوے سے یکسوئی اختیار کر۔ ہمیشہ کیلیے مٹ جا اور نہی اور امر
الہی کے کسی بات میں اپنے آپ کو موجود نہ سمجھ کیونکہ خدا نے تجکو ان کی بجا آوری کے لیے
موجود کیا ہے۔ اے مردو۔ عورتو۔ تم میں جس کسی کے پاس ایک ذرہ اخلاص۔ ایک ذرہ
تقوے۔ ایک ذرہ صبر و شکر ہے وہ نجات پا جائے گا۔ مگر میں تم کو مفلس دیکھتا ہوں۔

پینتیسویں مجلس

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے متکبر تیرا افسوس۔ تمہاری عبادتیں زمین میں نہیں جاتیں
بلکہ آسمان پر پہنچتی ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ پاک کلمے اور نیک عمل اسکی طرف جاتے ہیں۔ ہمارا
پروردگار عرش پر غالب اور ملک پر حاوی ہے۔ اس کا علم تمام اشیا کو احاطہ کیے ہوئے ہے قرآن مجید
میں اس مطلب کے متعلق سات آیتیں ہیں۔ میں تیرے جہل اور رعونت کے باعث آیتیں
سنا نہیں سکتا۔ تو مجکو اپنی تلوار سے ڈراتا ہے مگر میں نہیں ڈرتا۔ اپنے مال کی طرف رغبت دلاتا ہے
لیکن میں راغب نہیں ہوتا۔ میں خدا کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور نہ اسکے کسی سے امید
نہیں رکھتا۔ اور میں خدا کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ اور نہ اسکے کسی کے لیے عمل نہیں کرتا
میرا رزق اسکے قبضہ میں ہے اور سب کچھ اسی کی نسبت نظام اور جو کچھ اسکے پاس پہنچتا ہے

روایت ہے کہ شیخ رضی اللہ عنہ کے ہات پر پانسو آدمی مسلمان ہوئے اور ایک ہزار سے زیادہ لوگون نے توبہ کی
آپ فرماتے تھے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات مین سے ہے - اللہ تعالے عالم الغیب ہے
وہ اپنی چھپی باتون پر بجز اُس رسول کے جسے خود پسند کرلے اور کسی کو مطلع نہین کرتا - اُس کا قرب
حاصل کر تاکہ تو وہ اور جو کچھ اُسکے پاس ہے سب کو دیکھ سکے - اپنے اہل اور مال - اور شہر اور جورو
اور اولاد سب کو چھوڑدے - ان سب کو اپنے دل سے نکالکر اُسکے دروازہ کی طرف چل - اور اوسکے باطن سے
دروازہ پر پہنچکر اُسکے غلامون اور سلطنت و تمام کیطرف مشغول نہو - وہ اگر تیرے سامنے طبق لائین
تو ہرگز نہ کھا - تجکو کسی حجرہ مین ٹھیرائین تو نہ ٹھیر - تیرا نکاح کرین تو قبول نکر جب تک تو اپنے
انہی کپڑون اور تعب اور غبار سفر اور پریشان بالون کے ساتھ خدا سے ملاقات نکرے کوئی شئے
قبول نکر - خدا خود تیرے حال کو متغیر کردیگا - تجھے کپڑے پہنائے گا - تیری وحشت کا مونس ہوگا
تجھے کشایش دیگا - تعب کو راحت عطا فرمائے گا - خوف کو امن دیگا - اُس کا قرب تیرے لیے غنا
اور اُسکا دیدار تیرا کھانا پینا اور لباس ہوجائے گا - مخلوق سے دوستی رکھنے کے کیا معنی ہین ان سے
خوف و رجا رکھنا - اُنکیطرف سکون - اور ان پر بھروسا کرنا - مخلوق سے دوستی رکھنے کا یہ مطلب ہے

چھبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسری رجب ۵۴۵ ہجری مین منگل کی شام کو مدرسہ مین بعد مغرب کے فرمایا

دنیا ایک بازار ہے جو گھڑی بھر کے بعد بالکل خالی ہوجائے گا - رات کو تمام بازار والے چلدینگے
اس بات کی کوشش کرو کہ اس بازار مین اُسی چیز کی خرید و فروخت ہو جو تم کو نفع دے - کیونکہ پرکھنے
والا بینا ہے - اُس بازار مین توحید الٰہی اور اخلاص عمل ہی کا رواج ہے - افسوس تمہارے پاس
یہ پونجی بہت کم ہے اے لڑکے عقل سے کام لے - جلدی نکر - جلد بازی کے سبب تیرے
ہاتھ کچھ نہ لگے گا - مغرب کا وقت صبح کے وقت کے ساتھ اکٹھا نہین ہوسکتا - صبر کر اور کسی کام مین
مشغول رہ - تاکہ مغرب کا وقت آجائے اور تجھے اپنی مراد حاصل ہو - عاقل متقی اور خدا کے ساتھ
مودب ہو - مخلوق پر ظلم نکر - اور وہ چیز نہ مانگ جو اُن کے پاس نہو - جب تک وکیل کے نام پر خط
نہ آجائے کلام نکر - اسوقت تجھے بہت کچھ عطا کیا جائے گا - البتہ پروانہ آنے سے پہلے ایک
ذرہ نہ ملے گا - لوگ تجکو ذرہ ہو یا بدرہ - دریا ہو یا قطرہ بلا حکم الٰہی کچھ نہ دینگے - وہی پروانہ تجھے
اور دلون مین الہام ڈالے گا - عقل سے کام لے - عقل کے یہی معنی ہین - خدا کے روبرو اپنی
جگہ پر ثابت قدم رہ - کیونکہ رزق مقسوم اُسی کے پاس اور اُسی کے ہات مین ہے - افسوس
کیا منہ لیکر کل کو خدا سے ملاقات کریگا - کیونکہ تو دنیا مین اُس سے نزاع رکھتا ہے - جب

روگرداں ہے مخلوق کیطرف متوجہ اور خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے اپنی حاجتیں مخلوق کے پاس
لیجاتا اور مہمات میں انہیں پر بھروسا کرتا ہے۔ مخلوق کیطرف حاجت لیجانا اکثر سائلین کے لیے باعث
عقوبت ہے کیونکہ وہ اپنے گناہوں کے باعث سوال کرنے لگتے ہیں۔ جنکے حق میں سوال بلا کراہت
جائز ہو وہ بہت کم ہیں۔ جب تو سوال کرے گا تو گرفتار عقوبت ہوگا، خدا سے محروم رکھا جائیگا
اے لڑکے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تو حالت ناتوانی میں کسی سے کچھ نہ مانگے۔ اور تیرے
لیے کچھ نہو۔ نہ کسی کو پہچانے نہ پہچانا جائے۔ نہ دیکھے نہ دیکھا جائے۔ اگر تو اس پر قادر ہو کہ لوگوں کو
دے اور کسی سے کچھ نہ لے تو اس پر عمل کر۔ خدمت کرکے عوض خدمت نہ مانگ۔ اہل اللہ خدا کے
لیے عمل کرتے اور اسکے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ دنیا و آخرت میں ان کو اپنے تجلیات دکھاتا ہے اپنے
لطف و محبت کا نظارہ کراتا ہے۔ اے لڑکے تیرے پاس جب اسلام نہیں تو ایمان نہیں اور
جب ایمان نہیں تو ایقان کیسا۔ پھر جب ایقان نہیں تو نہ معرفت الٰہی ہے اور نہ اس کا علم۔ معرفت
کے درجے اور طبقے ہیں۔ جب تیرا اسلام درست ہوگیا تو خدا کی فرمانبرداری تسلیم کی تیری۔ ہر حال
میں حد شرع کی حفاظت اور اسکے لزوم کے ساتھ خدا کا فرمانبردار رہ۔ اپنے اور غیر کے حقوق کی
نسبت خدا کا مطیع بنجا۔ اسکے اور تمام مخلوق کے ساتھ ادب سے پیش آ۔ نہ اپنی جان پر ظلم کر نہ غیر پر
کیونکہ ظلم دنیا و دین میں اندھیروں کا باعث ہوگا۔ ظلم دل اور منہ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیتا ہے
نہ خود ظلم کر اور نہ ظالم کا مددگار بن۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا
کہ ظالم اور ان کے مددگار اور ان کے لیے قلم دوات درست کرنے والے کہاں ہیں۔ ان سب کو
جمع کرکے آگ کے صندوق میں بند کر دو۔ مخلوق سے بچا کر۔ اور ظالم و مظلوم نہ بننے کی کوشش کر
اور اگر تجھ سے ہوسکے تو مظلوم بن۔ ظالم نہ بن۔ مقہور بن قاہر نہ بن۔ خدا کی مدد مظلوم کے لیے ہے
خاصکر جب مخلوق میں اسکا کوئی مددگار نہو۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
جب کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جاتا ہے جس کا کوئی مددگار نہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور تیری
مدد کرونگا اگرچہ چند مدت کے بعد ہی۔ صبر نصرت رفعت اور عزت کا سبب ہے۔ الٰہی ہم تجھ سے
تیرے ساتھ صبر کرنا اور تقوے اور کفایت۔ اور ہر چیز سے فراغت اور تیرے ساتھ مشغول ہونا
اور اپنے اور تیرے مابین حجاب اٹھ جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ بیشک اور اسکے [illegible]
کو اٹھا دو۔ کیونکہ تمہارا وسائط کے ساتھ ٹھہرنا [illegible]۔ عزت۔ شان
اور عزت خدا ہی کے لیے ہے۔ اے منافق تو کب تک ریا و نفاق کو کام میں لائیگا تو
جسکے لیے اظہار نفاق کر رہا ہے اس سے تجھے کیا حاصل ہوگا۔ افسوس تو اس سے [illegible]
اور اسکی ملاقات پر جو عنقریب ہونے والی ہے ایمان نہیں لاتا۔ تو ظاہر میں تو اسکے [illegible]

کرتا ہے مگر اس کا باطن غیر کے لیے ہوتا ہے۔ تو اُسے قریب دیتا ہے اور باوجود اسکے علم کے اس کا اتباع کرتا ہے
لیتا ہے۔ جہل۔ اپنے کام کا تدارک کر اور اپنی نیت درست کر۔ اسباب کی کوشش ترک کر بلا شک تحقیق کے
جو خالص خدا کے واسطے ہو تو ایک لقمہ نہ کھا سکے اور ایک قدم نہ چل سکے۔ اور کوئی کام نہ کرے۔ جب
یہ بات حاصل ہو جائے گی تو تیرے سب کام خدا ہی کے لیے ہونگے۔ اور تیری کلفت جاتی رہیگی
مرتبۂ عبودیت درست ہونے کے بعد نیت بندے کے لیے طبعی ہو جاتی ہے۔ تکلف کرنا نہیں پڑتا
کیونکہ خدا اُس کا دوست بنجاتا ہے اور دوست بنکر اُسے غنی اور مخلوق سے محجوب کر دیتا ہے۔ وہ
خلقت کا محتاج نہیں رہتا۔ تعب اُسی وقت تک ہے جب تک کہ تو مرید قاصد اور سالک ہے
پھر جب واصل ہو گیا اور مسافت سفر طے ہوئی تو تو بیت قرب الٰہی میں جا پہنچا۔ اور تکلف جاتا رہا۔
اسکی محبت دل میں ٹھیر گئی اور روز بروز بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ قلب کے تمام اطراف کو گھیر لیا۔ دل اُبل
چھوٹا تھا پھر بڑھ گیا۔ اور بڑھکر اللہ کی محبت سے لبریز ہو گیا۔ اب غیر کے جانے کا کوئی رستہ اور
اُسکے رہنے کا دل میں کوئی گوشہ نہ رہا۔ اگر تو اس مرتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو تو اُسکے اوامر بجا لا۔
اور منہیات سے باز رہ۔ اور خیر و شر غنا و فقر عزۃ و ذلۃ اور امور دنیا و آخرۃ کے متعلق کم و
بیش اغراض میں تسلیم کا شیوہ اختیار کر۔ اُسکے لیے عمل کرتا رہ اور ایک ذرہ اجرت نہ مانگ
اس سے تیرا مقصود کام کرانے والے کی رضا مندی اور اُس کا قرب ہو۔ اسکی رضا اور
قرب دارین ہی تیری اجرت ہے۔ وہ دنیا میں تیرے دل سے قریب رہے گا اور آخرت میں
جسم سے۔ عمل کر اور ذرہ یا مدرہ کی طرف رغبت نکر۔ اپنے عمل کو نہ دیکھ۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے
کہ تیرے اعضا عمل کرتے رہیں۔ اور دل کام لینے والے کے ساتھ متعلق ہو۔ جب یہ بات حاصل
ہو جائے گی تو دل کی آنکھیں پیدا ہونگی۔ معنی صورت بنجائیں گے۔ غائب حاضر ہو جائیگا۔ خبر کو
معاینہ کا رتبہ حاصل ہوگا۔ بندہ جب خدا کے قابل ہو جاتا ہے تو ہر حال میں اُسی کے ساتھ
رہتا ہے۔ خدا اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا رہتا ہے۔ اور وہ سراسر معنی
بنجاتا ہے۔ مجسم ایمان و ایقان اور معرفت و قرب و مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ ایسا آدمی روز بلا
نور بلا ظلمت۔ صفا بلا کدورت۔ قلب بلا نفس۔ سِر بلا قلب۔ فنا بلا وجود۔ غیبت بلا حضور
بنجاتا ہے۔ مخلوق سے اور خود اپنی ذات سے غائب ہو جاتا ہے۔ خدا سے محبت رکھنا اِن سب کی
بنیاد ہے۔ جب تک تجھ میں اور خدا میں ایسی محبت نہو کلام نکر۔ مخلوق سے چند قدم آگے بڑھجا
کیونکہ ضرر و نفع کچھ نہیں پہنچا سکتی۔ تو نے اُسے آزما لیا ہے۔ اور نفس سے چند قدم آگے بڑھ
اُسکی موافقت نکر۔ بلکہ خدا کی رضا مندی کے لیے اُس سے عداوت باندھ لے کیونکہ تو اُسکا امتحان
کر چکا ہے۔ مخلوق اور نفس دو دریا ہیں دو آگ ہیں دو ہلاک کرنے والے جنگل ہیں جسمیں

اور اس مبارک مقام سے آگے بڑھ جا۔ تاکہ تو ملک الٰہی مین داخل ہو۔ اور دل مرض ہے اور شافی خدا
الله تعالیٰ نے مرض اور دوا دونون چیزین پیدا کی ہین۔ ہر مرض کی دوا خدا کے قبضہ مین ہے۔ اُسکے
سوا اور کوئی اُس کا مالک نہین۔ جب تو تنہائی پر صبر کرے گا تو خدا کا اُنس حاصل ہوگا اور جب
فقیری پر صبر کریگا تو تنگی ہی ملجائے گی۔ مخلوق چھوڑ۔ اور پھر خالق کیطرف رجوع کر۔ مخلوق اور خالق
جمع نہین ہوا کرتے۔ اسی طرح دل مین دنیا اور آخرت کا اجتماع نہین ہوتا۔ رات اور دن سیاہی
اور سفیدی اکٹھی نہین ہوتی۔ ایسے اجتماع کا تصور صحیح نہین۔ دل مین یا مخلوق ہے یا خالق۔ دنیا
ہے یا آخرت۔ ہان یہ ممکن ہے کہ ظاہر مین مخلوق ہو اور باطن مین خالق۔ ہات مین دنیا ہو اور
دل مین آخرت۔ لیکن دونون چیزین دل مین جمع نہین ہوتین۔ اپنے نفس کو دیکھ اور اُسکے
لیے ایک کو پسند کرلے۔ اگر دنیا مقصود ہے تو آخرت کو دل سے نکالدے۔ اور اگر آخرت مطلوب ہے
تو دنیا کو الگ کردے اور اگر مولے کو چاہتا ہے تو دنیا و آخرت اور تمام ماسوے کو دل سے باہر
کردے کیونکہ جب تک تیرے دل مین ماسوے کا ایک ذرہ رہے گا اُس کا قرب نصیب نہوگا
اُسکی محبت اور اُسکی طرف سکون حاصل نہو سکے گا۔ اور جب تک دنیا کا ایک ذرہ دل مین ہوگا
آخرت نظر نہ آے گی۔ اور جب تک آخرت کا ایک ذرہ دلمین موجود ہے گا قرب حق نظر نہ آے گا
عقل سے کام لے اور بلا قدم صدق اُسکے دروازہ پر نہ جا کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے۔ تجھپر افسوس
کہ مخلوق سے پردہ کرتا ہے۔ خالق سے کیونکر پردہ کریگا۔ تو عنقریب مخلوق کے سامنے رسوا
ہوگا۔ تیری جیب اور گھر سے مصنوعی درم نکلینگے۔ اے شکستہ شیشے کے چھوڑدینے والے کل
تیری شراب تیرے شیشہ مین ہوگی۔ تب حال کھلے گا۔ اے زہر کھانے والے تیرے جسم مین
عنقریب زہر کا اثر ظاہر ہوگا۔ حرام کا مال کھانا جسم دین کے لیے زہر ہے۔ نعمتون پر شکر نہ کرنا
جسم دین کے لیے زہر ہے۔ الله تعالیٰ فقر اور مخلوق کے آگے سوال اور اُن کے دلون سے
رحم اُٹھاکر تجھے عنقریب عذاب دیگا۔ اور اے علم پر عمل نکرنے والے عنقریب تیرا علم تجکو بھلا دیگا
اور تیرے دل سے اُسکی برکت جاتی رہے گی۔ اے جاہلو اگر تم خدا کو جانتے تو اُسکے عذابون کو
ضرور پہچان لیتے۔ اُس سے اور تمام مخلوق سے ادب کے ساتھ پیش آؤ۔ اور بیہودہ گوئی کم کردو
بعض صالحین کا قول ہے کہ مین نے ایک نوجوان کو بھیک مانگتے دیکھا اور یہ کہا کہ تم کوئی کام
کیا کرتے تو اچھا تھا مجھے اسکی یہ سزا ملی کہ چھ مہینے تک رات کا قیام نصیب نہوا۔ اے لڑکے
فائدہ مند شغلے بیفائدہ کامون سے روک سکتے ہین۔ نفس کو اپنے قلب سے نکال ڈال بہتری
حاصل ہوگی۔ کیونکہ گھری تاریکی یہی ہے۔ اُسکے نکلجانے سے صفائی حاصل ہوجائیگی
تو اُسے بدل دے۔ وہ ضرور بدلجائے گا۔ الله تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا

جیسا کہ حدیث میں وارد ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی [illegible] سے [illegible] شکم [illegible]
اسے شکم کو [illegible] زیادہ سخت ہے - جو شخص کہ وہ [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہے - [illegible] کیا ہو گیا - کہ جب تک [illegible]
[illegible] کرو - اور [illegible] جب تک [illegible] ہے اس سے [illegible]
اپنے نفسوں پر غالب نہ آؤ - ورنہ وہ تم پر غالب آجائیں گے نفس دنیا میں بری باتوں کا
حکم کرتا ہے [illegible] آخرت میں [illegible] کرنے والے ہیں - جو چیز [illegible] قدرت حاصل
[illegible] - اس سے معاملہ کرو جو اس سے معاملہ کرنا
نفع دیتا ہے - [illegible] دوست [illegible] خدا اس سے محبت رکھتا ہے جو خدا کا ارادہ کرتا ہے
خدا اس کا ارادہ رکھتا ہے جو خدا سے قریب ہونا چاہتا ہے خدا اس کے قریب ہو جاتا ہے میری
بات سنو اور میرا قول مانو [illegible] سارے روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہیں جو میری
طرح لوگوں سے [illegible] کرے - میں مخلوق کو اس کے فائدے کے لیے بلاتا ہوں - اپنے لیے نہیں
مخلوق ہی کے لیے آخرت کا طالب ہوں میں جو کچھ کہتا ہوں اس سے میرا مقصود ذات
حق ہے - مجھے دنیا اور آخرت وغیرہ کی کوئی فکر نہیں - وہ میرے صدق کو جانتا ہے - اسی لیے
[illegible] غیب دان ہے - میرے پاس آؤ - میں کسوٹی ہوں - میں [illegible] کا مالک ہوں
اے منافق [illegible] کیوں بکتا ہے تیری زبان بے فائدہ ہے - [illegible] کیوں کرتا ہے تو کون
تو غیر کو دیکھتا اور اس سے محبت کرتا ہے اور دعوے یہ ہے کہ میں خدا کو چاہتا ہوں - تو اپنے
آپ کو حکم الٰہی پر مقدم کرتا ہے حالانکہ یہ معارضہ ہے تو اپنے نفس کو صابر کہتا ہے حالانکہ
تجھ کو ایک [illegible] کا ذکر کرتا ہے جب تک تیرا گوشت کثرت آلام و آفات سے [illegible]
[illegible] جائے اور آفات کی قینچیاں [illegible] ہر کلام [illegible] اس وقت تو [illegible]
ہو جائیگا - اور قلب دنیا و آخرت سے خالی ہو کر دونوں کی طرف سے [illegible] ہوگا - [illegible]
الٰہی بلاؤں اور مصیبتوں سے بچنے کے وقت موجود ہو جائے گا - تو تجھ کو موجود رکھیگا اور [illegible]
فعل تیری حرکت و سکون کا باعث ہوگا - اور تو بوجہ محبت اس کے ساتھ ہوگا [illegible]
حاصل نہ ہو [illegible] کسی طرح کوئی مرتبہ نہیں مل سکتا - تو اپنے بندہ کی صورت کو نہیں [illegible]
بلکہ [illegible] کو پسند کرتا ہے - وہ کیا ہے توحید و اخلاص - جب دنیا و آخرت کو دل سے [illegible]
[illegible] نظر رکھتا - جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو خدا اسے دوست [illegible]
اور غیروں کی نسبت خالی [illegible] کر دیتا ہے - [illegible] توحید بیان [illegible]
میں مخلوق سے نجات [illegible] تیرے خالص ہونے میں اپنے نفس [illegible]

ہمارے عیوب سے درست کر دے - ہمارے دلون کو پاک اور کامون کو آسان کر اپنی ذات سے محبت اور ما سوا سے نفرت دے - ہمارے تمام افکار کو ایک فکر بنا دے یعنی فقط تیرا اور دنیا و آخرت مین تیرے قرب کا فکر رہ جائے - آمین ہمین دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا

سینتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچوین رجب ۵۴۵؁ھ جمعہ کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - بیمارون کی عیادت کرو - اور جنازون کے ساتھ جاؤ کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے - اس سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ مقصود ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو مگر تم اس سے بچنا چاہتے - اور دنیا کو دوست رکھتے ہو - عنقریب تمہاری اجازت بغیر دنیا مین اور تم مین پردہ پڑ جائے گا - جس چیز سے تم خوش ہو وہ تم سے چھین لیجائیگی - اسوقت دوستی کی جگہہ دشمنی اور خوشی کے بدلے رنج ہوگا - اے غافل اے کمینے - بیدار ہو - تو دنیا کے لیے نہین بلکہ آخرت کے واسطے پیدا ہوا ہے - اسے ضروریات سے نافل - شہوت - ولذت اور روپیہ پر روپیہ جمع کرنے اور رات دن کو کھیل کود مین مصروف رکھنے کو تونے اپنا بڑا مقصد سمجھہ رکھا ہے اگر کوئی ناصح آخرۃ اور موت یاد دلاتا ہے تو تو یہ کہتا ہے کہ اس نے میرا عیش مکدر کر دیا - اور تو ادہر اودھر اپنی گردن موڑ لیتا ہے - بڑہاپا جو موت سے ڈرانے والا ہے تیرے پاس آگیا ہے تو خضاب لگا کر اسے کم یا متغیر کرتا رہتا ہے - اجل آجائیگی تو کیا کریگا - ملک الموت اپنے معاون لیکر موجود ہون گے تو کیونکر روکے گا - جب تیرا رزق منقطع اور وعدہ پورا ہو جائے گا تو کیا حیلہ کریگا - اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا عمل پر مبنی ہے - اگر تو کام کرے گا تو مزدوری ملے گی - اور نکریگا تو کچھہ نملے گا - دنیا اعمال اور آفات پر صبر کرنے کا گھر ہے - رنج و تعب کا گھر ہے اور آخرۃ مقام راحت ہے - مومن دنیا مین تکلیف اٹھا کر آخرت مین راحت پاتا ہے - تو دنیا مین راحت حاصل کر رہا ہے توبہ مین دیر کرتا ہے - آج سے کل پر - اس مہینے سے اس مہینے اس سال سے اس سال پر ٹالتا ہے - آخر مین موت آجائے گی تو عنقریب اس پر نادم ہو گا کہ تونے نصیحت کیون نمانی - اور بیدار کیون نہوا - اور جن باتون کی تصدیق کرائی گئی تھی انھین سچ کیون نجانا - افسوس تیری زندگی کی چھت کا شہتیر عنقریب ٹوٹنے والا ہے - اے غافل تیری حیات کی دیوارین گرنے کو ہین - تو جس گھر مین رہتا ہے وہ اجاڑ ہو گا اور تو اور مکان مین چلا جائے گا - دار آخرت کو طلب کر - اور اپنا اسباب ادھر لے جا - یہ دنیوی اسباب کیا چیز ہے فی الواقع اسباب نیک اعمال ہین - اپنا مال آخرت کی طرف بھیج - تاکہ وہان پہنچکر تجکو ملجائے

ہے ۔ فرزند دنیا ۔ اے بیگانہ چیزوں کا استغنا رکھنے والے ۔ اے لشکر کو چھوڑ کر گھوڑوں وغیرہ کی
کرنے والے تجھپر افسوس ۔ آخرت دنیا کے ساتھ جمع نہیں ہوتی کیونکہ وہ اسکے لیے زادہ جمع نہیں
نہیں کرتی ۔ دنیا کو دل سے نکالدے ۔ پھر دیکھ آخرت کیونکر آتی اور کسطرح تیرے دل پر غالب ہوتی
جب یہ مرتبہ پورا ہوجائیگا تو قرب الٰہی تجھکو پکاریگا ۔ اسوقت آخرت کو دوست رکھ اور اسکا
بن ۔ صحت دل اور باطنی صفائی حاصل ہوگی اسلیے کہ جب تیرا دل درست ہوجائیگا ۔
خدا اور فرشتے اور اہل علم گواہ ہوجائینگے ۔ خدا خود مدعی ہوکر دعوے بھی کریگا اور تیرے لیے
شہادت بھی دیگا تو اپنے نفس کے لیے شہادت دینے کا محتاج نہوگا ۔ پھر جب یہ رتبہ حاصل
تو تو ایسا پہاڑ بنجائیگا جسکو ہوائیں ہلا سکینگی نہ تیر توڑ سکینگے ۔ اور مخلوق سے ملنا جلنا
اثر نکریگا ۔ اور کوئی خدشہ تیرے دل میں آئیگا ۔ اور باطنی صفائی مکدر نہ ہوگی ۔ اسلیے تو ہم
سے الگ ہوجاؤ ۔ جو شخص مخلوق میں قبولیت حاصل کرنیکے ارادہ سے عمل کرتا ہے وہ بچا
ہوا غلام اور خدا کا دشمن ہے ۔ خدا اور اسکی نعمتوں کا منکر ہے ۔ محجوب ہے مغضوب ہے ۔ ملعون ہے
مخلوق دل اور نیکی اور دین کو چھین لیتی ہے ۔ تجکو اپنے ساتھ مشرک اور خدا سے غافل بنادیتی
مخلوق تجکو اپنے لیے چاہتی ہے ۔ نہ کہ تیرے لیے ۔ اور خدا تجکو تیرے لیے چاہتا ہے ۔ پس تو جو
تجکو تیرے لیے چاہتا ہے اسی کو چاہ اور اسی کے ساتھ مشغول ہو ۔ کیونکہ خدا کے ساتھ رہنا اس سے
بہتر ہے کہ تو اس سے مشغول رہے جو تجکو اپنے نفع کے لیے چاہتا ہے ۔ اگر تو ضرورت کے لیے کسی
چیز کا طالب ہے تو خدا سے مانگ مخلوق سے نہ مانگ ۔ مخلوق سے دنیا کا طالب خدا کے نزدیک تمام
مخلوق سے زیادہ مبغوض ہے ۔ اسکی مدد سے اسی کی جانب فریاد لیجا ۔ وہ غنی ہے اور تمام مخلوق
فقیر ۔ مخلوق اپنے یا غیر کے لیے نہ نفع کی مالک ہے نہ ضرر کی ۔ اسکی دوستی طلب کر وہ تجکو چاہیگا
ابتدا میں تو مرید ہوگا اور وہ مراد لیکن انتہا میں تو مراد بنجائیگا اور وہ مرید ۔ بچہ لڑکپن میں اپنی
ماں کو ڈھونڈا کرتا ہے مگر جب بڑا ہوجاتا ہے تو خود ماں ڈھونڈتی پھرا کرتی ہے ۔ جب یہ اسرار
معلوم ہوجائیگا تو وہ تجھے چاہیگا اور جب تجھی محبت کھلجائیگی تو وہ تجکو دوست رکھیگا اور تیرے
دل کو رہبری کریگا تجکو مقرب کرلیگا ۔ جبکہ تو نے اپنے نفس و ہوا اور شیطان کا ہات دل کی
آنکھوں پر رکھ چھوڑا ہے تو کیونکر نجات ملیگی ۔ ان ہاتھوں کو الگ کردے ۔ تاکہ حقیقت اشیا
نظر آنے لگے ۔ مجاہدہ اور مخالفت کے باعث نفس کو جدا کردے ہوا و طبیعت و شیطان کا
ہات اٹھا ڈال ۔ تو خدا کو پا لیگا ۔ ان ہاتھوں کو اٹھا دے خدا میں اور تجھ میں پردے
اٹھ جائینگے ۔ تو ماسوے اور اپنے نفس اور غیر کو الگ الگ دیکھیگا اپنے عیب دیکھکر
بچیگا اور غیر کے عیب دیکھکر ان سے بھاگیگا ۔ جب یہ رتبہ ملجائیگا تو خدا تجکو مقرب بنا لیگا

اور وہ تجھ پر عطا کریگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی۔ اور نہ کسی بشر کے دل میں اسکا خطرہ گذرا
تیرے قلب و سِر کی بصارت و سماعت تیز کریگا۔ ان کو درست رکھے گا اور کرامت کا خلعت پہنائے گا
تجھکو اپنی ولایت کا والی بنائے گا۔ تیری مدد فرمائے گا تجھے مسلط اور مالک کر دیگا۔ تمام مخلوق پر تیرا
حال کھولدیگا تجھکو تیرے دل کا نگہبان بنائے گا۔ ملائکہ سے تیری خدمت کرائیگا تجھے اپنے نبیوں
اور رسولوں کی ارواح کی زیارت کرائے گا۔ تجھ پر مخلوق کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رہیگی۔ اے
لڑکے اس مرتبہ کا طالب رہ۔ اور اسکی آرزو کر اور اسے اپنا اعلےٰ مقصد بنالے۔ طلب دنیا
کے شغلوں کو چھوڑ۔ دنیا تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی۔ اور ما سوائے اللہ سے تو ہرگز سیر نہ ہوگا۔ اس سے
مشغلہ کر تاکہ وہ تیرا پیٹ بھر دے جب وہ ملگیا تو گویا دارین کی راحت حاصل ہو گئی۔ اے غافل جو تجھے چاہے اسکو چاہ
جو تیرا طالب ہو اس کا طالب بن۔ جو تجھ سے محبت کرے اس سے محبت کر۔ جو تیرا مشتاق ہو
اس سے مشغلہ رکھ۔ کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا قول نہیں سنا یحبھم ویحبونہ یعنے خدا ان کو دوست
رکھتا ہے اور وہ خدا کو۔ اور کیا یہ کلام تیرے کانوں تک نہیں پہنچا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری
ملاقات کا تم سے زیادہ شائق ہوں۔ تجھے عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ کھیل کود چھوڑ دے تجھے
محبت کے لیے بنایا ہے۔ غیر کے ساتھ مشغول نہو۔ اسکی محبت کے ساتھ اور کسی کو نہ چاہ۔ غیر کی
چاہت لطف و کرم اور مہربانی کے ساتھ جائز ہے۔ نفس کے ساتھ جائز ہے دل کے ساتھ جائز
نہیں۔ باطن کے ساتھ جائز نہیں۔ آدمؑ کا دل جب بہشت میں لگ گیا اور وہیں مقام کرنا چاہا
تو گیہوں کھانے کے بہانے وہاں سے جدا کیے گئے اور نکالے گئے۔ ان کا دل حواؑ پر مائل ہوا
اس لیے تفریق کی گئی۔ آدمؑ سراندیپ میں رہے اور حواؑ تین سو برس کے فاصلہ پر جدّہ میں
یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسفؑ کو چاہا۔ انجام کار دونوں کو جدا کیا گیا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام حضرت
عائشہؓ کو چاہنے لگے۔ اس لیے ان پر بہتان لگا۔ اور حضور ایک عرصہ تک انھیں نہ دیکھ سکے
بس تو اپنا قلب اللہ سے لگا۔ غیر میں مشغول نہو۔ اسکے سوا کسی سے محبت نہ کر۔ مخلوق
کو دل سے نکال دے قلب کا ایک گوشہ اسکے لیے خالی کر۔ اے جھوٹے۔ اے سستی بہرے
اے نہ ماننے والے۔ اگر تو میری بات قبول کرتا اور میرے کہے پر چلتا ہے تو اپنے لیے عمل کر۔ اگر
نہ کریگا تو تجھ پر غصہ اور حرمان لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر امت کیلئے وہی ہے جو اسنے کمایا
اور اسکی برائیوں کا وبال اسی پر پڑیگا۔ اگر تم نیکی کروگے تو اپنے نفس کے لیے۔ اور اگر برائی
کروگے تو وبال اسی پر ہے۔ نفس اپنے اعمال کا ثواب جنت میں اور گناہوں کا عذاب دوزخ
میں حاصل کرے گا۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اپنا کھانا پرہیزگاروں کو
کھلاؤ۔ اور اپنے کپڑے مومنوں کو دو۔ جب تو نے پرہیزگار آدمی کو کھانا دیا اور دنیوی

کام میں اسکی مدد کی تو گویا اسکے عمل میں شریک ہوگیا - اور اسکے ثواب کچھ بھی کم نہوا کیونکہ تو نے
اسکے ارادہ میں مدد کی - اس کا بوجھ ہلکا کیا اور اسے خدا کی طرف چلایا - اور جب تو نے کسی
منافق ریاکار گنہگار کو کھانا کھلایا اور امور دنیوی میں اسکی معاونت کی تو گویا اسکے کام میں
شریک رہا - اور اسکے عذاب سے کچھ کم نہوا - کیونکہ تو نے خدا کے گناہ پہ اسکی اعانت کی -
اس لیے اس کا شر تیری طرف رجوع کر آیا - اے جاہل علم حاصل کر علم نہو تو عبادت و
ایقان میں خیر نہیں ہوتی - علم پڑھ اور عمل کر - تاکہ تجھکو دنیا و آخرت میں نجات حاصل ہو اگر
تحصیل علم و عمل پر تو صبر نہ کر سکے گا تو نجات کیونکر ہوگی - تو اپنی ذات کو سراپا علم کے حوالے
کر دیگا تو علم اپنا تھوڑا سا حصہ تجھے دیگا - بعض علما سے پوچھا گیا کہ تمہیں علم کا یہ رتبہ کیونکر حاصل
ہوا - جواب دیا کہ کوے کی سویر - اونٹ کے صبر - خنزیر کی حرص - اور کتے کی خوشامد سے میں
بہت سویرے علما کے دروازہ پر جاتا تھا جسطرح کوا علی الصباح اپنے گھونسلے سے اڑجاتا ہے -
اور ان کی ڈالی ہوئی مشقت پر اسطرح صبر کرتا تھا جسطرح اونٹ بوجھ پر - اور طلب علم کا ایسا
حریص تھا جیسا خنزیر کھانے کی چیز کا - اور انکی اسطرح خوشامد کرتا تھا جسطرح کتا لقمہ کے لیے اپنے
مالک کی دروازہ کی - اے طالب علم اس عالم کا مقولہ سن اور اگر علم و نجات کا ارادہ ہے تو اسپر عمل کر
علم حیات ہے اور جہل موت - عالم باعمل کے لیے جو مخلص اور الٰہی تعلیم پر صبر کرنیوالا ہو موت
نہیں ہے - کیونکہ وہ مکتب ہی خدا سے جاملتا ہے اسکی زندگی دائمی ہے الٰہی ہمیں علم اور اسمیں اخلاص نصیب کر

اڑتیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتویں رجب ۵۴۵ھ شب اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر اپنے شیاطین کو اسطرح
دبلا کیا کرو جسطرح کوئی شخص باربار سوار ہونے اور بکثرت بوجھ لادنے سے اپنے اونٹ کو دبلا کیا
کرتا ہے - اے قوم لا الہ الا اللہ خالص عمل سے کہکر اپنے شیاطین کو دبلا کرو - نہ کہ فقط اس
لفظ سے - کلمہ توحید شیاطین انس و جن کو جلاڈالتا ہے - کیونکہ یہ شیاطین کے لیے نار اور
موحدین کے لیے نور ہے - جبکہ تیرے دل میں چند در چند معبود ہیں تو زبان سے لا الہ الا اللہ
کیونکر کہتا ہے -

- خدا کے سوا تو جسپر اعتماد رکھے اور بھروسا کرے وہ تیرا بت ہے - دل میں شرک
ہو تو زبانی توحید تجکو نفع نہ دے گی - قلب ناپاک ہو تو جسم کی طہارت بیکار ہے - موحد کا شیطان
دبلا ہوتا ہے اور مشرک کو خود اس کا شیطان دبلا کر دیتا ہے - اخلاص تمام اقوال و افعال کا

لب لباب ہے کیونکہ یہ اگر اخلاص سے خالی ہین تو بے مغز چھلکے کی مانند ہین۔ چھلکا محض جلانے کے کام کا
ہوتا ہے۔ میری بات سن۔ اور اسپر عمل کر۔ اخلاص تیری طمع کی آگ کو بجھا دے گا۔ نفس نے تکبر کو نور
دکھایا۔ ایسی جگہ نہ جا کہ جہان تیری طبیعت کی آگ بھڑک جائے۔ اور دین و ایمان کا گھر تباہ ہو۔ طبیعت
اور ہوا و شیطان بھڑک کر تیرے دین و ایمان اور ایقان کو غارت کر دیتے ہین۔ ان منافقون بناوٹی
طمع کارون کی بات نہ سن۔ کیونکہ جھوٹی مصنوعی اور طمع کی ہوئی بات کی طرف طبیعت زیادہ لگاؤ کرتی
اسکی مثال فطیری اور بے نمک کے آٹے کی سی ہے کہ کھانے والے کے پیٹ کو تکلیف دیتی ہے اور اسکی
بنیاد گرا دیتی ہے۔ علم کتابون سے نہین بلکہ لوگون کے منہ سے لیا جاتا ہے۔ ان لوگون کے منہ سے جو مردان
حق ہین۔ متقی تارک الدنیا وارث الانبیاء عارف و عامل۔ اور مخلص ہین۔ تقوے کے سوا ہر چیز ہوس
اور باطل ہے۔ ولایت دنیا اور آخرت مین پرہیزگارون کے لیے ہے۔ اخلاص اور بناء دونون جہان
مین انہین کا حصہ ہے۔ اللہ تعالے اپنے بندون مین سے پرہیزگارون نیک کارون۔ اور صابرون
ہی کو چاہتا ہے۔ اگر تیرا خیال درست ہو تو ان کو پہچانے انسے محبت رکھے اور انکی صحبت مین رہے
خیال اسی وقت درست ہوتا ہے جبکہ دل معرفت الٰہی سے روشن ہو۔ جب تک معرفت درست نہو
اور صحت و غیر ظاہر نہو جائے اپنے خیال سے تسکین حاصل کر۔ محارم سے آنکھین نیچی کر۔ شہوات
نفس کو روک۔ اکل حلال کی عادت ڈال۔ اللہ کے لیے مراقبہ کرنے سے باطن کی حفاظت کر
اتباع سنت سے اپنے ظاہر کو سنوار۔ اس وقت تیرا خیال درست ہو جائیگا اور معرفت الٰہی صحیح طور
پر واقع ہوگی۔ مین عقلون اور دلون کی پرورش کرتا ہون۔ نفسون۔ طبیعتون اور عادتون کی
نہین کرتا۔ اور اسمین کوئی شیخی نہین۔ اے لڑکے علم سیکھ اور خالص بن تاکہ تو نفاق کے جال اور
اسکی قید سے رہائی پائے۔ خدا کے لیے علم حاصل کر نہ کہ مخلوق اور دنیا کے لیے۔ امر و نہی کے وقت
خدا کا خوف اور ڈر تیری طالبعلمی کی علامت ہے مراقبہ کر۔ خدا کے سامنے ذلیل اور مخلوق کے آگے
متواضع رہ۔ مگر ان کے پاس حاجت نہ لیجا اور ان کے مال کی طمع نکر۔ خدا ہی کے رستے مین دوستی کر
اور اسی کی راہ مین دشمنی رکھ۔ کیونکہ غیر کی راہ مین دوستی فی الواقع عداوت ہے۔ غیر کی راہ مین ثابت
قدم رہنا زوال۔ اور غیر کی راہ مین رہنا محرومی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایمان کے دو حصے
ہین ایک حصہ صبر ہے اور ایک حصہ شکر۔ اگر مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر نہین کرتا تو سچا مومن
نہین ہے۔ اسلام فرمانبرداری کا نام ہے۔ الٰہی توکل اور اپنی طاعت۔ اپنے ذکر۔ اپنی موافقت
اپنی توحید سے ہمارے دلون کو زندہ کر دے۔ اور اگر وہ مردان خدا نہون جنکے دلون مین ایسی
زندگی موجود ہے اور جو روئے زمین پر یکتا گنے جاتے ہین تو تم ہلاک ہو جاؤ۔ ان کی دعا کے
باعث اللہ تعالے اہل زمین سے عذاب کو رد کر دیتا ہے۔ نبوت کی ظاہری صورت اٹھ گئی ہے

سنا قیامت تک کے لیے باقی ہے۔ ورنہ زمین پر چالیس ابدال کیوں رہتے۔ اُن میں سے بعض میں
نبوت کے معنے پائے جاتے ہیں جن کا دل ایسا ہے جیسا کسی نبی کا۔ اور بعض خدا اور رسولوں کے
خلیفہ ہیں۔ اُس نے استادوں کی نیابت میں لڑکوں کو قائم کر دیا ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ عالم پیغمبروں کے وارث ہیں۔ وہ حفاظت و عمل اور قول و فعل کے اعتبار سے وارث
بنائے گئے ہیں۔ کیونکہ قول بلا فعل کسی کام کا نہیں۔ اور بلا گواہ کے دعوے بالکل بیکار رہتے ہیں۔
اے لڑکے کتاب و سنت کی ملازمت اُن پر عمل اور عمل میں اخلاص تیرے گواہ ہیں۔ میں تمہارے عالموں
کو جاہل۔ اور زاہدوں کو طالب دنیا۔ اور اُنکی طرف راغب مخلوق پر متوکل اور خدا سے غافل پاتا ہوں
غیر اللہ پر بھروسا کرنا باعث لعنت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس کا بھروسا
اپنی جیسی مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے۔ نیز آپ کا قول ہے جو مخلوق کے سبب معزز ہوا وہ
فی الواقع ذلیل ہو گیا۔ تو جب مخلوق سے الگ ہو جائے گا تب خالق کے ساتھ ہو گا وہ تیرا نفع
نقصان تجھے معلوم کرا دے گا۔ تو اُس چیز میں جو تیرے لیے ہے اور اُس میں جو غیر کے لیے ہے تمیز
حاصل کرے گا۔ خدا کے دروازہ پر ثبات و دوام اور دل سے قطع اسباب کو لازم کر لے۔ دنیا و
آخرت کی بھلائی دیکھ لے گا۔ جب تک مخلوق اور دنیا اور ماسوے اللہ ذرہ برابر دل میں رہیگا
یہ رتبہ حاصل نہ ہو سکے گا۔ اگر تجھ میں صبر نہیں تو دین اور اصل ایمان نہ دارد ہے۔ پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں صبر کو ایمان سے وہ تعلق ہے جو سر کو بدن سے۔ صبر کے یہ معنے ہیں کہ تو کسی سے گلہ
نہ کرے اور کسی سبب سے تعلق نہ رکھے۔ بلاؤں کو مکروہ نہ جانے اُن کا زوال نہ چاہے۔ بندہ جب فقر و
فاقہ کی حالت میں خدا کے لیے متواضع رہے اور اُسکے ساتھ اپنی مراد ملنے سے صبر کرے کسی
مباح پیشہ سے ناک نہ چڑھائے۔ عبادت اور کسب حلال میں دن کو رات کر دے خدا اُسپر نظر رحمت سے
دیکھتا ہے۔ اُسے اور اُسکے کنبے کو اسطرح غنی کر دیتا ہے کہ اُسکے حساب میں بھی نہیں آتا۔ اللہ
تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اُسکے لیے کشایش کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی
دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ تو پچھنے لگانے والے کی مانند ہے کہ غیر کی بیماری کو دور
کرتا ہے اور اپنے خالص مرض کو دفع نہیں کر سکتا میں دیکھتا ہوں کہ تیرا ظاہری علم اور باطنی جہل
بڑھتا جاتا ہے۔ توریت میں درج ہے کہ جس کا علم بڑھے اُس کا درد بھی بڑھنا چاہیے۔ درد کیا ہے
یہی خدا کا خوف اُسکے اور اُسکے بندوں کے سامنے ذلیل رہنا۔ اگر تو عالم نہیں ہے تو علم حاصل کر
اور اگر تجھ میں نہ علم ہے نہ عمل۔ نہ اخلاص۔ نہ ادب نہ مشائخ سے حسن ظن۔ تو تجھے کچھ توقع
نہ رکھنی چاہیے۔ تو نے دنیا اور اُسکی طمع کو اپنا اعلےٰ مقصد سمجھ لیا ہے۔ تجھ میں اور اُس میں حقیقتہً
پردہ پڑ جائے گا تجھے اُن لوگوں سے کیا نسبت کہ جنہیں صرف ایک ہی غم ہے۔ وہ باطن میں

خدا کا مراقبہ اسطرح کرتے ہیں اسطرح ظاہر میں وہ اعضاء کی طرح دل کو سنوارتے ہیں۔ جب یہ رتبہ ثبوت آجاتا ہے تو خواہشوں کے قصد سے کفایت ہو جاتی ہے۔ اُن کے دلوں میں صرف ایک خواہش رہجاتی ہے یعنی طلب الٰہی اُس کا قرب اسکی محبت۔ اور کچھ نہیں رہتا حکایت بنی اسرائیل ایک مرتبہ سختی میں مبتلا ہو کر اپنے پیغمبر کے پاس گئے۔ اور یہ کہا کہ جس بات سے خدا خوش ہو وہ ہمیں بتاؤ تاکہ ہم اسے بجالائیں۔ اور یہ سختی دور ہوجائے پیغمبر نے اللہ تعالے سے سوال کیا۔ وحی آئی کہ اُن سے کہدو اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو مسکینوں کو رضامند رکھو۔ تم انھیں خوش رکھوگے تو میں رضامند ہوجاؤنگا۔ اور اگر اُن کو ناراض رکھوگے تو میں ناخوش رہونگا۔ اے عقلمندو سُن لو۔ تم ہمیشہ مسکینوں کو ناراض رکھتے ہو۔ اور خدا کی رضامندی چاہتے ہو۔ اُسکی خوشنودی حاصل نہوگی۔ بلکہ تم اُلٹے غضب الٰہی کے گڑھے میں جا پڑوگے۔ میری سخت کلامی پر ثابت رہو نجات ہو۔ ثبات بمنزلہ نبات ہے۔ میں مشائخ کے کلام اور سخت گوئی سے کبھی نہیں بھاگا بلکہ گونگا اندھا بنا رہا۔ اُنکی طرف سے مجھپر آفتیں پڑتی رہیں اور میں خاموش رہا۔ تو اُنکے کلام پر صبر نہیں کرتا اور نجات کا ارادہ رکھتا ہے یہ ہرگز نہوگا۔ اور اسمیں کچھ شک نہیں۔ نفع یا نقصان کے متعلق جب تک تو تقدیر کی موافقت نکریگا نجات نملیگی۔ اپنے نصیب کے متعلق ازالۂ تہمت کے ساتھ مشائخ کی صحبت اختیار کر اور ہر حال میں اُن کا اتباع اور موافقت کرتا رہ۔ دارین کی فلاح حاصل ہوگی۔ میری بات کو سمجھو اور اُسپر عمل کرو۔ بلا عمل سمجھ لینا کسی کام کا نہیں۔ اور بلا اخلاص عمل کرنا محض طمع ہے۔ طمع کے سارے حرف خالی ہیں۔ عوام تیرا کھوٹ نہیں پہچان سکتے۔ البتہ عارف اُسے پہچان لیگا اور پھر عوام معلوم کرکے تجھسے پرہیز کرنے لگیں گے۔ اگر تو خدا کے ساتھ صبر کرے تو اُسکے لطف و کرم کے عجائبات نظر آنے لگیں۔ یوسف نے جب اپنی گرفتاری۔ عبودیت۔ قید اور ذلت پر صبر کیا اور فعل الٰہی کی موافقت کی تو اُن کی شرافت قائم رہی۔ بادشاہ بن گئے۔ اور ذلت سے عزت کی طرف منتقل کیے گئے۔ موت سے حیات کی جانب واپس آئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ تو اگر شریعت کا تابع اور خدا کے ساتھ صابر رہے گا اس سے اُمید و بیم رکھے گا نفس ہوا و شیطان کی مخالفت کرے گا تو موجودہ حالت سے منتقل کیا جائے گا۔ کرامات سے ایسی حالت کی طرف چلا جائے گا جو فی الواقع پسندیدہ ہوگی۔ کوشش کر کیونکہ وہ خود تیرے پاس نہ آئے گا۔ حالانکہ اُس کا آنا ضروری ہے۔ کوشش کر تاکہ خیر دارین حاصل ہو۔ جسنے طلب میں کوشش کی اپنے مطلوب کو پالیا۔ اکل حلال کی کوشش کر کیونکہ یہ تیرے دل کو روشن کریگا اور اُسے اندھیرے سے نکالے گا۔ جو عقل خدا کی نعمتوں کی شناخت کرائے۔ مقام شکر میں قائم

رکھے نعمتوں اور اُنکی مقدار کے اقرار مین اعانت کرے وہ سب سے زیادہ نافع ہوا ہے لڑکے کے جو شخص
یقین کی آنکھ سے یہ بات معلوم کرلیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام اشیاء کو تقسیم فرماکر اس سے فارغ ہوچکا
وہ خدا سے شرما کر کسی چیز کا طالب نہین ہوتا - وہ ذکر الٰہی کے باعث مطالبہ سے فارغ ہے نہ
اپنے حصہ کو جلدی لینا چاہتا ہے - اور نہ غیر کے حصہ کا خواہان ہے - گمنامی - سکوت حسن ادب
اور ترک اعتراض اُس کا طریقہ ہوجاتا ہے - وہ قلیل وکثیر کی بابت خلق سے شکوہ نہین
کرتا - میرے نزدیک دل کے ساتھ مخلوق سے مانگنا زبانی سوال کی برابر ہے حقیقت کے
لحاظ سے دونون مین کچھ فرق نہین - تجھپر افسوس کہ غیر اللہ سے مانگنے مین ذرا نہین شرماتا
حالانکہ غیر کی نسبت وہ تجھسے بہت قریب ہے - تو مخلوق سے وہ شے مانگتا ہے جسکی تجھے ضرورت
نہین - تیرے پاس چھپا ہوا خزانہ موجود ہے - اور پھر تو ایک دانے یا ایک ذرے کیلئے فقیرون
سے مزاحمت کرتا ہی - تو عنقریب رسوا ہوگا - ڈھکے چھپے عیب کھل جائین گے اور تجھکو چار طرف سے لعنت
کیجائیگی - اگر تو عاقل ہوتا تو کم از کم ایک ذرہ ایمان ضرور حاصل کرتا - اور اُسے لیکر خدا سے طالبان
نیکون کی صحبت مین رہتا اُنکے اقوال و افعال سے ادب سیکھتا - یہان تک کہ جب تیرا ایمان ٹھیک ہوجاتا
اور ایمان پورا ہوجاتا تو خدا تجھے اپنے لیے خالص کرلیتا - باعتبار قلب خود تیرے ادب اور اُٹھنے
والی ہوتا - اے صنم ریا کے پوجنے والے تو دنیا و آخرت مین قرب الٰہی کی خوشبو بھی نہ پائیگا
اے مخلوق کے ساتھ شرک کرنے اور اُن کی طرف دل سے متوجہ ہونے والے - اُن سے اعراض کر
کیونکہ مخلوق سے نفع و ضرر اور عطا و منع کچھ نہین حاصل ہوسکتا - جب تیرے دل کو شرک
پٹا ہوا ہے تو خدا کی توحید کا دعوے نکر - اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئیگا ❊

انتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہوین رجب ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو رباط مین فرمایا

اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے سراپا کو خدا کے لیے وقف کردے - امیر بنجائیگا -
دنیا اور مخلوقات کا حاکم ہوجائیگا - مین تجھکو نصیحت کرتا ہون اسے قبول کر - سچی بات بتاتا ہون اُسے
سچ جان - اگر تو جھوٹ بولے اور تکذیب کریگا تو تکذیب کیا جائیگا اور لوگ تجھے جھوٹا بولینگے -
اور اگر سچ بولے اور تصدیق کریگا تو تصدیق کیا جائیگا اور لوگ تجھے سچا بولین گے - تو جیسا کریگا
ویسا بھرے گا - تجھے اپنے دینی مرض کی دوا لے اور اُس کا استعمال کر - تندرستی حاصل ہوگی -
متقدمین اولیاء اللہ اور صالحین کی تلاش مین جدوجہد اور دین کے طبیبون مین مشرق و
مغرب کے چکر لگایا کرتے تھے - اور جب کوئی ملجاتا تھا تو اُس سے اپنے دین کی دوا حاصل

کیا کرتے تھے مگر فقہا و علما اور اولیاء اللہ کو جو ادب سکھلاتے اور تعلیم دینے والے ہیں برا جانتے ہو۔
اسی لیے تجکو دوا نہیں ملتی۔ میرے علم اور طب سے تجکو کیا فائدہ ہوگا۔ میں ہر روز تیرے
لیے ایک بنیاد قائم کرتا ہوں اور تو اُسے گرا دیتا ہے۔ دوا بتاتا ہوں مگر تو اُسے استعمال نہیں کرتا۔
میں کہتا ہوں کہ تو یہ لقمہ نہ کھا۔ اسمیں زہر ہے اور یہ نوالہ کھا۔ اسمیں تریاک ہے۔ لیکن تو میری
مخالفت کرتا ہے اور اُسی زہر آلودہ لقمہ کو کھائے جاتا ہے۔ اس کا اثر تیرے دین و ایمان کی بنیاد
میں عنقریب ظاہر ہوگا۔ میں تجکو نصیحت کرتا ہوں تیری تلوار سے نہیں ڈرتا۔ اور تیرا مال نہیں
چاہتا۔ جو شخص خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ کسی جن و انسان۔ یا حشرات الارض۔ اور درندہ
وغیرہ سے نہیں ڈرتا۔ اور اُسے تمام مخلوقات میں سے کسی شے کا خوف نہیں ہوتا۔ اُن مشائخ
کو جو اپنے علم پر عمل کرنے میں عیب نہ لگاؤ۔ تم خدا و رسول اور اُن نیک بندوں سے جو اُسکے
ساتھ ٹھیرے ہوئے اور اُسکے افعال سے رضامند ہیں ناواقف ہو۔ رضا بالقضا اور امید کی کمی
اور دنیا سے بے رغبتی میں پوری سلامتی ہے۔ تم اپنی ذات میں ناتوانی دیکھو تو ذکر موت اور
امیدوں کی کمی کو لازم کرلو۔ پیغمبر علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے روایت کرتے ہیں کہ قرب
حاصل کرنے والے ادائے فرائض سے بڑھکر کسی شے کے وسیلہ سے میرا قرب حاصل نہیں کرتے
میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا
ہوں۔ اور محبت کے باعث میں اُسکی سماعت و بصارت اور ہاتھ اور مددگار رہتا ہوں۔ وہ
میرے ہی وسیلہ سے سنتا۔ دیکھتا اور پکڑتا ہے۔ تمام افعال کو خدا کی مدد سے اور اُسی کیطرف سے
دیکھتا ہے۔ اپنی قدرت و قوت اور اپنی ذات یا غیر پر نگاہ ڈالنے سے الگ رہتا ہے اسکی حرکت
طاقت۔ اور قدرت خدا کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ اپنی ذات یا مخلوق کے ساتھ۔ وہ اپنے نفس
اور دنیا و آخرت سے الگ ہو جاتا ہے۔ وہ سراپا طاعت ہو کر اُس کا مقرب ہو جاتا ہے۔ اُسکی طاعت
اُسکے لیے محبت الٰہی کا سبب ہوتی ہے۔ خدا طاعت سے محبوب و مقرب بنا لیتا ہے اور گناہ سے
مبغوض اور دور کر دیتا ہے۔ طاعت سے اُنس اور گناہ سے وحشت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گنہگار
آدمی وحشی ہو جاتا ہے۔ شریعت کے اتباع سے خیر اور مخالفت سے برائی نصیب ہوتی ہے۔
جمیع احوال میں شریعت جسکی رفیق نہو وہ ہالکین کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ عمل پر کوشش کرتا رہ
اور عمل پر بھروسا نکر۔ کیونکہ تارک عمل طامع اور عمل پر بھروسا رکھنے والا متکبر اور مغرور ہے۔
ایک قوم دنیا و آخرت کے مابین قائم ہے اور ایک قوم جنت و دوزخ کے مابین۔ اور ایک
قوم مخلوق اور خالق کے مابین۔ اگر تو زاہد ہے تو دنیا و آخرت کے مابین قائم ہے۔ اور اگر
خائف ہے تو جنت و دوزخ کے مابین قائم ہے اور اگر عارف ہے تو مخلوق و خالق کے مابین

تا تمام ہے کبھی مخلوق کیطرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی خالق کی طرف۔ تو قوم کو پیغام پہنچاتا اور انھیں احوال
آخرت اور اُس کا تمام حساب معلوم کراتا ہے۔ بلکہ اُس چیز کی خبر دیتا ہے جو تو نے خود مشاہدہ کیا۔
اور دیکھا ہے خبر مشاہدہ کی مانند نہیں ہوا کرتی۔ اہل اللہ خدا کی ملاقات کے منتظر ہیں۔ ہر وقت
اسکی آرزو کرتے ہیں۔ موت سے نہیں ڈرتے کیونکہ یہ تو محبوب کی ملاقات کا باعث ہے۔ اپنے جدا
ہونے سے پہلے دنیا کو جدا اور رخصت سے پہلے اُسے رخصت اور چھوڑ جانے سے پہلے تو خود اسے
چھوڑ دے۔ قبر میں جانے کے بعد اہل وعیال اور مخلوق تجھے نفع نہ پہنچائیگی۔ خواہش نفسانی
کے ساتھ مباح چیزوں کے لینے سے پرہیز کر۔ اسے قوم ہر حال میں پرہیز کرو۔ پرہیزگاری
دین کا لباس ہے۔ مجھسے اپنے دین کا لباس مانگو۔ میرا اتباع کرو۔ میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے رستہ پر ہوں۔ میں کھانے پینے نکاح کرنے اور تمام حالات واشارات میں پیغمبر کا
تابع ہوں۔ جب تک اللہ تعالے اپنا ارادہ پورا کرے میں اسی طرح رہونگا۔ خدا کا شکر ہے میں
کچھہ فکر نہیں رکھتا۔ مجھے تیری تعریف ومذمت کا ذرا فکر نہیں۔ تیرے دینے نہ دینے خیر وشر اور
اقبال وادبار کا کچھہ فکر نہیں۔

تو جاہل ہے۔ جاہل کا کچھہ اعتبار نہیں۔ تو جاہل رہکر خدا کی عبادت کریگا تو ایسی
عبادت رد کیجائے گی۔ کیونکہ یہ عبادت جہل سے ملی ہوئی ہے اور جہل سراپا فساد ہے۔ رسولخدا
نے فرمایا ہے جو شخص بادصف جہالت خدا کی عبادت کرتا ہے اُس کا فساد اصلاح کی نسبت بہت
زیادہ ہوگا۔ تو جب تک قرآن وحدیث کا اتباع نکریگا نجات نہ ملے گی۔ بعض صوفیہ کا قول ہے۔
کہ جس کا کوئی پیر نہیں ہوتا اُس کا پیر شیطان ہے۔ اُن مشائخ کا اتباع کر جو قرآن وحدیث
کے عالم اور اُن پر عمل کرنے والے ہوں۔ اُن سے نیک گمان رہ۔ اور علم حاصل کر۔ ادب سے
پیش آ۔ اور اچھی طرح رہ۔ نجات پاجائے گا۔ اگر تو قرآن وحدیث اور مشائخ عارفین کا اتباع
نکریگا تو کبھی فلاح نہ پائیگا۔ تو نے یہ نہیں سنا کہ جسے اپنی رائے پر گھمنڈ کیا وہ گمراہ رہا جو تجھسے
زیادہ عالم ہو اسکی صحبت میں رہکر نفس کی اصلاح کر۔ پھر اُسکی درستی میں مشغول ہو پھر غیر کیطرف
چل۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے اول اپنے نفس کی اصلاح کر۔ پھر اپنے عیال کی۔ نیز
آپ کا قول ہے کہ رشتہ دار محتاج ہوں تو غیر کو صدقہ دینے میں ثواب نہیں ملتا۔

چالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین رجب ۵۴۵ھ میں اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالے کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے دین

کی سمجھ عنایت کرتا اور اسکے ذاتی عیوب اُسے دکھا دیتا ہے - دین کی سمجھ معرفت نفس کا سبب ہے جس نے خدا کو پہچانا اُسنے کل اشیا کو جان لیا - اسی سے خدا کی بندگی اور عبودیت غیر سے آزادی حاصل ہوتی ہے - تو جب تک غیر خدا کو اختیار نکریگا فلاح و نجات نپائیگی - دین کو خواہشون پر آخرت کو دنیا پر اور خالق کو مخلوق پر اختیار کر لے - خواہشون کو دین پر - دنیا کو آخرت پر - اور مخلوق کو خالق پر مقدم رکھنے مین تیری ہلاکت متصور ہے - اسپر عمل کرنا تیرے لیے کافی ہے تو خدا کا محجوب ہے اسی لیے تیرے لیے قبولیت نہین - قبولیت مقبول ہونے کے بعد ہوتی ہے - تو عمل کرنا قبول کریگا تو وہ سوال کے وقت دعا قبول فرمائے گا - کھیتی کا وجود بونے کے بعد ہوتا ہے کھیتی کرتا کہ اناج ہات لگے - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے - اُس کھیتی کو بو جسکی زمین تیرا دل اور تخم ایمان ہے - اسکی نگہبانی اور ربانی وغیرہ دنیا اعمال صالحہ سے متعلق ہے - جس دل مین نرمی رقت اور رحمت ہے تو ضرور کھیتی اُگے گی - اور اگر دل سخت بنجر تو شور زمین ہے - ایسی زمین مین کچھ نہین اُگ سکتا - تو اگر پہاڑ کی چوٹی پر کچھ بوئے گا تو ہرگز نہ اُگے گا - بلکہ وہ کھیتی قریب ہلاکت ہوگی - ایسی کھیتی بونی اُن لوگون سے سیکھ جو بونا جانتے ہین - تنہا اپنی رائے سے کام نہ لے - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ہر پیشہ مین اُسکے لائق لوگون سے مدد لو - تو آخرت کی نہین بلکہ دنیا کی کھیتی مین مشغول ہے کیا تو نہین جانتا کہ طالب دنیا فلاح نہین پاتا - آخرت کے ساتھ خدا کو نہین دیکھ سکتا - اگر آخرت کا ارادہ ہے تو ترک دنیا کو لازم کر لے - اور اگر خدا کو چاہتا ہے تو حظ نفسانی اور مخلوق کو چھوڑ دے - واصل ہو جائے گا - جب یہ رتبہ مل جائے گا تو اسکی تبعیت مین دنیا و آخرت اور حظ مخلوق طوعاً و کرہاً سب تیرے پاس چلی آئینگی کیونکہ تیرے پاس ایسی اصل موجود ہے کہ تمام فروع اُسکے تابع ہین - عاقل بن - تیرے پاس نہ ایمان ہے نہ عقل و تمیز - تو مخلوق کے ساتھ قائم اور انکے سبب مشرک ہے - اگر توبہ نکرے گا ہلاک ہو جائے گا - اہل اللہ کے رستہ سے دور ہو - اُن کے دروازے سے چلا جا - بغیر قلب کے اپنے جسمانی شانون سے انکی مزاحمت نکر - اپنے نفاق - اور دعوون اور ہوس سے اُن کا مقابلہ نکر - بلکہ تو دلون اور اسرار کے وسیلہ سے توکل - آفتون پر صبر - اور قسمت پر رضامند رہنے سے اُن کا مقابلہ کر سکتا ہے اسے لڑکے خدا کے آگے کھڑا رہ تجھپر آفتین نازل ہوا کرین اور تو اُن کی محبت کے قدم پر قائم رہے ذرا متغیر نہو - ہوائین اور مینہ تجھے نہ ہلائین تیر تجھے نہ چھیدین -

تو ظاہر مین ثابت اور باطن مین ایسے مقام پر قائم رہ جسمین نہ مخلوق ہے نہ دنیا نہ حقوق ہین نہ حصے - نہ علت ہے نہ کیفیت - اور نہ ماسوے اللہ - مخلوق کی ملاقات اور اہل

وعیال کا بوجھ تجھے مکدر نکرے۔ اور توکثرت وقلت۔ تعریف ومذمت۔ اور اقبال وادبار سے متغیر ہو۔
انس وجن۔ دشمنوں اور مخلوق کی عقل سے پرے ہوکر اُسکے ساتھ رہے۔ کسی نے کیا اچھا
کہا ہے کہ اگر تو تصدیق کرتا ہے تو فبہا ورنہ ہمین رنج وتعب مین نہ ڈال۔ جس بات کی مین شرح
کر چکا ہون صبر اور صدق اور اخلاص اُسکی بنیاد ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مین نفاق سے کام لون
اور تجھسے نرم کلام کرون جس سے تیرا دل خوش ہو۔ اور تو گمان کرے کہ مین بھی کچھ ہون نہیں
ہرگز نہین۔ اسمین کسی طرح کی خوبی نہین۔ مین آگ ہون۔ اور آگ پر سمندر ہی ٹھیرتا ہے جو آگ
ہی مین انڈے بچے دیتا اور آگ ہی مین اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو آفتون
محاہدون۔ محنتون اور قضاؤقدر کے گردون کی آگ مین سمندر بنکر رہے۔ تاکہ میری مصیبت
اور سخت کلامی اور اُسپر ظاہر و باطن۔ کھلے اور چھپے اول خلوت مین دوم جلوت مین سوم
وجود مین عمل کرنے پر صبر کرسکے۔ یہ پورا ہوگیا تو خدا کی مشیت و تقدیر سے دنیا و آخرت کی فلاح
حاصل ہوگی۔ مین مخلوق مین سے کسی کے ساتھ محاباۃ کرتا ہون تو وہ اللہ ہی کے لیے اور اُسکے
حقوق مین سے ہے۔ بلا امر الٰہی مین کسی چیز کی طرف توجہ نہین کرتا۔ بلکہ مخلوق سے خدا کا
حق لینے مین اُس سے قوت حاصل کرتا ہون۔ سستی نہین کرتا۔ اپنے نفس کے ساتھ موافقت
کرتا ہون اور اُسے مخالف کے بارہ مین اپنا موافق پاتا ہون۔ بعض اولیاء اللہ کا قول ہے
مخلوق کے معاملات مین خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملات مین مخلوق کا ساتھ ندے۔
جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو پھر اوہ پھر گیا۔ مین تیری کیا پروا کرون تو خدا کا گنہگار۔ اور اُس کے
اوامر و نواہی کی توہین کرنے والا ہے۔ قضاؤقدر کی بابت اُس سے لڑتا ہے۔ دن رات
اُس سے دشمنی کرتا ہے تو اُس کا معتوب اور ملعون ہے۔ اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین
فرمایا ہے مین اپنی اطاعت سے خوش ہوتا ہون۔ اور جب خوش ہوتا ہون تو برکت دیتا
ہون۔ میری برکت کی کچھ انتہا نہین۔ اور اپنی نافرمانی سے غصہ کرتا ہون اور جب غصہ
کرتا ہون تو لعنت بھیجتا ہون۔ میری لعنت ساتوین پشت تک پہنچتی ہے۔ یہ اخیر کے بدلے
دین بیچنے کا زمانہ ہے۔ طول امل اور قوت حرص کا زمانہ ہے اس بات کی کوشش کر کہ تو اُن مین
نہو جائے جنکی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم اُن کے عمل کیطرف آئے اور اُسے غبار کیطرح
اُڑا دیا۔ جس عمل سے غیر اللہ مقصود ہو وہ اُڑتے ہوئے غبار کی مانند ہے۔ افسوس تیرا
حال عوام سے مخفی ہے۔ مگر خواص سے پوشیدہ نہین۔ تیرا کھوٹ گنوار سے پوشیدہ ہے۔
صراف سے نہین۔ جاہل سے مخفی ہے عالم سے نہین۔ عمل کر اور عمل مین اخلاص سے کام لے
خدا سے لو لگا۔ اور لایعنی سے دل کی چھوڑ دے۔ غیر لایعنی مین داخل ہے۔ اُس سے

مشغول نکر۔ خاص اپنے نفس کی اصلاح کر تاکہ اُسپر غالب آ جائے اُسے تو لسبیل وقید کرے اور اپنی سواری بناکر دُنیا کے میدان طے کرنے کے بعد آخرت سے جاملے۔ اور مخلوق سے الگ خالق تک پہنچ جائے۔ یہانتک کہ جب یہ پورا ہوجائیگا اور تجھے قوت ملیگی تو تو غیر کو اپنی پیچھے پیچھے سوار کرکے دنیا سے نکال سکے گا۔ اُسے خدا تک پہنچائے گا۔ اور حکمتون کا نوالہ کھلائے گا۔ سچ بولنے کو لازم پکڑلے۔ اور تاویل نکر۔ تاویل کرنیوالا لٹیرا ہوتا ہے۔ مخلوق سے بیم و امید کچھہ نرکھہ۔ یہ نسبت ایمان کی علامت ہے۔ ہمت عالی رکھہ۔ بلندی حاصل ہوگی۔ خدا تیری ہمت و صدق اور اخلاص کے مطابق تجھے دیگا۔ کوشش کر۔ در پئے ہو۔ اور طالب بن۔ تجھسے کچھہ نہین ہوتا حالانکہ ہوتا ضرور جاہئے جیسا روٹی کمانے مین محنت اُٹھاتا ہے۔ اسیطرح نیک عمل کرنے مین تکلیف سہار۔ شیطان عوام الناس سے اسطرح کھیلا کرتا ہے جسطرح سوار اپنے بچھیرے سے۔ جسطرح کوئی اپنے گھوڑے کو پھرایا کرتا ہے اسیطرح شیطان عوام کو جسطرف چاہے کاوے دیا کرتا ہے۔ اُنکے دلونکی گدی پر چابک مارکر جو چاہتا ہے کام لے لیتا ہے۔ اُنھین عبادتخانون سے الگ کرتا مسجدون سے نکالتا اور اپنی خدمت کے لیے کھڑا کر دیتا ہے۔ اور نفس ان کامون مین شیطان کی اعانت اور اُسکے لیے سامان مہیا کر دیتا ہے اے لڑکے اپنے نفس کو بھوک۔ خواہشون سے رُکنے۔ لذتون اور باطل چیزون سے باز رہنے کے کوڑے سے مار۔ اور اپنے دل کے خوف اور مراقبہ کے کوڑے سے خبر لے۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور سِر کا طریقہ بنالے۔ انمین ہر ایک کا ایک مخصوص گناہ ہے۔ ان کو ہر حال مین موافقت اور خدا کی متابعت مین لگائے رکھہ۔ اے کم عقل جبکہ تقدیر کا رد اُسکی تبدیل۔ محو۔ اور مخالفت تجھے ناممکن تو اُسکے خلاف کوئی ارادہ ہی نکر۔ جبکہ تیرے پاس وہی آتا ہے جس کا خدا ارادہ کرتا ہے تو پھر تیرا ارادہ کیا۔ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے اور وہ پورا نہو سکے تو اپنے نفس اور قلب کو مشقت مین نڈال۔ ہر چیز کو خدا کے سپرد کر دے۔ توبہ کے ہاتھون سے اُسکی رحمت کے دامن کو تھام لے جب تو اسپر مداومت کریگا تو تیرے دل اور سِر کی آنکھ سے دنیا زائل ہو جائے گی۔ اُسکی مصیبتین اور ترک لذات و شہوات سب کچھہ آسان ہو جائے گا تو اُسکے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا شکوہ نکریگا المِ بلا مین تیرا نفس فرعون کی بیوی آسیہ کی مانند ہو جائے گا۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ خدا پر ایمان لے آئی ہے تو فرعون کے حکم سے اُسکے ہات پانون مین لوہے کی میخین ٹھو کی گئین۔ اور کوڑون کی مار ماری۔ آسیہ نے آسمان کیطرف سر اُٹھاکر دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہین۔ اور فرشتے اُس مین گھر بنارہے ہین۔ اتنے مین ملک الموت روح قبض کرنے آئے اور یہ کہا کہ یہ مکان تیرے لیے ہے۔ آسیہ ہنس پڑین اور اُن سے الم عذاب جاتا رہا۔ اور کہنے لگین الٰہی میرے لیے اپنے پاس جنت مین ایک مکان بنادے۔ اسیطرح تو ہو جائے گا۔ کیونکہ

تو اپنے دل اور یقین کی آنکھ سے دنیا کو دیکھ لے گا - اور یہاں کی بلا و آفات پر صبر کریگا - یعنی قضا
و قدرت سے نکل جائیگا - جبر الٰہی دنیا حرکت و سکون سب خدا ہی کی قوت سے ہوگا - اُسکے آگے
فنا ہو اور اپنا کام اسی سے منسوب کرے - اپنی اور مخلوق کی نسبت اُس سے موافقت کر اُسکی تدبیر
کے ساتھ تدبیر اُسکے علم کے ساتھ تکلم نکر - اسکے اختیار کے آگے اپنا اختیار نہ رکھ - ہر اس حال کو معلوم
کر لینا ہے وہ غیر کا طالب نہیں بنتا - اُسے اُس کے سوا کسی کی آرزو نہیں ہوتی - عقلمند اس
حالت کی آرزو کیوں نکرے - خدا کی محبت اس بغیر پوری طرح حاصل نہیں ہوتی

اکتالیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

یاد رکھ کہ تمام چیزیں خدا کی تحریک سے متحرک ہیں اور اُسی کے ٹھیرانے سے ٹھیری ہوئی ہیں جب
اُسکے نزدیک یہ ثابت ہوگیا تو گویا اس نے شرک با مخلوق کے بوجھ سے راحت پائی - اور مخلوق کو
اُس سے آرام ملا - کیونکہ وہ ان کو عیب نہیں لگاتا - اور نہ ان کے پاس کی کوئی شے ان سے نہیں مانگتا
البتہ صرف شرعی مطالبہ کرتا ہے - وہ شرع کی رو سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کی رو سے عذر کرتا ہے
تاکہ علم و حکم دونوں جمع ہو جائیں - مخلوق میں فعل الٰہی کی رویت ایک ایسا عقیدہ ہے کہ جس سے
حکم نہیں توڑا جا سکتا - اور تقدیر لکھنے والا حجت ہے اور وہی مطالبہ کرنے والا - وہ اپنے کام سے سوال نہیں
کیا جا سکتا - لوگ اپنے اعمال سے ضرور سوال کیے جائیں گے - یہ اُس شخص کا عقیدہ ہے جو سلطان خدا
یقین رکھنے والا موحد - خدا سے رضامند قضاء و قدر اور اپنے یا غیر کے متعلق اُسکی صنعت سے موافقت کرتا ہے

وہ تیرے نفس اور صبر سے بے پرواہ ہے مگر یہ دیکھتا ہے کہ تو اپنے دعوے میں کیسے عمل کرتا ہے
تصدیق کرتا ہے یا تکذیب - عاشق کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا - بلکہ سب کچھ معشوق کے حوالے کر دیتا
محبت اور ملکیت جمع نہیں ہوتی - خدا کا محب جو اُسکی دوستی میں صادق ہو اپنے نفس مال اور قسمت
کو اُسی کے سپرد کر دیتا ہے - اپنے اور غیر کے متعلق اپنے اختیار کو چھوڑ دیتا ہے اُسکے تصرفات پر
تہمت نہیں لگاتا - اس سے جلدی نہیں مانگتا - اسے بخیل نہیں جانتا جو کچھ خدا کی طرف سے آتا ہے
اسے خوشگوار معلوم ہوتا ہے - اُسکی تمام راہیں بند ہوکر صرف ایک رستہ رہ جاتا ہے - اے محبت الٰہی
کے مدعی جب تک تیرے حق کی تمام راہیں بند ہوکر ایک رستہ نہ رہ جائیگا تیری محبت کمال کو
نہ پہنچے گی - تیرا محبوب عرش سے لیکر روئے زمین تک تیرے دل سے مخلوق کو نکال دیگا تو دنیا
و آخرت کو نکالے گا - اپنے سے وحشت اور خدا سے اُنس کریگا - تو لیلیٰ کے عاشق اپنی مجنوں
کیطرح ہو جائے گا کہ جب اسکے دل میں لیلیٰ کی محبت بسگئی تو مخلوق سے الگ ہوکر گوشہ نشین

ہو گیا۔ وحشی جانوروں میں جا بسا۔ آبادی سے نکلکر اُجاڑ میں جا رہا۔ خلق کی تعریف و مذمت سے بعید ہو گیا۔ اُسکے نزدیک اُن کا کلام و سکوت اور رضا و غضب برابر تھا۔ ایک دن اُس سے کسی نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ جواب دیا۔ لیلیٰ۔ پھر پوچھا کہ کہاں سے آیا ہے۔ کہا لیلیٰ۔ پھر سوال کیا کہاں جائیگا۔ مجنون نے کہا لیلیٰ۔ وہ با سوے لیلیٰ سے اندھا اور اُسکے غیر کا تذکرہ سننے سے بہرہ ہو گیا تھا۔ مجنون کسی ملامت کرنے کی ملامت کے باعث لیلیٰ سے نہ پھرا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ جب نفس محبت میں باہم موافقت کر لیتے ہیں تو مخلوق کا سمجھانا سرد لوہے کو کوٹنے کی برابر ہے۔ دل جب خدا کو پہچان لیتا اُسے چاہتا اور اُس کا قرب بجاتا ہے مخلوق اور اُن کے پاس ٹھیرنے سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کھانے پینے۔ نکاح اور آبادی سے اُسے وحشت ہو جاتی ہے۔ منہ اُٹھا ویرانہ کی طرف چلا جاتا ہے حکم شرع کے سوا اُسے کوئی چیز مقید نہیں کرتی۔ شریعت امر و نہی اور دیگر اعمال میں تقدیر الہیٰ اسلئے تاک اُسے قید رکھتی ہے۔ الہیٰ ہمیں اپنی رحمت کے ہاتھ سے چھوڑ ورنہ ہم دنیا اور وجود کے دریا میں ڈوب مرینگے۔ اے کرم اور فہم اور سابقہ نعمتوں کے دینے والے ہماری مدد کر۔ اے لڑکے جو شخص میرے قول پر عمل نہیں کرتا وہ میری بات نہیں سمجھتا۔ اور جو عمل کرتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے جب تو مجھے نیک گمان نہ ہوگا اور میرا کہا نہ مانیگا اور اُسپر عمل نکریگا تو کیا سمجھے گا۔ تو بھوک کی حالت میں میرے آگے کھڑا ہے مگر میرا کھانا نہیں کھاتا تیرا پیٹ کیونکر بھرے گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سُنا ہے کہ جو ایک رات بیمار رہکر خدا سے رضا مند اور تکلیف پر صابر رہے۔ گناہوں سے اسطرح پاک ہو جاتا ہے گویا اُسکی ماں سے آج جنا ہے تجھے کچھ نہیں ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیئے۔ معاذ بن جبل صحابہ سے فرمایا کرتے تھے ٹھیرو۔ تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں۔ یعنی ٹھیرو گھڑی بھر ایمان کا لطف حاصل کرو۔ باب قرب میں داخل ہو جاؤ۔ آپ نرمی سے غائب اشیاء کی اطلاع کیجانب اشارہ کیا کرتے تھے۔ چشم یقین سے نظر کرنے کا ایما فرماتے تھے۔ ہر مسلمان مومن اور ہر مومن اہل یقین نہیں ہوتا لہذا اصحابؓ نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا کہ معاذ ہمیں ایمان لانے کی ہدایت کیا کرتے ہیں۔ کیا ہم مومن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا معاذ کو اُنکی حالت پر چھوڑ دو۔ اے نفس و ہوا اور طبیعت و شیطان اور دنیا کے بندے خدا اور نیک بندوں کے نزدیک تیری کچھ قدر نہیں۔ بندہ کا آخرت کی طرف ذرا التفات نہیں کیا کرتا۔ پھر بندہ دنیا کی طرف کیا توجہ کریگا۔ افسوس۔ بلا عمل کیے محض زبانی بکواس سے تو کیا کر سکے گا۔ تو فی الواقع تکذیب کرتا ہے۔ اور اُسے تصدیق جانتا ہے حقیقتاً مشرک ہے اور اپنے آپ کو موحد خیال کرتا ہے۔ باطل کا مرض پر دوستی کا معتقد ہے۔ تو اپنی کوڑی کو جو ہر خیال کر رہا ہے۔ تجھے مجھے یہ کام ہے کہ تجھے جھوٹ سے روکوں سچ کا حکم کروں۔

تیرے پاس قرآن - حدیث اور تیرا دل تین کسوٹیان ہین جن مین تجکو پہچان ہوتی ہے جنکی کسوٹی پر تمام صورتین نظر آجاتی
ہین - جب تک قرآن حدیث پر پورا عمل نہو دل اس مرتبہ کو نہین پہنچتا علم پر عمل کرنا علم کا نور - صفائی
کی صفائی - جوہر کا جوہر اور خلاصہ کا خلاصہ ہے - علم پر عمل کرنا دلکو درست اور پاک کر دیتا ہے دلکی
صحت اور پاکی سے اعضا تندرست اور پاک ہو جاتے ہین جب دل کو خلعت پہنایا جاتا ہے تو تمام
اعضا کو خلعت ملجاتا ہے جب مضغہ دل صالح ہوجاتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے - دلکی درستی
اُس بھید کی درستی کی باعث ہوتی ہے جو خدا اور بندہ کے مابین ہے - بھید ایک
پرند ہے اور دل اُس کا قفس - قلب ایک طائر ہے اور جسم اُس کا پنجرہ - جسم ایک
جانور ہے اور قبر اُس کا قفس - اور جسم دل کا ایک ایسا پنجرہ ہے جسمین داخل ہونا ضروری بات ہے

بیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے - کہ جو شخص لوگون مین مکرم ہونا چاہے اُسے خدا سے ڈرنا چاہیے - اور
جو قوی تر ہونا چاہے وہ خدا پر توکل کرے اور جسے غنی تر ہونا منظور ہے وہ اُن چیزون پر پورا بھروسا
رکھے جو خدا کے قبضہ مین ہین - جو دنیا و آخرۃ کی بزرگی کا خواہان ہے وہ خدا کا خوف اختیار کرے
اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو شخص زیادہ متقی ہے خدا کے نزدیک وہی زیادہ مکرم ہے - خدا سے
ڈرنے مین کرامت اور معصیت مین ذلت ہے - جو شخص دین الہی مین قوت کو دوست رکھتا ہو
اسکو خدا پر توکل کرنا چاہیے - کیونکہ توکل دلکو درست - قوی - مہذب اور راہ یافتہ کر دیتا
اور اُسے عجائبات کا مشاہدہ کرا دیتا ہے - اپنے درہم و دینار اور اسباب پر بھروسا نکر - یہ تجکو عاجز
اور ضعیف کر دیگا - خدا پر بھروسا رکھ وہ تجکو قوت و مدد دے گا - اور تجھپر مہربانی کرے گا - اور
ایسی جگہہ سے فراخی دیگا کہ تجکو گمان بھی نہو گا - وہ تیرے دل کو مضبوط کر دیگا کہ تجکو دنیا کے آنے
جانے اور مخلوق کے اقبال و ادبار کی ذرا پروا نہو گی - اسوقت لوگون کی نسبت قوی ہو جائے گا -
اور اگر اپنے مال و جاہ اور اہل و سامان پر بھروسا کرے گا تو غضب الہی اور اشیاء مذکورہ کے زوال
کے سامنے آجائے گا - کیونکہ خدا غیور ہے وہ تیرے دل مین غیر کو دیکھنا نہین چاہتا - جو دنیا و آخرت
مین غنا کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور اُسکے دروازہ پر کھڑا رہے -
اُس سے شرمائے - غیر کی طرف نظر ڈالنے سے آنکھین بند کرے - اس سے دل کی آنکھین مراد ہین
نہ کہ سر کی - تو اپنے قبضہ کی دولت پر کیونکر بھروسا رکھتا ہے حالانکہ وہ معرض زوال مین ہے
اور خدا پر توکل نہین کرتا - حالانکہ اُسکی ذات لازوال ہے - تیرا جہل تجھے غیر کا سہارا لینے پر

اُبھارتا ہے - خدا کا بھروسا پورا غنا اور غیر کا بھروسا کامل فقر ہے - اے تارک تقویٰ تو دنیا و آخرۃ
کی کرامت سے محروم کیا گیا - اور اے مخلوق و سامان پر بھروسا کرنے والے تو قوت اور دنیا و آخرۃ
مین خداداد عزت سے محروم رہا - اور اے اپنے مال پر توکل کرنے والے تو دو جہان مین خداداد
غنا سے بے نصیب رکھا گیا اے لڑکے اگر تو متقی متوکل مضبوط ہونا چاہتا ہے تو صبر اختیار کر
کیونکہ یہ تمام نیکیون کی بنیاد ہے - جب صبر کے متعلق تیری نیت درست ہو جائیگی اور تو خدا
کیلیے صابر ہو جائیگا تو اُسکی جزا یہ ہوگی کہ تیرے دل مین اُسکی محبت اور دو جہان کی قربت
داخل ہو جائیگی - خدا کی اُس قضا و قدر سے جسکا ازلی علم خدا کو ہے اور مخلوق مین کوئی اُسکے
ہٹانے پر قادر نہین موافقت کرنے کا نام صبر ہے - یہ بات مؤمن موقن پر ثابت ہے اس لیے وہ
اپنے مقدر پر اضطراری نہین بلکہ اختیاری صبر کیا کرتا ہے - پہلے قدم مین صبر کرنا اضطراری ہے
اور دوسرے قدم مین اختیاری - تو ایمان اور معرفت کا دعوے کیونکر کرسکتا ہے - تیرے پاس صبر ہے نہ رضا
یہ شے محض دعوے سے حاصل نہین ہوتی - تو جبتک بابِ الٰہی کو نہ پکڑے اور اُسکی چوکھٹ سے تکیہ نہ لگا کر
تقدیر اور نفع و ضرر کے قدمون کی رَوندن پر صبر نکرے ہم سے کلام نکر - بات تو جب ہے
کہ یہ قدم تیرے جسم کو نہین بلکہ دل کو روندین اور تو اپنی جگہہ سے نہ ٹلے اور اسطرح رہے گویا بیہوش
یا جسم بلا روح ہے - یہ امر سکون بلا حرکت خمول بلا ذکر اور مخلوق سے الگ رہنے کا محتاج ہے
دل اور سر اور باطن اور معنے کے اعتبار سے غیبت بلا حضور خلق ہونی چاہیے - مین بہت کچھہ بیان
کر چکا ہون مگر تم کچھہ نہین سنتے - مین بہت لمبی چوڑی اور مشرح تقریر کرچکا ہون لیکن تم نہین سمجھتے
مین بار بار تمہین دینا چاہتا ہون تم نہین لیتے - مین تم کو بہت کچھہ نصیحت کر چکا ہون تم قبول نہین
کرتے - تمہارے دل کسقدر سخت اور خدا کی معرفت سے جاہل ہین - اگر تم اُسے پہچانتے اُسکی ملاقات
پر ایمان لاتے موت اور اُسکے مابعد کو یاد رکھتے تو ایسے نہوتے - کیا تم نے اپنے ماں باپ اور گھر
والونکی موت نہین دیکھی - کیا تم نے اپنے بادشاہون کا مرنا ملاحظہ نہین کیا - پھر اُن سے نصیحت
کیون نہ پکڑی - اور اپنے نفسون کو طلب اور اُسکے بقا کی محبت سے کیون نہ روکا - اپنے دلونکو
بدلکر مخلوق کو اُن سے کیون نہ نکالا - اللہ تعالے فرماتا ہے خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا
جب تک قوم اپنی حالت آپ نہ بدلے - تم کہتے ہو کرتے نہین - عمل کرتے ہو مگر خالص طور پر
نہین کرتے غافل ہو - اور خدا کے سامنے بے ادبی نکرو - قوت پکڑو - ثابت رہو - قائم ہو جاؤ
سوچو - تم جن مشغلون مین ہو یہ آخرت مین نفع نہ دینگے - تم اپنے نفسون کے حق مین بخیل ہو
اگر اُن پر کرم کرتے تو ایسی چیز حاصل کرتے جو آخرت مین نفع دیتی - تم اُس چیز مین مشغول ہو
جو زوال پذیر ہے - اس لیے زائل نہونے والی چیز تمہارے ہات سے جاتی رہی - اموال اور

اولاد و ازواج جمع کرنے میں مشغول ہو ۔ عنقریب ان میں اور تم میں پردہ ڈالا جائیگا ۔ نفس دنیا اور مخلوق کے وسیلہ سے معزز ہونے میں مشغول ہو ۔ یہ خدا کے عذاب کو نہ اپنے سے دفع کر سکینگے ۔ تیرا قلب شرک کے باعث ناپاک ۔ خدا کے معاملہ میں شک اور بہرحال اسپر تعرض کرنے والا کہ اسنے یہ جانکر تجھے مبغوض رکھا اور نیک لوگوں کے دلوں میں تیری دشمنی ڈالدی ۔ بعض اولیاء اللہ حضرت آنکھوں پر پٹی باندھکر نکلا کرتے تھے اور لڑکا انگلی پکڑے رہتا تھا ۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ کہا کہ خدا کے منکر کو دیکھنا نہیں چاہتا ۔ ایک دن وہ آنکھیں کھولکر گھر سے نکلے اور کافر کو دیکھا ۔ غش کھا کر گر پڑے ۔ دیکھو اس شخص میں خدا کے لیے کسقدر غیرت کا مادہ موجود تھا کیونکہ غیر کی عبادت اور اسکے ساتھ شرک کرتا ہے ۔ اسکی نعمتیں کھاتا اور کفر کرتا ہے ۔ مسلمانو تم اس کا کچھ خیال نہیں کرتے ۔ بلکہ کافروں کے ساتھ کھاتے اور ان کے جلسوں میں بیٹھتے ہو ۔ کیونکہ تمہارے دل میں ایمان اور خدا کے لیے غیرت نہیں رہی ۔ توبہ استغفار کو لازم کر لو ۔ اور خدا سے شرم کرو ۔ بیحیائی کا جامہ اتار ڈالو ۔ اسکے آگے دلیری نکرو ۔ دنیا کے حرام اور شبہات سے بچو ۔ پھر ان مباحات سے جو ہوا و شہوت کے متعلق ہوں پرہیز کرو ۔ کیونکہ ہوا و شہوت کے ساتھ کھانا تم کو خدا سے روکتا ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے ۔ مومن اپنے قید خانہ میں کیونکر خوش رہ سکتا ہے ۔ ہرگز نہیں رہتا ۔ لیکن اسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل میں غم ۔ ظاہر میں خوش رہتا مگر باطن اور خلوت اور معنے کے لحاظ سے آفتیں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی رہتی ہیں ۔ کپڑوں کے نیچے اسکے زخموں پر پٹی بندھی رہتی ہے ۔ وہ اپنے زخموں کو تبسم کے کرنے سے ڈھانکے رہتا ہو ۔ ایسے ہی سے خدا فرشتوں میں اسپر فخر کیا کرتا ہے ۔ تمام فرشتے اسکی طرف انگلیاں اٹھاتے ہیں ۔ وہ دین الٰہی کی دولت کا سانپ ہے ۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کے ساتھ صبر کرتے اور اسکی تقدیر کے کڑوے گھونٹ پیتے رہتے ہیں ۔ یہانتک کہ خدا ان کو محبوب بنا لیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ خدا صابروں کو دوست رکھتا ہے ۔ اپنی محبت کے سبب تجھے آزماتا ہے ۔ تو جسقدر اوامر بجا لائیگا اور منہیات سے بچیگا اسی قدر محبت زیادہ ہوگی ۔ اور جتنا صبر کریگا اتنا ہی قرب الٰہی بڑھیگا ۔

بعض اولیاء اللہ کا قول ہے کہ خدا اپنے دوست کو عذاب دینے سے انکار کرتا ہے مگر اسے آزماتا اور صبر دیدیا کرتا ہے ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں گویا دنیا ہے ہی نہیں اور گویا آخرت ہمیشہ رہیگی ۔ اے دنیا کے طالبو ۔ دنیا کے چاہنے والو ۔ میرے پاس آؤ ۔ میں تم کو اسکے عیب بتاؤں اور خدا کا رستہ دکھاؤں ۔ اور ان لوگوں سے ملاؤں جو خدا کے طالب ہیں ۔ تم طالب ہو ۔ میری بات سنو ۔ اسپر عمل کرو ۔ اور نالص عمل کرو ۔ اگر تم میری بات سمجھلو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ تو علیین کیطرف اٹھائے جاؤگے ۔ وہاں تم میری طرف توجہ

اور جب اس کلام پر آگاہ ہو جاؤ گے۔ تب دعا دو گے سلام کرو گے۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں اُسکی حقیقت معلوم کر لو گے اسکو فوراً اپنے دلوں سے میری نسبت تہمت کا خیال اُٹھا لو میں کیلا ہی اور طالب دنیا نہیں ہوں۔ حق کہتا۔ اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہوں میں تمام عمر صالحین سے نیک گمان رہا۔ اور اُنکی خدمت کرتا رہا۔ یہی بات مجھکو نفع دے رہی ہے۔ میں تم سے اپنے وعظ و نصیحت کی اجرت نہیں مانگتا۔ میرے وعظ کی قیمت عمل کرنا ہو۔ یہ کلام خلوت اور اخلاص کے لائق ہو۔ حیلوں اور اسباب کے منقطع ہو جانے سے نفاق جاتا رہتا ہے۔ ایمان و ایقان کو لباس پہنانا کہ نفس اور خواہش کو۔ مومن پر صرف کرنا چاہیے نہ کہ منافق پر۔ اسکے قوم ہوسوں اور جھوٹی آرزوؤں کو چھوڑ دو۔ ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ وہ بات کہو جو تم کو نفع دے۔ ضرر رسان کلام نکرو۔ اگر تو بولنا چاہے تو پہلے یہ سوچ لے کہ کس چیز کے متعلق کلام کرتا ہے۔ اور پھر نیک نیتی کے ساتھ کلام کر۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ جاہل کی زبان دل کے آگے اور عالم و عاقل کی زبان دل کے پیچھے ہوتی ہے۔ تو گونگا بنا رہ۔ خدا جب چاہے گا تجھکو گویائی عنایت کرے گا۔ جب کسی کام کے لائق دیکھے گا تجھے تیار کر دیگا۔ اُسکی صحبت بالکل گونگا رہنا ہے۔ جب یہ گونگا پن تمام ہو جائیگا تو بشرط مشیت خدا کی طرف سے گویائی حاصل ہوگی۔ یا آخرہ تک برابر یہی حالت رہیگی۔ پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کہ جو خدا کو پہچانتا ہے اُسکی زبان گونگی ہو جاتی ہے یہی مطلب ہے۔ خدا پر کسی شے کے متعلق اعتراض کرنے سے عارف کی ظاہری و باطنی زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ بلا منازعت موافق بنجاتی ہے۔ غیر کیجانب دیکھنے سے اُسکے دل کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔ اُس کا سر پارہ پارہ۔ تمام کام لٹے۔ اور دل مستغرق ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے وجود سے نکلجاتا ہے دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ نام و نشان مٹجاتا ہے۔ پھر جب خدا چاہتا ہے اُسے زندہ کرتا ہے۔ گم ہونے کے بعد موجود کر دیتا ہے گویا دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ فنا کے ہاتھ سے مارتا اور بقا کے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے تاکہ اُسکی ملاقات کا طالب ہو۔ پھر دوبارہ بھیجتا ہے تاکہ مخلوق کو فقر سے غنا کی طرف بلائے۔ غنا وہی ہے۔ جو خدا اور اُسکے اتصال سے حاصل ہو۔ خدا سے دوری اور غیر اللہ سے استغنا حاصل کرنا فقر ہو غنی وہ ہے جس کا دل قرب الٰہی کی فتحمندی حاصل کرے اور فقیر وہ ہے جسکے پاس یہ دولت نہ ہو جو اس غنا کا ارادہ رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ دنیا و آخرت۔ اور ماسوے اللہ کو چھوڑ دے۔ ان اشیاء کو رفتہ رفتہ دل سے نکال ڈالے۔ اس قلیل چیز کے ساتھ جو تمہارے پاس ہے مقید نہ ہو۔ یہ تو تمہارے لیے توشہ ہے۔ اسے خدا کے رستہ کا توشہ بناؤ۔ اُس نے تمہاری نعمتیں اس لیے بنائی ہیں کہ انھیں خدا کی طرف منسوب کرو۔ اور اُسکے وجود پر استدلال کرو اور علم اس لیے ہے کہ اُس پر عمل کرو۔ اور اُسکی روشنی سے ہدایت پاؤ۔ الٰہی ہمارے

دلون کو اپنی طرف ہدایت کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

اے لڑکے اگر فلاح چاہتا ہے تو خدا کی موافقت مین اپنے نفس کی مخالفت کر۔ طاعت مین نفس کی موافق اور گناہ مین اُس کا مخالف رہ۔ تیرا نفس معرفت مخلوق سے اور مخلوق معرفت خالق سے حجاب کا باعث ہے۔ تو جب تک نفس کے ساتھ رہیگا تو مخلوق کو اور جب تک مخلوق کے ساتھ رہیگا تو خالق کو نہ پہچان سکیگا۔ پھر جب تک دنیا کا ساتھ دیگا تو آخرت کو اور جب تک آخرت کا ساتھ دیگا تو خدا کو نہ دیکھیگا۔ مالک و مملوک جمع نہین ہوتے۔ اور جسطرح دنیا و آخرۃ کا اجتماع نہین ہو سکتا اسی طرح خالق و مخلوق کا اکٹھا ہونا ممکن نہین۔ نفس برائیون کا حکم دیا کرتا ہے یہ اُسکی جبلت ہے۔ اسے چند در چند عرصہ کیلئے الگ کردے تاکہ قلب کے مطابق حکم کرنے لگے۔ بہرحال اسے مجاہدہ مین ڈال۔ اور اُسکے لیے اس آیہ کو حجت نہ بنا۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا۔ یعنے خدا نے نفس کو اُسکے تقوے اور فجور کا الہام کیا ہے۔ نفس کو مجاہدہ کی آگ سے پگلادے۔ وہ پگلنے اور فنا ہونے کے سبب قلب کی طرف قرار پکڑیگا۔ پھر قلب سر کیطرف اور سر خدا کی طرف مطمئن ہو کر رہیگا۔ اور سب کو وہین سے فیض حاصل ہوگا۔ اور جب نفس کے پگلانے کا مرتبہ پورے طور پر حاصل ہو جائیگا تو اللہ تعالی تیرے دل مین ندا کریگا۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا یعنے اپنے نفس کو نہ مارو اللہ تمپر مہربان ہے۔ یہ خطاب آلہی نفس کی طہارت اُسکے شر کو دفع کرنے اور دل کو طاعت اور ذکر اللہ سے قوت دینے کے بعد آتا ہے۔ یہ بات حاصل نہو تو باوجود کدورت و شرارت قرب کی امید نرکھ۔ کیونکہ جبتک نجاستون سے پاک نہین تو بادشاہ کا قرب کیونکر ملسکتا ہے۔ اُسکے امیدین کم کر۔ تیرے ارادون کا مطیع ہو جائیگا۔ اُسے پیغمبر علیہ السلام کی فرمائی ہوئی نصیحتین سُنا۔ آپ فرماتے ہین جب تو صبح کرے تو اپنے دل مین شام خیال نکر۔ اور جب شام کرے تو صبح کی امید نرکھ۔ تجھے کیا معلوم ہے کہ کل تیرا نام زندون کی فہرست مین ہوگا یا مُردون کی۔ تو غیرون کی نسبت اپنے نفس پر زیادہ مہربان ہے اور تو نے اُسے ضایع کر رکھا ہے پھر غیر اُسپر مہربان اور اُسکی حفاظت کیونکر کریگا۔ تیری امید و حرص کی قوت نے تجکو اُسکے ضایع کرنے پر ابھار رکھا ہے۔ امید کی کمی حرص کی کوتاہی۔ ذکر موت۔ مراقبہ الہی۔ صدیقون کے انفاس و کلمات سے نفس کا علاج اور رات دن خالص ذکر کرنے مین کوشش کر۔ اُس سے یہ کہا کر کہ تیری نیک کمائی تیرے لیئے اور تیرے

جا مسلکرو۔ گناہون کا بوجھ تجھی پر ہے۔ تیرے ساتھ کوئی اور ہرگز عمل نکریگا۔ اور خدا اپنے عمل مین تجھے کچھ نہ بخشیگا۔ عمل اور مجاہدہ ضروری چیز ہے۔ منع کرنیوالا تیرا دوست۔ اور اغوا کرنے والا دشمن ہے۔ میں تجھکو خالق کے نہین بلکہ مخلوق کے پاس دیکھتا ہون۔ تو نفس و مخلوق کے حقوق ادا کرتا اور خدا کا حق ساقط کر دیتا ہے۔ اُسکی نعمتوں پر غیر کا شکر ادا کرتا ہے۔ اُسکے سوا تجھے یہ نعمتین کس نے دی ہین تاکہ تو اُس کا شکر اور اُسکی عبادت کرے۔ اگر تجھے اس کا علم ہے کہ تمام موجود نعمتین خدا ہی کیطرف سے ہین تو شکر کدھر گیا اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تیرا خالق ہے تو امتثال اوامر و نواہی اور بلاؤن پر صبر کرنے مین اُسکی عبادت کدھر گئی۔ نفس سے مجاہدہ کرتا کہ تجھے ہدایت نصیب ہو۔ اللہ تعالے فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنی راہ دکھا دیتے ہین۔ دوسری آیت ہے اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا تمہاری اعانت کریگا اور تمہارے قدمون کو مضبوط کر دیگا۔ اُسے ڈھیل مت دے اور اُسکی اطاعت نکر۔ نجات پائے گا۔ اُسکے روبرو نہ ہنس۔ اور سو باتون مین ایک کا جواب دے۔ تاکہ وہ مہذب۔ مطمئن۔ اور قانع ہو جائے۔ جب وہ تجھے خواہشون اور لذتون کا طالب ہو تو روزہ رکھ کر اُسے ڈھیل دے۔ اور سمجھا دے کہ اس کا وعدہ جنت مین ہے۔ منع کی تلخی پر اُسے صبر دلا۔ تاکہ اُسے غیب سے بخشش ملے۔ جب تو اُسے صبر دلا کر خود صبر کریگا تو خدا اُسکے ساتھ ہو جائے گا کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ خدا صبر کرنیوالون کے ساتھ ہے۔ اُسکی کوئی بات نہ مان کیونکہ وہ برائی کے سوا اور کسی چیز کا حکم نہین کرتا اُسے مخالف جواب دیا کر کیونکہ مخالفت مین اُسکی اصلاح منصور ہے۔ اے ارادہ معرفت آلہی کے مدعی اور نفس کے ساتھ ٹھیرنے والے تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے نفس اور حق جمع نہین ہوتے۔ دنیا و آخرت کا اجتماع ناممکن ہے۔ جو نفس کے ساتھ ٹھیرتا ہے وہ خدا کے ساتھ نہین ٹھیر سکتا۔ اور دنیا کے پاس ٹھیرنے والے سے آخرت کے پاس نہین ٹھیرا جاتا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ جسنے دنیا کو محبوب رکھا آخرت کو ضرر پہنچایا۔ اور جسنے آخرت سے دوستی کی اُسنے اپنا دنیوی نقصان کیا۔ صبر کر۔ جب تیرا صبر کامل ہو گا تو رضا کامل ہو جائے گی۔ فنا تیرے سامنے آجائے گی۔ اور سب کچھ تیرے نزدیک خوشگوار ہو جائے گا۔ سب چیزین شکر کیصورت مین پلٹ آئینگی۔ بُعد قرب ہو جائے گا۔ اور شرک توحید بنجائے گا۔ پھر تو مخلوق کیطرف سے نہ ضرر دیکھیگا نہ نفع۔ تجھے کوئی ضد نظر آئے گی۔ تمام ابواب وجہات متحد ہو جائین گے۔ ایک جہت کے سوا کچھ حصہ کھائی دیگا۔ اسحالت کو اکثر آدمی نہین سمجھ سکتے۔ یہ بات لاکھون مین ایک آدمی کو نصیب ہوتی ہے اسے لڑکے اسبات مین کوشش کر۔ کہ تو دنیا مین خدا کے سامنے مرے۔ اور تیرا نفس جسم سے روح نکلنے سے پہلے مر جائے۔ اسکی موت صبر اور مخالفت ہے۔ عنقریب

اس کا انجام اچھا ہوگا - تیرا صبر فنا ہوجائیگا مگر اسکی جزا فنا نہوگی - مین نے صبر کیا اور اس کا
انجام اچھا پایا - مین مرگیا اُسنے مجھے زندہ کیا - اور پھر مارا - مین غائب ہوگیا اُسنے مجھے ڈھونڈ نکالا
مین اُسکے ساتھ یکسو ہوا اور اُسی کے ساتھ مالک بن گیا - مین نے ترک اختیار و ارادہ کی بابت اپنے
نفس سے مجاہدہ کیا - یہانتک کہ مجھے یہ مرتبہ ملگیا - اب تقدیر مجھے کھینچتی - احسان خداوندی میری
مدد کرتا - اُس کا فعل مجھے حرکت دیتا - غیرت مجھے بچاتی - ارادہ میرا ساتھ دیتا سابقہ کرم میرے
آگے آتا اور خدا مجھے بلند کرتا ہے - افسوس تو مجھسے بھاگتا ہے حالانکہ مین تیرے نفس کا نگہبان
ہون - اُسکی حفاظت کرتا ہون - تیرا ٹھکانا میرے پاس ہے ورنہ تو ہلاک ہوجائیگا - اے سخت
جاہل حج کے لیے پہلے میرے پاس آ - پھر بیت اللہ کا قصد کر - مین کعبہ کا دروازہ ہون - آ
تاکہ مین تجکو ارکان حج سکھاؤن - اور ایسی بات بتاؤن کہ جسکے وسیلہ سے تو رب کعبہ کے ساتھ ملا
کریگا - جب غبار منقطع ہوجائیگا تو تم حقیقت کو معلوم کر سکوگے - اے سیاحت کرنیوالو میرے
پاس بیٹھو - میرے سبب قوت حاصل کرو - مین خدا کی طرف سے قوت دیا گیا ہون - اہل اللہ
تم کو اُسی چیز کا حکم دیتے ہین جسکا خدا نے حکم دیا ہے اور اُسی سے روکتے ہین جس سے خدا نے
روکا ہے - تمہاری نصیحت اُن کے سپرد کیگئی ہے - وہ اس معاملہ مین امانت ادا کرتے ہین -
دار حکمت مین عمل کرو - تاکہ دار قدرت مین پہنچ جاؤ - دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت - حکمت
آلات اور اسباب و سامان کی محتاج ہے - قدرت کسی چیز کی محتاج نہین - خدا نے یہ اسلیے
کیا ہے کہ دار قدرت دار حکمت سے ممتاز رہے - آخرت مین تکوین بلا سبب ہے - وہان اعضائے بدن
بولین گے - اور خدا کے سامنے اُن گناہون کی گواہی دینگے جو تم نے کیے ہین - تم چاہو یا نہ چاہو
قیامت کے دن پردے کھلجائین گے - مخفی چیزین ظاہر ہونگی - ارتکاب حجۃ کے لیے دوزخ بز
میہی جائیگا جسکا دل سرد ہوگا - فکر کی زبان سے اپنی کتاب پڑھو - پھر گناہون سے توبہ کرو اور نیکیون کا
شکر ادا کرو - معاصی کے دفتر کو اکٹھا کرو - اور اُن کی سطرون پر توبہ کا قلم پھیردو - اے لڑکے
تو نے میرے ہات پر اور میری صحبت مین توبہ کی جب تو میرا کہا نہین مانتا تو اس سے کیا نفع ہو
تو معنی کیطرف نہین - بلکہ صورت کی طرف راغب ہے - جو شخص میری صحبت چاہتا ہے وہ میری بات
مانے اور عمل کرے - میری طرح پھرے ورنہ میری صحبت مین نہ رہے - کیونکہ وہ نفع سے زیادہ
نقصان اُٹھائیگا - مین عمدہ دسترخوان ہون - کوئی شخص مجھے کھانا نہین چاہتا - مین کھلا
دروازہ ہون مگر کوئی داخل نہین ہوتا - مین تمہارا کیا علاج کرون - کہان تک کہون
تم کچھ نہین سنتے - مین تم کو اپنے لیے نہین بلکہ تمہارے ہی لیے چاہتا ہون -
مین تم سے امید و بیم کچھ نہین رکھتا - ویرانہ اور آبادی مین فرق نہین سمجھتا

باقی اور میت غنی اور فقیر بادشاہ اور غلام کو جدا نہیں جانتا ۔ حکم غیر کے قبضہ میں ۔ جیسے محبت دنیا جب
دل سے نکالدی تو یہ مرتبہ حاصل ہو گیا جب دل میں محبت دنیا موجود ہے تو تیری توحید کیونکر درست
ہو سکتی ہے ۔ کیا تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے ۔ تو
جب تک مبتدی ۔ عبادت کرنیوالا طالب اور سالک رہیگا تو جب دنیا تیرے حق میں تمام گناہوں کی
اصل ہو گی ۔ اور جب تیرے دل کی سیر منتہی ہو کر قرب الٰہی تک پہنچ جائیگی تو تجھے تیری تقدیر محبوب
معلوم ہو گی ۔ اور غیر کی قسمت مبغوض ۔ تیری تقدیر تجھے اسقدر پیاری ہو گی کہ علم ازلی کے ثابت
کرنے کے لیے تو اپنا حصہ اچھی طرح لے سکیگا اور اسپر قانع ہو کر غیر کیطرف التفات نکریگا ۔ تیرا دل خدا کے
سامنے موجود رہیگا ۔ اور تو دنیا میں اسطرح پھریگا جسطرح اہل جنت بہشت میں ۔ اب خدا کیطرف سے
تیرے نام جو حکم جاری ہو گا وہ تجھے اچھا معلوم ہو گا ۔ کیونکہ تو اسکے ارادہ سے قصد کرتا اسکے اختیار سے مختار
بنتا اور اسکی قدرت سے پھرتا ہے ۔ تیرا دل ماسوے سے الگ ہو جائیگا ۔ دنیا و آخرۃ تجھسے ایکطرف
ہو گی ۔ پھر تیرا اپنے حصہ کو لینا اور اسے محبوب رکھنا اسی کے حکم سے ہے تیرے اختیار سے نہیں ۔
ریاکار اور اپنے عمل پر مغرور منافق دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کیا کرتا ہے ۔ موٹا کھاتا پہنتا ہے ۔
مگر وہ ظاہری و باطنی تاریکی میں ہے ۔ اپنے دل سے ایک قدم خدا کی طرف نہیں چلتا ۔ وہ عمل کرنیوالوں
اور رنج اٹھانیوالوں میں سے ہے ۔ اسکی باطنی خصلت صدیقین اولیاء اللہ اور خدا رسیدہ صالحین
کو معلوم ہے ۔ آج اسکو دنیا کے خاص لوگ جانتے ہیں کل عوام میں رسوائی ہو گی ۔ خواص اسے
دیکھکر دلوں میں برا جانتے ہیں ۔ مگر خدا کے حکم سے پردہ پوشی کرتے ہیں ۔ باوجود نفاق اہل اللہ کا
مقابلہ نکر ۔ تو نفاق سے خالی نہیں ۔ تو جب تک زنار توڑ کر تجدید اسلام نکر لے ۔ توبہ تیرے
دل میں مضبوط نہو جائے ۔ اور جب تک تو طبیعت و خواہش ۔ وجود حصول ۔ منافع اور دفع مضرت کے
گھر سے باہر نہ نکل آئے ۔ تب کلام نکر ۔ تو جب تک ترک نفس و ہوا و طبیعت کے ساتھ دروازہ پر آجا
اور اپنے دل کو دہلیز میں اور سر کو کسی گوشہ میں بادشاہ کے بچھوڑے اہل اللہ سے نہ بول ۔ بنیاد
ڈالنے میں جلدی کر ۔ اور جب اسے مضبوط کر چکے تو جلدی سے دیوار بنالے ۔ بنیاد کیا ہے دین اور
دل کی سمجھ ۔ نہ کہ فقہ اللسان ۔ دل کی سمجھ خدا سے اور فقہ اللسان مخلوق اور ان کے بادشاہوں سے
قریب کر دیتی ہے دل کی سمجھ تجھکو مجلس قرب الٰہی میں صدر نشین بنا دیگی ۔ بلند کریگی ۔ اور تیرے قدم
خدا کی طرف بڑھائے گی ۔ افسوس تو اپنا وقت لاطائلی میں ضائع کرتا ہے ۔ اور علم پر عمل نہیں کرتا ۔ بس تو
تو جہل کے قدم پر ہوس میں مبتلا ہے ۔ دشمنان خدا کی خدمت اور ان کے ساتھ شرک کرتا ہے
وہ تجھسے اور تیرے شریکوں سے بے پروا ہے ۔ وہ تجھے کسی شریک کو پسند نہیں کرتا ۔ تو نہیں
جانتا کہ تو اُس کا بندہ ہے جسکے قبضہ میں تیری لگام ہے اگر فلاح کا ارادہ ہے تو دل کی باگیں خدا کو سونپ دے

اور اسپر حقیقی توکل کر۔ ظاہر و باطن سے اُسکی خدمت کرتا رہ۔ اُسپر تہمت نہ لگا۔ وہ غیر متہم ہے۔
تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے تو نہین جانتا۔ خدا کے آگے سکوت، گمنامی،
آنکھین بند رکھنے، سر جھکانے اور گونگا رہنے کو لازم کرلے۔ یہانتک کہ اُسکی طرف سے بولنے کا
حکم آجائے۔ اب تو اُسکے ارادہ سے بولیگا نہ کہ اپنے ارادہ سے۔ اسوقت تیرا بولنا دلی بیماریون کی دوا
تنہائے اسرار۔ اور عقلون کے حق مین روشنی کا باعث ہوگا۔ الٰہی ہمارے دلون کو روشن کر
اور اُن کو اپنا راستہ دکھا۔ ہمارے اسرار کو صاف اور اپنے سے قریب کردے۔
اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؛؛

چوالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرھوین رجب ۵۴۵ھ کو منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

مومن دنیا مین غریب ہے۔ زاہد آخرت مین۔ اور عارف ماسوے اللہ مین۔ مومن دنیا مین بمنزلہ
قیدی ہے اگرچہ اُس کا رزق فراخ اور مکان وسیع ہو۔ اُسکے گھروالے اُسکے مال و جاہ مین اینڈے
پھرتے ہین۔ اُسکے گرداگرد آکر خوش ہوتے اور ہنستے ہین مگر وہ بلحاظ باطن قیدخانہ مین ہے۔
اُسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل مین غم۔ اُسنے دنیا کو پہچانکر طلاق دیدی ہے پہلی مرتبہ ایک
طلاق دی۔ کیونکہ اُسے خوف تھا کہ اختیار ارادہ نہ بدلدین۔ اسی حالت مین آخرت نے اپنا
دروازہ کھولا۔ اور اُسکے حسن و جمال کی بجلی چمکی۔ مومن نے دنیا کو دوسری طلاق دیدی۔
اسوقت دنیا مکر کر آئی اور گلے سے لپٹ گئی۔ اُس نے تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرت
کا ہو رہا۔ اب نور الٰہی کی تجلی ظاہر ہوئی۔ اور مومن نے آخرت کو طلاق دیڈالی۔ دنیا نے
پوچھا میان تم نے مجھے کیون چھوڑدیا۔ جواب ملا کہ مین نے تجھسے اچھی چیز دیکھ لی تھی۔ پھر آخرت
نے سوال کیا کہ مجھے کیون طلاق دیدی۔ مومن نے کہا کہ تو نوجوان اور صورت والی ضرور ہے مگر
غیر اللہ ہے اس لیے تجھے طلاق کیون نہ دیتا۔ اسوقت اُسکے لیے معرفت الٰہی محقق ہوجاتی ہے۔ اور وہ
ماسوے سے بالکل آزاد ہوجاتا ہے۔ دنیا اور آخرت دونون سے بیگانہ ہوتا ہو سب سے غائب اور
بالکل عالم محویت مین رہتا ہے۔ دنیا اُسکی خدمت مین آکھڑی ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو اپنی خادمہ
جانتا ہے حرم نہین سمجھتا۔ دنیا اُسکے کام کے لیے تیار کھڑی رہتی ہے۔ اور اُس زینت دارالشہر
سے خالی ہوتی ہے جسکے ساتھ وہ اہل دنیا کے سامنے پیش آتی ہے۔ یہ اس لیے کہ مومن آخرت
متوجہ ہوجائے۔ بلکہ جب کسی کو جاہے نکلتی ہے تو اُسکے پیچھے بڑھیا عورتین اور کالی کلوٹی لونڈیان
کے ہاتھ اُسکے پاس پہنچا کرتی ہین کیونکہ بیگم اس مرد کی حفاظت اور اُسپر غیرت کیا کرتی ہے۔

خدا کی طرف سراپا متوجہ ہو جا۔ کل آیندہ کو کل گذشتہ کے پاس چھوڑ دے۔ کیا تعجب کہ کل آیندہ
ایسی حالت مین آئے کہ تو مر چکا ہو۔ اے غنی اپنے غنا کے باعث خدا سے بے پروا نرہ۔ شاید کل کو
تو فقیر ہو جائے۔ کسی شے کے ساتھ نہو بلکہ خالق الاشیاء کے ساتھ رہ۔ اسکی مانند کوئی شے نہین
ہو سکتی۔ اور اسکے غیر کیطرف قرار نہ پکڑ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ خدا سے ملاقات کیے بغیر مومن
کو راحت نہین ملتی۔ جب تیرے اور مخلوق کے تعلقات جاتے رہے اور خدا سے تعلق ہو گیا تو یہ سمجھ کہ
اُسنے تجکو پسند کر لیا۔ اُسکے پسند کو برا نہ جان۔ جو خدا کے ساتھ صبر کرتا ہے اسکے الطاف کے عجائبات
دیکھ لیتا ہے۔ فقر پر صبر کرنیوالے کو غنا حاصل ہو جاتا ہے۔ نبوت اکثر چرواہون مین۔ اور ولایت
اکثر غلامون اور غریبون مین ہوتی ہے۔ بندہ جب خدا کے لیے ذلیل ہوتا ہے خدا اسکو عزیز کر دیتا ہے
اور جب تواضع کرتا ہے۔ اللہ تعالے بلند کر دیتا ہے عزت ذلت دینے والا۔ پست اور بلند کرنیوالا۔
توفیق دینے اور آسانی کرنے والا وہی ہے۔ اگر وہ نہوتا تو ہم اُسے نہ پہچانتے۔ اے اعمال پر غرور
کرنے والو تم بڑے جاہل ہو۔ اُسکی توفیق نہوتی تو تم نماز روزہ اور صبر کچھہ نکر سکتے۔ تم مقام شکر
مین ہو نہ کہ مقام غرور مین۔ بہت سے لوگ اپنے علم و عبادت پر مغرور۔ خلقت سے مدح و ثنا کے طالب
اقبال دنیا کے راغب اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہین۔ نفسون اور خواہشون کے ساتھ ٹھیراہی کا
سبب ہے۔ دنیا نفس کی اور عقبے دل کی پیاری چیز ہے۔ اور خدا محبوب اسرار ہے۔ مضبوط حکم کے بعد
تمہارے دلون مین حکمتین ڈالی ہین۔ حکمتین اس کام کا پہلا قدم ہین۔ جسنے باوجود عدم حکمت اُسکا دعوے
کیا وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ شریعت جس چیز کی گواہی نہ دے وہ الحاد ہے۔ قرآن و حدیث کے دو پر لگا کر
خدا کی طرف اُڑ جا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر اُسکے پاس جا پہنچ۔ اُن کو اپنا وزیر اور معلم
بنا لے۔ وہ بنا سنوار کر تجھے خدا کے سامنے پیش کر دین گے۔

وہ اُن ارواح مین حاکم مریدونکے مربی۔ مرادون سے واقف۔ اور صالحین کے افسر ہین۔
اُن مین احوال اور مقامات کی تقسیم کرنے والے ہین۔ خدا نے یہ کام اُنکے سپرد کر دیا ہے۔ اُن کو سب کا
سردار بنایا ہے۔ بادشاہ کے پاس سے جب لشکریون کے لیے خلعت جاتے ہین تو افسر کے ہاتھون
تقسیم ہوا کرتے ہین۔ توحید عبادت ہے اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا عادت۔ عبادت کو لازم کر لے
اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو عادت کو چھوڑ دے گا تو تیرے حق مین خرق عادت ہونے لگے گا۔
اپنی عادت بدل دے تا کہ خدا تیری حالت بدل ڈالے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت
نہین بدلتا جب تک لوگ اپنی حالت خود نہ بدلدین۔ اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکال دے
اور اُن کے پیدا کرنے والے سے بھر دے۔ تا کہ تکوین تیری طرف واپس آجائے۔ طہارت قلب
اور صفائی اسرار نہو تو اس دن کے روزون۔ اور رات کی نمازون سے کچھہ حاصل نہین۔ بعض

اولیا اللہ کا قول ہے کہ صیام وقیام اس دسترخوان کا سرکہ وسالن ہے اصل کھانا اور شربت ۔ ان روزہ
صدق اول کھانا ہے ۔ پھر رنگ برنگ کے کھانے آنے لگتے ہیں ۔ بعد کھانے تناول کیے جاتے
ہیں ۔ پھر ہات دھوئے جاتے ہیں ۔ پھر خدا کی ملاقات ہوتی ہے ۔ پھر خلعتیں اور جاگیریں ملتی ہیں
امارت ونیابت حاصل ہوتی ہے ۔ شہر اور قلعے تسلیم کیے جاتے ہیں جب بندہ کا دل درست
ہوتا اور قرب کو جگہہ دیتا ہے اُسے اطراف زمین کی بادشاہت وسلطنت سب ملجاتی ہے مخلوق
کیطرف دعوت اسلام ۔ اور ان کی ایذاؤں پر صبر ۔ تغییر باطل اور اظہار حق کا منصب دیا جاتا
خدا اُس کو دیتا اور غنی کر دیتا ہے کیونکہ وہ جب دیتا ہے غنی کر دیا کرتا ہے ۔ اس کا پیٹ حکمتوں سے
بھر دیتا ہے ۔ اللہ تعالے نے اپنے نیک بندوں اور عارفوں کے دلوں کی زمین میں حکمتوں کی
نہریں پیدا کر رکھی ہیں جن میں اُسکے علم کے وادی سے اُسکے عرش ولوح سے پانی آتا ہے ۔
اور ان دلونکی طرف جو مردہ ۔ خدا سے ناواقف ۔ اور اُس سے مُنہ پھیرے ہوئے ہیں جاری ہوتا ہے
اسے لڑکے ۔ حرام کھانا تیرے دل کو مارتا اور حلال اسے زندہ کر دیتا ہے ۔ ایک لقمہ دلکو روشن کرتا ہے
اور ایک تاریک ۔ ایک لقمہ دنیا میں مشغول کرتا ہے اور ایک آخرت میں ۔ ایک لقمہ دونوں سے
بے رغبت بناتا ہے اور ایک خالق کی جانب راغب کر دیتا ہے ۔ حرام کھانا دنیا میں مشغول ۔ اور
معاصی کو محبوب کرتا ہے ۔ مباح لقمہ آخرت میں مشغول اور طاعات کو مرغوب کر دیتا ہے ۔ اور حلال
دل کو خدا سے قریب کر دیتا ہے ۔ ان کھانوں کی شناخت صرف معرفت الٰہی کے باعث ہوتی ہے
اور اُسکی معرفت دل میں ہوتی ہے ۔ کتابوں میں نہیں ہوتی ۔ اسکی طرف سے ہوتی ہے مخلوق کی
جانب سے نہیں ہوتی ۔ خدا کی معرفت اُسکے حکم پر عمل کرنے اور تصدیق وصدق کے بعد حاصل
ہوا کرتی ہے ۔ یہ رتبہ توحید اور اُس پر مضبوط ہونے اور مخلوق سے الگ ہونے کے بعد ملتا ہے
جب تو کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے کے بعد کچھہ جانتا ہی نہیں تو خدا کو کیونکر پہچان سکتا ہے
یہ چیزیں وجہ حلال سے ہوں یا حرام سے تجھے کچھہ پروا نہیں ۔ تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا
کہ جو اپنے کھانے پینے کی پروا نکرے کہ کہاں سے آرہا ہے خدا اُسکی پروا نہیں کرتا جونسے دروازے
سے چاہے دوزخ میں داخل کر دے ۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا اشیا جمع
کرنے کی پروا نکر ۔ اور کسی چیز کی تمنا نرکھ ۔ تجھے کوئی شے اُس سے غافل نکرے ۔ مخلوق تجھے اُس سے
نرد کے ۔ ہاں اُنکی عقل کے مطابق اُن سے بات کر ۔ اور مدارات کے ساتھہ اُن پر صدقہ کر اور
پیغمبر علیہ السلام کے اس قول پر عمل کرتا رہ کہ لوگوں سے مدارات کرنا صدقہ ہے ۔ خدا اسکے دیئے
میں سے اُن کو دے ۔ جو تجھے ملا ہے اُنہیں سے کچھہ اُنھیں بخش ۔ نرمی مہربانی اور خوش اخلاقی سے
پیش آ ۔ اسوقت تیرا خلق اخلاق الٰہی میں سے اور تیرا فعل اُسکے حکم سے ہوگا ۔ مشایخ دو طرح

کے ہوتے ہین ۔ ایک شیخ الحکم دوسرا شیخ العلم یہ دوسرا شیخ تجکو مخلوق سے الگ کرکے قرب الٰہی کے دروازہ تک پہنچا دیگا ۔ تجھے دو دروازون مین جانا پڑے گا ۔ ان مین ایک مخلوق کا دروازہ ہے دوسرا خالق کا ایک دنیا کا دوسرا آخرت کا ۔ ایک دوسرے کا تابع ہے ۔ اول مخلوق کا دروازہ ہے پھر خالق کا ۔ تو پہلے دروازہ سے تجاوز کیے بغیر دوسرے کو نہین دیکھ سکتا ۔ دل کو دنیا سے الگ کر تاکہ دوسرے دروازہ مین چلا جائے ۔ شیخ الحکم کی خدمت کر تاکہ وہ شیخ العلم تک پہنچا دے ۔ مخلوق ہے تاکہ خالق پہچان سکے ۔ معرفت درجہ بدرجہ ہے ۔ دنیا و آخرت جمع نہین ہوتین ۔ یہ چیزین ایک دوسرے کی ضد ہین ۔ ان کے اجتماع کا طالب نہ بن ۔ کچھ حاصل نہوگا ۔ خدا کے گھر یعنی دل کو خالی کرلے اور اسمین غیر کو نہ چھوڑ جب فرشتے اس گھر مین کہ جس مین تصویر ہو داخل نہین ہوتے تو تیرے دل مین تو بہت سی تصویرین اور بت موجود ہین ۔ اسمین خدا کیونکر آئے گا ۔ ماسوے اللہ بت ہے اسے توڑ ۔ اور اس گھر کو بتون سے پاک کر ۔ تو اپنے مطلوب کو اسی مین موجود پائے گا اور ایسے عجائبات دیکھے گا جو اس سے پہلے نہ دیکھے ہونگے ۔ الٰہی ہمین اپنی مرضیات کی توفیق دے ۔ اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا فرما ۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؛

پینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ جسکا بھروسا اپنے جیسے مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے ۔ اس لعنت مین اکثر لوگ شامل ہین ۔ ہزارون مین ایک خدا پر بھروسا کرتا ہے ۔ اور جسنے خدا پر اعتماد کیا اس نے گویا بہت مضبوط کڑا تھام لیا ۔ اور جسنے مخلوق پر بھروسا رکھا اسنے گویا پانی کو مٹھی مین بند کر لیا ۔ مٹھی کھولدی تو کچھ بھی نہ رہا ۔ افسوس ۔ مخلوق ایکدن ۔ دو دن ۔ تین دن ۔ مہینا بھر ۔ برس دن ۔ دو برس تک تیری حاجتین پوری کریگی ۔ آخر تنگ آ جائیگی ۔ اسلیے خدا کی صحبت اختیار کر ۔ اور اپنی حاجتین ادھر لیجا ۔ وہ تیری دونون طرح کی حاجتون سے نہ تنگ ہوگا نہ گھبرائے گا ۔ قوت توحید کے وقت موحد کے سامنے مان باپ اہل و عیال ۔ دوست دشمن اور مال و جاہ کی کچھ حقیقت نہین رہتی وہ کسی کی طرف قرار نہین پکڑتا ۔ خدا کے دروازہ اور اسکے احسانات کے سوا کسی سے تعلق نہین رکھتا ۔ اسے اپنے قبضہ کے دینار و درم پر اعتماد کرنے والے ۔ یہ دونون عنقریب تیرے ہاتھ سے جاتے رہینگے اور جیسا تو ان کو چاہتا تھا ویسا ہی یہ تجکو دکھ دینگے ۔ یہ پہلے غیر کے پاس تھے ۔ چھینکر تجھے دیے گئے ۔ تاکہ تو طاعت الٰہی پر ان سے مدد لے ۔ تو نے ان کو اپنا بت بنا لیا ہے ۔ اے جاہل خدا کے لیے علم پڑھ اور اسپر عمل کر ۔ علم حیات ہے اور جہل موت ۔ صدیق جب علم شترک

کی تعلیم سے فارغ ہوتا ہے تو علم خاص یعنی علم قلوب واسرار میں مشغول ہو جاتا ہے پھر یہ عالم ربانی
خدا کے دین کا بادشاہ بنجاتا ہے - امر و نہی اور دینا نہ دینا مسلط کرنے والے کے حکم سے کیا کرتا ہے
اُسی کے حکم سے لیتا دیتا ہے - وہ بلحاظ حکم مخلوق کے ساتھ ہے اور بلحاظ علم خدا کے ساتھ حکم ربانی
ہے - اور علم گھر - حکم عام ہے اور علم خاص - عارف خدا کے دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اسے علم معرفت
واطلاع امور دیا جاتا ہے جس کی خبر اور کو نہیں ہوتی - اُسے عطا کا حکم دیا جاتا ہے اس لیے دیتا ہے
روکنے کا حکم ملتا ہے روک لیتا ہے - کھانے کی اجازت ہوتی ہے کھا لیتا ہے - بھوکے مرنے کا
حکم ہوتا ہے بھوکا رہتا ہے - اُسے کسی شخص کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہوتا ہے اور کسی سے
منہ پھیر لینے کا - کسی سے لینے کی اجازت ہوتی ہے اور کسیکو رد کر دینے کی جسکی خدا مدد کرے
وہ منصور ہے اور جسے وہ محروم رکھے وہ محروم - اہل اللہ تمہارے پاس تمہارے نفع کے لیے آتے
ہیں - اپنی حاجت کے لیے نہیں آتے - اُن کو مخلوق کی حاجت ہی نہیں - وہ مخلوق کی رعیت میں
بن دیتے - اُنکی بنیادیں مضبوط کرتے اور اُنپر مہربانی فرماتے ہیں - وہ دنیا و آخرت میں خدا کے
واقف ہیں - تمسے جو کچھ لیتے ہیں وہ تمہارے ہی لیے ہے نہ اُنکے لیے - مخلوق کی نصیحت اور اُنپر دوام انکا مشغلہ کر

کیونکہ جو چیز خدا کی طرف سے ہوتی ہے دائم و ثابت رہتی ہے اور جو غیر کی طرف سے ہو
فنا ہو جاتی ہے - علم اور عمل کرنے والے علما کی خدمت کر اور اُنپر صابر رہ - تو اگر علم کی خدمت
اول صبر کرے گا تو ثانی الحال علم تیرا خادم بنجائے گا جسطرح تو نے اُسکی خدمت پر صبر کیا تو
وہ تیری خدمت پر صبر کرے گا - تجھے علم کی خدمت پر صبر کرنے کے باعث دل کی سمجھ اور باطن کا
نور دیا جائے گا - اے قوم اپنے کام خدا کے حوالے کرو - وہ تمہارا حال تم سے زیادہ جانتا ہے
اُسکی طرف سے کشایش کے منتظر رہو - کیونکہ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک کشائش
ہو جایا کرتی ہے - خدا کی عبادت کرو - اُس کا دروازہ کھلواؤ - خالق کی طرف سے دروازہ
بند کرو - وہ تمہیں ایسے عجائبات دکھائے گا جو شمار میں نہ آ سکینگے - تجھپر افسوس - اگر خدا مخلوق
کے ہاتھوں تجھے نفع دینا چاہے گا تو ضرور دیگا اور اگر ضرر دینا چاہے گا تو یہ ہو کر رہے گا کیونکہ تسخیر اور
دلوں کو نرم یا سخت کرنے والا وہی ہے - اور مارنے جلانے - دینے نہ دینے ذلیل اور معزز کرنے
بیماری اور تندرستی دینے - پیٹ بھرنے اور بھوکا رکھنے - کپڑا پہنانے اور ننگا پھرانے - نیکی کر
اور وحشی بنانے والا وہی ہے - اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے - سب کچھ وہی ہے - ماسوا
کچھ نہیں - اس بات کو دل میں جمالے - اور ظاہر لوگوں کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کر
یہ اُن نیک لوگوں اور پرہیزگاروں کا شغل ہے جو ہر حال میں خدا سے ڈرتے - مخلوق کے ساتھ
مدارات کرتے اُن کے دلی حالات سمجھکر خوش اخلاقی کے ساتھ اُن سے بیان کرتے ہیں

قرآن و حدیث کے مطابق اخلاق برتتے اور انہی کے موافق کام کرتے ہین - پھر اگر لوگ انکی باتین مان لیتے ہین تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہین - اور اگر لوگ قرآن و حدیث سے نکل جاتے ہین تو ان مین اور ان مین دوستی اور سرارت کچھ نہین رہتا - خدا کے امر و نہی کے متعلق مخالف سے نہین شرماتے - اپنے دل کو مسجد بنائے اور خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکارے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بیشک مسجدین خدا کے لیے ہین تم خدا کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو - اسوقت ایسے آدمی کا درجہ اسلام سے ایمان ایمان سے ایقان - ایقان سے معرفت - معرفت سے علم - علم سے محبت - محبت سے محبوبیت - اور طلب سے مطلوبیت کی طرف ترقی کر جاتا ہے - اسوقت ایسا آدمی جب بندہ جاتا ہے چھوڑا نہین جاتا جب بھولتا ہے یاد دلایا جاتا ہے - جب سوتا ہے بیدار کیا جاتا ہے - جب غافل ہوتا ہے جگایا جاتا ہے - جب پشت پھیرتا ہے متوجہ کیا جاتا ہے - جب خاموش ہوتا ہے بلایا جاتا ہے - پھر وہ ہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے کیونکہ اس کا آئینۂ دل صاف ہو جاتا ہے - اسکے ظاہر سے باطن کو دیکھ لیتا ہے اور اپنے پیغمبر علیہ السلام سے بیداری کا ورثہ پاتا ہے - حضور کی آنکھین سویا کرتی تھین اور دل بیدار رہتا تھا - اور پس پشت سے آپ اسطرح دیکھتے تھے جسطرح سامنے سے - ہر کسی کی بیداری اسکی حالت کے مطابق ہے - پیغمبر علیہ السلام کی بیداری کو کوئی نہین پہنچا - اور آپکے خصوصیات مین کوئی شریک نہین ہو سکتا - ہان آپ کی امت کے ابدال و اولیاء آپکے فضلہ خوار ہین ان کو آپکے دریائے مقامات کا ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑون کا ایک ذرہ دیا گیا ہے کیونکہ یہ لوگ آپکے وارث - دین کو تھامنے والے - دین کے مددگار - دین کے رہبر - علم دین اور شریعت کے پھیلانے والے ہین - انپر اور قیامت تک انکے وارثون پر خدا کا سلام اور اسکی رحمت - مومن نے دنیا پر نظر ڈالی - اسے چاہا اور طلب کیا - اور دنیا نے اسکے دل مین جگہ لیکر مالک بننا چاہا - اسنے جھٹ طلاق دیدی - پھر آخرت کو طلب کیا اور اسے پالیا - جب اس نے دل کو گھیر لیا تو مومن کو اس کا خوف ہوا کہ کہین یہ مجھکو خدا سے نہ روک دے اور قید نہ کرلے - اس لیے اسے بھی طلاق دیکر دنیا کے پہلو مین بٹھا دیا -

اور اسکا مہر ادا کرکے خدا کے دروازہ پر جا پہنچا - وہان خیمہ لگایا - اور اسکی چوکھٹ کو تکیہ بنالیا - اسنے ملت ابراہیم کا اتباع کیا - پہلے ثریا کو دیکھا پھر چاند کو - پھر سورج کو پھر فرمایا کہ فنا اور غائب ہونے والی چیزون کو مین پسند نہین کرتا - مین اسکی طرف متوجہ ہوتا ہون جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا - مین باطل دینون سے دین حق کیطرف مائل ہون اور مشرک نہین ہون - مومن جب ہمیشہ خدا کی چوکھٹ سے تکیہ کرتا اور خدا اسکے صدق طلب کو معلوم کر لیتا ہے تو دروازہ کھولدیتا اور اسکے دل کو اپنے پاس آنے کی

اجازت دیتا ہے پھر اس سے اُسکے حال اور دنیا و آخرت کے ساتھ جو کچھ گذر چکی ہے سب کی خبرین
پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے مومن اپنا سب قصہ کہہ سناتا ہے بعدہ خدا اُسے مقرب کرلیتا
اُس سے انس اور کلام کرتا اپنی رضا کی خلعت پہناتا - اُسے حکمت و علم سے پر کرتا ہے - اور اُسکی
دونون مطلقہ عورتون یعنی دنیا و آخرت کو تجدید عقد کرتا ہے اُسکے اور اُن دونون کے مابین نکاح لکھتا ہے
اور اُسکے حق مین ترک اذیت شرط کرلیتا ہے - اور اُن دونون کو خادمہ بنا دیتا ہے - یہ دونون اُس کا
پورا حق ادا کرتی ہین - خدا اُن دونون کے دل مین اُسکی محبت ڈالتا ہے - اُسکی حالت بے لجاتی ہے
اور اُس کا دل خدا کے قرب مین جا رہتا ہے - ما سوا سے الگ ہو جاتا ہے - یہ شخص آزاد بندہ
بنجاتا ہے ماسوے سے الگ اور زمین و آسمان مین بے قید ہو کر رہتا ہے - کوئی چیز اُسپر حاکم نہین
ہوتی اور وہ ہر شے کا مالک ہوتا ہے وہ ایسا بادشاہ بنجاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی اُس کا مالک
نہین ہوتا - اُسکے سامنے دروازہ کھلا رہتا ہے - کوئی دربان ہوتا ہے نہ پہرہ دار اسکے لڑکے
اہل اللہ کا غلام بنجا کیونکہ اُن کی چاہت کے وقت دنیا و آخرت اُنکی خدمتگار ہو جاتی ہے وہ اُن
دونون سے بحکم الٰہی لیتے ہین بظاہر دنیا سے لیکر ترک دیتے - مگر اُنکا باطن آخرت مین ہے الٰہی دنیا اور آخرت مین
ہمین اُنکی شناخت کرادے -

چھیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت فرمایا

دنیا ایسا بازار ہے جو عنقریب بند ہوگا - مخلوق پر نگاہ ڈالنے کے دروازے بند کرو - اور خدا کو دیکھنے کے
دروازے کھولو - دل کی صفائی اور قرب باطن کی ایسی حالت مین جو تمہارے ساتھ مخصوص ہو - اور عالم غم
پر تمہارے اہل و عیال سے متعلق نہو کمائی اور اسباب کے دروازے بند کرو - بات تعجب ہے کہ کمائی
نفع اور تحصیل سب غیرون کے لیے ہو - اپنے لیے اُسکے فضل کے طبق سے خاص چیز طلب کرو -
نفسون کو دنیا دلون کو آخرت اور اسرار کو خدا کے ساتھ متعلق کرو - ہمارا ارادہ تجھے معلوم ہے
شیخ کا قول ہے کہ اہل اللہ انبیا کے نعم البدل ہین - اُنکی بات مانو - کیونکہ خدا و رسول کے حکم سے
امر و نہی کرتے ہین بلائے جاتے ہین اسلئے بولتے ہین دیئے جاتے ہین اسلیے لیتے ہین - خبیث و نفس
کی خواہش سے کوئی حرکت نہین کرتے - خدا کو دین کی بابت اپنی خواہشون مین شریک نہین ٹھیراتے
تمام اقوال و افعال مین پیغمبر علیہ السلام کا اتباع کرتے ہین - اُنھون نے خدا کا یہ حکم سن رکھا ہے
کہ جو کچھ رسول دین اُسے لے لو - اور جس سے منع کرین باز رہو - رسول کے اتباع نے اُنھین
مرسل تک پہنچا دیا ہے - اُنھون نے رسول کا قرب چاہا - رسول نے اُن کو خدا کا مقرب کر دیا -
خدا نے اُن کو خطاب خلعت اور مخلوق کی سرداری دی - اے منافقو تم ہین بے گمان ہے کہ دین

چاہئے کہ شیاطین اور بڑے مصاحبون کیلئے کوئی عزت نہین ۔ لہٰی تمہیں اور انپر مہربان ہو ۔ اور انکو نفسانی ذلت اور شرک کی قید سے نجات دے خدا کی عبادت کرو ۔ اور حلال کی کمائی سے عبادت پر مدد چاہو ۔ کیونکہ خدا مومن متقی ۔ اور حلال کمانے والے بندہ کو محبوب رکھتا ہے کمائی کر عبادت و عمل کرنے والے کو دوست اور بے عمل کو دشمن جانتا ہے ۔ کسی پیشہ سے کمائی کمانے والے کو اچھا جانتا ہے اور نفاق سے کمانے والے کو دشمن ۔ اپنے کو مخلوق کے حوالے کر دیتا ہے ۔ موحد کو دوست رکھتا ہے اور مشرک کو مبغوض ۔ اہل تسلیم کو پیار کرتا ہے اور جھگڑالو سے دشمنی کرتا ہے ۔ موافقت محبت کی علامت اور مخالفت دشمنی کی ۔ سب کام خدا کو سونپ دو اور دنیا و آخرت کے متعلق اسکی تدبیر پر رضامند رہو میں مدتون بلاؤن کے ساتھ آزمایا گیا ہون سو میں نے خدا سے اُسکے دفعیہ کا سوال کیا ۔ اس سے اور زیادہ بلا مین مبتلا ہوا ۔ سخت حیرانی ہوئی ۔ غیب سے آواز آئی ۔ کہ کیا ابتدائی حالت مین ہمنے تجھسے کہا تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہے ۔ مین نے اس سے ادب حاصل کیا اور خاموش ہو رہا ۔ افسوس تو خدا کی محبت کا دعوے کرے اور غیر کو چاہے ۔ وہ صاف ہے اور اغیار مجسم کدورت ہین جب تو غیر کی محبت مین صاف کو مکدر کرے گا تو وہ تجھکو مکدر کر دیگا ۔ اور تیرے ساتھ وہ برتاو اختیار کریگا جو حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ برتا جب اُنھون نے اپنے بیٹون کی طرف اونی دلی توجہ فرمائی تو انھین بیٹون ہی کے غم مین مبتلا کر دیا ۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام جب اپنے نواسون حضرت امام حسن رضؓ و حسین رضؓ کی طرف مائل ہوئے تو ایک دن جبرئیل عم نے آکر یہ فرمایا کہ کیا تم ان دونون کو چاہتے ہو ۔ آپنے فرمایا ہان ۔ جبرئیلؑ نے جوابدیا کہ ان مین ایک کو زہر دیا جائے گا اور دوسرا شہید ہوگا ۔ چنانچہ دونون کی محبت آپکے دل سے جاتی رہی اور آپ صرف خدا کے ہوگئے اور خوشی غم سے بدلگئی ۔ اللہ تعالے انبیاء اولیاء اور نیک بندون کے دلون سے غیرت کرتا ہے ۔ اے نفاق سے دنیا طلب کرنے والے بات کھول ۔ تجھے اسمین کچھ بھی نظر نہ آئے گا ۔ افسوس تو نے کمائی مین زہد اختیار کیا اور دین بیچکر لوگون کا مال بیٹھے بیٹھے کھانے لگا ۔ کسب تمام انبیا کا فعل ہے ہر نبی کوئی نہ کوئی پیشہ کیا کرتا تھا ۔ انجام کار جو کچھ اُنھون نے مخلوق سے لیا وہ خدا کے حکم سے لیا ۔ اے دنیا کی شراب اسکی خواہشون اور لذتون کے سرمست ۔ عنقریب قبر مین جاکر تیرے ہوش ٹھکانے آجائینگے

سینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۲۵ سنہ ۵۴۵ھ مین شعبان کی چاند رات کو منگل کے دن مدرسہ مین فرمایا

علم پڑھ پھر عمل اور اخلاص سے کام لے اپنے نفس اور مخلوق سے الگ ہو ۔ اور اللہ کہکر مخلوق کو چھوڑ دے

کو اپنے خیال میں لہو و لعب کرتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کی طرح پکار کہ رب العالمین کے سوا تمہارے معبود میرے دشمن ہیں۔ مخلوق کو چھوڑ۔ اور جب تک ان کو نفع و ضرر میں مبتلا دیکھے ان سے نفرت رکھ۔ جب خدا کی توحید ہو جائے اور شرک کی ناپاکی دل سے باہر ہو تو انکی طرف جا اُن سے مل۔ اور ان کو اپنے علم سے فائدہ پہنچا۔ خدا کے دروازہ کا رستہ دکھا۔ مخلوق کی طرف سے مرجانا خواص کی موت ہے۔ یہ ارادی اور اختیاری موت ہوا کرتی ہے۔ جس کو موت آگئی اُسے حیاۃ ابدی ملگئی۔ اسکی ظاہری موت لحظہ بھر کے لیے سکتہ ہے۔ لحظہ بھر کے لیے غشی۔ لحظہ بھر کے لیے غیبت۔ پھر نیند۔ پھر بیداری۔ اگر ایسی موت درکار ہے تو معرفت و قرب کا نشہ پی لے۔ اور خدا کی چوکھٹ پر استقدر سو کہ رحمت اور احسان کا ہات تجھے تھام لے۔ اور حیات ابدی عنایت کرے۔ نفس کا کھانا الگ ہے۔ دلکا الگ اور سِر کا الگ۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنے خدا کے پاس رہتا ہوں۔ مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ یعنی میرے سِر کو معانی اور روح کو روحانیت عطا فرماتا ہے۔ اور خاص غذائیں دیتا ہے۔ ابتدا میں آپکو جسم و قلب دونوں کے ساتھ معراج ہوئی۔ پھر جسم روکا گیا۔ دل اور سِر سے معراج ہوئی۔ اور آپ لوگوں میں موجود رہے۔ یہی حال آپکے اُن سچے وارثوں کا ہے جو علم و عمل و اخلاص اور مخلوق کی تعلیم کے متعلق جامع اوصاف ہیں۔

اہل اللہ کا فضلہ کھاؤ۔ اُن کے برتنوں میں جو کچھ بچا ہو اُسے پی جاؤ۔ اے علم کے مدعی بلا عمل تیرے علم کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور بلا اخلاص تیرا عمل معتبر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ جسم بلا روح ہے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو مخلوق کی تعریف و مذمت کی طرف توجہ نکرے اُن کے مال کی طمع نرکھے۔ بلکہ ربوبیت کا حق ادا کرے۔ نعمت کے لیے نہیں بلکہ منعم کے لیے۔ ملک کے لیے نہیں بلکہ مالک کے لیے۔ باطل کے لیے نہیں بلکہ حق کے لیے عمل کرے۔ مخلوق کے پاس چھلکا اور خدا کے پاس مغز ہے۔ اور اُسنے تجھے لب لباب۔ سر اسرار اور خلاصۂ معنے کی اطلاع دیدی ہے۔ اب ما سوی اللہ سے الگ ہو جا۔ یہ تجرید دل کے لیے ہے نہ کہ جسم کے لیے۔ زہد دل کے لیے ہے نہ کہ جسم کے لیے روگردانی سِر کے لیے ہے نہ کہ ظاہر کے لیے۔ نظر معانی کیطرف چاہیے نہ کہ الفاظ کی طرف۔ نگاہ خدا کے لیے ہے نہ کہ مخلوق کے لیے۔ دار مدار اسپر ہے کہ تو خالق کے ساتھ ہو نہ کہ مخلوق کے ساتھ تمہاری طرف سے دنیا و آخرت سب نابود ہونی چاہیے۔ گویا دنیا و آخرت کوئی چیز نہیں۔ گویا اُسکے سوا ہر چیز لاشے ہے۔ خدا کے محب جو مخلوق میں خاص ہیں جسمانی بلاؤں سے خوش ہوتے ہیں جو لوگ جسمانی آزمایش کے متعلق کفار کی تلوار سے قتل کیے جاتے ہیں وہ شہید ہوتے ہیں۔ پھر جو محبت کی تلواروں سے مارے جاتے ہیں وہ کس رتبہ کے شہید ہونگے۔ ویرانی آبادی بوسیلہ ہوائی اور معاصی گناہوں سے خراب ہوتے ہیں۔ تو نے اُجاڑ مقامات کو نہیں دیکھا اُنکو باشندوں کے گناہوں

لینے آجاتا ہے - گناہ شہروں کے اجاڑتے اور بندوں کو ہلاک کرتے ہیں اسی طرح تیری بنیاد ہے جب تو گناہ کریگا اجڑ جائے گی - گناہوں سے پہلے تیرے بدن میں خرابی واقع ہو گی - پھر تیرے دین کے تن میں - اندھا پن - اپاہجی - بہرا پن - ناطاقتی سب موجود ہوجائینگی - پھر مختلف بیماریاں لاحق ہونگی - فقر مال کے گھر کو خراب کرے گا - اور دوست دشمن کا محتاج بنا دے گا - اے منافق خدا کو فریب ندے - تو اپنے عمل کو خدا کے لیے ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ مخلوق کے لیے ہوتا ہے - تو اُنکو دکھاتا نفاق کرتا اور اُن کی خوشامد کیا کرتا ہے - خدا کو بھول رہا ہے - تو عنقریب دنیا سے مفلس ہوکر نکلے گا - اے باطنی مریض - دوا کر - ایسی دوا نیکوں ہی کے پاس ہوتی ہے - اُن سے دوا لیکر استعمال کر - تندرستی حاصل ہوگی - یعنی قلب پر صبر - اور خدا کے ساتھ خلوت نشینی کے متعلق ابدی صحت حاصل ہوگی - دل کی آنکھیں کُھل جائینگی - اور تو خدا کو دیکھے گا اور تو اُن میں ہوجائے گا - جو خدا کے دوست اور اُسکے دروازہ پر پڑے ہوئے ہیں - اُسکے سوا کسی کو نہیں دیکھتے - جس دل میں بدعت ہو خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے **اے قوم** سنت کا اتباع کرو - بدعت نکرو - موافق بنو - مخالف نہو - اطاعت کرو - گناہ نکرو - اخلاص کرو مشرک نہ بنو - خدا کو ایک جانو - اُسکے دروازہ سے نہ ٹلو - اُس سے مانگو غیر سے نہ مانگو - اُس سے مدد چاہو غیر سے نہ چاہو - اُسپر توکل کرو - غیر پر اعتماد نرکھو - اور اے خاص لوگو - تم اپنے نفس اُسے سونپ دو - اپنے متعلق اُسکی تدبیر پر رضامند ہو جاؤ - اُسکے ذکر میں مشغول رہو نہ کہ سوال میں - تم نے بعض کتابوں میں خدا کا یہ قول نہیں سنا جو شخص میرے ذکر میں مشغول ہو کر مجھسے سوال نہیں کرسکتا میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ دیا کرتا ہوں - اے ذکر الٰہی میں مشغول ہونے اور اُسکے لیے شکستہ دل رہنے والے کیا تو اس سے رضامند نہیں کہ وہ تیرا ہمنشین ہے - اللہ تعالیٰ بعض کلام میں فرماتا ہے - میں اپنے ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہوں - اور میں اُنکے پاس ہوں جو میرے لیے شکستہ دل رہتے ہیں **اے لڑکے** ذکر الٰہی تجکو خدا کے قرب اور اُسکے بیت قرب میں داخل کر دیگا - تو اُس کا مہمان ہو جائے گا - مہمان اور خاصکر بادشاہی مہمان کا اکرام ہوا کرتا ہے - تو اپنے ملک اور مِلک کے باعث بادشاہ سے کب تک غافل رہے گا - عنقریب اپنے ملک اور مِلک سے جدا ہو جائے گا - عنقریب آخرت میں چلا جائے گا - اور معلوم کرے گا کہ گویا دنیا کالعدم تھی - اور آخرت ہمیشہ باقی رہے گی - میری فقیری کے باعث مجھسے نہ بچا کرو -

میں تم سے اور تمام جہان سے بے پروا ہوں - میں تمہیں تمہارے لیے چاہتا ہوں - تمہاری رسیوں میں بل دیتا ہوں - خدا کے دین میں بدعت نکر - دو سچے گواہوں یعنی قرآن و حدیث کا اتباع کر - یہ دونوں تجھے خدا سے ملادینگے - اور اگر تو بدعتی ہے تو عقل و ہوا تیرے گواہ ہیں -

ہوہونون تجکو جو ہم مین پہنچائین اور جیون والات اور انکے لشکر سے جا ملائین گے - تقدیر کو وسیلہ بنا
یہ وسیلہ قبول نہوگی - وارغم و تعلم اور وار عمل وار خلاص مین داخل ہو - تجھسے کچہ نہین ہوسکتا حالانکہ
ہونا ضرور چاہیئے - طالب علم وعمل مین کوشش کر - دنیا کا طالب نہ بن - عنقریب تیری کوشش منقطع
ہوجائیگی - اس لیے منافع مین کوشش کر - ہمت ایک شخص نے حالت وجد مین کثرت ہوکر
عرض کیا - اس دولہن کی ابتدائی حالت کیا تھی جب سے اپنی صاحب نصیب ہوگئی - فرمایا ات زنا
سے پہلے بادشاہت سے محبت کتی اسکے لڑکے سامنے آ - اور رضائے الہی کیطرف پہنچ - جب وہ رضامند
ہوجائیگا تو تجھے دوست رکھیگا - روزی کا غم دل سے دور کر دے - خدا کی طرف سے بلا محنت
و مشقت روزی آئیگی - سب غمون کو دل سے نکالا صرف ایک یعنی خدا کا غم باقی رکھ - تو
ایسا کریگا تو تمام غمون سے کفایت ہوگی - جو چیز تجھے مغموم کرے وہی تیرا مقصود ہے - اگر غم
دنیا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور اگر غم آخرت ہے تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر غم مخلوق ہے
تو مخلوق کے ہمراہ ہے - اور اگر خدا کا غم ہے تو دنیا و آخرت مین تو خدا کا ہمراہی ہے ؛ ؛

اڑتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھوین شعبان ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کیوقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جسنے لوگون کے لیے اس چیز سے اپنی زینت کی جسے وہ پسند کرتے ہین
اور خدا کے لیے اس شے کا اظہار کیا جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ خدا سے ایسی حالت مین ملیگا
کہ خدا اس سے ناراض ہوگا - نبی کا کلام سنو - اے منافقو - آخرت کو دنیا کے - خدا کو مخلوق
کے - اور باقی کو فانی کے بدلے بیچنے والو - تم نے تجارت مین نقصان اٹھایا - تمہاری پونجی
جاتی رہی - افسوس تم غضب الہی کے سامنے ہو - کیونکہ جو شخص لوگون کے لیے اس چیز سے
اپنے آپ کو مزین کرتا ہے جو انہین نہین ہے خدا اس سے ناراض ہوتا ہے - اپنے ظاہر کو
آداب شرع اور باطن کو مخلوق کے ساتھ دلی تنفر سے آراستہ کر - ان کی طرف کا دروازہ
کرلے - ان کو دل سے مٹا دے اور یہ سمجھ کہ گویا وہ پیدا ہی نہین ہوئے - تو انکے قبضہ مین نفع
یا ضرر کچھہ نہین دیکھتا - تو جسمانی آراستگی مین مصروف ہے دل کو نہین سنوارتا - دل کی آراستگی
توحید - اخلاص - خدا کے بھروسے اسکے ذکر اور غیر کے بھولنے سے ہوتی ہے - عیسیٰ سے مروی ہے
کہ آپ نے فرمایا نیک عمل وہ ہے جسکے متعلق تعریف پسند نکیجائے - اے بیوقوفو - آخرت کے لحاظ
سے دیوانو - اور باعتبار دنیا عقلمندو - یہ عقل تم کو فائدہ نہ دیگی - ایمان حاصل کرنے مین
کوشش کر ضرور حاصل ہوگا - توبہ - عذر اور ندامت کا اظہار کر - اور آنکھون سے خسارہ

آتش بیابانی بیم ذوشت خدا سے رونا کہ دین اور نفسب رہی ... کیا اور دیا ہے جیسے تو ... دل سے تو بہ
کر ... تو بہ کا نہ چہرہ ... سر ... کا اسے ترقی نہیں کا حقائق پر قادر ہو پایا ہے تجھ
ان ما بیدال کیوقت تو ... محبت پر ... اور ... مخلوق کی ایذا
کو گراویتی ہے ۔ حکمت کرنے والے کے نکالدینے کا حکم ہے ۔ ... مقرب الحال ... تو اگر تو
سر لگایا جاتا ہے کیونکہ وہ نفسی ہے اور ... وہ مخالف والا ہے ... اسباب کی کوشش کر
کر تو تو ... ہے بلکہ وہی وہ ہو ۔ کوشش کر کہ ... اور حصول ... کے لیے تو خود حرکت کرے
جب تو نے یہ کیا تو گویا خدا کو اپنے دل میں قائم کر لیا ۔ جو تیری خدمت کرے اور تجھے ... وضع زمانہ
اسے نہ چھوڑ ۔ اسکے ساتھ ایسا رہ جیسا میت نہلانے والے کے ساتھ اور جیسا اصحاب کہف ...
کے ساتھ ۔ اسکے ساتھ بلا وجود و اختیار رہ بلا نہیں اگر تیرا ... بلا نازل ہونے وقت ...
اور نفس کے قدموں کو مضبوط رکھ ۔ ایمان تقدیر کے ساتھ تغیر تا اور ... منافق
کو ... دیتا ہے جسقدر زمانہ گذرتا ہے اسکی بنیاد سست اور نفس طبیعت و ہوا کا غلبہ ہوتا ہے ۔
دل اور سر کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں ۔ اسکے گھر کا دروازہ آباد ۔ اور اندر کا گھر اجاڑ ہے ۔ اس کا
ذکر اللہ کرنا فقط زبانی ہے دلی نہیں ۔ اسکا غصہ اپنے نفس کے لیے ہے خدا کے لیے نہیں مومن
منافق کی ضد ہے ۔ وہ دل و زبان دونوں سے ذکر اللہ کرتا ہے بسا اوقات اس کا دل ذاکر رہتا ہے
اور زبان خاموش ہوتی ہے ۔ اس کا غصہ خدا اور رسول کے لیے ہوتا ہے نفس و ہوا و طبیعت و دنیا
کے لیے نہیں ہوتا ۔ نہ وہ خود حسد کرتا ہے نہ اسپر کوئی اور حسد کر سکتا ہے ۔ وہ اہل تقدیر سے انکی
تقدیر کی بابت جھگڑتا نہیں ۔ اسے لڑکے تقدیر کی بابت کسی صاحب نصیب سے نہ جھگڑ ۔ وہ سالم
رہے گا اور بلند مرتبہ ہوتا جائے گا ۔ اور تو ہلاک ہوگا ۔ گرے گا ۔ ذلیل اور رسوا ہوگا تیرے جھگڑنے
سے اسکی تقدیر بدل نہیں سکتی ۔ خلاص اس کا حال معلوم کر چکا ہے جب تو اپنے یا غیر کی بابت علم
الٰہی کے متعلق جھگڑے گا تو خدا کی نظر سے گر جائے گا اور تیرا علم تجکو نفع نہ دے گا ۔ چنانچہ اللہ تعالے
فرماتا ہے ۔ بہت سے لوگ اس دن عمل کرنے اور تکلیف اٹھانے والے ہونگے ۔ اسوقت خدا کے
آگے توبہ کر ۔ دانا آدمی گناہ سے بچا کرتا ہے ۔ کسی بلا کے سبب جو تجھپر نازل ہوئی ہو اس سے رجوع
کرنے کا قصد نہ کر ۔ اسکے دفعیہ کا منتظر رہ اور ناامید نہ ہو ۔ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک
کشایش ہو جاتی ہے ۔ وہ ہر روز نئی شان میں ہے ۔ ایک قوم سے دوسری قوم کیطرف انتقال
کرتا ہے ۔ اسکے ساتھ صبر کر اور اسکی تقدیر سے رضامند رہ تجھے کیا خبر کہ خدا اسکے بعد کوئی نئی بات
پیدا کر دے ۔ اگر تو صبر کرے گا تو بلا ہلکی ہو جائے گی اور وہ تیرے لیے ایسی بات نکالدے گا کہ تو
اسے محبوب رکھے گا اور وہ تجھے ۔ اور اگر جزع فزع اور اعتراض کریگا تو بلا بھاری ہوگی اور عقوبت

بڑھ جائے گی - ہمارا نفسوں - خواہشوں اور اعتراض کے ساتھ کثیر ہونا اور رغبت دنیا اور اس کا تیغ کرنے حریص ہونا خدا پر اعتراض کرنے اور اس سے جھگڑنے کا باعث ہوا ہے قوم اگر دنیوی خیال ضروری ہے تو نفس کو دنیا کے دلکو آخرت کے - اور اسرار خدا کے دروازہ پر رکھو جب تک نفس دل بنکر وہ دل بھید ہو کر اور سیر فنا کی حالت مین منقلب ہو کر اپنے اپنے لطف نہ اٹھا لے - اسی حالت مین رہو پھر خدا اس کو غیر کے لیے نہین بلکہ اپنے لیے زندہ کر دیگا - اور وہ کیمیا بنجائیگا - اس کا ہر درم ہزار مثقال تانبے پیتل کو سونا کر دیگا - یہ مقصد اصلی پورا اور باقی رہنے والا ہے - وہ شخص خوشحال ہے جسنے میری بات سنی اور اسے مان لیا - وہ آدمی مبارک ہے جسنے خالص عمل کیے اسکے لیے مبارکباد جسنے عمل کو اپنے ہاتھون مین لیا اور عمل نے اسے خدا تک پہنچا دیا جسکے لیے عمل کیا گیا تھا اسکے لڑکے تو مرنے کے بعد مجھے دیکھے اور پہچانے گا - اپنے دہنے بائین دیکھے گا مین تیرا بوجھ اٹھاؤنگا اور تجھسے عذاب دفع کرون گا - اور تیری بابت سوال کیا جاؤنگا - مخلوق کے ساتھ کبتک شرک کریگا اُنپر کبتک اعتماد رکھے گا - تجھے یہ جاننا چاہیے کہ کوئی شخص غنی ہو یا فقیر - عزت والا ہو یا ذلیل تجھکو کسیطرح کا نفع نقصان نہین پہنچا سکتا - خدا کو پکڑ لے - مخلوق اور اپنے کسب اور طاقت و قوت پر بھروسا نہ کر - خدا کے فضل پر بھروسا کر - اور اسپر توکل رکھ جسنے تجھکو کمانے کی قدرت دی اور روزی عطا کی جب تو ایسا کرے گا تو وہ تجھکو اپنے ساتھ سیر کرائے گا اپنی قدرت اور سابقہ کے عجائبات دکھائے گا - تیرے دل کو اپنی طرف داصل کرے گا اور وصول کے بعد اسے اس کے گذشتہ ایام یاد دلائے گا - اور وہ اسطرح یاد کرے گا جسطرح اہل جنت بہشت مین ایام دنیا کو یاد کرینگے جب تو سبب کے جال کو توڑ دے گا تو مسبب تک پہنچ جائے گا - اور جب اپنی عادت کے خلاف کریگا تو تجھسے کرامت صادر ہونے لگے گی - جو خدمت کرتا ہے مخدوم ہو جاتا ہے - جو مطیع رہتا ہے مطاع بنجاتا ہے - جو اکرام کرتا ہے مکرم ہو جاتا ہے - جو قرب حاصل کرتا ہے - مقرب ہوتا ہے - جو تواضع کرتا ہے سربلند ہو جاتا ہے جو حسن ادب کرتا ہے مقرب ہوتا ہے - حسن ادب تجھکو مقرب کر دے گا اور سوء ادب خدا سے دور رکھے گا - طاعت الٰہی حسن ادب ہے اور گناہ بے ادبی اے قوم اپنے نفسوں پر اعتراض اور ان کا حجاب چھوڑ دو - آخرۃ سے پہلے دنیا مین محاسبہ نفس کی بابت تعجیل کرو - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا اپنے ان بندون سے جو دنیا مین پرہیزگار ہین حساب لینے سے شرماتا ہے - پرہیزگاری کو لازم کر لے - ورنہ محرومی تیرے گلے کا ہار ہوگی - اپنے دنیوی تصرفات مین پرہیزگاری کر ورنہ دنیا و آخرت مین تیری خواہشین حسرتین ہو کر رہجائینگی - دینار دار النار اور درہم دار الہم ہے - خاصکر جبکہ ان کو حرام سے کما کر حرام ہی مین صرف کیا جائے کل میری بات تجھپر کھلجائے گی - آج تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے - پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ کسی شے

کی نعمت تجکو اندر باہر اکر دیتی ہے ہمیشہ پہنے دلکو دنیا سے ننگا بہوکا اور پیاسا رکہ تاکہ عدالت لباس پہنائے کہلائے
پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اُس کو سونپ۔ اور فکر مکر و ریا دور رہجائے اور تو نہو۔ ہمیشہ کام کرتا رہ۔ دنیا
عمل کا گھر ہے اور آخرت مزدوری ملنے کا۔ عطا کا اور بخشش کا یہ صالحین کے حق مین باعتبار اکثر ہے ایسے
کم ہین کہ خدا اُن کو دنیا مین عمل سے الگ کرکے اپنے احسان و رحمت کے باعث آخرة آنے سے پہلے راحت
عاجلہ عنایت کرتا ہے۔ ادائے فرائض کو کافی جانتا اور نوافل سے راحت دیتا ہے کیونکہ فرض کسی حال مین
کسی جگہہ ساقط نہین ہوتا۔ یہ خدا کے بندون مین سے کسی کسی بندہ کے حق مین نہایت ہی شاذ و نادر
طور پر ہوا کرتا ہے اسکے لڑکے زاہد ہین اور دنیوی تجملات اعراض کہ دنیا سے راحت پا جائیگا اگر دنیوی حصہ تیرے
مقدر مین ہے تو ضرور پہونچیگا۔ اور اُس حالت مین پہونچے گا کہ تو عزیز مکرم اور مسئول ہوگا۔ اپنے نفس
اور خواہشون سے نہ کہا کیونکہ تیرا ایک ایسا حجاب ہے جو تیرے دل کو خدا سے محجوب کر دیگا مومن نفس کی خواہش اور نفس کے نفع
کے لیے نہین کہاتا اور نہ اسکے لیے پہنتا ہے نہ اور طرح کا فائدہ اُٹھاتا ہے بلکہ طاعت پر قوت حاصل
کرنے کے لیے کہاتا ہے وہ چیز کہاتا ہے جو اُسکے ظاہری قدم کو خدا کے آگے کہڑا رکہے۔ وہ باجازت
شرع کہاتا ہے نہ کہ باجازت خواہش۔ ولی خدا کے حکم سے اور ابدال جو قطب کے وزیر ہوتے ہین خدا
کے فعل سے کہاتے ہین۔ قطب کا کہانا پینا اور تصرف پیغمبر علیہ السلام کے کہانے پینے اور تصرف
کی مانند ہے اور ایسا کیون نہو قطب نبی کا غلام۔ نائب۔ اور امت مین رسول کا خلیفہ ہوتا ہے۔ جو
خدا کا خلیفہ ہے۔ قطب خلیفہ باطن ہے اور امام المسلمین یعنی بادشاہ اسلام خلیفہ ظاہر ہے اُسکی اطاعت
و متابعت کا ترک کسی مسلمان کے لیے حلال نہین۔ بعض علمار کا قول ہے کہ بادشاہ اسلام اگر عادل ہو
تو قطب زمان ہے۔ اپنے کام کو آسان سمجھو۔ بادشاہ تمہارے ظاہری افعال کا نگہبان ہے اور قطب
باطنی افعال کا۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس حال مین لایا جائیگا کہ اُسکے ساتھ دو فرشتے موجود
ہونگے جو دنیا مین اُسکی نیکی بدی لکہا کرتے تھے۔ اُنکے پاس ننانوے دفتر ہونگے ہر دفتر بقدر منتہاے نگاہ بشر ہوگا جن مین
اُسکی نیکیان بدیان اور تمام اعمال درج ہونگے۔ اُسے اُن دفترون کے پڑہنے کی تکلیف دیجائیگی
بندہ گو دنیا مین لکہا پڑہا نہو گا مگر انہین پڑہ لے گا۔ کیونکہ دنیا دار حکمت ہے اور آخرت دار قدرت
دنیا اسباب و آلات کی محتاج ہے آخرت کو اسکی حاجت نہین۔ اُن دفترون کے مضامین
سے کوئی بندہ منکر ہوگا تو اُسکے اعضا گواہی دینگے۔ ہر عضو اپنے اُس عمل کی جو اُس نے دنیا
مین کیا ہے الگ الگ شہادت دیگا۔ تم ایک بڑے کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔ حالانکہ
تمہارے پاس کوئی نیکی نہین ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کیا تمہین یہ گمان ہے کہ ہم نے تم کو
عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف رجوع نکروگے۔

انچاسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہویں شعبان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ میں فرمایا

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک دن ایک سائل آیا اور کچھ
مانگنے لگا۔ آپکے پاس دس انڈوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ لونڈی کو حکم دیا کہ سائل کو دیدو۔ اُسنے
نو دیئے اور ایک چھپا لیا۔ غروب آفتاب کے وقت ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ یہ
ٹوکرا لیجاؤ۔ عبداللہ نے نکلکے لیا اور انڈے گنے تو پورے نوے نکلے۔ لونڈی سے کہا کہ ایک
انڈا کیا ہوا تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے۔ وہ بولی کہ نو دیئے تھے اور ایک آپکے افطار کیلئے
رکھ لیا تھا۔ آپ نے کہا کہ تو نے بابت دس انڈوں کا نقصان کیا۔ یہ لوگ خدا سے معاملہ کرنے
میں ایسے تھے قرآن وحدیث کے مضامین پر ایمان لاتے اور اسکی تصدیق کرتے تھے۔ وہ قرآن کے
متبع تھے اپنے حرکات وسکنات اور دینے نہ دینے میں اسکی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ انھوں نے
اپنے خدا سے معاملہ کیا اور اسمیں نفع پایا۔ اسے ہمیشہ حاصل کرتے رہے۔ انھوں نے خدا کے دروازہ
کو کھلا پایا اسمیں جا داخل ہوئے اور غیر کے دروازہ کو بند پایا اسے چھوڑ دیا غیر کے مقابلہ میں اس سے
موافقت کی۔ اسکے مقابلہ میں غیر سے موافقت نہیں رکھی۔ جو خدا سے بغض رکھتا ہے اس سے
بغض رکھنے میں اور جو دوستی رکھتا ہے اس سے دوستی رکھنے میں خدا سے موافقت کی۔ کسی
بعض علماء کا قول ہے کہ مخلوق میں خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملہ میں مخلوق سے اتفاق نہ کر۔ جو
اس سے ٹوٹے اس سے توڑ جا۔ اور جو اس سے ملے اس سے مل۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کی طرف رہتے
اپنے اور غیر کے متعلق اسکے دین کی مدد کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں ملامت گر کی ملامت انپر
اثر نہیں کرتی۔ اسکے حدود اور شرع قائم رکھنے میں وہ کسی سے نہیں ڈرتے۔ اے لڑکے
تو جس ہوس میں گرفتار ہے اور جسپر مٹا ہوا ہے اسے چھوڑ۔ اقوال و افعال میں اہل اللہ کا اتباع کر
محض جھوٹے دعوے سے اس مقام پر پہنچنے کا طالب نہو جس مقام پر اہل اللہ پہنچے ہیں۔ اگر
بلائیں نہوتیں تو تمام آدمی عابد و زاہد ہوا کرتے۔ لیکن بلاؤں کے وقت لوگ صبر نہیں کرتے
اور بلائیں انکو خدا کے دروازے سے محجوب رکھتی ہیں۔ جو خدا کیلئے صبر نہیں کرتے انکو
عطاء الٰہی نہیں ملتی۔ اگر تجھ میں صبر اور رضا نہیں ہے تو یہ تیرے لیے خدا کی عبودیت سے
نکلنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالے نے اپنے بعض کتابوں میں فرمایا ہے جو شخص میری تقدیر سے
رضامند نہو۔ میری بلا پر صبر نکرے اُسے چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور معبود بنالے۔ غیر کو
چھوڑ کر خدا کے سامنے قناعت کرو۔ تمہارے نفع و ضرر کے متعلق جو کچھ مقدر کیا گیا ہے وہ ضرور
ہونے والا ہے۔ اسلام کو مضبوط کرکے ایمان تک اور ایمان کو مضبوط کرکے ایقان تک پہنچ جاؤ

اسوقت تم کو دو چیزین نظر آئینگی جو ایقان سے پہلے تمکو نظر نہین آتی ہونگی۔ خدا اشیا کی تم کو اپنی
واقعی صورت پر دکہاسے گا نہ ایسی مشابہ ہوجاتی ہیں۔ تیقین دل کو خدا کے پاس جا کھڑے کرسے گا
اور تمام اشیا اگر ہی کی طرف سے دکہاسے گا۔ دل جب خدا کے دروازہ پر جا کھڑا ہوگا تو کرامت
کہانا تمہاری طرف بڑہے گا اور اسپر اکرام کرے گا۔ پھر وہ کہ تم پسندیدہ ہوجاسے گا۔ مخلوق پر
مکرم ہوگا اور اسپر ذرا بخل نکرے گا۔ تندرست دل جو خدا کی لائق ہو کریم ہوتا ہے اور شریر کدورت
سے پاک ہو کر مکرم بنجاتا ہے اور جب اکرم الاکرمین یعنی خدا اپنا کرم کرے تو دل اور سر کو اکرام کیونکر
نہ حاصل ہو۔ اسے قوم گناہ مین نہین بلکہ طاعت مین کرم و ایثار کو لازم کرلو۔ گناہ مین صرف
ہونے والی نعمت قریب الزوال ہوتی ہے۔ طاعت کے ساتھ کمائی مین مشغول ہو تاکہ اس کا
قرب حاصل ہوجائے اور تمہارے تمام تفکرات غیر سے الگ ہوکر خدا کے ساتھ جمع ہوجائین
اس وقت تمہارا کہانا اسکے فضل و کرم کے طبق سے ہوگا اور اسطرح ہوگا کہ تم کچھ تسکو گے نفس
خدا کی طرف سے مخلوق کا حجاب ہے جب نفس نرہا تو پردہ اٹھ گیا۔ اسی لیے ابو یزید بسطامی کا قول
ہے مین نے خدا کو خواب مین دیکھکر عرض کیا کہ تیرے ملنے کا کونسا رستہ ہے۔ فرمایا نفس کو چھوڑکر
ادھر چلا آ۔ چنانچہ مین نفس سے اسطرح جدا ہوگیا جسطرح سانپ کینچلی سے نکلتا ہو خدا کی نظر
نفس کے سوا اور کسی چیز پر نہین۔ اس نے اسی کے ترک کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ دنیا و مافیہا
اور ماسوی اللہ تابع نفس ہے۔ دنیا نفس کے لیے ہے اور اسی کی محبوب ہے اور آخرت بھی
اسی کے واسطے ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے جنت مین وہ چیزین ہین جن کو نفس چاہتے اور
آنکھین لذت اٹھاتی ہین۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ دن کو
مخلوق اور اہل و عیال کی مصلحتون مین رہتے ہین اور رات کو خدا کی خدمت اور خلوت مین
یہی قاعدہ بادشاہون کا ہے دن کو غلامون خادمون اور قضائے حاجات مین مصروف
رہتے ہین۔ اور رات کو اپنے وزیرون اور خواص کے ساتھ خلوت کرتے ہین میری باتکو
دل کے کانون سے سنو اور اسے یاد رکھکر عمل کرو۔ مین خدا کی طرف سے سچ بولتا ہون
مین تم سے خدا کا رستہ اس لیے بیان کرتا ہون کہ تم اسپر چلو۔ مین اسپر قناعت نہین کرتا کہ تم
زبان سے میرے فعل کی تعریف کرو۔ بلکہ زبان دل سے میری تحسین کرتے رہو۔ میرے قول پر
عمل کرو۔ اور اعمال کو خالص رکھو مین جب یہ دیکھونگا تو تمہاری تعریف کرون گا۔ تو اپنے نفس
دنیا۔ آخرت۔ مخلوق اور ماسوی اللہ کے ساتھ کب تک پیوند رکھے گا۔ مخلوق تیرے نفس کا
نفس تیرے دل کا اور دل تیرے سر کا حجاب ہے۔ تو جب تک مخلوق کے ساتھ رہے گا اپنے
نفس کو نہ دیکھ سکے گا۔ اور جب ان کو چھوڑ دے گا تو نفس کی حالت دیکھ لے گا اور اسکے خدا کا

دشمن ہو جائے گا - اس لیے اس سے لڑتا رہے گا تاکہ خدا اور اسکے وعدہ پر مطمئن ہو جائے وعید سے
ڈرے اور امر بجا لائے - نواہی سے باز رہے تقدیر کی بابت موافقت کرے - اسوقت دل اور تجھ
سے پردہ اٹھ جائے گا اور اُن کو وہ چیز نظر آئے گی جو پہلے نہ دیکھی تھی - وہ زمان اپنے خدا کو پہچان
لینگے - اور اسکی پناہ مین آجائین گے - اور خدا کے سوا کسی کے پاس نہ ٹھیرینگے - عارف نہ دنیا کے
نہ کسی کے پاس نہین ٹھیرتا بلکہ خالق الاشیاء کے پاس رہتا ہے - اس کو نہ نیند آتی ہو - نہ اُونگھ
اور نہ اسے کوئی شے روک سکتی ہے - محبوب کا وجود نہین ہوا کرتا - وہ علم و قدرت کے حق مین
خدا کے ساتھ رہتا ہے - دریائے علم کی موجین اُسے زیر وزبر کرتی رہتی ہین کبھی آسمان پر
لیجاتی اور کبھی زمین پر گرا دیتی ہین - وہ خود غائب متحیر اور لایعقل اور بہرا گونگا ہوتا ہے خدا
کے سوا اور کسی سے کچھ نہین سنتا - اور نہ کسی غیر کو دیکھتا ہے - اُسکے آگے مردہ بنجاتا ہے وہ جب چاہتا
اُسے اُٹھا دیتا ہے جب ارادہ کرتا ہے ایجاد کر دیتا ہے - اہل اللہ قرب کے خیمون مین ہین - حکم کے
وقت حاکم کے صحن مین اور نکلنے کے وقت دروازہ پر چلے آتے ہین - مخلوق کے قصے سنتے - اور خدا
و مخلوق کے مابین واسطہ بنجاتے ہین - یہ اُن کے ظاہری احوال ہین لیکن بعض حالات پوشیدہ
رہتے ہین اے قوم یہ کیا بات ہے تم ہوس اور بیکار وقت کھونے مین مصروف ہو خدا
کے ساتھ صبر کرو - دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کروگے - اگر تو اسلام کی تحقیق چاہتا ہے تو گردن
جھکانے کو لازم کر لے - اور اگر قرب الٰہی کا ارادہ ہے تو قضا و قدر اور اسکے فعل کے آگے پڑا رہ چون
چرا نکر - اُس کا مقرب بنجائے گا کسی چیز کو نہ چاہ کیونکہ یہ درست نہین - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم کسی چیز
کو نہین پا سکتے مگر یہ کہ خدا چاہے - جب تیرا اپنا پورا نہو تو چاہت چھوڑ دے - اسکے افعال مین بحث
نہ جھگڑ - جب تیری آبرو - مال - تندرستی - اور اولاد چھین لے - اور تیرے مقاصد کو ملیا میٹ کر دے
تو اس کی تقدیر ارادے اور تبدیل کے آگے تبسم کرتا رہ - اگر اس کا قرب اور صفائی چاہتا ہے تو ہمیشہ
پردہ رہ - اور اگر دنیا مین رہکر وصول قلب کا ارادہ رکھتا ہے تو اپنا غم پوشیدہ رکھ اور خوشی ظاہر کر -
لوگون کے ساتھ خوش اخلاق رہ - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مؤمن کے چہرہ پر خوشی ہوا کرتی ہے
اور دل مین غم ممکن رہتا ہے - کسی سے گلہ نکر - خدا کی شکایت کرے گا تو اس کی نظر سے گر جائیگا
اور باوجود جس بات کی شکایت کی ہے وہ زائل نہوگی - اپنے اعمال پر مغرور نہو کیونکہ تکبر عمل کو
خراب اور ہلاک کر دیتا ہے - جو خدا کی توفیق کو دیکھ لیتا ہے اس سے تکبر زائل ہو جاتا ہے - اپنا
سارا ارادہ اُسکی طرف کر - وہ اپنی رحمت نازل کرے گا - اور تیرے لیے وصول کے اسباب مہیا کر دیگا
تو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹا - مخلوق کی تعریف کا طالب - اُنکی مذمت سے خائف ہو کر اپنے
نفس کو اُنکی طرف متوجہ کرنے پر کیونکر قادر ہو سکتا ہے - خدا کا رستہ محض صدق ہے صدق

بلا کذب و بلا ظہور اولیاء اللہ کا حصہ ہے۔ اُن کے افعال و اقوال سے زیادہ ہوتے ہین۔ وہ مخلوق
مین خدا کے نائب۔ اُس کے خلیفہ۔ باخبر۔ اور زمین پر اُسکے کوتوال ہین۔ وہ اُسکے یکتا اور خاص
بندے ہین۔ اے منافق تجھپر اُس کا کیا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اپنے نفاق کے باعث اُنسے مزاحمت نکر۔
یہ شے تلاوت و تمنا اور قال و قیل سے حاصل نہین ہوتی۔ الٰہی ہمین صادقین مین داخل کر۔ دنیا
و آخرت کی نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل اللہ
کے حالات مین سے صرف اُن کے نام لیکے اُنکی سی صورت بنانے اور اُن کا کلام سنانے
پر اکتفا نکر۔ اُن کے سے فعل نہون تو یہ باتین تجھے نفع نہ دین گی۔ تو کدورت بلا صفا۔ مخلوق بلا
خالق۔ دنیا بلا آخرت باطل بلا حقیقت ظاہر بلا باطن قول بلا عمل۔ عمل بلا اخلاص۔ اور اخلاص
بلا اصابت سنت نکر۔ خدا قول بلا عمل اور عمل بلا اخلاص کو پسند نہین کرتا۔ اور قرآن و حدیث کے خلاف
اُسکے نزدیک کوئی عمل مقبول نہین۔ یہ دعویٰ بلا گواہ ہے اس لیے قبول نہوگا۔ اگر باوجود کذب
مخلوق کے نزدیک تجھے قبولیت حاصل ہوگئی تو خدا کے نزدیک مقبول نہوگا۔ وہ دونون کی بات
جانتا ہے۔ کھوٹ ظاہر نکر۔ کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے خدا تیرے دل کو دیکھتا ہے صورت کو
نہین دیکھتا۔ کپڑون بدلون اور ہڈیون کے اندر نظر ڈالتا ہے وہ تیری خلوت کو دیکھتا ہے جلوت
کو نہین دیکھتا۔ تجھے شرم نہین آتی کہ تو نے منظر خلق کو مزین اور منظر خالق کو ناپاک کر رکھا ہے۔
اگر نجات چاہتا ہو تو تمام گناہون سے توبہ کر اور توبہ مین اخلاص سے کام لے۔ مخلوق کے ساتھ شرک
کرنے سے تائب ہو۔ ہر کام محض خدا کے واسطے کیا کر۔ مین تجھکو مجسم نفاق پاتا ہون۔ کیونکہ تو
نفس و ہوا۔ دنیا اور شہوات و لذات کے ساتھ ہے تجھکو ایک مچھر لنگا اور ایک لقمہ غضبناک کر دیتا ہے
تو اپنے نفس کی رضا سے رضامند اور اُسکے غصہ سے غضبناک ہو جاتا ہے۔ تو نفس کا غلام ہے۔
تیری لگام اُسی کے ہاتھ مین ہے۔ تجھے اُن خدا کے بندون سے کیا نسبت جن کے لیے مرتبہ
عبودیت اور اُسکے افعال پر رضامندی متحقق ہے۔ وہ آفتون کے نزول کیوقت پہاڑ کیطرح
مستقل رہتے ہین۔ یہ آفتین اُن کے نفع و نقصان کے متعلق نازل ہوتی ہین اور وہ صبر
و موافقت کی نگاہ سے انہین دیکھتے رہتے ہین۔ انھون نے جسم کو بلا کے لیے چھوڑ دیا ہے اور دل کے
ساتھ خدا کیطرف اُڑگئے ہین۔ وہ بلا مکین شہرون اور بلا طائر پنجرون کی مانند ہین۔ اُن کے جسم خدا کے
پاس اور روحین اُسکے سامنے موجود ہین اے خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے وحشت کرنے
والے بندو میرے پاس آؤ مین تمہین اور تم مین صلح کرا دون۔ تمہاری بابت اُس سے سوال
کرون۔ تمہارے لیے امن چاہون۔ اُسکے آگے تضرع کرون تاکہ خدا اپنے وہ حقوق جو تمہارے
ذمے ہین معاف کر دے۔ الٰہی ہم کو اپنی طرف پھیر۔ اپنے دروازہ پر جگہ دے۔ ہمین اپنے

اپنی رحمت میں اور اپنے ساتھ کرے۔ ہمین اپنی خدمت سے رضامند رکھ۔ ہمارا عین دین خالص
اپنے لیئے کر۔ غیر سے ہمارے دل پاک کردے ہمین اپنی منہیات کی جگہہ نہ دیکھ۔ اور اوامر کی جگہہ سے غائب نکر
ہمارے ظاہر کو معاصی مین اور باطن کو شرک مین مبتلا نکر۔ ہمین نفس سے الگ کرکے اپنا بنالے۔ ہمین اپنی
ذات کے باعث غیر سے بے پروا کردے۔ غفلت سے بیدار کر۔ ہم سے اپنی طاعت و مناجات کا ارادہ
رکھ۔ اپنے قرب سے ہمارے دل اور اسرار کو لذت عنایت کر۔ ہم مین اور گناہون مین اتنا فاصلہ ڈالدے
جتنا زمین و آسمان مین ہے۔ ہم مین اور مکروہات مین ایسا پردہ ڈال جیسا گناہ کی بابت یوسف و زلیخا مین
ڈالا تھا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کو ہمیشہ کے روزے نماز
اور صبر سے گھلادو۔ جب نفس و ہوا و طبیعت کا گھلانا صحیح طور پر ہوگا تو بلا زحمت بندہ اور مولا کے سوا
اور کچھہ نرہے گا۔ فقط دل اور سِر اور خدا رہجائے گا۔ اسوقت کشایش بلا ضیق اور عافیت بلا مرض
باقی رہے گی۔ عقل پکڑو۔ علم پڑھو۔ اور خالص عمل کرو۔ اے لڑکے پہلے مخلوق سے سیکھہ پھر
خالق سے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا اُسے غیر معلوم کا علم عطا فرما دیتا ہے
اول مخلوق سے سیکھنا چاہیے۔ اس کا نام حکمت ہے۔ پھر خالق سے۔ اسے علم لدنی کہتے ہین۔ یہ علم
دلون کے ساتھ مخصوص اور یہ سِر اسرار سے مختص ہے۔ جب تو دار حکمت مین ہے تو کوئی چیز بلا
استاد کیونکر سیکھہ سکتا ہے۔ علم کا طالب بن۔ کیونکہ طلب علم فرض ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین
علم ملک چین مین ہو تو بھی اُسکے طالب بنو۔ اے لڑکے جو مجاہدۂ نفس پر تیری امداد کرے
اُسکی صحبت اختیار کر نہ کہ اُسکی جو تیرے ضرر پر اُس کا معاون ہو۔ اگر تو جاہل منافق اپنی خواہش کے
پیچھے چلنے والے شیخ کی صحبت مین بیٹھے گا تو وہ تیرے ضرر پر مجاہدۂ نفس کا معاون ہوگا۔ مشایخ دنیا کے لیئے
نہین بلکہ آخرت کے لیئے صحبت مین رکھے جاتے ہین۔ شیخ اگر صاحب طبیعت دنیوی ہے تو اُس کی مصاحبت دنیا
کے لیئے اور اگر صاحب دل ہے تو اُسکی صحبت آخرت کے لیے ہے۔ اور اگر صاحب سِر ہے تو اُس کی صحبت
خدا کے واسطے ہے۔ اے شیخی خورے۔ بناوٹی صدر نشین اور مخلصین مشایخ سے مقابلہ کرنیوالے
شیخ۔ تو اپنے نفس و خواہش کے باعث ہمیشہ طالب دنیا رہتا ہے پس تو تو لڑکا اور
تیری محض طبیعت ہے۔ وہ نفس نہایت کمیاب ہے جو دنیا سے مونھ موڑے اور
اُسے اضطراراً نہین بلکہ اختیاراً چھوڑ دے۔ اور مطمئن ہوکر دل بنجائے۔ یہ بات بہت
ہی نادر اور نہایت ہی بعید ہے۔ یہ بات اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ نفس دنیا و آخرت اور
ماسوی اللہ سے اندھا ہوجائے۔ بندہ جسقدر خدا سے قریب ہوتا ہے اُسیقدر خوف و خطر
بڑھجاتا ہے۔ اسی لیے لوگونکی نسبت بادشاہ سے وزیر کو زیادہ خوف رہتا ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ
مقرب ہے۔ مومن اخلاص بغیر اُس تک نہین پہنچ سکتا اور اسوقت وہ سب سے زیادہ خطرہ مین پڑجاتا ہے
اہل اللہ نہایت پر خطر رہتے ہین۔ ملاقات الٰہی کے زمانہ تک اُن کا خوف کم نہین ہوتا جو

خدا کو پہچانتا ہے بہت ڈرنے لگتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں میں تم مین خدا کو سب سے زیادہ پہچاننے والا۔ اور سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والا ہون۔ بتصفیہ باطن کے لیے خدا اولیاء اللہ کا امتحان لیا کرتا ہے و تغییر و تبدیل سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین۔ اُن کو امن کی حالت مین خوف اور سکون کی حالت مین اضطراب ہوا کرتا ہے۔ وہ ذرے رائی کے واسطے ایک نگاہ اور ادنے غفلت پر اپنے نفس سے مناقشہ کیا کرتے ہین۔ خدا جب اُن کو سکون دیتا ہے تو اُڑجاتے ہین جب غنی کرتا ہے فقیر بنجاتے ہین جب امن دیتا ہے خوف کرتے ہین جب ہنساتا ہے رو دیتے ہین جب خوش کرتا ہے غمگین ہوتے ہین۔ اغیار کے بلینے اور بُرے انجام سے ڈرتے ہین۔ وہ جانتے ہین کہ خدا اپنے افعال سے سوال نہین کیا جاتا۔ اور لوگ ضرور پوچھے جائینگے۔ اے غافل تو معصیت و مخالفت کے باعث خدا سے لڑتا ہے اور پھر اُس سے امن چاہتا ہے۔ عنقریب تیرا امن خوف سے۔ کشایش تنگی سے۔ تندرستی بیماری سے عزت ذلت سے۔ رفعت پستی سے اور غنا فقر سے بدلجائے گا۔ یاد رکھ کہ تو جسقدر دنیا مین خدا کا خوف کرے گا اسیقدر آخرت مین عذاب الٰہی سے امن مین رہے گا اور جسقدر دنیا مین بیخوف ہوگا اُسی قدر آخرت مین خوفناک ہوگا لیکن تم دنیا کے دریا مین ڈوبے ہوئے اور غفلت کے کنوئین مین گرے ہوئے ہو اسی لیے تمہاری زندگی چوپایون کی سی ہے۔ کھانے پینے۔ جماع اور سونے کے سوا تم اور کچھہ نہین جانتے۔ اہل دل تمہارے حالات سے واقف ہین۔ دنیا کی حرص اور اُسکے جمع کرنے اور طلب روزی نے تم کو خدا کے رستے اور اُسکے دروازے سے روکدیا ہے۔ اے حرص کے باعث رسوا ہونے والے تو اور روے زمین کی تمام مخلوق اُس شے کے حاصل کرنے کی جو قسمت مین نہو ہرگز قدرت نہین رکھتی۔ بس تو رزق مقسوم اور غیر مقسوم کی طلب مین کوشش کرنی چھوڑدے۔ عقلمندون کے لایق نہین کہ جس چیز سے فراغت حاصل ہوچکی ہے اُس کی طلب مین اپنا وقت ضائع کرین۔ مخلوق کو دل سے نکال۔ نفع وضرر۔ دینے نہ دینے۔ تعریف و مذمت۔ اکرام و اہانت اقبال و ادبار کے متعلق اُن کو نہ دیکھ۔ اور یہ سمجھ کہ ضرر و نفع خدا کی طرف سے ہے اور خیر و شر اُسی کے قبضہ مین ہے۔ وہ ان کو مخلوق کے ہات سے جاری کراتا ہے جب تو اس مرتبہ پر متمکن ہوگا تو خدا و مخلوق کے مابین سفیر بنجائے گا۔ اُن کا ہات پکڑکے خدا کے دروازے پر لیجائے گا۔ اپنی نسبت اُنکو معدوم خیال کرے گا۔ گنہگارون کو جنون اور جہل کی نظر سے دیکھے گا پھر اُنکی مدارات اور دوا کریگا اُنکی ایذا اور جہل پر صابر رہے گا۔ عالم اور عقلمند وہی ہین جو خدا کے مطیع ہون۔ اور جاہل و مجنون وہی ہین کا تمام خدا کے نافرمان ہین۔ گنہگار نے اپنے خدا کو نہ جانا۔ اس لیے گناہ کیا۔ اور شیطان کا تابع ہوگیا۔ اگر جاہل نہوتا ہرگز گناہ نکرتا۔ اگر اپنے نفس کو پہچانتا اور یہ جانتا کہ نفس بُرائی کا حکم دیا کرتا ہے تو اُسکی موافقت نکرتا۔ مین تمکو ابلیس اور اُسکے مددگارون سے بہت کچھہ ڈرا چکا ہون

مگر تو اس کا مصاحب ہے اُس کا کہنا مانتا ہے۔ نفس۔ دنیا خواہش طبیعت اور ہر کو دوست ہے سب ابلیس کے مددگار
ہین۔ ان سے بچ۔ یہ سب تیرے دشمن ہین اور خدا کے سوا کوئی دوست نہین۔ وہ تجکو تیرے
لیے چاہتا ہے اور غیر اپنے لیے۔ جب تو خلوت مین اپنے نفس کو نیاوے اور طالبین کے ساتھ اُسے ڈھونڈے
یہ خلوت خدا کے ساتھ اُنس کا باعث ہے اور جب نفس یا اُسکے ساتھ اور کچھ موجود ہے تو خلوت
کہان۔ خلوت غیرت علیحدگی مین ہوا کرتی ہے۔ جب تو نفس کو دنیا کے قلب کو آخرت کے اور تیرے
خدا کے ساتھ چھوڑ دیگا تو تیری خلوت محبت الٰہی ہو جائیگی۔ تو خدا کو غیر سے دشمنی رکھکر پائیگا
تو جب تک صفا و اہل صفا کو نہ دیکھیگا صاف نہوگا جب تک صدق و اہل صدق پر نظر نہ ڈالیگا
صادق نہ بنیگا جب تک خدا کے دروازہ اور اُسکے اہل کو نہ دیکھیگا نجات نہ پائیگا۔ جب
تیرا حال ٹھیک ہو جائیگا تو تجکو مردان خدا نظر آنے لگین گے۔ جب تو بادشاہ کا دروازہ دیکھیگا
تو وہان خادم بیٹھے نظر پڑینگے۔ تونے چونکہ بادشاہ کا دروازہ نہین ٹٹولا اور نہ اُسے دیکھا ہے تجھے اُس کے
خادم کیونکر نظر آسکتے ہین۔ جب تک دروازہ نہ دیکھے کلام نکر۔ اسوقت تجکو خادم نظر آئینگے جب
خدا کو نہ دیکھنا کلام نکر۔ اسوقت صدق دکھائی دیگا۔ اور تو معلوم کریگا کہ صدق تجکو امتحان کا
آگے بڑھائے گا پیدا کریگا۔ اور کذب الٹا پھیریگا۔ اور سلامتی کا سچون کے ساتھ رہ تاکہ
تیرے ساتھ وہی معاملہ ہو جو اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اقوال و افعال مین سچا رہ۔ اور ہر حال مین
صبر کر۔ توحید اخلاص اور خدا پر توکل کا نام سنتا ہے قطع اسباب وار باب اور قلب و سر کے
اعتبار سے اپنی طاقت و قدرت سے الگ ہونا حقیقت توکل ہے۔ اگر اُس سے ملنا چاہتا ہے تو
اُسکے سوا ہر چیز سے قطع تعلق کر دے۔ اپنی ذات اور مخلوقات سے منہ پھیر لے۔ مخلوق سے الگ ہو
تاکہ خالق سے ملجائے جب تک تو اپنے اور اُنکے ساتھ رہیگا نجات نہ پائیگا۔ خدا کا قرب انزوا
کی برداشت نہین کرتا۔ تم مین سے لاکھون مین ایک انقطاع نفس کیطرف متوجہ ہوتا ہے میری
بات سمجھتا اور اُسپر عمل کرتا ہے باقی صرف کھیر ڈالنے آتے اور اپنے حضور سے برکت حاصل کرتے
ہین۔ مین تمہارے دنیا و آخرت مین خیر کا امیدوار ہون۔ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے جب وہ
اس قیدخانہ کو بھول جاتا ہے تو خوشی حاصل ہوگی۔ مومن قیدخانہ مین ہے اور حارت نشہ مین وہ
قیدخانہ سے غائب ہین۔ خدا نے ان کو شراب شوق پلا رکھی ہے۔ شراب محبت۔ شراب طلب
مخلوق کی طرف سے شراب غفلت اور اپنے لیے شراب بیداری عنایت فرمائی ہے۔ ان کو مسند رجوع
شراب پلائی ہین اس لیے وہ خلقت کیطرف سے نشہ مین ہین اور خدا کے لیے ہوشیاری مین
وہ قیدخانہ اور قید ہی سے غائب ہین۔ اُنکے لیے دوزخ جنت دنیا ہی مین موجود ہو گئے۔ بمنزلہ غنیمت
الٰہی تو دوزخ ہے اور رضا بالقضا اُنکی جنت۔ غفلت اُنکی دوزخ ہے اور بیداری اُن کی

جنت - عوام کے حق مین محاسبہ قیامت آئے اور خواص کے حق مین مصاحبہ - اور ایسا کیون نہو انھون نے اپنی
ذات پر خود قیامت برپا کر رکھی ہے - وہ دنیا مین مارے پہلے روئے - اس بیمار کے موقع پر بیمار نے ان کو
نفع دیا کسی نے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ خدا نے آپسے کیا معاملہ کیا - جواب دیا کہ مجھے
اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا اے سفیان تم نہین جانتے تھے کہ مین غفور رحیم ہون - تم یہ تمام رونا
میرے خوف سے روئے ہو - تم کو مجھسے شرم نہ آئی - اپنی طبیعت خواہش اور شیطان کو چھوڑ انکی طرف
نہ جھک جب یہ درست ہو جائے تو اپنے اور اپنے برے دوستون مین عداوت پیدا کر - اُن سے دوستی
نرکھ - تاکہ وہ تیرے حال کے موافق رہین - توبہ قلب کی دولت ہے - توبہ کرنے کے بعد جسکی پہلی حالت
نہ بدلی وہ اپنی توبہ مین جھوٹا ہے - جب تو اپنی حالت بدلا چاہیگا تو خدا اُسے ضرور بدلدیگا - کیونکہ خدا
کسی قوم کیحالت نہین بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلے - دنیا مین کسی پر ظلم نکر - ورنہ آخرت
مین پکڑا جائے گا - دنیا مین عدل کر - تاکہ تجھسے جنت کا رستہ نہ پھیر دیا جائے - ظالمون نے جب عدل
چھوڑ دیا تو اُن سے اہل عدل کے گھر کا رستہ پھیر لیا گیا - ہر شے کو اپنی جگہہ چھوڑ دے تاکہ خدا کے نزدیک
تیرا مرتبہ ہو - یہ آخر زمانہ ہے مین دیکھتا ہون کہ تم نے اپنی حالت کو بدل لیا ہے مجکو تمہاری تغیر و تبدیل کا خوف ہے
اشیاء کا تغیر تبدل ضروری ہے لیکن بعض حالت مین پوشیدہ رہتے ہین - اے خدا کی تمام مخلوق
مین تمہاری نیکی اور نفع کا خواہان ہون - دوزخ کے دروازون کے بند ہونے بلکہ بالکل نابود
ہو جانے کا آرزومند ہون - اور یہ چاہتا ہون کہ اُسمین کوئی متنفس داخل نہو - جنت کے دروازون
کے کھلنے اور اس بات کا خواہشمند ہون کہ کوئی اُس سے نروکا جائے - یہ تمنا اس لیے ہے کہ مین خدا
کی رحمت سے واقف اور مخلوق پر شفقت کرتا ہون - میرا بیٹھنا تمہارے دلون کی درستی اور تہذیب
کے لیے ہے اپنے کلام کی تغیر و تہذیب کے لیے نہین - میری سخت کلامی سے نہ بھاگو - مجھے دین
الٰہی مین سختی ہی نے پرورش کیا ہے - میرا کلام بھی سخت ہے اور طعام بھی - جو مجھسے اور مجھ جیسے لوگون
سے بھاگے گا فلاح نہ پائے گا - جب تو دین کے معاملہ مین بے ادبی کرے گا تو مین تجکو چھوڑ دیگا
اور یہ نہ کہون گا کہ اسے کر - اور مجھے اس کی پروا نہوگی کہ تو میرے پاس بیٹھا رہا یا چلدیا مین
خدا سے اپنی حفاظت چاہتا ہون - تم سے نہین چاہتا - مین تمہاری شمار و قطار سے الگ ہون
مین جس خیال مین ہون اس کی تعبیر زبان سے نہین بلکہ دل سے ہوتی ہے - وہان وہنا
بایان اور چھپایا کچھہ نہین بلکہ سامنا ہی سامنا ہے - سینہ ہے پشت نہین - مین انبیاء و مرسلین
اور سلف کا تابع ہون - اُنسے جدا نہون گا - اور پوری طاقت سے خدا کے قرب کیطرف
دوڑتا رہون گا - اپنے گناہون اور بے ادبی سے توبہ کرو - یہ توبہ تمہارے دلون کی زمین
مین میرے درخت بونے کی مانند ہے مین تمہارے پاس عمارت بناتا ہون - شیطانکی

عمارت ڈھاکر رحمان کی عمارت بناؤنگا۔ اور تم کو تمہارے مولا اور پروردگار سے ملادونگا۔ میں چھلکے کے
ساتھ نہیں بلکہ مغز کے ساتھ قائم ہوں۔ میں اس ظاہری چھلکے کی پرورش میں محنت نہیں اُٹھا سکتا
بلکہ تمہارے مغز کی پرورش کرتا اور چھلکا دور کر دیتا ہوں۔ میں یہاں تک تمہاری پرورش کرونگا
کہ تم سے تمہارے پیغمبر علیہ السلام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائینگی اے فرزند دنیا کے لیے میرے پاس
نہ آؤ۔ بلکہ آخرت کے لیے آؤ۔ جب تمہاری صحبت آخرت کے لیے درست ہوجائے گی تو دنیا تبعاً تمہارے
پاس آموجود ہوگی۔ تم بقدر ضرورت اُسے لوگے تو میں ضامن ہوں کہ اُس کا محاسبہ نہوگا۔ آخرۃ
کو دنیا پر۔ باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر۔ باقی کو فانی پر مقدم رکھو۔ چھوڑ دو اور پھر لے لو۔ طبیعت و
ہوا اور نفس کے ہاتوں سے لینا چھوڑ دو۔ قلب و سر کے ہاتھوں سے لو۔ مخلوق کے ہات سے لینا چھوڑ کر
خدا کے ہات سے لو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور امر و نہی کے متعلق جو کچھ وہ تمہیں دے اُسے قبول کرو
اللہ تعالے فرماتا ہے۔ رسول جو چیز بھی تم کو دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو
خدا اور رسول کے حکم کے وقت شیر۔ اور نہی کے وقت بیمار۔ اور قضا و قدر کے وقت مردہ بنجاؤ۔ اور با
مخلوق کے ساتھ خوش اخلاقی سے رہو۔ بغیر جانے بوجھے خدا سے کچھہ نا مانگو۔ اپنے اور غیر کے متعلق
اُسکے حکم اور تقدیر سے موافقت کرو۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ خدا نے قلم کو پیدا کر کے یہ ارشاد
فرمایا کہ لکھ۔ قلم نے کہا کیا لکھوں۔ ارشاد ہوا قیامت تک کی مخلوق کی بابت ہمارا حکم لکھدے۔
اے مردہ دلو اے نفس کے اعتبار سے زندہ رہنے والو۔ تمہارے دل مرگئے ہیں۔ تمہارے لیے
دلوں کی مصیبت و ماتم میں رہنا غیر کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہے۔ خدا اور اُس کے ذکر سے
غافل رہنا دلوں کی موت ہے تم میں جو شخص دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو اُسمیں خدا کے ذکر
اُسکی محبت کو جگہہ دے۔ اُس کی سلطنت و عظمت اور مخلوقات میں اُسکے تصرف کی طرف نظر ڈالے
اے لڑکے اول خدا کو اپنے دل سے اور پھر اپنے جسم سے یاد کیا کر اُسے دل سے ہزار مرتبہ یاد کر
اور زبان سے ایک مرتبہ۔ آفت آنے وقت صبر سے دنیا آنے وقت ترک سے۔ آخرت آنے وقت
قبول کر لینے سے۔ حق کے آنے وقت ترجیح سے اور غیر کے آنے وقت اعراض سے خدا کو یاد کیا کر۔ اگر
تو نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیگا تو وہ تجھمیں طمع کریگا۔ اور تجھے پھینکدے گا۔ اُسے پرہیزگاری
کی لگام سے قابو میں لا۔ اور قیل و قال چھوڑ دے۔ موت کی یاد تیرے دل کو صاف کریگی۔ دنیا
اور مخلوق کو تجھے دشمن بنا کر دکھائے گی۔ تیرے دل سے پردے اُٹھادیگی۔ اس وقت تو مخلوق
کو فانی۔ مردہ ہالک اور عاجز دیکھیگا کہ ان میں نہ نفع کی قوت ہوگی نہ ضرر کی۔

پچاسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین شعبان ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو مدرسہ مین بعد ذکر کلام یہ بیان فرمایا

اپنی اصلاح اور نیکی مین مشغول رہ۔ قیل وقال اور ہوس دنیوی کو چھوڑ دے۔ الوسع اُسکے غمون سے فارغ ہو۔ پیغمبر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ حتی الامکان غم دنیا سے فارغ ہو جاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف اگر تو اسے پہچان لیتا تو اس کا طالب نہ بنتا۔ اگر وہ تیرے پاس آئے گی تو تجکو رنج مین ڈالیگی اور اگر مُونہہ پھیرلے گی تو حسرت مین چھوڑ جائے گی۔ اگر تو خدا کو جانتا تو اُسکے باعث غیر کو پہچان لیتا لیکن تو اُس سے۔ اُسکے انبیاء اور رسولون اور اولیاء سے ناواقف ہے اس دنیا مین تجھسے پہلے لوگون پر جو کچھ گزر چکی ہے تو اُس سے نصیحت کیون نہین پکڑتا۔ دنیا سے نجات حاصل کر اُس کا لباس اُتار۔ اور اُس سے بھاگ۔ نفس کا لباس اُتار کر خدا کے دروازہ کیطرف چل جب تو نفس سے جدا ہوا تو یہ سمجھ کر ماسوے اللہ سے الگ ہو گیا۔ اور اگر ماسوی اللہ نفس کا تابع ہو تو نفس ہی سے الگ ہوجا۔ خدا کو دیکھے گا تسلیم کا خوگر بن۔ سلامت رہے گا۔ اُسکی راہ کی کوشش کرتا رہ۔ ہدایت پائے گا۔ اُس کا شکر ادا کر وہ تجھے زیادہ دے گا۔ اپنی ذات اور مخلوق کو اُسکے سپرد کر۔ اپنے اور غیر کے متعلق اُسپر معترض نہو۔ اہل اللہ ارادۂ الٰہی کے رد بدل کو اور اُسکے اختیار کے آگے کسیطرح کا اختیار نہین رکھتے۔ وہ طلب روزی کے حریص نہین ہوتے اور غیر کی قسمت پر نظر نہین ڈالتے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اُن کی صحبت کا ارادہ رکھتا ہے تو اقوال و افعال اور ارادہ مین اُن کی موافقت کر۔ مین دیکھتا ہون کہ تو برعکس عمل کر رہا ہے۔ اور رات دن کی مخالفت و منازعت کو تو نے اپنا شیوہ کر لیا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ فلان کام کر مگر تو نہین کرتا۔ گویا وہ بندہ ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ وہ کسقدر بردبار ہے اگر یہ بردباری نہوتی تو تو اپنی حالت مین انقلاب دیکھتا۔ اگر تو مراد حاصل کرنی چاہتا ہے تو اُسکے سامنے ظاہر باطن کے سکون کو لازم کر سکون ظاہر حرکات سے ہونا چاہیے اور سکون باطن خطرات سے۔ مین اپنے نزدیک سوال کو بے ادبی نہین جانتا بلکہ اسے مباح سمجھتا ہون۔ احکام الٰہی بجالا۔ منہیات سے باز رہ۔ تقدیر سے موافقت کر۔ اور ظاہر و باطن کو اُسکے آگے کلام سے روک لے۔ دین و دنیا کی بھلائی تیرے سامنے آجائے گی۔ مخلوق سے سوال نہ کر یہ لوگ عاجز اور فقیر ہین نہ اپنا نفع نقصان اُنکے اختیار مین ہے نہ غیر کا۔ حکم الٰہی کا انتظار کر۔ جلد بازی کو چھوڑ دے۔ خدا کو بخیل نہ جان اور اُسپر بخل کی تہمت نہ لگا۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ تمپر مہربان ہے اسی لیے بعض اہل اللہ نے کہا ہے کہ مجھپر میری طرف سے کچھ بھی نہین۔ بلکہ سب کچھ خدا ہی کی جانب سے ہے۔ خدا کے حکم کی موافقت

لازم کر لو۔ وہ تم سے زیادہ تمہارے حالات سے واقف ہے۔ لیکن تمہاری ہر ایک مصلحت پر تمہین
مطلع نہین کرتا۔ اُسنے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ لوگو تم ایک چیز کو برا جانتے ہو حالانکہ وہ تمہارے
لیے بہتر ہوتی ہے اور ایک چیز کو اچھا سمجھتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے بُری ہوتی ہے اُسکی مصلحت خدا جانتا ہے تم نہین جانتے
دوسری آیۃ مین فرمایا ہے کہ خدا اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے۔ تیسری آیت مین ارشاد
ہوا ہے کہ تمہین بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ جو شخص خدا کے رستے پر چلنا چاہتا ہے اُسپر لازم ہے
کہ اس راہ مین قدم رکھنے سے پہلے اپنے نفس کو مہذب بنائے کیونکہ نفس برا بے ادب اور برائی
کا حکم کرنے والا ہے۔ تو خدا کے نزدیک پہونچکر کیا کرے گا۔ اسکی راہ کیونکر طے کر سکے گا۔
نفس کو مطمئنہ بنانے کے لیے مجاہدہ کر۔ اور جب وہ مطمئنہ بنجائے تو اُسے خدا کے دروازے پر اپنے
ساتھ لے جا۔ ریاضت تعلیم حسن ادب اور خدا کے وعدہ و وعید کے متعلق اطمینان حاصل ہونیکے
بعد نفس کے ساتھ موافقت کر نفس اندھا گونگا۔ بہرا۔ لنگڑا لولا۔ اور اپنے پروردگار سے نادان
اور اُس کا دشمن ہے۔ مجاہدہ دوامی سے اُسکی آنکھین کھلجاینگی۔ زبان چلنے لگے گی۔ کانونمین
سننے کی طاقت پیدا ہوگی۔ اُس کا لنگڑا لولاپن اور جہل و عداوت سب زائل ہوجائے گی
اسکے لیے پیشوایان قوم اور مردان خدا اور ایسے دوامی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ جو ساعت بساعت
روز بروز اور سال بسال ترقی کرتا رہے۔ یہ بات ایکساعت۔ ایک دن۔ یا ایک ماہ کے مجاہدہ
سے حاصل نہین ہوتی۔ نفس کو بھوک کے کوڑے سے مار حظ نفسانی سے روک اور اُس کا
حق ادا کر۔ اُسپر بوجھ رکھ۔ اور اُسکی تلوار یا چھری سے نہ ڈر۔ اُسکی تلوار لوہے کی نہین بلکہ لکڑی
کی برابر ہے اسکا کلام بلا افعال۔ اور کذب بلا صدق۔ اور عہد بلا وفا ہے۔ اُسمین محبت کا مادہ
نہین۔ اور اُسکی جولانی بلا دولت ہے۔ جو بندے اُسکی عداوت اور مخالفت مین صادق ہین اُنکے
نزدیک نفس کے رئیس اعظم یعنی شیطان ہی مین کسی قسم کی قوت نہین تو نفس مین کیا خاک
طاقت ہوگی۔ تو یہ گمان نکر کہ اُسنے اپنی طاقت کے باعث آدم کو جنت سے نکالدیا۔ یہ طاقت تو
اُسے خدا نے دی تھی۔ اور یہ طاقت سبب واقعہ تھی نہ کہ اصل واقعہ۔ اے کم عقل کسی مصیبت
مین مبتلا ہو جانے کے باعث خدا کے دروازے سے نہ بھاگ۔ وہ تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ
جانتا ہے۔ اُس نے تجھے کسی فائدے اور حکمت کے لیے گرفتار بلا کیا ہے۔ جب تو کسی بلا مین مبتلا
ہو تو ثابت قدم رہ۔ اپنے گناہونکی طرف دیکھ۔ کثرت سے توبہ استغفار کر۔ خدا سے صبر و ثبات
کی توفیق مانگ۔ اُسکے سامنے جا کھڑا ہو۔ اُسکی رحمت کا دامن تھام۔ اور اس مصیبت کے دفع
اور اسکے متعلق اظہار مصلحت کا سوال کر۔ اگر مراد حاصل کرنی ہے تو اُس شیخ کی صحبت اختیار

جو خدا کے حکم اور اُسکے علم سے واقف ہو - وہ تجھکو تعلیم دیتا رہیگا - اور خدا کا رستہ بتاویگا مرید کیلئے رہبر کی ضرورت ہے - کیونکہ وہ بچھوؤن سانپون - آفتون چاہون اور ہلاک کرنیوالے درندون کے جنگل میں ہے - شیخ مریدون کو ان آفتون سے بچاکر پانی اور میوہ دار درختون کے مقامات تک پہنچاویگا - اگر مرید بلا رہبر تنہا اس رستہ مین چلیگا - تو ایسی زمین مین جا پڑیگا جسمین درندے - سانپ - بچھو - اور دیگر آفتین بکثرت ہین - اے راہ دنیا کے مسافر - قافلے اور رہبر کو نچھوڑ - ورنہ مال وجان دونون غارت ہوجا ئینگے - اور اے راہ آخرت طے کرنیوالے ہمیشہ رہبر کے ساتھ رہاکر - تاکہ وہ تجھکو منزل مقصود تک پہنچادے - اس راہ مین اُسکی خدمت کر - اُس کا ادب ملحوظ رکھ - اُسکی رائے سے باہر نہو - وہ تجھکو تعلیم کریگا - اور مقرب الٰہی بنادیگا اور چونکہ وہ تیری نجابت وصدق وفہم کو معلوم کرلے گا - اسلیے طریقت مین تجھکو اپنا نائب بنالیگا اور طریقت واہل طریقت کا افسر کردیگا - تجھکو اپنے لشکر کا خلیفہ مقرر کردیگا - یہانتک کہ پیغمبر علیہ السلام تک پہنچا کر تجھے اُنکے سپرد کردیگا - پھر تجھکو قلوب واحوال معانی پر مسلط کریگا اور تو خدا ومخلوق خدا کے مابین ایک سفیر - اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک غلام کیطرح ہوجائیگا - بار بار مخلوق وخالق کیطرف آتا جاتا رہیگا - یہ مرتبہ خلوت نشینی اور تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ اُس چیز سے ملتا ہے جسکی توقیر دلون مین ہو اور تصدیق عمل مین - اہل اللہ بہت سے قبیلون مین منتخب لوگ ہین - کروڑون مین ایک آدھ ولی ہوتا ہے یہ لوگ اپنے دلون اور معانی سے کلام الٰہی سنتے اور اعمال جوارح سے اپنے سننے کی تصدیق کرتے ہین - جاہلو - خدا کے آگے توبہ کرو - اور طریقۂ اہل اللہ پر چلو - افعال واقوال مین اُن کا اتباع کرو - اُن منافقون کا رستہ نہ لو جو دنیا کے طالب آخرت سے روگردان - اور خدا کے اُس رستہ کو چھوڑ بیٹھے ہین جسپر متقدمین چلتے تھے - اُنھون نے دہنے بائین اور پیچھے چلنا شروع کردیا ہے - اور کاہل لوگون کا طریقہ اختیار کرلیا ہے - اور اُس سیدھی ہٹیا پر نہین چلتے جو خدا تک پہنچا دیتی ہے اسے لڑکے تو دنیا مین حصول دنیا کیلیے ان سے ملتا ہے - کل انھین کہین نہ دیکھے گا - تمہارے علاقے قطع ہوجائینگے - تجھمین اور تیرے اُن برے دوستون مین جنسے تو غیر اللہ کیلیے ملتا ہے قطع تعلق کیون نہوگا - ضرور ہوگا - اگر مخلوق سے ملنا ضروری امر ہے تو پرہیزگارون - زاہدون - عارفون عمل کرنیوالون اور اُن لوگون سے مل جو خدا کے مرید اور اُسکی مراد ہین - اُس سے مل جو تجھے مخلوق کیلیے ایک قرب الٰہی عطا فرمادے - گمراہی دفع کرکے سیدھے راہ پر قائم کردے - دنیا کیطرف سے تیری آنکھون پر پٹی باندھکر اخروی آنکھین کھولدے - دنیا کے طبق آگے سے اُٹھاکر اخروی طبق

لازم کئے۔ کثرت سوال کو تجھسے الگ کردے۔ اور اسکے بدلے تیرا ولی مرحمت کرے۔ تجھے سانپون
بچھوؤن اور درندون کے بچہ سے نکالکر امن وراحت کے اچھے مقام مین پہنچادے جسمین یہ
سفت ہوا اس سے مل۔ اسکی بات پر صبر کر۔ اور اسکے امر ونہی کو قبول کرلے۔ اسیحالت مین تو
فی الفور خیر دارین اپنی آنکھون سے دیکھ لیگا۔ گھڑی بھر صبر کرنا شجاعت ہے۔ تجھسے کچھ نہین
ہوسکتا۔ حالانکہ ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ کدال۔ پھاوڑا اور لوکری خرید کر عمل کے دروازہ پر جا بیٹھ
اگر عمل تیرے مقدر مین ہے تو تو ضرور کرے گا۔ سبب کو اس کا حق دیتا رہ۔ توکل کر۔ اور عمل کے دروازہ
پر جا بیٹھ۔ اگر دیگر کارگذارون کی طلبی ہوئی اور تجھے نہ بلایا گیا تو ناامیدی کی حد تک اپنی جگہ سے نکل
پھر اپنے آپکو توکل کے دریا مین ڈالدے۔ سبب اور مسبب دونون جمع ہوجائینگے۔ اپنے معلم کا ادب
کیا کر۔ اسکے آگے بات نکر۔ خاموش رہ۔ یہ تیرے تعلم اور دلی قرب کا باعث ہوگا۔ حسن ادب تجھکو
مقرب بنائیگا۔ اور بے ادبی دور پھینکدیگی۔ تجھے حسن ادب کیونکر حاصل ہو تو تو ادیبون کے پاس تو
نہین جاتا۔ تجھے علم کسطرح آئے۔ تو اپنے معلم سے رضامند نہین ہے اور اس سے حسن ظن نہین رکھتا

مجلس اکاونّ

شیخ علیہ الرحمۃ نے اسی سنہ کی بیسوین شعبان کو فرمایا

دنیا سراسر حکمت وعمل اور آخرت سراسر قدرۃ ہے۔ یہ حکمت پر مبنی ہے اور وہ قدرت پر۔ دار الحکمۃ مین
عمل نہ چھوڑ۔ اور دار القدرۃ مین اس کی قدرت کو عاجز خیال نکر۔ دار الحکمۃ مین اسکی حکمت پر عمل کر
اور قدرت پر بھروسا نرکھ۔ تقدیر کو اپنا عذر نہ بنا ورنہ تو اسے حجت سمجھکر عمل چھوڑ بیٹھیگا۔ تقدیر
کو عذر بنالینا سست لوگون کی حجت ہے۔ تقدیر کا عذر اوامر ونواہی کے سوا دیگر افعال مین ہوسکتا
شیخ علیہ الرحمۃ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ مومن دنیا وما فیہا سے اطمینان حاصل نہین کرسکتا
بلکہ دنیا سے اپنا حصہ لیکر دلی توجہ کے ساتھ خدا کی طرف راجع ہوجاتا ہے۔ وہ ایسی جگہ ٹھیر جاتا
یہان تک کہ آتش دنیا کی لپٹ اس سے دور ہوجاتی ہے۔ اور اس کے دل کو خدا کے سامنے
جانے کی اجازت ملجاتی ہے۔ اسکے بشر کی سفارۃ سر کو قلب کی۔ اور قلب کو نفس مطمئنہ اور بندگی
کرنے والے اعضا کی طرف لیجاتی ہے۔ اس حالت مین اللہ تعالےٰ اسکے اہل وعیال کو اس سے
بے پروا کردیتا ہے۔ اسمین اور انہین ایک دیوار کھڑی ہوجاتی ہے۔ مخلوق کے شر کفایت کرتا
لوگون کو اس کا مطیع بناتا۔ اسکے اور انکے دلون مین حائل ہوجاتا ہے اور وہ تنہا خدا
ساتھ رہجاتا ہے۔ گویا اسکے حساب مخلوق پیدا ہی نہین ہوئی۔ گویا اسکے سوا اور کوئی
خدا کی مخلوق ہی نہین۔ خدا اس کا فاعل ہوتا ہے اور وہ مفعول فیہ۔ وہ مطلوب ہے یا طالب

وہ اصل ہے یہ فرع۔ وہ خدا کے سوا کسی سے جان پہچان نہیں رکھتا۔ خدا مخلوق کی طرف سے اُسے پیٹھ لیتا ہے پھر جب چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے۔ اُسے ہدایت و مصلحت مخلوق کے لیے موجود کر دیتا ہے وہ رضامندی الٰہی کے باعث اُن کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔ اہل اللہ قلوب اور اسرار کے نگہبان۔ اور محض خدا کے ساتھ قائم ہیں۔ اور اُسی کے لیے عمل کرتے ہیں۔ اے منافق تجھے اہل اللہ کا حال معلوم نہیں اور نہ تو ایمان اور محبت الٰہی سے واقف ہے۔ تو عنقریب مر کر موت کے بعد پشیمان ہوگا۔ باوجود بے زبانی دل کی فصاحت لسان پر قانع ہے حالانکہ یہ تجھے نفع نہ دے گی۔ فصاحت تو دل کے لیے ہونی چاہیے۔ نہ کہ زبان کے لیے۔ اے مردہ دل۔ اے اہل اللہ سے بے خبر۔ اے بدنصیب۔ اے اپنے نفس اور مخلوق کے باعث خدا سے محجوب اپنے نفس پر ہزار بار رویا کر۔ اور غیر پر ایک بار۔ الٰہی میں گونگا تھا۔ تو نے مجھکو گویائی دی۔ میری باتوں سے لوگوں کو نفع پہنچا اور میرے ہات پر اُنکی صلاحیت کامل کر دے۔ اور یہ نہ ہو تو مجھے پھر گونگا کر دے۔ اے قوم میں تم کو سرخ موت کی طرف بلاتا ہوں۔ وہ کیا ہے؟ نفس ہوئے۔ طبیعت۔ شیطان۔ اور دنیا کی مخالفت۔ مخلوق سے الگ ہونا اور ما سوی اللہ کو چھوڑ دینا ان حالتوں کی کوشش کرو۔ نا امید نہ ہو۔ ہر روز اُسکی ایک نئی شان ہے اُس سے اسکی قدرت کے مطابق طلب کرو۔ حکمت کے مطابق نہ مانگو۔ اُسکے علم کے مطابق مانگو اپنے علم کے مطابق طلب نکرو۔ اپنے قلوب و اسرار سے سوال کرو۔ زبانی الفاظ سے طالب نہ بنو۔ اپنے علم و قدرت سے متجاوز ہو کر اُس سے سوال کرو۔ ہر چیز سے مفلس ہو کر اُس کے آگے کھڑے ہو جاؤ۔ اُسپر حکومت نکرو۔ اپنی قدرت سمجھا کر عقلمندی کا اظہار نکرو۔ اپنی تدبیر سے اُسکی تدبیر کو جاہلوں کی طرف رد نکرو۔ اپنے علم پر عمل نکرنے والا جاہل ہے۔ خواہ اُس کا حافظہ کیسا ہی زبردست اور صحابی کا کیسا ہی علم کیوں نہو۔ بلا قصد عمل علم حاصل کرنا تجکو مخلوق کیطرف محتاج کرے گا۔ اور علم مع عمل خدا کی جانب لیجائے گا۔ دنیا میں زاہد بنائے گا۔ اور باطنی آنکھ کھولدے گا۔ زینت ظاہری جدا کر کے زینت باطنی کا الہام کرے گا۔ اس حالت میں خدا تجکو دوست رکھے گا۔ کیونکہ اب تو اُس کے لائق ہو گیا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ صالحین کو دوست رکھتا ہے۔ اُن کے ظاہر و باطن کو پسند کرتا ہے۔ ظاہر کو حکمت کے اور باطن کو علم کے ہات سے تربیت دیتا ہے۔ وہ خدا کے سوا اور کسی سے اُمید و بیم نہیں رکھتے۔ اُسی سے لیتے اور اُسی کی راہ میں دیتے ہیں۔ غیر سے نفرت اور اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ اُسی کیطرف جا کر قرار حاصل کرتے ہیں یہ آخر زمانہ ہے جس میں تغییر و تبدیل بکثرت ہو گئی ہے۔ بلکہ یہ زمانہ فترت یعنی نبوت سے خالی زمانہ ہے نفاق اور دجال کے خروج کا زمانہ ہے۔ اے منافق تو دنیا اور مخلوق کا بندہ ہے۔ اُن کو دکھاتا اور انہیں کے لیے عمل کرتا ہے اور خدا کی اُس نگاہ کو بھول رہا ہے جو تیری جانب ہے۔ ظاہر تو یہ کرتا ہے کہ آخرت کے لیے عمل کر رہا ہے۔ حالانکہ تیرا دلی مقصود طلب دنیا

دنیا ہے - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب بندہ اس حالت مین عمل آخرت کے لیے مزین ہو جاتا ہے
کہ فی الواقع آخرت کا طالب نہین ہوتا تو آسمان پر اُس کا اور اُس کے باپ دادا کا نام لیکر آسمانون مین
لعنت کی جاتی ہے - اے منافقو مین تم کو اپنے حکم اور علم کے طریقہ سے پہچانتا ہون - لیکن خدا کے
حکم سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہون - افسوس تجھے اپنے اعضا سے شرم نہین آتی - توکنا ہون اور ظاہری
نجاستون سے پاک نہین ہے اور طہارت باطن کا دعوی کرتا ہے - طہارت قلب ہی درست نہین
پھر طہارت سِر کیونکر تجھے نصیب ہوسکتی ہے - تو مخلوق کے ساتھ مؤدب نہین ہے اور خالق کے ساتھ
مؤدب ہونے کا دعوی کرتا ہے معلم تجھسے رضامند نہین - تو نے اُس کا ادب نہین کیا - اور اُس کا
حکم نہین مانا - تو تو اپنے محل مین صدر نشین ہے - جب تک خدا کے آگے تیری توحید قائم نہو جاوے
اور تو وجود ظاہر کے بیضہ سے نکلکر لطف الٰہی کی گود مین نہ جا بیٹھے - اُس کی محبت کے پرون مین
نہ جا چھپے - اخلاص کا دانہ نہ چُگے - مشاہدہ کا پانی نہ پیے اور پھر مرغ ہونے تک اسی حالت مین تو
ہرگز کلام نکر - اُس وقت تو مرغیون کا محافظ - اُنھین دانہ دینے والا - ادب آموز اذان دینے والا اور لوگون کو
تنبیہ کرنیوالا بنجائے گا - اُنھین طاعت الٰہی سے آگاہی دیگا اے جاہل کتابین چھپادے اور پیر کے
آگے ادب سے بیٹھ - علم اہل اللہ کے زبان اور حالات سے حاصل ہوتا ہے - نہ کہ کتابون اور مقالات سے
علم اُنھے حاصل ہوا کرتا ہے جو اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے فانی ہو کر ذات الٰہی کے ساتھ مرتبہ بقا
حاصل کر چکے ہین - زمانہ کی گردش تجھے اور مخلوق سے ہٹ کر فنا ہونے اور خدا کے ساتھ موجود
ہو جانے پر مبنی ہے - ماسوا سے مر کر خدا کے ساتھ اور اُسکے لیے زندہ ہو جا - خدا کے اُن نادرون کی
مصاحبت اختیار کر جو اُس کے دروازے سے کبھی نہین ٹلتے - احکام الٰہی بجالا - منہیات سے بچنا
اور تقدیر الٰہی کے موافق رہنا اُن کا مشغلہ ہے - وہ خدا کے ارادے اور اُسکے فعل کے ساتھ گردش
کرتے ہین - اپنے اور اغیار کے لیے وہ خدا سے نہین جھگڑتے - قلیل وکثیر اور اسکے دادوستد چیز
مین اُسپر اعتراض نہین کرتے - اغراض حاصل کرنے کی حرص مین طاعت الٰہی چھوڑ کر نفس کا خادم
نہ بن - اولیاء اللہ مخلوق سے بتکلف طلب کیا کرتے ہین حالانکہ اُن کو اُسکی کچھ حاجت نہین - خدا
مخلوق پر رحم کرنے کے لیے اُن کو طلب کا الہام کیا کرتا ہے - ولی بذاتہ کچھ نہین مانگتا - اُس کا
نفس مطمئن ہو جاتا ہے دنیوی ارادہ اور خواہش کچھ نہین رہتا - تو نے اُس کے نفس کو اپنے
جاہل نفس پر قیاس کرتا ہے جسنے تجھکو خدمت کے لیے کھڑا کر رکھا ہے - اور تجھے اپنے ارادون
اور خواہشون مین مصروف رکھتا ہے - اگر عقل ہوتی تو تو اُسکی خدمت سے الگ ہو کر طاعت الٰہی
مین مشغول ہو جاتا - اور اُس کا دشمن بنجاتا - مناسب یہ ہے کہ تو اُسکے جواب سے خاموش رہتا - اور اسکے
کلام کو دیوار سے مار دیتا - اُسکی بات کو دیوانہ کا کلام سمجھ اُسکے قول - طلب خواہشات ولذات اور

بیہودگیوں کی جانب توجہ نکر۔ اسکی بات مان لینے میں تیری ذلت اور اسکی ہلاکت۔ اور مخالفت میں دونو کی
بھلائی مقصود ہے۔ جب تیرا نفس۔ خدا کا مطیع ہو جائیگا تو ہر جگہ سے بافراغت روزی آنے لگے گی
اور اگر وہ عاصی و جابر رہے گا تو تمام وسائل منقطع ہو جائینگے اور اسپر بلائیں مسلط ہونگی انجام کار
بیک ہلاک ہو جائیگا اور دونوں جہان میں نقصان اٹھائیگا۔ مطیع و قانع نفس الا آدمی مخدوم ہو
جہان جائیگا اوسی تقدیر کا حصہ لیکر اسپر رضامند ہوگا۔ اپنے ذمہ کا فرض بلا تکلیف دلی خوشی کے
ساتھ ادا کرے گا ایسے لوگ ماسوی اللہ سے فارغ القلب ہوتے ہیں۔ دنیا اور اسکی فضول باتیں
حاصل کرنے میں انکے اعضا تکلیف نہیں اٹھایا کرتے۔ اے منعم۔ نعمت کا شکر ادا کر۔ ورنہ تجھسے
چھین لیجائیگی شکر کی قینچی سے طائر نعمت کے پر کتر دے ورنہ یہ جانور اڑ جائیگا۔ مردہ وہ ہے
جو خدا کی طرف سے مر جائے۔ گو اسے دنیوی زندگی حاصل ہو۔ ایسی زندگی جس کو وہ شہوات و
لذات حاصل کرنے میں صرف کر رہا ہے نفع نہیں دے سکتی۔ یہ بظاہر نہیں مگر باطن میں فی الواقع مردہ ہے۔
الٰہی ہمیں اپنی محبت کے ساتھ زندگی دے اور اغیار کیطرف سے مار ڈال۔ اے عمر کے بٹے اور طبیعت کے
لڑکے۔ تو اپنی طبیعت کی چاہت کے باعث دنیا یعنی بدخو محبوبہ کی طرف کتنا دوڑے گا۔ تو نے
اسے اپنا اولی مقصود بنا رکھا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو چیز تجھے فکرمند رکھے وہی تیرا مقصود ہے
جسکے ہاتھ میں تیری باگ ہے تو اسی کا غلام ہے۔ اگر تیری لگام دنیا کے ہاتھ میں ہو تو تو دنیا کا
بندہ ہے۔ اور اگر مخلوق کے ہاتھ میں ہے تو تو بندۂ مخلوق ہے۔ اور اگر خدا کے ہاتھ میں ہے تو بندۂ
خدا ہے۔ اور اگر نفس کے ہاتھ میں ہے تو بندۂ نفس ہے۔ خواہش کے ہاتھ میں ہے تو بندۂ خواہش
ہے۔ اور آخرت کے ہاتھ میں ہو تو بندۂ آخرت ہے۔ اب دیکھ لے تو نے اپنی باگ کسکے سپرد کر رکھی ہے
تم میں اکثر دنیا کے طالب۔ قلیل آخرت کے خواہاں۔ اور اقل وہ لوگ ہیں جو دنیا و آخرت کے پروردگار
کو چاہتے ہیں۔ تو حسن ادب سے ان کے پاس جا بیٹھ۔ ان سے معارضہ اور جھگڑا نکر۔ ان کو ناقص
نسمجھ۔ ورنہ خود ناقص رہے گا۔ انکی بے ادبی سے ہلاک ہو جائیگا۔ عاقل بن۔ تم اپنے اعمال کے
باعث خدا کے دشمن ہو۔ خلوتوں اور دیگر تمام احوال میں اسکے لیے خالص عمل نہو تو مچھر کے پر کی
برابر بھی وقعت نہیں رکھتا۔ صدق۔ اخلاص۔ معرفت الٰہی۔ اس سے امید رکھنا۔ اور ہر حال
میں اسکی طرف رجوع کرنا ایسا خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔ ایمان کو لازم پکڑ لے۔ وہ
تجھے لازم کرے گا۔ جب تو اہل اللہ میں سے کسیکو دیکھے تو اس کے سامنے متواضع ہو۔ اور اسکی
حالت خدا کے سپرد کر دے۔ اسکے معاملہ میں نہ جھگڑ۔ خاموش رہ اور اپنی بے ادبی سے اسے
ایذا نہ دے۔ جسے تو نہیں جانتا اس سے خاموش رہنا علم ہے۔ اور جو تجھے معلوم نہو اسے تسلیم کر لینا
اسلام ہے۔ اے ضعیف الیقین تیرے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت۔ یہ اس لیے کہ تو خدا کے آگے

فیض سے بے ادبی کرتا ہے اُسکے اولیا اور اُن ابدال پر تہمت لگاتا ہے جن کو خدا نے انبیا کا قائم مقام کیا ہے اور
انپر وہی بوجھ رکھا ہے جو پیغمبروں اور صدیقوں پر۔ اُنکے اعمال و علوم اُنہیں کے سپرد کردیے۔ خدا نے
اُن کو اُن کے نفسوں اور خواہشوں سے فنا کرکے اپنی ذات کے ساتھ موجود کردیا ہے اور اپنے ساتھ
رکھا ہے۔ اُنکے دلوں کو ما سوی سے پاک کرکے دنیا و آخرت اور مخلوق کو اُنکے آگے کردیا ہے۔ اُنکو
اپنی قدرت دکھائی اور حکمت و علم سکھایا ہے۔ خدا سے اُن کو قوت ملی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم بالکل صحیح ہے۔ وہ اس قول میں بالکل سچے ہیں۔ اپنی طاقت و قوت اور مخلوق کی قوت
کو فنا کرکے خدا کی قوت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے الٰہی اگر تو میرا
چاہا نہیں کرتا تو جو کچھ تو نے چاہا ہے مجھے اسپر صبر دے اے لڑکے جھگڑے کے ساتھ دنیا حاصل
کرنے سے رضا بالقضا بہتر ہے۔ صدیقین کے دلوں میں اس کا مزہ شہوات و لذات سے کہیں بڑھکر
ہے اُنکے نزدیک دنیا و مافیہا سے کہیں بہتر ہے۔ کیونکہ باعتبار اختلاف اخبار اس سے فی الجملہ ہر حال میں اچھی
زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اخلاص کر علم و عمل کی زبان سے لوگوں کے ساتھ کلام کیا کر محض علم بلا عمل کے
زبان سے نہ بول۔ یہ تجکو نافع ہوگا نہ تیرے پاس والوں کو۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو
آواز دیا کرتا ہے۔ اگر عمل جواب نہیں دیتا تو علم رخصت ہو جاتا ہے۔ اُسکی برکت کوچ کرتی ہے اور حجت باقی
رہجاتی ہے اس حال میں تو ایسا عالم رہجاتا ہے کہ تیرا علم تجپر فتنہ ہوجاتا ہے۔ اُس کا درخت باقی رہتا
اور پھل رخصت ہوتا ہے۔ خدا سے حال اور اُس کے سامنے مقام کا سوال کر۔ یہ نصیب ہوجائے تو
اسکے اخفا اور عدم محبت اظہار کا طالب بن۔ اگر تو اپنے اور خدا کے درمیانی اسرار کا اظہار کریگا تو یہ
تیرے ہلاک کا باعث ہوگا۔ احوال اور اعمال کے متعلق عجب سے پرہیز کر کیونکہ یہ گمراہ کرنے اور آدمی
کو خدا کی نظر سے گرانے والا ہے۔ مخلوق کے روبرو کلام اور مقبولیت سے کنارہ۔ یہ تجکو ضرر پہنچائے گا
نفع نہ دے گا۔ جب تک تجکو اپنے کام میں کمال حاصل نہو اور دل سے کوئی قطعی بات معلوم نہو جائے
کوئی بات منہ سے نہ نکال۔ بغیر کھانا تیار کیے لوگوں کو اپنے گھر میں مہمان کیوں بلاتا ہے۔ یہ بات
بنیاد کی محتاج ہے۔ دیوار اسکے بعد ہوگی۔ اپنے قلب کی زمین کھود۔ تاکہ حکمت کا پانی نکل آئے
پھر اخلاص۔ مجاہدات اور نیک کاموں کی بنیاد رکھ تاکہ عالیشان محل تیار ہوجائے۔ اسکے بعد لوگوں کو
بلا۔ الٰہی ہمارے اعمال کے بدنوں کو اخلاص کی روح سے زندہ کردے۔ جب تیرے دل میں مخلوق
بسی ہوئی ہے تو خلقت سے خلوت گزین ہونا کیا نفع دیگا۔ اس وقت تجھے اور تیری خلوت کو کیا
عزت ملیگی۔ جب تو مخلوق کو دل میں لیکر خلوت میں بیٹھا تو گویا بلا حضور محبت الٰہی گوشہ تنہائی میں
جا بیٹھا۔ بلکہ نفس و شیطان و ہوسے تیرے ہمنشین بنگئے۔ اگر تیرا دل خدا سے انس رکھتا ہے تو اپنے
اہل و عیال اور گھر میں رہنے کی حالت میں بھی تو مخلوق کی طرف سے خلوت نشین ہے۔ جب محبت الٰہی

دل میں آتی ہے تو وجود ظاہری کی دیوار گر پڑتی ہے۔ اور بصیرت دل تیز ہو جاتی ہے۔ تو اُسکے نقل اور
نقل کو دیکھ لیتا ہے۔ اور اسکے سوا کسی سے رضامند نہیں ہوتا۔ جو شخص التزام شریعت کے ساتھ کسی
حالت میں ہو اور اپنی موجودہ حالت کے فوق و تحت اور زوال و بقا کی تمنا نکرے اُس کو رضا و موافقت
اور عبودیت کی شرف حاصل ہو جاتی ہے۔ تجھپر افسوس ہے جھوٹ نہ بول۔ تو رضا کا مدعی ہے حالانکہ
ایک مچھر۔ ایک لقمہ۔ ایک کلمہ۔ ذرا سی بے آبروئی تجکو متغیر کر دیتی ہے۔ جھوٹ نہ بول۔ میں تیرا جھوٹ
نہیں سنتا نہ اُسپر عمل کرتا ہوں اور نہ اُسپر تیری تصدیق کر سکتا ہوں۔ مخلوق میں بعض لوگ ایسے
بھی ہیں کہ اُن کے دلوں میں الہام ہوتا ہے۔ خاص کلمات کا القا کیا جاتا ہے وہ خبروں کو پہچانتے ہو
اُنپر مطلع کیے جاتے ہیں۔ یہ کیوں نہو وہ اقوال و افعال میں پیغمبر خدا کے تابع ہیں آپ پر ظاہری وحی
آتی تھی اُنکے دلوں میں باطنی الہام ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ آپکے وارث اور تمام احکام میں آپکے تابع ہیں اگر
تو اس نسبت متابعت کو درست کرنا چاہتا ہے تو موت کو زیادہ یاد کیا کر۔ موت کی یاد تیرے نفس ہوے
شیطان اور ترک دنیا پر تیری مدد کرے گی۔ جسنے موت سے نصیحت حاصل نکی اُسکی نصیحت کا اور کوئی
رستہ نہیں ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں نصیحت ماننے کیلیے موت کافی ہے۔ تو خواہ زاہد
یا حریص تیری قسمت کا لکھا ضرور تجکو ملے گا۔ لیکن زہد کی حالت میں عزت حاصل ہوگی۔ اور حرص کے
باعث ذلیل ہو جاے گا۔ منافق مخلوق کے سامنے خدا سے شرماتا اور خلوت میں اُس سے بیحیائی
کا اظہار کیا کرتا ہے۔ اگر تیرا ایمان و اعتقاد اس بات پر درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تجھسے قریب
اور تیرا نگہبان ہے تو تو اُس سے ضرور شرماتا۔ میں حق بات کہتا ہوں۔ تم سے کسیطرح کا خوف اور
کسی قسم کی امید نہیں رکھتا۔ تم اور تمام اہل زمین میرے نزدیک مچھر یا چیونٹی کی مانند ہو۔ میں ہر طرحکا
ضرر و نفع تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی جانب سے خیال کرتا ہوں۔ میرے نزدیک بادشاہ اور غلام دونو
برابر ہیں۔ اپنی ذات اور غیر کا شرعی دلیل سے انکار کرو۔ نہ کہ ہوا اور نفس اور طبیعت کی روسے جس
چیز سے شرع ساکت ہے اُسکے ساتھ سکوت میں اور جسپر ناطق ہے اُسکے ساتھ نطق میں شریعت
کی موافقت کرو۔ اے لڑکے اپنے نفس و ہوے کے باعث غیر کا انکار نکر۔ بلکہ ایمان کے باعث
اُس کا منکر ہو۔ ایمان انکار کرنے یقین زائل کرنے اور پروردگار مدد کرنے والا ہے۔ وہ تیری مدد
اور تجھپر فخر کرے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر خدا تمہاری مدد کریگا تو تمپر کوئی غلبہ نہ پا سکے گا۔ اگر
تم خدا کے مددگار رہوگے تو خدا تمہاری اعانت فرماے گا۔ اور تمہیں ثابت قدمی عنایت کریگا۔ اگر
تو غیرت الٰہی کے باعث کسی بُری چیز کا انکار کرے گا تو اللہ تعالی اُسکے ازالہ پر تیری مدد کریگا اُسکے
اہل کے مقابلہ میں تیرا معاون رہے گا۔ اور اُن کو تیرا فرمان پذیر بنا دے گا۔ اور اگر اپنے نفس و
ہوا اور شیطان و طبیعت کے باعث منکر ہوگا تو خدا تجکو محروم رکھے گا اور اسکے اہل پر تیری مدد نکریگا

اور تو اُسکے ازالہ پر قادر نہ ہوگا۔ انکار کرنے والا فی الواقع ایمان ہی ہے جس منکر کا انکار بند ہوجایا اتنا ہو
وہ منکر ہی نہیں۔ انکار تیری ہستی پر موقوف ہے۔ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محض خدا کے لیے ہو کر مخلوق کے لیے
اپنے دین کے لیے ہو نہ کہ نفس کے لیے خالص خدا کا بنجائے نہ کہ اپنا تو اپنی ہوس کو چھوڑ دے
موت تیری گھات میں ہے تو ضرور اُسکے پل سے گزریگا۔ اس حرص کو جسنے تجھے رسوا کر رکھا ہے چھوڑ
جو کچھ تیرے لیے ہے وہ ضرور تجکو ملیگا اور جو غیر کا حصہ ہے وہ ہرگز تیرے پاس نہ آئیگا۔ خدا کے
ساتھ مشغول ہو۔ اپنے اور غیر کے حصہ کا طالب نہ بن۔ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہے کہ اپنی
مال متاع کیطرف اپنی آنکھیں نہ لگا یہ دنیوی زندگی کی رونق ہے۔ اور اس لیے ہے کہ ہم اُن کو آزمائیں
مخلوق سے گفتگو کرنا اور اُن کے پاس بیٹھنا عارف باللہ کے لیے سب سے بڑی مشکل ہے۔ اسی لیے عارف
ہزار ہوتے ہیں اور اُن میں متکلم ایک۔ کیونکہ عارف قوت انبیاء کا محتاج ہے اور یہ اس لیے کہ وہ
ہر قسم کی مخلوق میں بیٹھے۔ عاقل و غیر عاقل اور منافق و مومن کے ساتھ مخاطبہ کرنے کا ارادہ کرتا
اس لیے بڑی مشکل میں ہے۔ اور مکروہات پر صبر کرتا ہے۔ با این ہمہ محفوظ ہے اور اُسپر خدا کی نظر پڑتی ہے
کیونکہ وہ مخلوق سے کلام کرنے میں خدا کا حکم بجالاتا ہے۔ اپنے نفس و ہوٰی اور ارادہ و اختیار سے کلام
نہیں کیا کرتا بلکہ بولنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اس لیے محفوظ رہتا ہے۔ اگر معرفت الٰہی چاہتا ہے تو ضرر و
نفع کے متعلق مخلوق کا خیال دل سے نکالدے۔ تو خدا کو اسی سے پہچانے گا۔ دنیا میں ہاتھ ہو یا جیب میں
یا نیک نیتی کے ساتھ خزانے میں یہ سب جائز ہیں مگر اُس کا دل میں رکھنا جائز نہیں۔ دروازہ پر
کھڑا رہنا درست۔ لیکن آگے بڑھنا ناجائز۔ بندہ جب اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے فنا ہوجاتا
تو مفقود اور محو ہونے کے باعث آفات کے وقت اُس کا باطن متغیر نہیں ہوتا۔ وہ اوامر و نواہی کے وقت
موجود ہو کر اوامر کو بجالاتا۔ اور نواہی سے باز رہتا ہے۔ کسی چیز کی تمنا اور حرص نہیں کرتا کوئی چیز
قلب کی طرف پھیرتا اور تبدیل اعیان کو انہی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اے علم و عمل کے منافقو۔
خدا اور رسول کے دشمنو۔ خدا کے بندوں سے قطع تعلق کرنے والو کہاں تم۔ اور کہاں وہ۔ تم ظاہر
ظلم و نفاق میں مبتلا ہو۔ یہ نفاق کب تک اے علما و زہاد۔ تم سلاطین و امرا کے دربار سے
دنیوی حصہ اور لذات و خواہشات حاصل کرنے کے لیے منافق بنا کرتے ہو۔ تم اور اس زمانہ کے
اکثر بادشاہ خدا کے مال اور اُس کے بندوں کے معاملہ میں ظالم اور خائن ہیں۔ الٰہی منافقوں کی
شان و شوکت کو توڑ۔ اُن کو ذلیل کر۔ یا اُنپر رجوع ہو۔ ظالموں کو غارت کر۔ زمین کو اُن سے
پاک کر دے۔ یا اُنکی اصلاح کر۔ آمین۔ اے بادشاہو اے ظالمو۔ اے جاہلو۔ اے
منافقو۔ اے دنیا کو مدد دراز اور آخرت کو ابد تک خیال کرنے والو۔ اپنے مجاہدہ اور زہد کے باعث
ماسوے اللہ سے جدا ہوجاؤ۔ اے مخاطب غیر اللہ سے دل کو پاک کر۔ اس سے ڈرتا رہ کہ کوئی

تجھکو شکار کرلے یا رد کرے۔ یا فنا ایک نہ پہنچنے دے۔ پھر جب قسمت کا دیا سامنے آجائے تو اُسے امر
اور موافقت کے ہات اور زہد کے قدم سے حاصل کرنا کہ اختیار اور محبت کے باعث سے۔ زہد پیشہ
رہ کر جن میں اپنی تاثیر دکھا دیتا ہے یعنی دل میں غم اور جسم میں ضعف پیدا کرتا ہے۔ پھر جب
یہ غم اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے ترشہ کی جانب سے اسکی اور اسکی معرفت کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسوقت
تمام رنج وغم جاتے رہتے ہیں۔ مومن کا دل مخلوق اور اہل وعیال واولاد ومال سے جدا ہوتا ہے۔ وہ
ان میں مشغول ہوتا ہے اور اُس کا دل شاہی قاصد کے پیغام لانے کا منتظر رہتا ہے وہ شہر کے دروازہ
پر پہنچ جاتا اور اہل وعیال کو رخصت کرکے اُنہی میں بیٹھا رہتا ہے۔ مومن ہمیشہ کے لیے سب رخصت
ہو چکا ہے۔ وہ مخلوق میں رہکر اُنہیں وداع کر چکا ہے۔ مخلوق کے ساتھ بمنزلہ ذرہ ہے اور خدا کے
ساتھ گویا پہاڑ۔ جب توحید دل میں ٹھیر جاتی ہے تو ظاہری عمل مستور جاتے ہیں۔ کیونکہ ظاہر و
باطن۔ غنا وفقر۔ مخلوق کا آنا نہ آنا۔ اُن کی مذمت اور تعریف یکساں ہوجاتی ہے۔ اسوقت تو
ان دونوں کو نکالدیگا کیونکہ تیرا مضغہ دل باوجود فراخی انکو جگہہ دینے سے تنگ اور تیرا قلب
محبت الٰہی سے پُر ہو گیا ہے۔ اُسکے ذکر اور شوق سے لبریز ہے۔ اسجگہہ اور اس وقت محض خدا کی
کی محبت ہے۔ تو اس وقت سچا دوست عالم۔ معلم۔ دانا۔ محکوم۔ قریب۔ مقرب۔ ادیب۔ مودب۔
اور مخلوق سے بے پروا ہوجائے گا۔ خدا کی مدد کفایت کریگی۔ اے جاہل۔ علم حاصل کر۔ تو نے اپنے
جہل کے باعث سیکھنا چھوڑ دیا ہے اور سکھانے میں مشغول ہے۔ یہ تکلیف نہ اُٹھا۔ تجسے تجھ
نہو سکے گا۔ اور تیرے ہاتھ سے کسی کو فلاح نہو گی۔ اسلیے کہ جو اپنے نفس کا معلم نہیں بن سکتا
وہ غیر کو کسطرح تعلیم دیسکتا ہے اسے قوم قدرت الٰہی کو عاجز نجانو۔ ورنہ گنہگار ہو جاؤگے
علم پر عمل کرو۔ تاکہ تم کو یہ عمل مع علم حاصل ہو جب عمل متحقق ہوجائے گا اسکی قدرت نظر آجائیگی
اسوقت تکوین تمہارے دلوں اور اسرار کے سامنے کردیجائے گی۔ جب تجھ میں اور خدا میں
دلی پردہ نرہیگا تو وہ تجکو تکوین پر قادر کردیگا۔ خزانہ اسرار پر مطلع فرمائے گا۔ اپنے فضل کا
طعام اور اُنس کی شراب عنایت کرے گا۔ قرب کے دسترخوان پر بٹھائے گا یہ سب کتاب وسنت
پر عمل کرنے کا پھل ہے۔ اُنپر عمل کر۔ اور ان سے باہر نہو۔ تاکہ تجھے کوئی اللہ والا ملجائے اور
اُسکی طرف دستگیری کرے۔ جب کتاب اللہ کا کوئی دانا معلم ملجائے گا تو تجکو کتاب العلم کیطرف نقل
کریگا۔ پھر جب تو اس مقام میں ثابت قدم رہے گا تو تیرا قلب اور معنے دونوں درست ہو جائینگے
اور پیغمبر علیہ السلام ان دونوں کے ساتھ رہینگے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بادشاہ حقیقی کے پاس
لے جاوینگے۔ وہاں سے ان دونوں کو خطاب ہوگا کہ اب تم ہو اور تمہارا پروردگار

مجلس باونٙ ۵۲

شیخ رحمۃ اللہ نے تیسری رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا

اے قوم اللہ کی طرف رجوع کر جاؤ۔ مخلوق اور دنیا اور ماسوی سے اُسی کی طرف سبقت کرو۔ دلوں
کو اُسکی جانب متوجہ رکھو۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہیں سُنا کہ تمام امور خدا ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔
اے لڑکے مخلوق کی طرف میں بقا کی نظر سے نہیں بلکہ چشم فنا سے نظر ڈال۔ چشم ضرر و نفع سے نہیں بلکہ عجز
و ذلت سے دیکھ۔ خدا کو ایک جان۔ اُسپر توکل کر۔ اور جس چیز سے فراغت ہو چکی ہے اُسکی طلب
میں بیہودگی اختیار نہ کر۔ دنیا اور ما فیہا سے فراغت ہو چکی ہے مخلوق اور اسکے تمام انقلابات سے
فراغت ہو چکی ہے۔ مومن کا دل ان تمام چیزوں سے فارغ ہے خصوصاً جب وہ ظاہری اسباب سے
جدا ہوتا ہے تو اُسکا حال اور زیادہ درست ہو جاتا ہے اور اگر اسباب و عیال اُسکے پاس ہوتے ہیں
تو اُنپر نظر ڈالی جاتی ہے اور اُن کی سختی پر اللہ تعالٰے اُسے قوت دیتا ہے۔ اس کا دل ہر حالمیں
ماسوی اللہ سے فارغ رہتا ہے۔ نہ غیبت میں زائل ہو۔ اور نہ تغییر و تبدیل کا طالب ہے۔ کیونکہ
وہ جانتا ہے کہ جو حکم ہو چکا ہے ہرگز نہ بدلے گا اور قسمت سے فراغت ہو چکی ہے کم و بیش ہونے
کی وہ کمی بیشی کا طالب نہیں ہوتا۔ اپنی قسمت کے متعلق تاخیر و تعجیل کا خواہاں نہیں ہوتا۔ کیونکہ
یہ بات متحقق ہے کہ اسکے لیے ایک وقت معین اور مخصوص ہے۔ ایسا اور اسکے مانند عقلمند ہوتے
ہیں۔ اور کمی بیشی یا تعجیل و تاخیر کے طالب مخلوق میں دیوانے گنے جاتے ہیں۔ جو خدا سے رضامند
ہے وہ تمام احوال میں خدا سے موافقت کرتا۔ اُسے محبوب رکھتا پہچانتا۔ اور تمام عمر اُسکی مراد کے
مطلع پر اُس سے مصاحبت رکھا کرتا ہے۔ خدا اُسے توفیق دیتا۔ مقرب بناتا اور اسکے تحیر و التفات
کے وقت خطاب کیا کرتا ہے کہ میں تیرا پروردگار ہوں۔ جیسا کہ موسےٰ سے کہا تھا کہ میں تیرا رب
ہوں۔ موسےٰ سے بطور ظاہر کہا تھا اور اس عارف کے دل سے بطور باطن کہا کرتا ہے۔ پیغمبروں کے
معجزے ظاہر ہیں۔ اور اولیاء کی کرامتیں باطن۔ وہ انبیاء کے وارث ہیں۔ خدا کے دین کو درست
کرتے ہیں اور شیاطین انس و جن سے اُسکے محافظ ہیں۔ تو خدا اور اُسکے رسولوں۔ اور اولیاء
سے ناواقف ہے۔ اے منافق تجھے کیا معلوم کہ اہل اللہ کس مشغلہ میں اور کس کام پر لگے ہیں۔ تو
قرآن پڑھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیا پڑھا عمل کرتا ہے اور یہ خبر نہیں کہ کیا کیا۔ یہ تیری دنیا یا
آخرت ہے پھر تو اُنپر معترض ہے۔ عاقل بن۔ ادب سیکھ۔ توبہ کر۔ گونگا بنکر رہ۔ تجھے خدا کی
خبر۔ نہ پیغمبر کی۔ نہ اولیاء کی۔ اور نہ یہ معلوم کہ وہ تجھ میں اور مخلوق میں کیا عمل کر رہا ہے۔
توبہ و سکوت کو لازم کر لے۔ موت اور قبر میں جانیکی حالت کو سوچ۔ تاکہ تجھکو علم حاصل ہو تو
خدا کے ساتھ عمل کر تاکہ وہ تجھکو ایسا نور دے کہ جس سے تو دنیا و آخرت میں روشنی حاصل کر سکے

جو مین کہتا ہون اُسے مانو۔ اور کوشش کرو۔ اور سابقۂ تقدیر کو چھوڑ دو۔ یہ تمہاری بوالہوسی اور کسلمندی کی حجت ہے۔ ہمین سابقہ تقدیر مین حجت سے کیا علاقہ۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ کمر باندھکر عمل مین کوشش کرین۔ اور اسمین قیل وقال اور چون وچرا ہرگز نکرین۔ خدا کے علم مین دخل ندین۔ ہم کوشش کرتے رہین۔ آیندہ خدا جو چاہے گا کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا اپنے افعال سے سوال نکیا جائیگا بلکہ لوگ اپنے اعمال کا حساب دین گے۔ جب تیرا امر انتہا کو پہنچے گا اور خدا تیرے دل کو مقرب بنالے گا دنیا مین تیرا زہد اور آخرت مین تیری رغبت صحیح طور پر ہوجائیگی اس وقت تو اپنے نام کو قرب الٰہی کے دروازہ پر لکھا پائے گا کہ فلان بن فلان خدا کے آزاد کردہ بندونمین سے ہے اس مین تغیر وتبدل اور کمی بیشی نہو گی۔ اسوقت تجھمین صفت شکر اور طاعت الٰہی کا مادہ بڑھجائے گا باین ہمہ صفت خوف کو نچھوڑ۔ اور اُس کی قدرت کو عاجز نجان۔ اور یہ آیت پڑہ کہ خدا جس چیز کو چاہے مٹا دیتا اور جس کو چاہے قائم کر دیتا ہے۔ اُسکے پاس لوح محفوظ ہے۔ وہ اپنے فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ لوگون سے اُن کے اعمال پوچھے جائینگے اس مکتوب پر بھروسا نکر کیونکہ جسنے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے جسنے بنایا ہے وہ توڑنا بھی جانتا ہے۔ طاعت وخوف اور پرہیز کے قدم پر یہان تک مضبوط رہ کہ تجکو موت آجائے اور سلامتی کے تم کے ساتھ تو دنیا سے آخرت کیطرف چلا جاوے۔ اسوقت تغیر وتبدل سے امن ملجائے گا۔ اے جہل نفاق اور طلب دنیا کے باعث زحمت اُٹھانے والے۔ اے حرام کھانے والے تو نور قلب صفا ضمیر۔ اور کلمات حکمت کی طمع کیون رکھتا ہے۔ اہل اللہ کا کلام ضروری۔ نیند غرق ہونے والونکی ہے۔ اور کھانا بیمارونکی طرح کا ہوا کرتا ہے۔ وہ مرتے دم تک اسی حال مین رہتے ہین۔ اور اُن ملائکہ سے مشابہ ہین جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے اور جو حکم ملتا ہے بجالاتے ہین وہ ملائکہ سے مشابہ بلکہ اُن سے افضل ہین۔ ملائکہ اُن کے خادم اور دنیا وآخرت مین اُن کے غاشیہ بردار ہین۔

اے قوم اگر میرا کلام تمہارے حال تک نپہنچے تو اُسے ایمان وتصدیق کے ساتھ سنو۔ میرا کلام دلونکی طرف متوجہ ہے۔ اُسے اپنے دلون اور اسرار سے سنو۔ تمہارے ظاہر وباطن کو راحت ملے گی نفسون اور خواہشون کی شوکت ٹوٹجائے گی۔ شہوتون کی آگ بجھے گی۔ وہ خواہشین جنھون نے دنیا کو تمہارے دلون مین محبوب اور فقر کو مبغوض بناکر تمھین ہلاکت مین ڈالدیا ہے بہتسی بُری ہین۔ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ تقوی کی حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل مین ہے اُسے ایک کھلے طبق مین رکھکر اور بازار مین لیے پھرے۔ باین ہمہ اُس مین کوئی چیز ایسی نہو جس سے تجکو شرم آئے۔ اے جاہل کیا تجھے یہ کافی نہین کہ تو غیر متقی ہے پھر اسکے کیا معنے کہ جب کوئی تجھے خدا سے ڈرنے کا حکم کرتا ہے تو تو غضبناک ہوجاتا ہے۔ حق بات کو سُنکر حقیر جانتا ہے پھر جب کوئی تیری باتونپر انکار کرتا ہے تو تو خشا

خفا ہوتا ہے۔ اور اس سے اپنے نفس کو تسلی دیتا ہے۔ امیر المومنین عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ خدا سے
ڈرنے والا اپنے غصہ کو تسلی نہین دیا کرتا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے جب تک تم میری خطا
کرتے ہو مین تم کو دوست رکھتا ہون اور نافرمانی کی حالت مین تمہارا دشمن بنا رہتا ہون۔ اللہ تعالےٰ اپنی کسی حاجت
کے لیے تم کو دوست نہین رکھتا۔ بلکہ یہ تم پر رحمت ہے۔ وہ تجکو تیرے فائدہ کے لیے چاہتا ہے۔ نہ کہ اپنی
غرض کے لیے۔ اور اسی لیے تیری طاعت کو پسند کرتا ہے کیونکہ اُس کا نفع تجھے پہونچے گا۔ جو تجکو تیرے
فائدہ کے لیے چاہے اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنے لیے دوستی و محبت کرے اُس سے منہ موڑ لے۔
مومن ہر چیز کو بھولکر حضرت حق ہی کو یاد کیا کرتا ہے۔ اسلیے اُسے قرب اور حیات مع اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا
اور اُس کا توکل درست ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت مین اُسکے کام بنا دیتا ہے۔ جب مومن کا توکل
درست ہو اور ٹھیک ہو جاتا ہے تو اللہ اُسکے ساتھ ابراہیمؑ کا سا معاملہ کرتا ہے۔ اُن کا سا باطن
اور حال عنایت فرما دیتا ہے۔ لقب و نام نسہی اُن کا سا کھانا پہنا دیتا۔ اور اپنے دروازہ پر ٹھیرا لیتا ہے
نبی نہین ہین کہ اُسے وہین مقام ابراہیمی ملجاتا ہے۔ اسوقت باعتبار صورت نسہی مگر باعتبار معنے ابراہیم
کے ساتھ اُسکی نسبت درست ہوجاتی ہے۔ تجھے شرم نہین آتی کہ حرص نے تجکو ظالمونکی خدمت اور
حرام خواری پر برانگیختہ کر رکھا ہے۔ تو کہان تک حرام کھاتے رہیگا۔ اور کب تک اُن بادشاہون کا خادم
بنا رہیگا جنکی سلطنت زائل ہونے والی ہے اور خدا کی طاعت سے جس کا ملک کبھی زائل نہوگا کب تک
منہ پھیرے گا۔ غافل ہن۔ اور تھوڑی سی دنیا پر قناعت کر تاکہ اخروی حصہ زیادہ ملے۔ اپنا حصہ
زاہدون کے ہاتھون سے لے۔ یہ لینا مولا کے دروازے پر خدا کے دست قدرت۔ اور اُسکے فعل سے اُسکے
ساتھ ہوگا۔ طبیعت و ہوئے اور شیطان و عوام کی مصاحبت مین بادشاہون کے دروازہ پر دنیا کے ساتھ
اور اُسکے ہات سے نہوگا۔ اگر تو دنیا کو اس حالت مین لے گا کہ تیرا دل خدا کے دروازہ پر ہوگا تو فرشتے اور
ارواح و انبیا تیرے گرداگرد رہین گے۔ ان دونون مقامون اور حالتون مین بہت بڑا فرق ہے۔ اہل اللہ
عقلمند ہوا کرتے ہین۔ اُن کا قول ہے کہ ہم رستہ مین کھائین یا گھر مین۔ اپنا حصہ دنیا کے ہات سے لیکر
نہین کھاتے۔ ہم خدا ہی کے پاس کھاتے ہین۔ زاہد جنت مین کھایا کرتے ہین اور عارف خدا کے
پاس۔ حالانکہ یہ دنیا مین ہوتے ہین۔ لیکن محبوب نہ دنیا مین کھاتے ہین۔ نہ آخرت مین۔ ان کا
کھانا پینا اُنس اور خدا کا قرب ہے۔ اُنکی نظر اُسکی طرف رہتی ہے۔ اُنھون نے دنیا کو آخرت کے بدلے
آخرت کو اپنے اُس خدا کے قرب کے بدلے مین بیچ ڈالا ہے جو دنیا و آخرت کا پروردگار ہے۔ وہ اُسکی محبت
مین بیچے ہین۔ دنیا و آخرت کو اُسکی ذات کے لیے بیچ چکے ہین۔ اور اُسکے سوا کسیکو نہین چاہتے۔
جب یہ بیع و خرید تمام ہو گئی تو اُس کا کرم غالب آیا اور اُسنے اُنکو دے دیا۔ دنیا و آخرت اُن کے حوالہ
کردی۔ اور ان دونون کے لینے کا حکم کیا۔ اُنھون نے بادست سیری بلکہ باوجود تخمہ و بے احتیاجی حسن

امر الٰہی کے باعث اُن دونون کو لے لیا - اور یہ فعل تقدیر کے ساتھ اظہار موافقت اور حسن ادب قسمت کے لحاظ
سے انھین مجبوراً کرنا پڑا - قبول کرلیتے اور لیتے وقت اُنھون نے یہ کہا - الٰہی تو ہمارے ارادہ کو جانتا ہے
ہم تیرے سوا اور کسی سے رضامند نہین - ہم بھوک پیاس - برہنگی - ذلت اور حقارت سے خوش ہین
اور تیرے دروازہ پر پڑا رہنا پسند کرتے ہین - جب وہ اسپر رضامند ہوئے اور ان کے دلون کو اطمینان
ہوگیا خدا نے اُن پر رحمت کی نظر ڈالی - یعنی ذلت کے بعد عزت فقر کے بعد غنا اور دنیا و آخرت مین
اپنا تقرب مرحمت کیا - مومن دنیا مین زاہد ہوا کرتا ہے اس لیے اُس کا زہد باطنی میل کچیل اور کدورت
کو دفع کردیتا ہے - پھر آخرت سامنے آتی ہے اور اُس کا دل ٹھیر جاتا ہے - بعدہ دست غیرت
اسے اُسکے دل سے زائل کرتا اور معلوم کرادیتا ہے کہ آخرت قرب حق سے حجاب کا باعث ہے -
اسوقت وہ خلق کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ دیتا - اوامر شرع کو بجا لاتا - اور اُن حدود کی جو اُسمین اور
عوام مین مشترک ہین حفاظت کرتا ہے - اُسکی باطنی آنکھین کھلجاتی ہین اس سے وہ اپنے اور
مخلوقات کے عیب دیکھ لیتا ہے اسلیے بجز خدا کے اور کہین قرار نہین پکڑتا - اُسکے سوا کسی کی بات
نہین سنتا - اُسکے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتا - اُسکے وعدہ کے سوا کہین سکون نہین پاتا - بجز وعید
الٰہی اور کسی سے نہین ڈرتا - غیر کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ کر صرف خدا سے مشغول ہوجاتا ہے - پھر جب
یہ باتین پوری ہوجاتی ہین تو وہ ایسے محل آرام مین چلاجاتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے
سُنا - اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گزرا - اے لڑکے اپنے نفس کی اصلاح مین مشغول ہو
پہلے اپنے آپ کو نفع پہنچا - پھر دوسرے کو - شمع کی مانند نہو - کہ اپنے آپ کو جلا کر دوسرون کو روشنی
پہنچارہی ہے - اپنی ذات اور ہوائے نفس کے اختیار سے کوئی کام نہ کر - خدا جب کسی کام کے لیے
چاہے گا اُس کا سامان تیرے لیے مہیا کردیگا - اگر نفع مخلوق کے لیے تجھے چاہے گا تو انکی طرف
متوجہ کرے گا اور تجھے استقلال اور اُن کی مدارات کا مادہ عطا فرمائے گا - اُنکی سختی اُٹھانے
کی قوت بخشے گا - مخلوق کے لیے تیرے قلب وسعت اور سینہ کو کشادگی دیکر اُن مین اپنا علم القا
کرے گا - تیرے باطن کو ملاحظہ اور سِر کی سیر فرمائے گا - اسوقت وہی وہ رہجائے گا تو نہوگا
کیا تو نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا - اے داؤد ہم نے تجکو ملک مین اپنا نائب مقرر کیا ہے
اس قول کو کہ ہمنے تجکو نائب کیا ہے یاد رکھ - یہ نہین کہا کہ تو نے اپنے آپکو خود خلیفہ کرلیا ہے -
اہل اللہ کا نہ کچھ ارادہ ہے نہ اختیار بلکہ وہ محض خدا کے حکم و فعل اور تدبیر و ارادہ کے ماتحت
ہین - اے سید ہے رستہ سے الگ چلنے والے حجت نکر - تیرے پاس کوئی حجت نہین - رستہ تیرے
سامنے ہے - حلال و حرام بالکل ظاہر ہے تو شرع کے سامنے مقدر رہجاتا ہے - تجھین خوف الٰہی
نہین - تو اُسکے دیکھنے کو ٹھیر جاتا ہے - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے ایسا ڈر گویا تُو

دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یہ سمجھ کہ وہ مجھکو دیکھ رہا ہے۔ بیدار رہنے والے اپنے دل کی آنکھ
سے دیکھتے ہیں اس لیے انکی پراگندگیاں مجتمع ہوجاتی ہیں اور بگڑا ہوا چیز بناتی ہیں۔ درمیانی پردے
اٹھجاتے ہیں۔ الفاظ مٹتے اور معنے باقی رہجاتے ہیں۔ چیزیں منقطع ہوتے اور اسباب الگ ہوجاتے ہیں
خدا کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ جبتک یہ مرتبہ نہیں ملتا کلام و حرکت اور کسی چیز سے اُن کو خوشی
نہیں ہوتی اور جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو اُن کا پورا کام بنجاتا ہے وہ سب سے اول دنیا کی غلامی اور اُسکی
فرمانبرداری سے نکلتے اور پھر ماسوی اللہ سے جدا ہوجاتے ہیں ہمیشہ بحالت امتحان اُسکے معاملہ اور
اُسکے گھر میں رہتے ہیں تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہیں۔ سر بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر اور
نفس دربان۔ و دیگر اعضا اُن کے خادم۔ سر دریائے الٰہی سے قلب سر سے نفس مطمئنہ قلب سے
زبان نفس مطمئنہ سے اور اعضائے دیگر زبان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ جب زبان نیک ہوگی تو
قلب بھی درست ہوجائے گا۔ اور جب وہ بگڑے گی یہ بھی بگڑ جائے گا۔ تیری زبان تقوے کی [illegible]
اور بیہودہ کلام و نفاق سے توبہ کرنے کی محتاج ہے جب تو اسپر مداومت کرے گا تو زبان کی
فصاحت قلبی فصاحت سے بدلجائے گی۔ اور جب یہ مرتبہ ملجائے گا تو دل منور ہوگا اور اُس کا نور زبان
اور دیگر اعضا کیطرف پہنچے گا اس وقت زبانی گفتگو کام کی ہوگی۔ قرب کی حالت میں مقربوں کے پاس
زبان و دعا و ذکر کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ ذکر و دعا و کلام [illegible] ہوتا ہے۔ قرب میں سکوت
خاموشی۔ صرف نظر اور اس سے متمتع ہونے پر قناعت ہوتی ہے الٰہی ہمیں اُن میں کر دے جو تجھکو دنیا
میں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور ہمیں
دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

مجلس تریپن ۵۳

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین رمضان ۵۴۵ھ کو منگل کے دن دوپہر سے پہلے مدرسہ میں فرمایا

امتحان و آزمائش ضروری چیز ہے۔ یہ نہو تو ولایت کے مدعی سیکڑوں پیدا ہوجائیں۔ اسی لیے
بعض صوفیہ کا قول ہے کہ ولایت کے ساتھ امتحان مقرر کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص مدعی نہوجائے۔ مخلوق
کی ایذا پر صبر کرنا اور اُن سے درگذر ولی کی علامت ہے۔ اولیاء مخلوق کے کاموں سے اندھے
اور اُن کی باتوں سے بہرے ہیں۔ اپنا اعراض اُنھیں بہرا کر رکھتا ہے۔ کسی چیز کی محبت آدمی
آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ چونکہ اولیاء خدا سے محبت رکھتے ہیں اسلئے ماسوے کیطرف سے اندھے
بہرے ہوگئے ہیں۔ وہ خوش کلامی اور نرمی و مدارات کے ساتھ خلق سے ملتے ہیں۔ اور [illegible]

غیرت الٰہی کے اقتضا اور اسکے غضب کی موافقت کے باعث اُنپر غضبناک بھی ہو جاتے ہین
اولیا بمنزلہ طبیب ہین وہ جانتے ہین کہ ہر مرض کے لیے ایک نئی دوا ہی۔ طبیب تمام بیمارون کو
ایک دوا نہین دیا کرتا۔ وہ اپنے قلب و معانی کے لحاظ سے اصحاب کو ہت کیطرح خدا کے سامنے ہین
اُن کو جبر کا ہات کرو ثین دلاتا ہے اور ان کو خدا کی قدرت و رحمۃ اور اُسکی مہربانی کا ہات جسکا
ہات اُن کے دلون کو بدلتا اور ایکحالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اُن کی دنیا طالبان
دنیا کے لیے ہی اور آخرت طالبان آخرت کے لیے۔ اور اُن کا خدا اُن کے لیے۔ وہ کسی چیز مین بخل
نہین کرتے اگر اُن سے دنیا مانگی جاتی ہے تو بشرطیکہ اُن کے پاس ہو فوراً دے ڈالتے ہین
اور اگر ثواب آخرت طلب کیا جاتا ہے مرحمت کر دیتے ہین۔ فقرا کو نیاد دیتے ہین۔ اور طلب آخرت
مین قصور کرنے والون کو ثواب آخرت۔ بدعتی کے لیے بدعت اور بدعتی دونون کو چھوڑ دیتے ہین
چھلکے مخلوق کو دیڈالتے ہین کیونکہ ماسوے اللہ ہر چیز چھلکے کی مانند ہی۔ البتہ اسکی طلب اور قرب بمنزلہ
مغز ہے۔ بعض صوفیہ سے مروی ہے کہ فاسق سے عارف ہی خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتا ہے
ہان سچ ہے کیونکہ اُسے امر و نہی کرتا اور اُسکی ایذا کا تحمل ہوتا ہے۔ اسپر صرف عارف باللہ ہی قدرت
رکھتا ہے۔ زاہدون عابدون اور مریدون مین یہ طاقت نہین۔ لوگ گناہ گارون پر رحم کیون نہین
کرتے حالانکہ وہ محل رحم و توبہ و اعتذار ہین۔ عارف کا خلق اخلاق الٰہی مین سے ہے اسلیے وہ
شیطان اور نفس و ہوے کے پنجہ سے گنہگار کے چھڑانے کی بابت کوشش کیا کرتا ہے تم مین
جب کوئی اپنے بیٹے کو کسی کافر کے ہات قید مین دیکھتا ہے تو کیا نجات دلانے کی کوشش نہین
کیا کرتا؟ اسی طرح عارف کے نزدیک تمام مخلوق اولاد کی مانند ہی۔ وہ زبان حکم سے مخلوق کو مخاطب
اور علمی اطلاع کے باعث اُنپر رحم کیا کرتا ہے۔ وہ اُن مین افعال حق کا ملاحظہ کرتا ہی۔ حکم اور
علم کے دروازہ سے صدور قضا و قدر کو دیکھتا رہتا ہے۔ مگر اس راز کو چھپائے رکھتا ہی اور مخلوق
کو اُس حکم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے جس کا نام امر و نہی ہی۔ البتہ اُس علم کے ساتھ مخاطب نہین
جس کو سر کہتے ہین۔ اللہ تعالے نے رسول بھیجے۔ کتابین نازل کین۔ ڈرایا اور خوف دلایا تاکہ
اس ترکیب سے مخلوق پر حجت تمام ہو جائے۔ مخلوق کی نسبت خدا کے علم مین دخل نہین دیا جاتا۔ اور
نہ اُسپر اعتراض ہو سکتا ہے۔ حکم مین کر و فر اور علم مین ثبات ہے۔ احکام کے متعلق تو ایسے حکم کا
محتاج ہے جو تجھ مین اور غیر مین مشترک ہی۔ اور علم کی بابت اُس علم کا حاجتمند ہے جو صرف تیرے لیے
مخصوص ہو۔ جب کوئی علم ظاہر پر عمل کیا کرتا ہے تو پیغمبر علیہ السلام اُسے علم باطن عطا فرما دیتے
ہین اور حکم باطن اُسے اسطرح دانہ دیا کرتا ہے جسطرح طائر اپنے بچے کو۔ پیغمبر علیہ السلام اُسکی تصدیق
اور آپکے قول ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنے کے باعث اُسکے ساتھ یہ سلوک فرماتے رہتے ہین۔ ہان

اور جب درست ہو جاتا ہے تو اسکے برابر کوئی درست نہیں جب صاف ہو جاتا ہے اسکی برابر کوئی صاف
نہین جب قریب ہو جاتا ہے اسکی برابر کوئی قریب نہین ۔ جاہل سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور عاقل
عقل کی آنکھ سے ۔ اور عارف اپنے اُس قلب کی آنکھ سے جو صاحب جوہر اور عالم ہو ۔ تمام مخلوق
اُس کا لقمہ بنجاتی ہے ۔ خدا کے سوا اور اُسکے پاس اور کچھ نہین رہتا ۔ اس وقت عارف کہہ اُٹھتا ہے
کہ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے ۔ اللہ تعالے اُسکا اول و آخر اور ظاہر و باطن اور صورت
و معنے بنجاتا ہے ۔ اُسکے پاس خدا کے سوا کچھ نہین ہوتا ۔ اسوقت دنیا و آخرت خدا کے ساتھ
اُسکی محبت کامل ہو جاتی ہے ۔ وہ ہر حال مین اُسکی موافقت کرتا ہے ۔ اسکی رضا اور غیر کی
نارضامندی کو قبول کر لیتا ہے کیسی ملامت اُسپر اثر نہین کرتی ۔ چنانچہ بعض صوفیہ کا قول ہے
کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا کی موافقت کر ۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق کی موافقت نکر ۔ جو ٹوٹے وہ
ٹوٹ جائے اور جُڑے وہ ملا رہے ۔ شیطان اور ہوا نفس ۔ طبیعت اور بُرے ہمنشین تیرے دشمن ہین ۔
ان سے پرہیز کر تاکہ تجکو ہلاکت مین نڈال دین ۔ علم سیکھ ۔ تاکہ تجھے ان سے دشمنی اور پرہیز کرنیکا
طریقہ معلوم ہو جائے ۔ اور پھر عبادت آلہی کی کیفیت حاصل ہو ۔ جاہل کی عبادت قبول نہین ہوتی
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو جہالت کے ساتھ عبادت کرے گا اُس کا بگاڑ بناؤ سے بہت زیادہ ہوگا ۔ جاہل
کی عبادت نکمی ہے بلکہ وہ پورے فساد اور ظلمت مین اسیر ہے علم عمل کے اور عمل اخلاص کے ساتھ نفع
دیتا ہے جو عمل بلا اخلاص ہو ہرگز نفع نہین دیتا اور نہ قبول ہوتا ہے ۔ علم پڑھکر عمل نکیا تو یہ علم تجہپر حجت
ہو جائے گا ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ۔ جاہل کو ایکبار عذاب ہوگا اور عالم کو سات بار ۔ جاہل کو
اسلیے کہ اُسنے علم کیون نہ پڑھا ۔ اور عالم کو اسلیے کہ اُسنے عمل کیون نکیا ۔ سیکھو اور اپنے علم پر عمل کر ۔
پھر اورون کو سکھا ۔ یہ خیر ہی خیر ہے ۔ علم کی کوئی بات سنکر جب تو عمل کرے گا اور دوسرے کو تعلیم
دے گا تو تیرے لیے دوہرا ثواب ہے ۔ ایک سیکھنے کا ۔ دوسرا سکھانے کا ۔ دنیا ظلمت اور علم اُسکا
نور ہے ۔ جس کو علم نہین وہ اس ظلمت مین متحیر ہے اور اُس کا بگاڑ بناؤ سے زیادہ ہے ۔ اے علم کے
مدعی اپنے نفس طبیعت اور شیطان و وجود ظاہری اور ریا و نفاق کے ہاتھ سے کچھ نہ لے ۔ تیرا
زہد ظاہر ہے اور رغبت مخفی ۔ ایسا زہد باطل ہوا کرتا ہے اسپر تجھے عذاب ہوگا تو خدا کو فریب دیتا ہے
حالانکہ وہ تیری خلوت و جلوت اور دل کے حالات سے واقف ہے ۔ اسکے نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ
کوئی شے نہین ۔ کہدے کہ میری زندگی پر افسوس ۔ کیونکہ اللہ تعالے میرے رات دن کے تمام
افعال سے واقف ہو کے مجھے دیکھ رہا ہے اور مین اسکی نظر سے نہین شرماتا ۔ اس بیحیائی سے توبہ
کر ۔ اور ادائے فرائض و اجتناب نواہی کے باعث اُسکی قربت حاصل کر ۔ ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ
چھوڑ ۔ اور ظاہری نیکیان کر ۔ اس سے تو اُسکے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور مقرب بنے گا ۔

وہ تجھے دوست رکھے گا۔ اپنی مخلوق کا محبوب بنا دیگا۔ اور دیگر مخلوق کے سوا خاص تجکو چاہے گا پھر
یہ محبت مخلوق کی طرف منتقل ہوگی۔ جب خدا اور اُسکے فرشتے تجھے دوست بنا لینگے تو کافرون اور منافقون
کی تمام مخلوق تیری محب بنجاے گی۔ البتہ کافر و منافق تیری محبت کے معاملہ مین خدا سے موافقت
نکرینگے۔ جسکے دل مین ایمان ہے وہ مومن کو دوست رکھتا ہے اور جسمین نفاق ہے وہ دشمنی
کرتا ہے۔ کافرون منافقون شیطانون اور ابلیسون کے بغض کا کچھ فکر نکرنا چاہیے۔ منافق
اور کافر انسانون مین شیاطین ہین یہ یقین رکھنے والا مومن عارف اپنے قلب و سِرّ و معنے کے
لحاظ سے تمام مخلوق سے الگ ہے۔ وہ ایسی حالت کیطرف چلا جاتا ہے کہ اپنی ذات سے آیندہ ضرر و
نفع کو دفع نہین کرسکتا۔ وہ خدا کے آگے بیتاب و طاقت ہو کر پچھڑا پڑا رہتا ہے جب یہ مرتبہ
ملجاتا ہے تو اُسکے آگے ہر طرف سے خیر آجاتی ہے۔ محض دعوی اور خلوت و تمنا کے باعث اہل اللہ
کا مقابلہ نکر۔ اس سے کچھ نہین ہوتا۔ تو جبتک سامان دنیوی کیطرف سے اندھا نہو جائے
کلام نکر۔ لوگون کے دروازون پر دوڑنے سے جبتک پانو توڑ کر نہ بیٹھ رہے کلام نکر جبتک تیرا دل عقل اور چہرہ
مخلوق سے پھر کر خالق کی طرف متوجہ نہو۔ پشت مخلوق کی طرف اور منہ خالق کیجانب نہو جائے کلام نکر ظاہر
اور صورت مخلوق کیطرف رہنی چاہیے۔ اور باطن و عقل و معنی خالق کی طرف۔ اسوقت تیرا دل ملائکہ اور
پیغمبرون کی مانند ہو جائے گا۔ قلب کو اُنھین کا کھانا پینا عنایت ہوگا۔ یہ بات قلوب و اسرار و معانی سے
متعلق ہے۔ صورت سے علاقہ نہین رکھتی۔ الٰہی ہمارے دلون کو پاک کر ہمارے اسرار کو خلعت پہنا مخلوق
کی اور ہماری عقلون سے الگ اپنے اور ہمارے معاملات مین ہماری عقلون کو صاف کردے۔ اے
حاضرین و غائبین تم قیامت کے دن میری عجیب حرکتین دیکھوگے مین منافقون کے حق مین جھگڑونگا
پھر مومنون کے حق مین کیا کچھ نکرونگا۔ الٰہی مجھے سب سے بے پروا کردے۔ اپنی محبت کے باعث
ماسوا کا محتاج نرکھ۔ معلم کو لڑکون سے بے نیاز کردے۔ اور اُسکے گھر کو تعلیم کے ساتھ دعوت کا
گھر بنادے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ کلام غلبہ کیحالت مین ہے مجھے معاف فرمادے۔ میری شہرت تو
کامل اور تیری جانب سے مجھے حاصل ہوچکی ہے۔ البتہ لڑکون۔ نوکرون۔ اور رستہ چلنے والونکی
شتربانی باقی ہے۔ مین خوشدلی اور صفائی اسرار کے ساتھ اُنکی آسانی چاہتا ہون اے قوم
تم گمان کرتے ہو کہ مین تم سے کچھ لینا چاہتا ہون حالانکہ مین تم کو جانتا ہون کہ یہ کوئی اچھی بات
نہین ہے۔ مین تو خدا سے لیتا ہون تم سے نہین لیتا۔ ہان وہ تمہارے ہاتھون خرچ کراتا ہے جبتک
مین تمہارے ساتھ تھا تم سے ناواقف تھا اور جب تم سے جدا ہوگیا تمھین پہچان لیا۔ مین منافقونکو
لغزش دینے اور عارفون کو آگاہ کرنے والا ہون۔ مین منافقون کو لکڑی سے نہین بلکہ ہتوڑے سے
مارونگا۔ میرا دسترخوان تمہارے لیے ہے۔ اور میرا کھانا تمہارے فارغ ہونے کے بعد ہے میرا

لے کسی اور کے پاس سے آتا ہے۔ تمہارے چلے جانیکے بعد مجھے اُس دوست کیطرف سے طبق ملتا ہے جسکے
آگے مین خدمتگار ہون۔ اے اہل بصیرت کیا تم نہین دیکھتے کہ میری آستینین چڑھی ہوئین اور کمر بندھی
ہوئی ہے۔ اس وقت ایک شخص نے سوال کیا کہ پیغمبرون کیطرف جبرئیل قاصد الٰہی ہے۔ اولیاء
کیجانب کون قاصد ہے؟ آپ نے فرمایا وہی جبرئیل کہ اُسکے لطف و رحمت و احسان کے باعث اور
اُن کے دلون اور اسرارون پر نظر ڈالنے اور انپر مہربان ہونیکے سبب بلاواسطہ نازل ہوتے
ہین۔ وہ بیداری و خواب مین دلکی آنکھون اور صفائی اسرار اور ہمیشہ کی بیداری کے باعث جبرئیل
کو دیکھا کرتے ہین۔ تمہاری حب دنیا۔ حرص اور کثرت دنیا طلبی تم کو معرفت الٰہی اور اولیاء
کی شناخت سے محروم کر رہی ہے۔ آخرت کو یاد کرو۔ اور دنیا کو پلٹ پھیر کر جانے دو۔ الٰہی
جود و کرم تیری صفت ہے۔ اور ہم تیرے بندے ہین ہمین ان دونون سے تھوڑا سا حصہ عنایت کر۔ آمین

مجلس چوّن

شیخ رحمہ اللہ نے دسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے دو قدم چل واصل ہو جائے گا۔ ایک قدم دنیا سے اُٹھا لے۔ دوسرا آخرت
ایک قدم نفس سے اُٹھا۔ دوسرا مخلوق سے ظاہر کو چھوڑ دے پہلے ابتدا باطن تک پہنچ جائیگا
پھر انتہا تک۔ تو شروع کر دے پورا کرنا خدا کا کام ہے۔ تجھسے ابتدا ہے اور خدا کی طرف سے انتہا
کدال اور ٹوکری لیکر عمل کے دروازہ پر جا بیٹھ۔ تاکہ تو طلب کے وقت کام لینے کے قریب ہو
لحاف بچھونے مین دروازہ بند کرکے نہ بیٹھ۔ اس وقت کام کاج ڈھونڈھنا بے عقلی ہے۔ دل کو
ذکر الٰہی کے قریب کر۔ اور اُسے قیامت کا دن یاد دلا۔ پرانی قبرون کو خیال مین لا۔ اور سوچ
کہ اللہ تعالے مخلوق کو کیونکر اکٹھا کرکے اپنے آگے کھڑا کریگا۔ جب تو اکثر اسے سوچتا رہے گا
تو تیرے دلکی سختی جاتی رہے گی۔ اور کدورت صاف ہو جائے گی۔ اگر دیوار بنیاد پر قائم ہوتی ہے
تو ثابت اور مضبوط رہتی ہے اور اگر نہین ہوتی تو جلدی گر پڑتی ہے۔ تیری حالت کی دیوار اگر
حکم ظاہر کی بنیاد پر قائم ہے تو کوئی اُسے توڑ نہین سکتا۔ اور اگر ایسا نہین ہے تو تیری حالت
قائم نہ رہے گی اور تو کسی مقام پر نہ پہنچیگا۔ صدیقین کے دل تم سے نفرت رکھین گے۔ اور تیرے
منہ دیکھنے کی آرزو کرینگے۔ اے جاہل تجھپر افسوس۔ کیا تو نے دین کو کھیل کود یا ننگ و ناموس کا
اظہار خیال کر رکھا ہے۔ یہ کوئی عزت نہین ہے۔ اے ناموس کے پابند تو نے اپنے آپ کو نصیحت
مخلوق کا اہل سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ تجھمین یہ لیاقت نہین ہے۔ یہ تو صالحین مین بعض بعض کو نصیب
ہوتی ہے۔ ورنہ چپ رہنا۔ اور بلا کلام اشارہ کر دینا اُن کا طریقہ ہے۔ جن کو مخلوق کے آگے

پڑھتے اور باوجود کم و جاننے کے کلام کا حکم ہوتا ہے وہ بہت کم ہین ۔ قدرے کلام کے بعد شیخ علیہ الرحمۃ
نے فرمایا ۔ خبر معائنہ ہو جایا کرتی ہے یہ امر تیرے قلب اور صفائی سر کی جانب راجع ہو جاتا ہو ۔ امیر المومنین
حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ اگر پردے اُٹھ جاتے تو میرا یقین موجودہ حالت سے کچھ زیادہ نہوتا ۔ اور
یہ بھی فرمایا ہے کہ مین اُس خدا کی عبادت ہی نہین کرتا جسے کبھی نہ دیکھا ہو ۔ اور یہ بھی کہا ہو کہ میرے
قلب نے مجکو اپنے پروردگار کا جلوہ دکھا دیا ہے ۔ اسے جاہلو ۔ علماء سے ملو ۔ اُن کی خدمت کرو ۔ اُن سے
سیکھو ۔ علم مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہے ۔ حسن ادب اور ترک اعتراض کے ساتھ علماء
کے پاس بیٹھو ۔ اُنسے فائدے حاصل کرو ۔ تاکہ تم کو اُنکے علم کا کچھ حصہ ملجائے ۔ اُنکی برکتین عود
کرین ۔ اسکے فائدے شامل حال ہون ۔ عارفین کے پاس خاموشی کے ساتھ اور زاہدین کے پاس
رغبت کے ساتھ بیٹھو ۔ عارف ہر ساعت مین بہ نسبت پہلی ساعت کے خدا کا مقرب ہو جاتا ہے
خدا کے سامنے ہر ساعت مین اُس کا خشوع و خضوع متجدد ہوتا ہے وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ کہ غائب
اُسکے خشوع کی زیادتی قرب الٰہی کے زیادتی کے مطابق ۔ اور اُسکے خاموش رہنے کی زیادتی
مشاہدہ کی زیادتی کے موافق ہے ۔ جو خدا کو پہچانتا ہے اُسکے نفس و طبیعت و ہوائے و عادت و
وجود کی زبان گنگ ہو جاتی ہے ۔ البتہ قلب و سر اور حال و مقام و عطا کی زبان اُن نعمتوں کا
اظہار کرتی ہے جو اُسے ملی ہین ۔ اسی لیے عارف خاموش رہتے ہین تاکہ اُنسے نفع حاصل ہو ۔ اور
لوگون کو وہ شفا ملے جو اُن کے دلون سے نکلتی ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جسنے اپنے نفس کو
پہچانا اُسنے خدا کو پہچان لیا ۔ بندے اور خدا کے مابین نفس حجاب ہو رہا ہے ۔ جسنے نفس کو پہچانا
وہ خدا و مخلوق کے آگے متواضع ہو گیا ۔ اور اُس سے ڈرا ۔ اور اُسکی پہچان کے باعث خدا کے
شکر مین مشغول ہو گیا اور اُسنے معلوم کر لیا کہ خدا نے اُسے نفس کی شناخت اسلیے دی ہے کہ خدا
اُسکے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اُس کا ظاہر خدا کے شکر مین اور باطن حمد مین
مشغول رہتا ہے ۔ اس کا ظاہر متفرق اور باطن مجتمع ہے ۔ اخفائے حال کے لیے اُس کا ظاہر
غمگین ہوتا ہے اور باطن خوشحال ۔ ہان عارف کا حال مومن کے برعکس ہے ۔ اس کا باطن غمگین
ہوتا ہے اور ظاہر خوشحال ۔ وہ ایک ذلیل غلام کیطرح دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اسے یہ معلوم نہین
کہ مقبول ہوگا یا رد کیا جائے گا اور سامنے کا دروازہ کھلجائے گا یا ہمیشہ بند رہے گا ۔ جسنے اپنے
نفس کو پہچان لیا وہ ہر حال مین مومن کیحالت سے برعکس رہے گا ۔ مومن صاحب حال ہوتا ہے
اور حال کے لیے تغیر ضرور ہے ۔ لیکن عارف صاحب مقام ہے ۔ اور مقام مستقل ہوا کرتا ہے ۔
مومن تغیر حال اور زوال ایمان سے ڈرتا رہتا ہے اس لیے اس کا دل غمگین اور چہرہ بشاش
ہوتا ہے وہ اپنے غم کو چھپاتا ہے ۔ لوگون کے ساتھ متبسم رہتا ہے مگر اُس کا دل غم سے پارہ پارہ

رہا کرتا ہے۔ اور عارف کا غم چہرہ پر ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ بطور نیابت پیغمبر علیہ السلام ڈرانے کے طور پر
مخلوق سے ملتا اور ان کو امر و نہی کرتا رہتا ہے۔ اہل اللہ نے جو کچھ سنا اسپر عمل کیا۔ عمل نے ان کو
مقرب الہی بنادیا۔ اسکے لیے عمل کیا۔ اور دلکے کانوں سے بلاواسطہ اسکی نصیحت سنی۔ یہ مرتبہ مخلوق سے
غیبت و غفلت اور خالق کے ساتھ بیداری سے حاصل ہوتا ہے۔ اسلیے وہ ہمیشہ جلوہ مین رہکر
خلوت مین رہتا ہے اور تو باوجود خلوت جلوت مین ہے۔ موارد الٰہی اور اُسکی حکمتین ہمیشہ اُسکے سر پر
نازل ہوتی ہین۔ پھر قلب کو لکھوا دیتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو۔ پھر نفس زبان کو۔ اور زبان تمام
مخلوق کو۔ اس صفت کے ساتھ مخلوق سے کلام کرنا چاہیئے۔ ورنہ آدمی خاموش رہے۔ عادات
طبیعت اور افعال نفسانیہ کا چھوڑنا۔ اور شہوات و لذات سے چشم پوشی کرنا اہل اللہ کا جنون ہو۔
وہ ان عام دیوانوں کیطرح پاگل نہیں ہین کہ جنکی عقلین جاتی رہی ہون۔ حسن بصری رحمہ کا قول ہو
کہ اگر تم اہل اللہ کو دیکھ لو تو دیوانہ بتاؤ۔ اور اگر وہ تم کو دیکھ لین تو یہ کہین کہ یہ ذرا سی دیر کے لیے بھی قیامت پر
ایمان نہ لائے۔ تیری خلوت نادرست ہے کیونکہ خلوت بلحاظ قلب ہر چیز سے جدا ہو جانے کا نام ہے۔ خلوت
مین تیرا باطن اسطرح ہر شے سے خالی ہونا چاہیئے کہ نہ دنیا رہے نہ آخرت۔ اور نہ ما سوے اللہ
متقدمین انبیاء و اولیاء اور صالحین کا یہی طریقہ ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میرے نزدیک
ان ہزار عابدون سے بہتر ہے جو عبادت خانون مین رہتے ہون۔ نفس کی آنکھ بند کرو اسکی نظر
پھیر دے تاکہ اسکی ہلاکت کا سبب نہو جائے۔ مگر ان نفس قلب و سر کا تابع ہو جائے انکی رائے
سے باہر نہو اور ان کے ساتھ متحد ہو کر رہے ان مین اور نفس مین کچھ فرق نرہے ان کا حکم ان کے
اور منع کرنے سے باز رہے۔ اور انکی اختیار کردہ چیز کو پسند کرلے۔ ایسا نفس اسوقت نفس مطمئنہ ہو جاتا
اور یہ تینون ایک قلب اور ایک مقصود پر موافقت کرتے ہین۔ جب نفس اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے
تو مجاہدات کے متعلق تقصیر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ خدا کے ساتھ اُس قول مین نہ جھگڑ جو تجھ مین از خلق
مین ظاہر کر رہا ہو۔ کیا تو نے یہ آیت نہین سنی کہ خدا سے اسکے افعال کا سوال نہوگا اور مخلوق
سے انکے اعمال پوچھے جائین گے۔ تو نے خدا کی متابعت کہان برباد کردی۔ اگر حسن ادب نگاہ
رکھے گا تو ذلت کے ساتھ اس گھر سے نکالدیا جائے گا۔ اور اگر ادب سے رہیگا اور موافقت کریگا تو اکرام
کے ساتھ بٹھایا جائے گا۔ خدا کا محب اُس کا مہمان ہوا کرتا ہے۔ کھانے پینے پہننے اور دیگر تمام
احوال کے متعلق مہمان صاحب خانہ پر اختیار نہین رکھتا۔ بلکہ میزبان کی رائے سے موافق و
رضا اور اُسپر رضامند رہا کرتا ہے۔ اس لیے اس سے کہدیا جاتا ہے کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اور جو
تجھے مل رہا ہے اس سے خوش رہ۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے دنیا و آخرت اور ما سوے اللہ اسکے
دل سے غائب ہے۔ تجھپر واجب ہے کہ تیرا کلام خدا کے لیے ہو۔ ورنہ گونگا رہنا اس سے بہت بہتر ہے۔

تیری زندگی طاعت الٰہی میں مصروف ہونی چاہیئے ورنہ اس سے موت اچھی ہے۔ الٰہی ہمیں اپنی طاعت میں زندہ رکھ اور ہمارا حشر اہل طاعت کے ساتھ کر۔ آمین ؛

شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا

مومن اپنے نفس سے ہجرت کرکے ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرتا ہے جو اسے ادب اور تعلیم دے وہ لڑکپن سے مرنے تک تعلیم ہی میں رہتا ہے۔ ابتدا میں حافظ اسے قرآن مجید یاد کراتا ہے پھر عالم سنت پیغمبر علیہ السلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور باایں ہمہ توفیق الٰہی اسکے ساتھ رہتی ہے۔ جو سیکھتا ہے اسپر عمل کرتا ہے۔ اس لیے عمل اس کو مقرب الٰہی بنا دیتا ہے۔ جب وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ ایسا علم عنایت فرما دیتا ہے جس سے نامعلوم چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ دل کو اس کے قدموں پر کھڑا کرتا ہے۔ اور اخلاص اسکے قدموں کو دروازہ قرب الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ اگر تو عمل کرنیکے بعد یہ دیکھے کہ دل خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور عبادت و محبت میں حلاوت نہیں ملتی تو یہ سمجھ لے کہ تو عامل ہی نہیں بلکہ اپنے عملی خلل کے باعث محجوب ہے۔ یہ خلل کیا چیز ہے؟ ریا و نفاق و عجب۔ اسے عامل اخلاص کو لازم کر لے ورنہ عمل کی تکلیف نہ اٹھا۔ خلوت و جلوت میں اللہ کے لیے مراقبہ کیا کر۔ جلوت کا مراقبہ منافقوں کے لیے ہے اور خلوت کا صالحین کے لیے۔ اچھی چیز کو دیکھکر اپنے نفس و ہوس اور طبیعت کی آنکھیں بند کر لیا کر اور خدا کی نظر کو جو ہر دم تجھپر پڑتی ہے یاد رکھا کر۔ اور یہ آیت پڑھا کر وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ الآیہ خدا سے ڈر اور محرمات سے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے۔ اور اسکی نظر کو یاد رکھ کہ جسکی نظر و علم سے تو کبھی اوجھل نہیں ہو سکتا۔ اگر تو حق سے مناظرہ اور جھگڑا نکرے گا تو عبودیت کا مرتبہ پورے طور پر حاصل ہوگا اور تو حقیقی بندہ بنکر اُن لوگوں میں داخل ہو جائے گا جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ اے شیطان۔ تو میرے خاص بندوں پر مسلط نہ ہو سکے گا۔ جب خدا کے لیے تیرا شکر ثابت ہو جائے گا تو وہ مخلوق کے دلوں اور زبانوں کو تیری شکر گذاری اور محبت کا الہام کریگا۔ اس وقت شیطان اور اسکے اغوا کا تجھپر ہرگز قابو نہ چلے گا۔ ترک دعا عزیمت اور اسمیں مشغول ہونا رخصت ہے۔ دعا ڈوبنے والے کا سانس اور قیدی کے لیے ہونے کا سوراخ ہے تا قید سے رہائی اور بادشاہ تک رسائی ہو جائے۔ عاقل بنو تم یہ اچھا نہیں کرتے کہ دعا کو چھوڑ دیتے ہو۔ اور یہ بھی اچھا نہیں کہ دعا مانگتے ہو۔ ہر چیز نیت و عقل و علم اور پہچاننے والی کی پیروی کی محتاج ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ خدا اور اسکے نیک بندوں کے پاس کیا کچھ ہے۔ اسی لیے تم اُن سے بدظن ہو۔ اپنے دین و احوال کو اُن کے ساتھ خطرہ میں نہ ڈالو۔ اُن کے تصرفات

مشتاق آ۔ پیر اعتراض نکر۔ جب شرع نے اسپر اعتراض نہین کیا تو تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ ظاہر
و باطن کے لحاظ سے خدا کے سامنے ہین۔ جب تک آخروی سلامتی کی ضامن اور تسکین نہ والی ہو۔ تمہ
دل خوف الٰہی کے باعث ٹکڑے ٹکڑے نہین۔ اے ملک مین خدا کی عبادت کرنے والو۔ اسے ذرا جنت
آؤ۔ کچھ حاصل کر لو۔ تمہین خدا کی کچھ بھی خبر نہین۔ میرے مکتب مین چلے آؤ۔ ایسی تعلیم دونگا
اور وہ چیز سکھاؤنگا جو تمہین معلوم نہین ہے۔ قلوب۔ اور اسرار۔ نفوس اور اعضا کے کتنے الگ
الگ ہین۔ یعنی درجات و مقامات اور ہر ایک کے لیے چند قدم جدا جدا ہین۔ تیرا اسلام ٹھیک نہین
پھر ایمان تک کیونکر پہونچے گا۔ ایمان ٹھیک نہین۔ ایقان تک کیونکر رسائی ہوگی۔ ایقان ٹھیک
نہین معرفت و ولایت کسطرح حاصل ہوگی۔ غافل ہو۔ تو کسی چیز پر قائم نہین ہے۔ تم بنا ہنر
بلا تیاری سامان مخلوق پر حکومت کا طالب ہے۔ حالانکہ یہ حکومت مخلوق و دنیا۔ اور نفس و ہوس اور
ارادہ و طبیعت مین زہد حاصل کرلینے کے بعد ملا کرتی ہے۔ ریاست آسمان سے نازل ہوتی ہے
نہ کہ زمین سے۔ ولایت خالق کیطرف سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ ہمیشہ تابع بن
متبوع نہ بن۔ مصاحب بن۔ حاکم نہ بن۔ ذلت اور گمنامی سے خوش رہ۔ اگر تیرے لیے اسکے
خواہش خدا کے پاس کوئی موجود ہے تو وہ اپنی وقت پر ضرور آجاے گی۔ تجھپر تفویض و تسلیم اور
ترک طاقت و قدرت اور ترک شرک ذاتی و مخلوقی واجب ہے۔ عبودیت کا ساتھ دے۔ یعنی ادا فرائض
نواہی سے پرہیز کر۔ آفات پر صابر رہ۔ توحید اور اعمال نیک پر قائم رہنا جس امر کی بنیاد ہے
تو نے بنیاد ہی مضبوط نہین کی۔ دیوار کس چیز پر بنا رہا ہے۔ تیری نیت درست نہین۔ پھر کلام
کیون کرتا ہے۔ تیرا سکوت کامل نہین ہوا۔ پھر بولتا کیون ہے۔ مخلوق کو نصیحت کرنا پیغمبر کی
نیابت ہے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے خلیفے ہے۔ جب وہ وفات پا گئے اللہ تعالیٰ نے علما کو انکا جانشین
قائم کردیا۔ اور انکا وارث بنایا۔ جو پیغمبرون کا قائم مقام ہونا چاہے اسکا فرض ہے کہ اپنے
زمانہ مین مخلوق سے پاک اور انکی بہ نسبت احکام اور علم الٰہی کو زیادہ جانتا ہو۔ اسے خدا اور رسول
اور نیک بندون کے احوال سے ناواقفو۔ اسے اپنے نفسون۔ طبیعتون اور دنیا و آخرت سے تہی
رہنے والو تم اس امر کو آسان جانتے ہو۔ تمپر افسوس۔ گونگے بنجاؤ۔ اور خاموش رہو۔ تاکہ گویا
کیے جاؤ۔ اٹھائے اور زندہ کیے جاؤ۔ جس کا علم خواہش پر غالب ہو ایسا علم نافع ہوتا ہے
اور یہ نافع کیون نہو حالانکہ اسنے مخلوق کے دروازے بند کردیے ہین اور خدا کا دروازہ بہت
بڑا ہے کھول رکھا ہے۔ جب یہ بند کرنا اور کھولنا صحیح ہوجاتا ہے تو بندہ کی زحمت دفع ہوتی
اور خلوت نصیب ہوجاتی ہے۔ اسکے دل کی طرف خلعت اور نچھاور آتا ہے۔ اسے کنجیان ملتی
چھلکا اتر کر صرف مغز رہجاتا ہے۔ حرص و ہوس نے کیے رستے بند۔ اور مغلوب و مقہور ہوکر خدا

کی طرف سے رستے کھل جاتے ہیں۔ اور اُسے مراد کا وہ رستہ مل جاتا ہے جو مقتدین انبیاء و اولیاء کو ملتا ہے
یہ صفائی بلا کدورت۔ توحید بلا شرک۔ تسلیم بلا منازعت صدق بلا کذب۔ حق بلا خلق۔ مسبب بلا
سبب کا طریقہ ہے۔ یہ وہ رستہ ہے جس پر امراء دین اور وہ سلاطین معرفت اور اصفیاء و ابرار چلتے ہیں
جو مردانِ خدا۔ اُسکے دین کے مددگار۔ اور اُسی کی راہ میں عداوت و محبت رکھنے والے ہیں۔ افسوس
تو اہل اللہ کے طریقہ پر چلنے کا دعوے کس طرح کرتا ہے حالانکہ تجھ میں شرک ذاتی مخلوقی موجود ہے
جبکہ تو روئے زمین پر کسی سے ڈرتا یا امید رکھتا ہے تو تجھ میں ایمان ہی نہیں۔ اور اگر دنیا میں
کسی چیز کا ارادہ رکھتا ہے تو تجھ میں زہد نہیں۔ اور اگر طریق معرفت الٰہی میں کسی اور پر نظر ڈالتا ہے
تو تجھ میں توحید نہیں۔ عارف دنیا و آخرت میں مسافر اور ماسوائے سے بیزار ہوا کرتا ہے
اس کو غیر اللہ کی رغبت ہی نہیں ہوتی اے قوم میری سنو۔ اور اپنے دلوں سے مجھ پر تہمت کا
خیال اُٹھا دو۔ تم کس طرح مجھ پر تہمت لگاتے اور میری غیبت کرتے ہو حالانکہ میں تم پر مہربان ہوں تمہارا
بوجھ اُٹھاتا ہوں۔ تمہارے اعمال میں پیوند لگاتا اور تمہاری نیکیوں کی قبولیت اور گناہوں کی معافی
کی بابت خدا سے سفارش کرتا رہتا ہوں۔ جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مرتے وقت مجھ سے جدا نہیں ہوتا
وہ مجھے اپنی خواہش و لذت اور طعام و شراب و لباس سمجھ لیتا ہے۔ میرے سبب دوسرے سے
بے پروا ہو جاتا ہے اے لڑکے تو مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتا۔ حالانکہ میں تجھکو اپنے لیے نہیں بلکہ
تیرے لیے چاہتا ہوں۔ میں تجھکو دنیا کے ہاتھ سے جو سفاک و غدار ہے نجات دلانا چاہتا ہوں۔
تم کب تک اُسکے پیچھے دوڑو گے۔ وہ عنقریب پیچھے مڑ کر تم کو قتل کر ڈالے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو
ایک لحظہ دنیا کے ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اُنہیں دنیا کو مامون نہیں سمجھتا۔ اُن کو دنیا اور غیر دنیا
کے ساتھ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ خود اُن کے ساتھ ہے۔ اور عارف اُسکے ہمراہ ہے۔ اُن کے قلوب
ہمیشہ ذاکر۔ اور اُسکے آگے حاضر۔ غیر سے معرض۔ اور اُسکی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ اس لیے
وہ اُنکا حافظ اور مونس ہے۔ الٰہی ہمیں اُن میں کر دے۔ اور اُنکی طرح ہماری حفاظت کر۔ اور
ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے منافق اللہ تعالیٰ
جس بندہ کی چاہے مدد کرتا ہے۔ وہی منادی ہو وہی جس بندہ کی طرف چاہے مخلوق کے
دل متوجہ کر دیتا ہے۔ وہی تسخیر کرنے والا ہے۔ تو یہ چاہتا ہے کہ باوجود نفاق خلقت کے دل مجتمع
کر لے۔ اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اے لڑکے اپنی خواہشوں کو تلواروں سے مسل ڈال
اُن سے منہ پھیر لے۔ اگر سابقہ علم الٰہی میں کوئی چیز تیرے حصے کی ہو تو اپنے وقت پر ضرور آئیگی
کیونکہ سابقہ تقدیر میں [illegible] نہیں ہوتا۔ اور خدا کا علم بدل نہیں سکتا۔ تیرا حصہ اپنے وقت
پر آ جائے گا۔ اور وہ نہایت خوشگوار۔ کافی اور پاکیزہ ہوگا۔ تو اُسے ذلت کے ساتھ نہیں بلکہ

عزت کے ساتھ لیگا - اے شخص خدا سے ڈر جو ثواب تجھکو ملیگا - اور وہ تجھکو کرامت کی نظر سے
دیکھے گا - کیونکہ تو نے حرص اور طلب مین الحاح نہین کیا - تو جہان تک قسمت سے بھاگیگا
وہ تجھسے پیٹھ اور تیرے پیچھے پیچھے دوڑیگی - اس لیے اسمین زہد صحیح نہین ہے - مگر اس سے پہلے الفقر
کی ناداری ہے - زہد اور تناول کا مسئلہ مجھسے سیکھ لے - جہل کے ساتھ کرنے مین نہ بیٹھ - سمجھ
پیدا کر - پھر الگ ہو جا - احکام الہی مین سمجھ پیدا کر اور اسپر عمل کرتا رہ پھر سب سے جدا ہو جا - مگر خاص خاص
علماء سے ملتا رہ - کیونکہ ان سے ملنا اور نصیحت سننا الگ رہنے سے بہتر ہے - جب تو انمین سے کسیکو
دیکھے تو اسکے ساتھ ہو جا - اور اس سے علم الہی اور معرفت کی بابت فقہ حاصل کر - اپنے کانون
ان کی باتین سنکر معرفت الہی کی سمجھ پیدا کر کیونکہ یہ مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہے
انہین لوگون مین احکام اور علم الہی کے عالم بھی موجود ہین - پھر جب یہ بات حاصل ہو جائے
تو بلا نفس و شیطان و ہوائے طبیعت و عادت و نظارۂ خلق ایک طرف جا بیٹھ جب ایسی
یکسوئی حاصل ہو گی تو فرشتے اور ارواح صالحین اور انکی ہمتین تیرے گرد اگرد رہین گی خلق
سے یکسو ہوتا ہے تو اسطرح ہو - ورنہ ظاہری یکسوئی نفاق اور بے سود تضیع اوقات ہے - تو دنیا
و آخرت مین دوزخ مین رہیگا - دنیا مین آفات کی آگ مین - اور آخرت مین اس آگ مین جو منافقون
اور کافرون کے لیے تیار کی گئی ہے - الہی مین معافی و مغفرت اور ستر اور درگذر کا خواہان ہون
ہمارے پردے چاک نکر - گناہون پر ہم سے مواخذہ نفرما - اے خدائے کریم تو نے فرمایا ہے کہ
خدا اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا اور گناہ معاف فرماتا ہے - ہمپر رحمت کے ساتھ رجوع کر
اور ہمارے گناہ معاف فرمادے - افسوس تو علم کا مدعی ہے اور جاہلون کیطرح خوش ہوتا - نادانون
کی مانند غضبناک ہوا کرتا ہے - دنیا اور لوگون کے اپنی طرف متوجہ ہونے سے تیرا خوش ہونا حکمت
کو فراموش اور تیرے دل کو سخت کر دیگا - مومن خدا کے سوا اور کسی چیز سے خوش نہین ہوا
کرتا - اگر تجھے خوشی کرنی ضرور ہے تو طاعت الہی مین اپنی دنیا خرچ کرنے سے خوش ہو - اگر اس
خدام الہی کو نفع ہوگا اور طاعتون پر انکی امداد ہوتی رہیگی - رات دن خوف کو اس درجہ لازم
کرلے کہ تیرے قلب و سر سے یہ کہا جائے تم دونون خوف نکرو مین تمہارے ساتھ ہون - سنتا
اور دیکھتا ہون - جیسا کہ موسیٰ اور ہارون کے لیے کہا گیا تھا - تو ان مین سے نہین ہے کیونکہ
تیرے پاس علم بلا عمل ہے - تو ان کا وارث نہین ہو سکتا - وراثت علم و عمل اور اخلاص سے
نصیب ہوتی ہے - اپنا مرتبہ پہچان - اور جو تیری قسمت مین نہو اسکی طرف ہاتھ نہ بڑھا - تقدیر
کے معاملہ مین خدا سے موافقت رکھ - وہ تجھسے موافقت کریگا مہربان ہوگا - تجھے بوجھ
اُتاریگا - دنیا و آخرت مین تیرے ساتھ نیکی کریگا - جب مومن کا ایمان قوی ہو جاتا

تو اس کا نام موقن ہوتا ہے اور جب ایقان قوی ہو جاتا ہے تو عارف کہلاتا ہے پھر جب عرفان
مضبوط ہوتا ہے تو عالم نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب علم قوی ہو جاتا ہے تو محب اور جب محبت قوی
ہوتی ہے تو محبوب کہلاتا ہے۔ اور جب یہ رتبہ ملجاتا ہے تو غنی مقرب اور مستانس نام ہوتا ہے۔
وہ قرب الٰہی سے انس رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حکمت و علم ازل و ابد امور قدر وغیرہ
کے اسرار سے مطلع کر دیتا ہے۔ اور یہ بات بقدر حوصلہ اور خداداد قوت قلب اور اسکی فراخی
کے اندازہ سے ہوتی ہے۔ وہ خدا کے ساتھ قائم۔ اور دل کے ساتھ مخلوق سے خارج ہوا کرتا ہے
جب خدا کا علم سابق کھانے پینے پہننے اور نکاح وغیرہ کے سامان اپنے ساتھ لیکر آتا ہے تو لینے والے کو
نہین پاتا۔ کیونکہ جسکی طرف یہ سامان بھیجا جاتا ہے وہ سامان کچھ علاقہ نہین رکھتا۔ اس لیے بغرض
تناول اللہ تعالیٰ اُسے موجود کر دیتا ہے تاکہ اُس کا علم باطل اور محو نہو۔ اُسے دوسری بار پیدا کرتا
ہے۔ تاکہ جس دیوار کو اُسنے علم سابق مین بنایا تھا وہ ٹوٹ نجائے۔ اسوقت عارف اپنے حصون کو
اسطرح کھاتا ہے جسطرح چھوٹا لڑکا اور جسطرح ماں دودھ پیتے بچے کے منہ مین شہد ڈالتی ہے اسیطرح ازلی
حصے اُسکے مونہہ مین پڑتے ہین۔ اور وہ ہمیشہ کھاتا رہتا ہے۔ جیسا کہ بیمار شربت پیتا رہتا ہے۔ اور
اس سے بلا اختیار اُسکی قوت محفوظ رہتی ہے اس معنی مین عارف کے جو حصول منافع اور دفع ضرر کیطرف سے
فانی ہو چکا ہے سابقہ ازلی پرورش کیا کرتا ہے۔ رحمت کا ہاتھ دہنے بائین کروٹین دلاتا اور لطف الٰہی
اسے بلند و پست کیا کرتا ہے۔ جسنے خدا کو نہ پہچانا اور اسکے دامن رحمت کو نہ تھاما وہ محروم ہے جسنے
اُس سے معاملہ نکیا۔ اور دل سے اسکی طرف منقطع نہوا اپنے باطن سے اُسکے ساتھ تعلق نہ پیدا کیا
اسکے لطف و احسان پر ہاتھ نہ مارا وہ محروم ہے۔ اے قوم اللہ تعالیٰ صدیقین کے دلوں کی لڑکپن
سے لیکر بڑھاپے تک پرورش کیا کرتا ہے جب انکو کسی بلا مین مبتلا کرتا اور ان کا صبر معلوم
کر لیتا ہے تو ان کا مرتبہ قریب تر بڑھا دیتا ہے۔ بلائین انپر غالب و لاحق نہین ہو سکتین۔ اور یہ اس لیے
کہ بلائین بمنزلہ چوپایہ ہین۔ اور ان کے دل اُڑنیوالے پرندوں کے بازو پر ہوتے ہین۔ جو انکی
دل آزاری کرے وہ بدنصیب ہے۔ اُسکے لیے خدا کا غصہ خدا کی دی ہوئی محرومی اور خدا کا غضب موجود ہے
اے لڑکے اہل اللہ کا غلام۔ اُنکے لیے بمنزلہ زمین اور ان کے آگے قادم بنا رہا کر۔ تو ایسا کرتا
رہے گا تو سردار بنجائے گا۔ جو خدا اور نیک بندوں کے آگے متواضع رہتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت
مین اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے۔ جب تو اہل اللہ کی برداشت اور خدمت کرتا رہے گا تو خدا تجکو ان تک
پہنچا دیگا۔ اور ان کا سردار بنا دیگا۔ پھر اگر تو خاص لوگوں کی خدمت کرے گا تو کیا کچھ مرتبہ ملجائے گا
الٰہی ہمارے ہاتھوں اور زبانوں سے نیکیان کرا اور ہمین ان مین کر دے جو تیرے لطف و عنایت کے مستحق ہین

مجلس پچپن ۵۵

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستائیسویں رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا

جو رضا بالقضاء کا خواہاں ہو اُسے چاہیے کہ ہمیشہ موت کو یاد رکھا کرے۔ اُس کا ذکر مصیبتوں اور آفتوں کو
آسان کر دیتا ہے۔ اپنے نفس و مال و اولاد کی بابت اُس پر تہمت نہ کر۔ بلکہ یہ کہہ کہ میرا پروردگار میرا حال
مجھ سے زیادہ جانتا ہے جب تو اُس پر مداومت کرے گا تو رضا اور موافقت کی لذت حاصل ہو گی تو آفتیں
جڑ پیڑ سے جاتی رہینگی۔ اور اُسکے بدلے نعمتیں آنے لگیں گی جب تو حالت بلا میں رضا اور موافقت
کی لذت پائے گا تو ہر جانب سے تیرے پاس نعمتیں آئینگی اے غافل طلب خیر میں اُس سے منہ
نہ موڑ۔ تو وسعت رزق کا طالب کیوں بنا رہتا ہے شاید وہ تیرے لیے فتنہ ہو اور تو نہیں جانتا ہے تجھے
کیا خبر کس چیز میں ہے چپ رہ۔ اور موافقت کر۔ اور اُسکے افعال پر رضا اور ہر حال میں شکر کا
اظہار کرتا رہ۔ شکر بہ وسعت رزق اور صبر بہ تنگی معاش فرض ہے۔ شکر نعمت کو زیادہ اور تجھے
منعم کے قریب بنا دے گا اور صبر دل کے قدم کو ثابت اور اُسکی مدد کرے گا مظفر بنائے گا۔ صبر کا انجام دنیا
و آخرت میں اچھا ہے۔ خدا پر اعتراض حرام ہے۔ اس سے دل اور چہرہ تاریک ہو جاتا ہے۔ ابتلا
خدا پر اعتراض کے بدلے اُس سے سوال کرنے میں مشغول رہا کر۔ تاکہ اسمیں بلا کا وقت ٹل جائے اور
آفتوں کی آگ بجھ جائے۔ اور اُسکے ارادوں کے حق میں اُسکی رحمت و محبت کے خزانوں سے دافع
جب تو رستہ میں ہو اور پہنچنے سے پہلے حیران رہجائے تو بطور سوال یہ کہا کر۔ اے متحیرین کے
رہنما۔ مجھے سیدھا رستہ دکھا دے۔ جب تو مبتلائے بلا ہو کر عاجز ہو جائے تو یہ دعا کر الٰہی میری
مدد کر مجھے صبر دے اور بلا کو دفع کر۔ لیکن جب تو واصل ہو جائیگا اور وہ تیرے قلب کے قریب ہو
اس وقت سوال و زبان کچھ نہیں۔ بلکہ سکوت اور مشاہدہ ہے اس وقت تو مہمان ہو گا۔ مہمان کچھ
مانگا نہیں کرتا بلکہ حسن ادب کے ساتھ جو آگے آتا ہے اُسے کھا لیتا ہے۔ اور جو اُسے ملتا ہے لے لیتا ہے
مگر ہاں جب اُس سے یہ کہا جاتا ہو کہ تو کسی چیز کی خواہش کر تو وہ اپنے اختیار سے نہیں بلکہ حکم
بجا لانے کی نیت سے خواہش کرتا ہے۔ سوال بُعد کے وقت ہوتا ہے اور سکوت قرب کے وقت۔ اہل اللہ
خدا کے سوا کسی کو نہیں پہچانتے۔ ارباب اور اسباب اُن کے دل سے الگ ہو چکے ہیں۔ اگر اُن کو
دنوں اور مہینوں کھانا پینا نہ ملے تو پروا نہیں کرتے اور نہ متغیر ہوتے ہیں کیونکہ خدا اُن کو جو چاہتا ہے
بطور غذا عنایت کر دیتا ہے خدا کی محبت کا مدعی اُس سے کسی اور چیز کو مانگے تو اس دعوے میں
جھوٹا ہے۔ ہاں جب وہ محبوب اور مقرب مہمان ہو جاتا ہے تو اُسے حکم ہوتا ہے کہ مانگ۔ خواہش کر
اور جو چاہے کہہ۔ تجھے مرتبہ دیا گیا ہے۔ محب مقبول ہے اور مجاب مبسوط۔ حرمان [illegible]

لیے بنے اور ہمارا محبوب کہلائے ۔ بندہ محب رہنے کی حالت مین قوت کے لیے حیرانی و پریشانی اور
کشمکش کے عالم مین رہتا ہے ۔ پھر دوسری نوبت مین جب محبوب ہوجاتا ہے تو اسکی حالت بدلجاتی ہے
آرام و رفاہیت ۔ سکون و وسعت رزق ۔ اور تیسیر خلق حاصل ہوتی ہے ۔ یہ سب اسکے صبر اور
محبت مین ثابت قدمی کی برکت ہے ۔ خدا کے ساتھ بندہ کی محبت و محبت ایسی نہین ہوتی جیسی
مخلوق کی مخلوق کے ساتھ ۔ ہمارا خدا بڑی عزت والا ہے اسکی مانند کوئی چیز نہین ۔ وہ سننے
دیکھنے والا ہے ۔ مین لوگون کو مثالین دیکر سمجھاتا ہون ۔ اُس سے سمجھو اور دلکی پاکیزگی طلب کرو
وہ جسپر چاہتا ہے پاک باطنی کو وسیع کر دیتا ہے ۔ اور جسکے لیے چاہے باطنی رزق بڑھا دیتا ہے
ایک اہل اللہ کے دل مین زمین و آسمان کے رہنے والے سما سکتے ہین ۔ اُس کا دل عصاے
موسے علیہ السلام بنجاتا ہے ۔ موسے کا عصا ابتدا مین حکمت تھا آخر مین قدرت بنگیا ۔ ضرورت کے وقت
آپکا زاد راہ اُٹھاتا تھا ۔ یہانتک کہ آپ اسپر سوار ہوجاتے تھے ۔ بیٹھنے اور سونے کی حالت مین
آپکا نگہبان رہتا تھا ۔ ہر طرح کے پھل دیتا اور بیٹھتے وقت آپ پر سایہ کرلیتا تھا ۔ موسیٰ کو اس عصا
مین خدا اپنی قدرت دکھاتا تھا ۔ موسیٰ بواسطہ عصا قدرت سے خوگر ہوگئے ۔ پھر جب اُن کو بھی مقرب
کیا ۔ اور اُن سے ہمکلام ہوا تو یہ فرمایا کہ اے موسیٰ یہ تیرے دہنے ہات مین کیا چیز ہے جواب دیا
یہ میرا عصا ہے ۔ مین اسپر سہارا لگاتا اور اپنی بکریون کے لیے پتے جھاڑتا ہون ۔ اور میرے اس سے
کچھ مطلب بھی نکلتے ہین ۔ حکم ہوا ۔ اسے ہات سے ڈالدو ۔ ڈالتے ہی اژدہا بن گیا ۔ موسیٰ ڈرکر
بھاگے ۔ فرمایا ڈرو نہین پکڑ لو ۔ ہم اسے پہلی حالت مین لے آئین گے ۔ اس سے یہ منظور تھا کہ خدا انکو
اپنی قدرت پر مطلع کرے تاکہ انکی آنکھون مین فرعون کا ملک حقیر ہوجائے ۔ اور اُن کو فرعون اور اسکی قوم
سے لڑنے جھگڑنے کی تعلیم حاصل ہو اور آپ خرق عادات سے واقف ہوجائین ۔ موسیٰ کو ابتدا
مین شرح صدر نہ تھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وسعت قلب اور حکم و نبوت کا مرتبہ عطا فرمایا ۔ اے جاہل جسکی
ایسی قدرت ہو وہ فراموش کردینے اور نافرمانی کیے جانے کے لائق نہین ہے ۔ جو تجھے نہ بھولے اُسے
نہ بھول جو تجھسے غافل نہو اُس سے غفلت نکر ۔ موت کو یاد رکھ ۔ ملک الموت قبض ارواح پر مقرر ہے
تیرا اسباب و مال وغیرہ کہین تجکو فریب نہ دے ۔ یہ سب عنقریب تجھسے لے لیا جائے گا ۔ پھر تو اپنی
تقصیر اور بیہودہ مشغلون مین تضیع اوقات کو یاد کرکے نادم ہوگا مگر ندامت نفع نہ دیگی ۔ تو عنقریب
مرکر میری نصیحت کو یاد کریگا ۔ اور تجھے قبر مین میرے پاس ہونے اور میرا کلام سننے کی آرزو ہوگی
میری باتین سننے اور انپر عمل کرنیکی کوشش کر تاکہ تو دنیا و آخرت مین میرے ساتھ رہے ۔ مجھسے
نیک گمان رہ تاکہ میرے قول سے نفع اُٹھا سکے ۔ غیرون سے نیک گمان اور اپنے نفس سے بدظن
رہا کر ۔ ایسا کرنے مین تجھے اور تجھسے غیرون کو نفع ہوگا ۔ جب تک تو غیر اللہ کے ساتھ رہے گا تو رنج و

وغم، اور شرک مین مبتلا رہے گا۔ دل کے ساتھ مخلوق سے جدا ہو کر خدا سے مل جا۔ اسوقت تجکو وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گذرا۔ تو جس حالت مین ہے یہ ٹھیک نہین۔ اسکی بنیاد بودی ہو۔ یہ ایک کوڑی ہے جو بلندی پر بنائی گئی ہو خدا کے آگے توبہ کر اور اپنی حالت بدلنے کا طالب بن۔ تو طلب دنیا اور ترک آخرت کی حالت میں مبتلا ہو افسوس خدا نے تجکو فقیر بنایا ہے۔ اور تو غنا کا طالب ہے کیا تو نہین سمجھتا کہ جس چیز کو اُس نے پسند کیا ہے تو اُسے بُرا جانتا ہے۔ تیرا نفس ہوی طبیعت شیطان اور برے ہمنشین خدا کی پسند کو ناپسند کرتے ہین۔ یہ سب اختیار الٰہی کو مکروہ جان رہے ہین تو انکی موافقت نکر۔ انکی جانب متوجہ نہو انکے اعتراض اور خدا پر اظہار ناراضی کی طرف التفات نکر۔ اپنے قلب اور سِر کے حکم کو سن یہ دونون چیز کا حکم کرتے اور بدی سے روکتے ہین۔ اپنے فقر سے رضامند رہ۔ یہ رضا بعینہٖ غنا ہے صاحب مقدور نہونا عصمت ہے کیونکہ اگر وہ تجکو صاحب مقدور کر دیگا تو غالباً تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر تجکو فقیر و عاجز رکھے گا تو غالباً گناہون سے بچائے گا۔ اُسکے اختیار پر صبر کرنے سے تجھے اتنا ثواب ملے گا کہ جس کا اندازہ نہ تو کر سکتا ہو نہ دیگر اہل زمین۔ تو جلد باز ہے۔ حالانکہ جلد باز اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہوا کرتا۔ جلد بازی شیطان کیطرف سے ہے اور سکون رحمان کیجانب سے۔ جب تو جلدی کرے گا تو شیطان کے لشکر مین داخل ہو جائے گا اور اگر توقف و ثبات اور ادب و صبر سے کام لے گا تو رحمان کے لشکر کے ساتھ رہے گا۔ تجھے اوامر و نواہی پر عمل اور اُسکے قضا و قدر اور تمام بلاؤن اور آفتون پر صبر کرنا تقوے کی حقیقت ہے تم سراسر خلق و نفس و ہوے اور سراسر نفسیت و طبیعت ہو۔ تم کو خدا اور عارفین کی ذرا خبر نہین۔ تم عارفین کی بہ نسبت پاگل ہو اور وہ عاقل ہین۔ خدا کے دیوانون کا جنون جب تمام ہو جاتا ہے تو وہ مرتبۂ دیوانگی سے نکل جاتے ہین۔ حرکت ابتدائی شے ہے اور سکون انتہائی۔ مرض زائل ہو جاتا ہے اور اس کا حکم باقی رہتا ہے اے لڑکے تو آخرت سے خالی اور دنیا سے لبریز ہے۔ تیرا یہ حال۔ اور صالحین و اولیا سے جدائی۔ ترک صحبت اور اپنی رائے پر تیرا استغنا بھی ہین رکھتا ہے تو نہین جانتا کہ اپنی رائے پر مستغنی رہنے والا گمراہ ہو جاتا ہو۔ ہر عالم زیادتی علم کا محتاج ہے۔ اور ہر عالم سے بڑھکر ایک اور عالم ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ تمہین بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ جمہور بڑے گروہ سید الانبیاء کی متابعت۔ اور ترک مفارقت طریق کو لازم کر لے۔ اتباع کر۔ بدعتی نہ بنو متبع رسے سب کام بجا لانے کے نفس و ہوے کے ساتھ یہ رستہ طے نہین ہوتا بلکہ اسپر علم و عمل۔ اور ترک توجہ و دنیا۔ اور تسلیم و رضا و ترک عجلت اور قرار و سکون کے ساتھ چلا کرتے ہین۔ ...

تخلیہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ پہاڑوں، خدا کے بندوں، اور صبر و مجاہدہ کی محتاج ہے۔ اور آئین یہ ضروری
بات ہے کہ تو بعض سلامتی معرفت سے ملے۔ تا کہ وہ تیرا رہبر ہو۔ اور تیرا بوجھ اٹھائے۔ تو اسکی رکاب میں
چل۔ جب تو تھک جائیگا تو وہ تیرے سوار کرنے کا حکم دیگا یا اپنے پیچھے سوار کرے گا۔ اگر تو محب ہو
تو تجھکو اپنے پیچھے بٹھا لے گا۔ اور اگر محبوب ہے اپنے زین میں جگہ دے گا۔ اور خود تیرے پیچھے بیٹھ جائے گا
جسنے یہ مزا چکھا اسنے اسکو پہچان لیا۔ ان لوگوں کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور مکذبین و منافقین و اشرار کی
صحبت باعث نقمت۔ خدا کے ساتھ مراقبہ اسکے اور مخلوق کے حقوق و احکام کے متعلق اپنے نفس کے ساتھ
محاسبہ کو لازم کر لے۔ کیونکہ دنیا و آخرت کی خیر مطلوب ہو تو اپنے ذات میں علم الٰہی کی بابت مراقبہ اور نفس سے
عمل کا مطالبہ کیا کر۔ اس سے امر الٰہی کا مطالبہ کر۔ اور اسے ارتکاب معاصی سے باز رکھ۔ اسپر
آفتوں کے وقت صبر، قضا و قدر کے وقت رضا اور نعمتوں کے وقت شکر کو لازم کر دے۔ جب تو یہ کریگا
تو موانع زائل ہونگے اور خدا سے تیری مصاحبت درست ہو جائے گی اور تو اس رستہ میں رفیق اور
مددگار سے جا ملے گا۔ اور ایسے خزانہ سے لاحق ہو جائے گا جو ہر جگہ تیرے ساتھ ساتھ رہے گا۔ اسے
یہ پروا نہو گی کہ تو کہاں رہا اور کہاں جا اترا۔ کیونکہ تو جہاں کہیں گرے گا اُٹھا لیا جائے گا۔ حکم و علم
و قدرت۔ اور انس و جن و ملائکہ تیرے خادم بنجائینگے۔ تو خدا کا خوف رکھے گا۔ ہر چیز تجھسے خوف کریگی
اور اسکی طاعت کے باعث ہر چیز تیری مطیع ہو جائے گی۔ جو خدا سے ڈرتا ہے ہر شئے اس سے خوف
کیا کرتی ہے۔ اور جو نہیں ڈرتا خدا ہر چیز سے اُسے ڈرا دیتا ہے۔ جو خدا کی خدمت کرتا ہے خدا ہر شئے
کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندہ کے ایک ذرہ عمل کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ تو جیسا
کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔ تم جیسے ہو گے ویسی ہی تمپر توجہ کیجائیگی۔ الٰہی دنیا و آخرت میں اپنے
کرم و احسان و درگزر اور مہربانی سے ہمارے ساتھ معاملہ کر اور ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی دے اور دوزخ
کے عذاب سے بچا لے

مجلس چھپن

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھائیسویں رمضان ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت رباط میں فرمایا

اے لڑکے میں تیرے تصرفات کو ان لوگوں کے خلاف پاتا ہوں جو خدا سے مراقبہ کرتے اور
اُس سے ڈرتے ہیں۔ تو اہل شر و فساد سے ملتا اور اولیاء و اصفیاء سے جدا رہتا ہے۔ تو نے اپنے
قلب کو خدا سے خالی، دنیا و اہل دنیا کی خوشی اور اسکی حرص سے پُر کر لیا ہے۔ تجھے معلوم نہیں کہ خوف
الٰہی دل کا کوتوال، اسے روشن کرنے والا، امین اور مفسر ہے۔ اگر تو اس حالت پر رہتا تو دنیا و آخرت کی
سلامتی حاصل کر لیتا۔ اگر تو موت کو یاد کرتا تو دنیوی خوشی کم اور زہد بڑھ جاتا۔ جس کا انجام

موت جو وہ کسی چیز سے کیوں کر خوش ہوتا ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر ڈرنے والے کے لیے
ایک انتہا ہے اور ہر نفس کی انتہا موت ہے۔ غمی اور خوشی فقر اور غنا شدت اور راحت دکھ اور سکھ
سب کا انجام موت ہے۔ جو مر گیا اُسکے حق کی قیامت آگئی۔ اور دور کی چیز اُسکے لیے گویا نزدیک
ہوگئی۔ تیرے تمام مشغلے ایک قسم کی بلہوسی ہے۔ اپنے قلب و ظاہر و باطن کے ساتھ تمام مشاغل سے
الگ ہو جا۔ دنیا کی انتہا ہے مگر آخرت کی انتہا معلوم نہیں۔ دنیوی زندگی ایک مقررہ میعاد
تک ہے اور اخروی ہمیشہ تک کے لیے۔ سراپا طاعت ہونے کی کوشش کر۔ ایسا کرے گا تو تو محض
خدا کے لیے ہو جائے گا۔ وجود نفس گناہ اور اسکی ہستی طاعت ہے۔ خواہشوں کا حاصل کرنا وجود
نفس ہے اور ان سے باز رہنا اسکی ہستی۔ خواہشوں سے پرہیز کر۔ اور ان کو اپنے اختیار سے
نہ لے۔ بلکہ تقدیر الٰہی سے موافقت کرنے کے لیے حاصل کیا کر۔ خواہشوں کو قہر او جبر از ہر کے
ہات سے لے۔ زہد کا ہات ہو خواہشوں کو لے۔ اور نفس تک پہنچا دے نہ ہو کی ضرورت نہیں
ضروری بات ہو۔ اپنی حالت معلوم کرنے سے پہلے تو اس کا محتاج ہے۔ زہد تاریکی میں آ
اور تناول رغبت روشنی میں۔ اس ظلمت کو نکالے روشنی نظر آئے گی۔ قدرت ظلمت سے
اور تیرے سر پر قادر کیطرف روشنی موجود ہے۔ تیری کام کی ابتدا ظلمت ہے۔ پھر جب خدا کی حضرت
کشف سامنے آجاتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے جب قمر معرفت کا نور آتا ہے تو لیلۃ القدر کی ظلمت
کا نور ہو جاتی ہے اور جب علم الٰہی کا سورج تجلی آتا ہے تمام اندھیرے زائل ہو جاتے ہیں۔
تجھے اپنے گرد اگرد اور نزدیک و دور کی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔ تمام مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ اور پلید
و ناپاک الگ ہو جاتا ہے۔ اپنے اور غیر کے حق جدا جدا معلوم ہوتے ہیں۔ مخلوق اور خالق کی
مراد الگ الگ ظاہر ہو جاتی ہے۔ خلق اور حق کا دروازہ جدا جدا نظر آنے لگتا ہے۔ اسوقت
تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اُسکا
خیال آیا۔ اسوقت تیرا دل مشاہدہ کھانا کھائے گا۔ اُنس کی شراب پیئے گا اور اُسپر قربت کی
خلعت نازل ہونگے۔ پھر وہ مخلوق کی مصلحتوں۔ ان کو گمراہی سے روکنے۔ خدا کو چھوڑ دینے
اور نافرمانیوں کے باعث خلقت کیطرف رجوع کرے گا۔ اور یہ رجوع کرنا شیخ قطب حفظہ اللہ اور
ابد ہی سلامتی کے ساتھ ہو گا۔ اسے اس مضمون کو نہ سمجھنے اور اسپر ایمان نہ لانے والے تو تو محض
اور محض چھلکا ہی چھلکا ہے۔ بُرائی اور گھن کھائی لکڑی ہے۔ صرف آگ کے لائق ہے۔ مگر ہاں
توبہ کرے اور ایمان و تصدیق سے کام لے تو خیر ہوگی۔ اگر تو توبہ کرے ایمان اور تصدیق سے
کام لے اور تقدیر الٰہی سے موافقت رکھے تو اپنے سرمایہ میں خیر اور سلامتی اور سعادت ضرور
پائے گا۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو انہیں شیشہ کے ٹکڑے ملیں گے جو تیری زبان اور حلق اور جگر

کو کاٹ ڈالینگے - میری بات مان لے - مین تیری رسی کو بل دے رہا ہون - میری نصیحت قبول کر
مجھے دشمن نسمجھ - مجھ مین تجھ مین کہان کی عداوت ہو - مین تیری اصلاح اور ازالہ نجاست اور میل
کچیل دفع کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہون - تیرا رستہ صاف کرتا اور تیرے کھانے پینے کا سامان
تیار کر رہا ہون - مین ان کامون پر تجھ سے مزدوری نہین مانگتا - میری مزدوری خدا کے ذمہ ہے - طالبان
خدا کی خدمت میرا مشغلہ ہے - جب تو ٹھیک طور پر خدا کا طالب بنجائیگا مین تیری خدمت پر مامور ہوجاؤنگا
پھر جب بندہ کو قصد اور طلب الٰہی کا مرتبہ پوری طرح حاصل ہوجاتا ہو تو کل چیزین اسکی محکوم ہوجاتی ہین
اے لڑکے اپنے نفس کا واعظ بنجا - میرا اور کسی اور کا محتاج نہو - میرا وعظ تیری ظاہری حالت
کی متعلق ہے اور تیرا وعظ تیری حالت سے علاقہ رکھتا ہے - ذکر موت اور قطع تعلقات و اسباب
کے ساتھ ہمیشہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہ - رب الارباب یعنی خلاق عظیم و علیم سے تعلق کرلے اسکی
رحمت و رافت کے دامن کو تھام لے - اسکے سوا کسی چیز مین مشغول نہو - ورنہ یہ حالت تجھے محجوب کردیگی
جب تم مین کسیکو میرے ہات پر نجات حاصل ہوگی تو مین خوش ہون گا - اور جب وہ میرے کہے کو
قبول نکریگا تو مجھے رنج ہوگا - مومن مجھسے قریب ہوتا اور منافق مجھسے بھاگ جاتا ہے - اے منافقو
مین تم پر غضبناک ہونے مین خدا سے موافقت رکھتا ہون - اُسنے مجکو تم پر بھڑکتی آگ بنا کر بھیجا ہے
اگر تم توبہ کرکے میرا کہا مان لوگے - میری سخت کلامی پر صبر کرتے رہوگے تو مین تمہارے حق مین
مبارک اور سلامتی بنجاؤن گا - افسوس تم شرماتے نہین کہ تمہاری طاعت ظاہر ہے اور گناہ
پوشیدہ ہین - تم موت اور بیماریون کے ہات سے عنقریب ماخوذ ہوگے - پھر خدا کی آگ کے قیدخانہ
مین بند کیے جاؤگے - اے عمل مین کوتاہی کرنے والو تم کو شرم نہین آتی کہ اپنی دن رات کی
بیہودگیون سے رضامند ہو - باوجود تقصیر یہ چاہتے ہو کہ خدا کے خزانے ہمین ملجائین تم اعمال پر
غالب آجاؤ - تمہارے نفس عادی ہوجائین گے - داخل ہونے والی چیز کی دہشت ہوا کرتی ہے
انتہا مین تم پاک صاف ہوجاؤگے - اور تمہاری کدورتین زائل ہونگی - جب تم توبہ کروگے تو اسکے
لیے ابتدا و انتہا ضرور ہے - اے آقا کی خدمت سے بھاگنے والو - اے اصفیا و انبیا و اولیا کی رائے
کو چھوڑ کر اپنی رائے پر مستغنی ہونے والو - اے خدا کے سوا مخلوق پر بھروسا رکھنے والو - کیا تم نے
پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سنا کہ جو اپنی جیسی مخلوق کے بھروسہ پر رہے وہ ملعون ہے - اے جوان
دنیا کا طالب نہ بن - اور اسکی کسی شے کیلیے غضبناک نہو - یہ صفت تیرے دل کو اسطرح بگاڑدیگی
جسطرح سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہو - افسوس تو نے حب دنیا اور تکبر دونون کو جمع کر رکھا ہے
ان دونون خصلتون والا بلا توبہ فلاح نہین پاتا - عاقل بن - تو کون ہو - کیا چیز ہو - اور کس چیز
سے پیدا کیا گیا ہے - اور کس بات کے لیے مخلوق ہوا ہو - تکبر نکر - کیونکہ تکبر وہی کرتا ہے جو خدا

ور رسول اور خدا کے نیک بندوں سے واقف ہوتا ہو اسے کم عقل ۔ تو تکبر سے رفعت پا رہا ہے
اس معاملہ کو برعکس کر دے سیدھا ہو جائیگا ۔ کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ جو شخص خدا کے
لیے متواضع ہوتا تو خدا اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے خدا اسے پست اور ذلیل کرتا ہے جو
آخرت سے رضامند ہو دنیا میں اول درجہ کا ہو جاتا ہے اور جو قلیل سے خوش ہے اسے بہت سی دی
جاتی ہے جو ذلت سے رضامند ہو اُسے عزت ملتی ہے پستی سے رضامند رہ تا کہ تیرے حق میں معاملہ
برعکس ہو جائے ۔ جو تقدیر پر رضامند اور اُسکے آگے ذلیل رہا خداوند تعالیٰ دائم و قیوم اُسے بلند
کردیگا ۔ تواضع اور حسن ادب تجکو مقرب بنائیگا ۔ تکبر اور بے ادبی دور پھینکدے گی ۔ طاعت
تجکو دوست اور مقرب بنائیگی ۔ اور معصیت خراب اور بعید کر دیگی ۔ دین کو پیغمبر کے بدلے فروخت
دین کو سلاطین و ملوک و اغنیا اور حرام خوروں سے بغیر لیکر فروخت نکر جب تو دین کو بیچکر کھاتا
ہے تو تیرا قلب سیاہ ہو جائے گا ۔ اور کیونکر سیاہ نہوگا حالانکہ تو خالق کی عبادت کرنے لگا ہے
اسے محروم اگر تیرے دل میں کچھ نور ہوتا تو حرام و مشتبہات و مباح کی تمیز اور اس چیز کے امتیاز میں
جو دل کو سیاہ یا منور کرتی ہے اور تیرے قلب کو قریب یا بعید کر دیتی ہے تو اسے ضرور صرف کرتا
اسے جاہل میں ہاتھ کی کمائی اور توکل کے سوا اور کسی چیز کو نہیں جانتا ۔ ابتدائے ایمان میں ہاتھ
کی کمائی سے لینا چاہیے ۔ پھر قوت ایمان کے وقت خدا سے ۔ یہ جب ہے کہ تجھ میں اور خدا میں
کوئی واسطہ حائل نرہے ۔ دل جب قوی ہو جاتا ہے تو بار الہی خلق کے ہاتھوں خدا سے اپنا
حصہ لیا کرتا ہے ۔ واسطہ حائل نہ رہنے کے معنی یہ ہیں کہ دل وسائط اور شرک بالوسائط
پاس ہرگز نہ ٹھیرے ۔ بلکہ خدا کا حکم بجا لائے ۔ لوگوں سے لے اور اُن کی مدح و ذم اور قبول
رد کی طرف سے بہرا بنجائے ۔ اُن کے دینے نہ دینے کو خدا ہی کا فعل سمجھے جو ان کے ہاتھوں ہوا ہو
اہل اللہ مخلوق کیجانب سے اندھے بہرے گونگے ہیں ۔ اُن کے پاس بجز خدا کے جو ان کا ناصر اور
محروم کرنے والا ۔ دینے اور نہ دینے والا ۔ ضرر پہنچانے اور نفع بخشنے والا ہے اور کچھ نہیں ۔ انکے
پاس مغز ہے چھلکے ۔ محض صاف اور بالکل پاک چیز ہے یہی وہ شے ہے جو تمام مخلوق کو ان کے
دل سے نکال دیتی ہے ۔ خدا کے سوا اور کچھ نہیں رہتا ۔ اُن کے دلوں میں صرف خدا کا ذکر خفی
رہجاتا ہے ۔ الٰہی ہمیں اپنا علم عنایت کر ۔ افسوس ۔ تجھے یہ گمان ہے کہ تو میرے سامنے اپنے
نفس پر جھوٹا ملمع کرنے کی قدرت رکھتا ہے اگر حکمتیں نہوتیں تو میں تیرے پاس آتا اور تیری
خوب فضیحتی کرتا ۔ اسے منافق میرے ساتھ اپنی جان کو خطرہ میں نڈال ۔ میں خدا اور نیک بندوں
کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا ۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو مخلوق اسکے قلب سے اس طرح
دور ہو جاتی ہے جس طرح درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں اور وہ باشخص رہجاتا ہے

ان کی دید سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور قلب و سر کے لحاظ سے ان کا کلام ہرگز نہیں سنتا ۔ بلکہ بھاگتا
ہے ۔ نفس جب مطمئنہ ہو جاتا ہے تو اعضا کی حفاظت اسکے سپرد ہوتی ہے پھر دل خدا کی جانب سفر کرتا
اور جو کچھ اسکے پاس ہے طلب کر لیتا ہے ۔ پھر دنیا اگر نفس کی نگہبان ہوتی اور اس کے کام میں
ایک پاؤں کھڑی رہتی ہے ۔ یہ خدا کا طریقہ اور طالبین کے حق میں اس کی صنعت ہے ۔ استیفاء
اقسام کے وقت دنیا ایک بدصورت اور تل چاولی بالوں والی بڑھیا کی صورت میں اسکے پاس آتی ہے
اور ان کو ان کے حصے دیجاتی ہے ۔ دنیا انکی خادمہ بنتی ہے خدم نہیں ہوتی ۔ اہل اللہ جو کچھ اسکے
پاس ہے لے لیتے ہیں اور اسکی طرف توجہ ہرگز نہیں کرتے ۔ اے لڑکے اپنے دل کو خدا کے لیے
فارغ رکھ ۔ اور اعضاء و نفس کو اہل و عیال کی محنت مزدوری میں لگائے رہ ۔ اس وقت تو اس کے
حکم سے کام کرے گا ۔ اور اسکے طفیل ان کو کما کر کھلائے گا ۔ خدا کے آگے خاموشی اور صبر و رضا کے
ساتھ ترک سوال دعا و طلب و الحاح سے بہتر ہے اسکے علم کے آگے اپنے علم کو اور اسکی تدبیر کے
سامنے اپنی تدبیر کو مٹا دے ۔ اسکے ارادے کے روبرو اپنا ارادہ توڑ دے ۔ قضا و قدر کے سامنے
اپنی عقل کو معزول کر دے ۔ اگر تو اس کو پروردگار و مددگار و مسلم جانتا ہے تو اسکے ساتھ ایسا
جو بند کور ہو چکا ہے ۔ اگر خدا تک پہنچنے کا ارادہ ہے تو اسکے آگے خاموش رہ ۔ مومن کے تمام
خیالات اور ارادے متحد ہو جاتے ہیں ۔ اس کے سینے بجز اس خیال کے جو خدا کی طرف سے اسکے
دل میں آتا ہے اور کچھ باقی نہیں رہتا ۔ وہ قرب کے دروازہ پر جا کھڑا ہوتا ہے ۔ پھر معرفت حاصل
ہو جاتی ہے ۔ دروازہ کھل جاتا ہے اور ایسا جلوہ نظر آتا ہے جو بیان نہیں ہو سکتا ۔ خیال
دل کے لیے ہے اور اشارہ مخفی کلام ہے جو سر سے علاقہ رکھتا ہے ۔ اپنے نفس و ہوس اور
اخلاق مذمومہ و دنیا سے فنا ہونے والا عافیت خوشی اور نعمت میں ہے ۔ خدا اصحاب کہف کی طرح
اسمیں اپنا تصرف کرتا ہے اللہ تعالے نے انکی نسبت فرمایا ہے کہ ہم ان کو دہنی طرف اور بائیں جانب
کروٹیں دلاتے رہتے ہیں اے لڑکے اسے سن اسکی تکذیب نہ کر ۔ اور نفس کو خیر سے محروم نہ رکھ

مجلس ستاون

شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے چھبیسویں رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا

اے لڑکے تھوڑا سا صدقہ میری نظر کر دو ۔ باقی تمہارے مال تم کو معاف تمہارے
گھر کے مال تمہیں حلال ۔ میں تم سے صدق و اخلاص کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا ۔ اس کا نفع

تمہیں کرو گے۔ میں اپنے لیے نہیں بلکہ تم کو صرف تمہارے لیے چاہتا ہوں۔ اپنی زبان سے ظاہری
و باطنی الفاظ کو تقیید کرو۔ تیسرا نگہبان ہیں جو تمہاری ظاہری حالت کو دیکھ رہے ہیں۔ اور
خدا باطن کا نگہبان ہے۔ اے محل اور عمارتیں بنانے اور تعمیر دنیوی میں عمر ضائع کرنے والے
نیک نیتی بغیر کوئی کام نہ کر۔ دنیوی دیوار کی بنیاد نیک نیتی پر۔ اپنے نفس و ہوس کے کہنے سے
کوئی دیوار نہ بنا۔ جاہل بلا امر الٰہی اور بلا موافقت تقدیر محض نفس و ہوا اور طبیعت و عادت
کے حکم سے بنیاد رکھا کرتا ہے۔ اسی لیے اس کا کوئی قصہ درست نہیں ہوتا۔ اور اسکی تعمیر
مبارک نہیں ہوتی۔ بلکہ انہیں غیر ترک رہا کرتے ہیں۔ قیامت کو اس سے پوچھا جائے گا
کہ یہ تعمیر کیوں بنائی تھی۔ اسپر کہاں سے خرچ کیا تھا اور صرف کی ضرورت کیا تھی۔ سب چیزوں کا
حساب لیا جائے گا موافقت و رضائے الٰہی کا طالب بن۔ اور اپنی قسمت پر قانع ہو۔ جو تیرے
مقدر میں نہیں اسے نہ مانگ۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بندے کے لیے
دنیا میں سب سے زیادہ سخت عذاب یہ ہے کہ وہ ایسی شے کا طالب ہو جو اسکی قسمت میں نہیں
آپ نے فرمایا کہ تو میرے پاس مجھ سے بدگمان ہو کر آتا ہے۔ اس لیے میرے کلام سے تجھے فلاح
نہ ہوگی۔ تجھ پر افسوس کہ اسلام کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا پر معترض ہے۔ اس کے نیک بندوں پر
اعتراض کرتا رہتا ہے۔ تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ قضا و قدر اور افعال الٰہی پر رضا و
تسلیم اور حدود کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے محافظت کا نام اسلام ہے۔ یہ باتیں ہوں گی
تو اسلام درست ہوگا۔ طول امل کی نحوست تجھکو معاصی اور مخالفت کے گڑھے میں ڈالتی ہے
امید کوتاہ ہونے کے وقت تیرے پاس خیر آجائے گی۔ اگر فلاح کا ارادہ ہے تو اسے
تھام لے جس چیز کو تقدیر لے آئے۔ عارف اس کو تقدیر ہی کے ہاتھ سے لیتا ہے اور
موافقت شرع کے ساتھ اسپر رضامند ہو جاتا ہے۔ اسکے پاس نفس و ہوا اور طبیعت و
شیطان کچھ نہیں ہے بلکہ ان کے مقابلے میں اسکی مدد ہوتی ہے۔ یہ بات نہیں کہ عارف بالکل
معدوم ہو گئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد ہم میں کوئی معصوم نہیں رہا۔ البتہ عارف
کا نفس مطمئنہ۔ خواہش مغلوب۔ طبیعت کی آگ سرد اور شیطان اس سے مایوس ہو جاتا ہے
ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ شیطان اسکے گرد پھرتا ہے لیکن کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ توکل کے ساتھ
تعلق سبب اور توحید کے ساتھ کسی کے نفع و ضرر پر نگاہ نہیں ہوا کرتی۔ تو سراسر نفس
اور ہوا و طبیعت ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی خبر نہیں۔ پہلے تلخی ہے پھر حلاوت۔ پہلے
ٹوٹنا۔ پھر جڑنا۔ پہلے موت پھر دائمی حیات۔ پہلے ذلت ہے۔ پھر عزت۔ پہلے فقر ہے
پھر غنا۔ پہلے نیستی ہے پھر ہستی۔ اگر یہ مرتبے مل گئے تو خدا سے جو کچھ تو چاہے گا دیا

ہوگا۔ ورنہ بالکل ناجائز ہے۔ جو چیز تجکو خدا سے غافل کر دے وہ نحس ہے۔ خواہ ادائے فرائض وسنن
کے بعد روزہ نماز ہی کیون نہو۔ اگر تو نے فرض روزہ ادا کرلیا پھر اسکے بعد نفلی روزہ مین بھوک
پیاس نے تجکو خدا کے آگے حضور قلب۔ مراقبے۔ اور اسکے ساتھ خوش زندگانی کرنے سے جو
اسکی صحبت اور مقام قرب تک پہنچاتی ہے روکدیا تو تو حجاب اور مخلوق اور نفس و ہوے کا
بندہ ہے۔ عارف اپنے علم وسر کے ساتھ خدا کے پاس اسکے علم قرب کے نیچے کھڑا رہتا ہے
قضا وقدر کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ اور جب عاجز ہوتا ہے تو بلا تدبیر خود چکر دیا جاتا گویا
تحریک خود ہلایا جاتا اور بلا تسکین خود ٹھیرایا جاتا ہے۔ اور ان مین شامل ہوجاتا ہے جنکی نسبت
ارشاد ہوا ہے کہ ہم اصحاب کہف کو خود دہنے بائین کروٹین دلاتے ہین جب ان کا
عجز ظاہر ہوتا ہے تو حرکت دیے جاتے ہین۔ حرکت قدرت کے ساتھ ہے اور سکون وتسلیم عجز کیوقت
حرکت تیرے وجود کے وقت ہے۔ اور سکون عدم کے وقت۔ حرکت حکم مین ہے۔ اور سکون علم مین
نفس وہوے۔ اور طبیعت وخلق سے الگ ہوجانے کے بعد تیرا نفس درست ہوگا۔ مخلوق کا
مقید نہو۔ وہ تیرے نفع وضرر کی مالک نہین ہے اور نہ خدا کے سوا کوئی رزق دیسکتا ہے
ہمیشہ اسکی طاعت مین رہ امر ونہی پر عمل کر۔ تیرے پاس خدا کے سوا اور کچھہ نرہیگا۔ اسوقت
تو تمام مخلوق سے بے پروا اور سب سے زیادہ عزیز بنجائیگا اور تیری مثال آدمؑ کی سی ہوگی۔
جن کے لیے اشیاء کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ بات تمام عوام اور اکثر خواص کی عقل سے پرے ہے
عارف آدمؑ کا ذرہ اور اسی کا خلاصہ ہے۔ اے کم عقل۔ سمجھ پیدا کر۔ پھر الگ ہوجا۔ اہل اللہ
سمجھ پیدا کرلینے کے بعد دل کے ساتھ مخلوق سے جدا ہوجاتے ہین۔ ان کا ظاہر اصلاح کیلیے
مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور باطن خدا کے ساتھ اسکی صحبت وخدمت مین رہتا ہے اس لیے
وہ موجود بھی ہین اور الگ بھی۔ حکم مین مخلوق کے ساتھ ہین۔ لیکن دل کے ساتھ ان سے
الگ ہین۔ ان کے قلب تمام اشیاء سے یکسو اور جدا رہتے ہین۔ ان کا ظاہری شغل احکام کا
مضبوط کرنا ہے۔ جب ان کے کپڑے میلے ہوجاتے ہین انھین دہولیتے۔ پاک کرلیتے اور خوشبو
مین بسا لیتے ہین۔ اور جب کوئی کپڑا پھٹجاتا ہے اسے سیتے اور پیوند لگا لیتے ہین وہ مخلوق
کے سردار ہین۔ ان کا ایک ایک ذرہ بلند پہاڑون کی مانند ہے۔ ان کے دل خدا کے ساتھ
ہین۔ اسکے آگے پچھڑے پڑے ہین۔ مراقبہ مین ہین اس کے علم مین غوطے لگایا کرتے
ہین۔ الٰہی اپنا ذکر ہماری غذا اور اپنا قرب ہماری اغنا بنادے۔ آمین۔ تو مردہ دل ہے اور
ویسون ہی سے صحبت رکھتا ہے۔ زندہ دلون نجبا اور ابدال کی خدمت کیا کر۔ تو قبر ہے
قبرون کے پاس جاتا ہے مردہ ہے۔ مردون سے ملتا ہے۔ اپاہج ہے۔ تجھ جیسا اپاہج تجھے

شیخ زاہد۔ اندھا ہے دوسرا اندھا تیرا ہاتھ پکڑ۔ اہل یقین رکھنے والے اور نیک موصوف کی صحبت
اختیار کر۔ ان کے کلام کو صبر کے ساتھ قبول کر لے اس پر عمل کر فلاح پائے گا۔ مشائخ کی
باتین مشکل حل کیا کرتی ہیں اور اگر خدمت چاہتا ہے تو انکی عزت کر۔ میرے ایک پیر و مرشد تھے جب
کوئی مشکل مسئلہ یا بڑا خطرہ میرے دل پر گذرتا تھا وہ بیان کر دیا کرتے تھے۔ مجھے سوال کرنے کی
حاجت نہوتی تھی۔ یہ بات تھی کہ مین ان کا احترام اور حسن ادب نگاہ رکھتا تھا۔ مین نے تمام مشائخ
کی صحبت مین انکی عزت اور حسن ادب کا لحاظ رکھا ہے صوفی بخیل نہین ہوا کرتا۔ کیونکہ جب وہ
ترک کل کا مدعی ہے تو بخل کس چیز مین کر سکتا ہے۔ اُسے کوئی چیز ملتی ہے تو اپنے لیے نہین
بلکہ غیر کے واسطے لیا کرتا ہے۔ اُس کا دل تمام موجودات و غیروت پاک ہے۔ بالذات بخیل ہوا
کرتا ہے اور چونکہ صوفی کی تمام چیزین غیر کی ملک ہو جاتی ہین اس لیے غیر کے مال مین کیونکر بخل
کر سکتا ہے۔ اُس کا کوئی دشمن نہ دوست۔ وہ نہ کسی کے منہ سے اپنی تعریف کا مشتاق
نہ مذمت کا۔ صوفی عطا و منع اور ضرر و نفع کو بجز خدا کے اور کسی کی طرف سے نہین جانتا۔ اُسے
نہ زندگی کی خوشی نہ موت کا غم۔ خدا کی ناراضامندی اُس کی موت اور رضا اسکی حیات ہے
جلوت مین اُسے وحشت ہوتی ہے اور خلوت مین انس۔ خدا کا ذکر اسکی غذا ہے۔ اور شوق
اس کا پانی۔ اس لیے دنیا و مافیہا کی حرص کے باعث بخیل نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ سب لیے ہوئے
ہے الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

مجلس اٹھاون

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ میں قدرے کلام کے بعد فرمایا

یہ کب تک ہوگا کہ تو علم پڑھے اور عمل نہ کرے۔ علم کا دفتر لپیٹ دے۔ اور اخلاص کے ساتھ عمل کا
دفتر کھول بیٹھ ورنہ صرف علم سے فلاح نہوگی۔ تو اپنے افعال کے باعث خدا پر دلیر ہے تونے
آنکھوں سے حیا کا برقع اُتار دیا ہے۔ خدا کی نظر کو ہلکا جان رکھا ہے۔ تو اپنی خواہش سے اپنی
اپنی خواہش سے چھوٹتا۔ اور اپنی خواہش سے متحرک ہے۔ اس لیے یہ خواہش تجکو ہلاک کر دیگی
ہر حال مین خدمت شرع کر اسکے احکام پر عمل کر۔ نہ ہر حکم پر عمل کرنا تجکو علم الٰہی کے قریب
کر دیگا۔ الٰہی ہمین غافلین کی خواب سے بیداری عطا فرما۔ آمین جب تو تمنا کرے کہ
تمام نفس تیرے تابع ہو جائیں تو تجکو تیری کرنی پڑینگی۔ کوئی نہ کوئی چیز ہو۔ آپ کی خدمت سپرد ہو
کی رضامندی تلاش کر تیرا اور اس کا معاملہ ٹھیک رہے۔ اس وقت خدمت ہو سکیگی۔

تجھکو خلافت ہوگی باطن مین نہوگی آفت مال پر پڑے گی دین پر نہ پڑے گی - اس حال مین بلا نعمت پہنچائے گی مصیبت نہوگی - اسے منافق تو نے خدا اور رسول کی اطاعت کے معاملہ مین صرف نام پر قناعت کی ہے - معنے کا خیال نہین کیا یہ تیرا ظاہری و باطنی جھوٹ ہے اس لیے تو دنیا و آخرت مین ذلیل رہیگا اور جھوٹا اپنے دل مین خود ذلیل ہوا کرتا ہے - اے عالم اہل دنیا کے آگے اپنے علم کو ذلیل اور میلا کچیلا نکر - عزیز کو ذلیل کے بدلے نہ بیچ - علم عزیز ہے - اور جن کے قبضہ مین دنیا ہے وہ ذلیل ہین مخلوق اسپر قادر نہین ہے کہ جو قسمت مین نہو وہ تجھے دیدین - ہان تیری قسمت کا اُن کے ہاتھون سے تجھے دلوایا جاتا ہے - اگر تو صبر کرے گا تو تیرا حصہ اُن کے ہاتھون تیرے پاس پہونچے گا - اور تو عزیز کا عزیز رہے گا - تجھپر افسوس یہ نہین جانتا کہ جو رزق دیا جاتا ہے وہ رازق نہین ہو سکتا جس کو اور جگہ سے عطیہ ملتا ہے وہ خود کچھ نہین دیسکتا - خدا کی طاعت مین مشغول رہ - اس سے مانگنا چھوڑ دے - پھر تو اس بات کا محتاج نرہے گا کہ اُسے اپنے مصلحتین معلوم کرائے - اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے جسکو میرا ذکر سوال کرنے سے روکدے مین اسے مانگنے والون کی بہ نسبت دوچند دیا کرتا ہون - تجکو زبانی ذکر سے جو بلا قلب ہو کسی طرح کی کرامت و عزت حاصل نہین ہو سکتی - اول قلب و سِر کا ذکر ہے پھر زبان کا - جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو ایسون کو خدا یاد کیا کرتا ہے - چنانچہ فرمایا ہے - کہ تم مجکو یاد کرو مین تم کو یاد رکھون گا - میرا شکر بجالاؤ - ناشکری نکرو - اُسے یاد کر تاکہ وہ تجکو یاد رکھے اُسے یاد کر - تاکہ ذکر تیرے گناہون کا بوجھ دفع کردے - اور تو بالکل پاک ہوجائے - اسوقت تو طاعت بلا معصیت رہ جائے گا - اور وہ اسوقت تجکو فرشتونکی جماعت مین یاد کرے گا - اس سے تو مخلوق سے بیزار ہوگا اور اُس کا ذکر تجکو سوال کرنے سے روکدیگا - تیرا اسرار مقصود ہی ہوجائیگا اور تو تمام مقاصد سے الگ ہوجائے گا پھر جب وہ تیرا مقصود ہوجائے گا - ملک کے خزانون کی کنجیان تیرے دل کے ہاتون مین دیگا - جو خدا کو چاہتا ہے اُسکے سوا اور کسی کو نہین چاہتا - اس کے دلسے ماسوی کی محبت نکلجاتی ہے - خدا کی محبت ٹھیرنے کے بعد قلب سے غیر کی محبت جدا ہوجاتی ہے - اس سے اُسکے تمام اعضا خوش ہوتے ہین - ظاہر و باطن - صورت و معنے خدا سے مشغول ہوجاتا ہے - خدا اُس کو عادت سے نکالتا اور آبادی سے جدا کر دیتا ہے - اس کمال کے بعد خدا اس سے محبت رکھنے لگتا ہے - کیا تو نے کسی آفت رسیدہ کو نہین دیکھا - عنقریب تیری نوبت آنے والی ہے - ملک الموت تیری زندگی کا دروازہ کھٹکھٹائے گا - اور اُسے اُکھاڑکر تجھین اور تیرے بیگانون اور دوستون مین تفرقہ ڈالدے گا - اسکی کوشش کر کہ تو مرتے وقت خدا کی ملاقات کو مکروہ نجانے - اپنا سامان آخرت کی طرف بھیج اور موت کا انتظار کر - تو خدا کے ہان وہ جلوہ دیکھیگا

جو دنیا مین کبھی نہین دیکھا - الٰہی ہمین دنیا و آخرت کی نیکی دے - اور دوزخ کے عذاب سے بچا

مجلس انسٹھ

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوین رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن قادری کلام کے بعد فرمایا

طامع کا کلام مرتبون اور مداہنت سے خالی نہین ہوتا - اس سے حق گوئی ناممکن ہے - اس کا کلام بے مغز چھلکا - اور لفظ بلا معنے ہوا کرتا ہے - جسطرح طمع کے تینون حرف نقطہ سے خالی ہین اسی طرح طامع خالی ہوتا ہے - اللہ کے بندو سچ بولو - نجات پاؤ گے - سچے کی ہمت بلند ہوتی ہے کسی کا قول اُسے ضرر نہین دیتا - خدا اپنے کام پر غالب ہے - جب چاہے گا تجھے کسی کام کے لیے تیار کر دیگا - بے ادبی کرنے والی کی بابت کلام شروع ہوا تھا - یہ اُس کا جواب ہے - اعتبار صدق احوال مجھے بلاتا اور جھوٹ خاموش کر دیتا ہے - جس اندازہ کے تم خریدار ہو مین اُسی اندازہ سے بیچتا ہون - اے لڑکے اگر تیرے پاس علم کا پھل اور اُسکی برکت ہوتی تو حظ نفس و خواہش کے لیے بادشاہون کے دروازہ پر نہ دوڑتا - مخلوق کے دروازہ پر جانے کے لیے عالم کے پانو نہین ہوا کرتے - لوگون کا مال لینے کو زاہد ہات نہین رکھتا - اور غیر کو دیکھنے کے واسطے محب الٰہی کے پاس آنکھین نہین ہوتین سچا محب خواہ تمام زمانہ سے بلا کرے - مگر مخلوق پر نظر ڈالنا اُسکے لیے حلال نہین وہ اپنے محبوب کے سوا کسی کو نہین دیکھتا - اُسکی ظاہری آنکھون مین دنیا - دل کی آنکھون مین آخرت ذرا نہین جچتی - اور اُسکی سِرّی آنکھون مین خدا کے سوا اور کوئی نہین سماتا - عاقل بنو - تم کسی چیز پر قائم نہین ہو - تم مین اکثر کھینچنے چلانے والون کے تابع ہین - اکثر واعظون کا کلام زبان سے ہوتا ہے دل سے نہین ہوتا - منافق کی آواز زبان و دماغ سے ہوتی ہے اور صادق کی قلب و باطن سے - اُس کا دل خدا کے دروازہ پر اور سر اُسکے سامنے ہوتا ہے وہ دروازہ پر پہنچتے پہنچتے گھر مین داخل ہو جاتا ہے - تو ہر حال مین جھوٹا ہے خدا کے دروازہ کا رستہ نہین جانتا - دوسرے کو کیونکر رہنمائی کرے گا - تو خود اندھا ہے - غیر کی لکڑی کس طرح تھامے گا - خواہش طبیعت - متابعت نفس و حب دنیا اور ریاست و شہوت نے تجھے اندھا کر دیا ہے - اس سے پہلے کہ معاصی ظاہر حالت سے منتقل ہو کر قلب تک پہنچ جائین میرے پاس آ جا - ورنہ تو گناہ پر اصرار کرنے لگے گا اور پھر یہ اصرار کفر ہو جائے گا - جو خدا کا مطیع اور اُس کا پورا بندہ ہو جاتا ہے وہ خدا کا کلام سن سکتا ہے - اسوقت آپ نے اُن ستر آدمیون کا ذکر کیا جو موسیٰؑ کی قوم مین سے کلام الٰہی سننے کیلیے منتخب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن سے خطاب کیا اور وہ سب بیہوش ہو کر گر پڑے فقط موسیٰؑ باقی رہ گئے

پھر انھون نے زندہ ہونے کے بعد کہا کہ ہم مین کلام الٰہی سننے کی طاقت نہین ہے۔ اے موسیٰ تم
ہم مین اور خدا مین واسطہ بنجاؤ۔ چنانچہ موسیٰ کلام کرتے اور بطور ترجمان انھین سُناتے تھے۔ موسیٰ
قوت ایمان اور تحقیق طاعت و عبودیت کے باعث اُس کا کلام سُننے پر قادر ہوئے۔ اور وہ لوگ
ضعف ایمان کے باعث قادر نہو سکے۔ اگر وہ توریت کے احکام قبول کرتے امر و نہی مین موسیٰ
کے تابع رہتے ادب کو نگاہ رکھتے اور قول کے خلاف عمل نکرتے تو ضرور کلام الٰہی سننے پر قادر
ہوجاتے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا۔ مین ہر کذاب منافق۔ دجال۔ اور خدا کے
نافرمان پر مسلط کیا گیا ہون۔ ان مین سب سے بڑا ابلیس اور سب سے چھوٹا فاسق ہے۔ مین ہر گمراہ
اور گمراہ کرنے والے۔ باطل کیطرف بُلانے والے کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہون۔ اور لاحول
ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ مدد چاہتا ہون۔ نفاق تیرے دل پر موجود ہے۔ تو اسلام
و توبہ۔ اور ترک ریار کا محتاج ہے۔ میرا یہ موجودہ مشغلہ اگر خدا کی طرف سے ہے تو عنقریب بڑھیگا
زیادہ ہوگا۔ اور عالیشان و زبردست ہوجائے گا۔ اپنے پانون سے کھڑا ہوگا۔ اور اپنے پرون سے
لوگون کی چھتون پر اُڑے گا۔ اُن کے گھرون مین داخل ہوگا۔ لوگ اُس کو اپنی آنکھون اور دلون سے
دیکھین گے۔ اور اگر یہ میرے نفس و ہوے اور طبیعت و شیطان اور باطل پسندی سے ہے۔
تو اسے دوری ہوگی۔ اور وہ بہت جلد ذلیل ہوگا۔ معدوم ہوجائے گا۔ منقلب و متفرق اور
منقطع ہوکر رہے گا۔ کیونکہ خدا جھوٹے کی تائید اور منافق کی مدد نہین کیا کرتا۔ منکر کو کچھ نہین
دیتا۔ اور تارک شکر کی نعمت زیادہ نہین فرماتا۔ جسکے نفس مین نفاق خطرے ڈال رہا ہو اُس سے کچھ
نہین ہوسکتا۔ بلکہ اُس کا نفاق اسکے خرمن دین کو جلا ڈالتا ہے۔ اے مریدو۔ مین بول
رہا ہون مگر تم بھاگتے ہو اور عمل نہین کرتے۔ تمام ملکون مین میرا نام گونگا تھا۔ مین قصداً دیوانہ
گونگا اور خاموش بنا ہوا تھا۔ مگر یہ بات ہمیشہ کے لیے نبھ نسکی۔ قضا و قدر نے مجھے تمہاری
طرف نکالا ہے۔ مین تہ خانون مین تھا تقدیر نے وہان سے نکالکر مجھے کرسی پر بٹھا دیا۔
جھوٹ نہ بول۔ تیرے پاس دو دل نہین ہین۔ بلکہ ایک ہے۔ یہ کس چیز سے پُر ہے کہ دوسری
شے کی گنجایش نہین رہی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا نے کسی کے جسم مین دو دل نہین بنائے۔
ایک دل ہو اور خالق و مخلوق دونون کی محبت رکھے یہ ممکن نہین۔ ایک دل مین دنیا بھی ہو اور
آخرت بھی یہ صحیح نہین ہوسکتا۔ قلب خالق کی طرف ہو اور صورت مخلوق کی جانب یہ بیشک صحیح ہے انکی
مصلحت و رحمت کے لحاظ سے مخلوق کیطرف نگاہ ڈالنا درست ہے۔ خدا سے ناواقف ریار و نفاق سے
کام لیتے ہین۔ البتہ عالم ایسا نہین کیا کرتے۔ احمق خدا کا نافرمان ہوتا ہے اور عاقل مطیع
ہوا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حریص دکھاتا اور نفاق کرتا ہے۔ ہان اُمیدون کو کوتاہ

کرنے والا ایسا نہیں ہوتا۔ مومن ادائے فرائض کے باعث خدا کا مقرب اور نوافل کے
سبب اُس کا حبیب بنجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے بھی ہین کہ نوافل کو
جانتے ہی نہیں۔ بلکہ وہ فرائض کے بعد نوافل ادا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمارے امکان کے
باعث نوافل ہمپر فرض ہو گئے ہین ۔ تمام عمر عبادت مین مشغول رہنا ہمارا فرض ہے۔ وہ اپنے
حق مین کسی چیز کو نفل نہین جانتے ۔ اولیاء اللہ کو خدا کی طرف سے ایک تنبیہ کرنے والا تنبیہ کرتا
اور ایک مُعلم تعلیم دیتا رہتا ہے ۔ خدا ان کے لیے اسباب تعلیم مہیا کر دیتا ہو پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین۔ اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر ہو گا تو اللہ تعالے ایک تعلیم دینے والا عالم اُس کے لیے
مقرر کر دے گا ۔ اولیاء اللہ کے کلمات کو مستعار لیکر بیان نکر۔ اور اُن کا خود مدعی نہ بن۔ ماتنگی
کی چیز چھپی نہین رہتی۔ اپنے مال سے بڑائی حاصل کر نہ کہ عاریت سے ۔ اپنے ہات سے روئی
بو ۔ اسمین پانی دے۔ کوشش سے اسکی خبر گیری کر۔ پھر اُس کا کپڑا بن ۔ اور یہی کپڑا پہن لے
غیر کے مال اور کپڑون سے خوش نہو۔ جب تو غیر کا کلام اپنی طرف منسوب کرے گا تو نیک
لوگون کے دل تجھسے بیزار ہوجائین گے۔ اگر تجھسے عمل نہین ہوسکتا تو منہ سے کچھہ نہ کہہ۔
ہر بات عمل سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے عمل کے باعث جنت مین چلے جاؤ
معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مرتبہ اُسکے ساتھہ غیبۃ اور اسکی تقدیر و علم و
قدرت کے ساتھہ قیام کرنے کا ہے۔ یہ اُسکے افعال و قضا مین فنا کلی کا مقام ہے۔ تیرا کلام
دلکی بات پر دال اور زبان ترجمان قلب ہے ۔ پھر جب قلب مخلط ہے تو کلام کبھی صحیح ہو گا اور کبھی
باطل۔ کبھی ایک شے کو کما ہُو بیان کر سکے گا ۔ اور کبھی اُسپر قادر نہو گا۔ جب اسکی تخلیط زائل
ہو گی زبان درست ہوجائے گی۔ جب شرک زائل ہو گا زبان درست ہوجائے گی اور جب تو
خلق کے ساتھہ شرک کرے گا متغیر ہو جائے گا بدلجائے گا ۔ ٹھوکر کھائے گا جھوٹا ہوجائیگا
بعض کلام کرنے والے دل سے ۔ اور بعض سِر سے اور بعض نفس و ہوئے اور طبیعت و شیطان
کے اقتضا سے کلام کرتے ہین ۔ الٰہی ہمین مومن بنا دے اور منافق نہ کر۔ اگر ایک شخص سے
محبت اور ایک شخص سے بغض ہو تو اس محبت و بغض کو نفس و طبیعت کے اقتضا سے نرکھہ۔ بلکہ
دونون کو قرآن و حدیث کے سامنے پیش کر دے ۔ اگر یہ دونون تیرے محبوب کے موافق
ہین تو اُس سے محبت رکھہ ۔ اور اگر مخالف ہین تو اُسکی محبت سے رجوع کر۔ اور اگر یہ تیرے
دشمن کے موافق ہون تو اُسکے بغض سے باز آ ۔ اور اگر مخالف ہون تو اُس سے دشمنی کر
اور اگر یہ بات نفع نہ دے اور تجھسے بن نہ پڑے تو صدیقین کے دل کی طرف رجوع کر
اور ان دونون باتون کا سائل ہو۔ اُن کے دل صحیح ہین ۔ قلب صحیح ہو کر ہر چیز سے زیادہ

خدا کا مقرب بنتا ہے - قرآن و حدیث پر عمل کرنے سے دل مقرب ہو جاتا ہے - اور مرتبۂ قرب پاکر اپنا نفع و نقصان - خدا اور غیر کا حق معلوم کرتا - اور حق و باطل کو پہچان لیتا ہے - مومن خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے پھر صدیق اور مقرب کیوں نہ دیکھے گا - مومن اُسکے نور سے دیکھ لیتا ہے آنحضرت پیغمبر علیہ السلام نے مومن کی نظر فراست سے ڈرایا ہے - آپ کا قول ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے - اسی طرح عارف مقرب کو نور دیا جاتا ہے جس سے وہ خدا کے ساتھ اپنا اور اپنے دل کے ساتھ خدا کا قرب معلوم کر لیتا ہے - وہ ملائکہ اور پیغمبروں کی ارواح - صدیقین کی روحوں - دلوں اور ان کے احوال و مقامات کو دیکھتا ہے - یہ سب چیزیں اُسکے سویدائے دل اور صفائی باطن میں موجود رہتی ہیں - وہ اپنے خدا سے خوش رہتا اس سے لینے اور مخلوق کو دینے میں واسطہ بنتا ہے - اُن میں بعض کو علم زبانی و قلبی دیا جاتا ہے - اور بعض قلبی علم رکھتے ہیں مگر انکی زبان گنگ ہوتی ہے - منافق کا علم زبانی ہوتا ہے اور دل گنگ کر دیا جاتا ہے - اس کا تمام علم فقط زبان کی نوک پر ہوتا ہے اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے اپنی امت پر زبانی علم رکھنے والے منافق سے بہت خوف ہے کسی چیز سے دھوکا نہ کھا - خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اسی لیے بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ اپنے دینی بھائی سے ملنے گئے اور یہ کہا کہ آؤ کہ ہم اُس علم الٰہی کے خوف سے روئیں جو ہم سے تعلق رکھتا ہے - فی الواقع اس عارف باللہ نے کیا اچھی بات کہی ہے - اس نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ضرور سُنا ہے کہ ایک شخص اسقدر نیک عمل کرتا ہے کہ اسمیں اور جنت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے آخر شقاوت اس کا دامن پکڑ لیتی ہے اور وہ دوزخی ہوجاتا ہے اور ایک شخص اس قدر بد عمل کرتا ہے کہ دوزخ کے کنارہ پر جا کھڑا ہوتا ہے لیکن سعادت اُسے تھام لیتی ہے اور وہ جنتی ہوجاتا ہے بعض صالحین سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے اپنے خدا کو دیکھا ہے - فرمایا اگر میں اُسے نہ دیکھتا تو پارہ پارہ ہوجاتا - پوچھا تم کسطرح اُسے دیکھتے ہو - جواب دیا جب بندہ کے دل سے مخلوق نکلجاتی ہے اور اسمیں خدا کے سوا اور کچھ نہیں رہتا تو خدا اپنا جلوہ دکھاتا اور جس طرح چاہے اُسے مقرب بنا لیتا ہے - وہ جسطرح غیر کو ظاہر طور پر دکھاتا ہے اپنا جلوہ باطنی طور پر دکھا دیتا ہے - اور اسطرح دکھاتا ہے جسطرح معراج کی رات ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دکھایا تھا - اُس بندہ کو اپنا جلوہ دکھاتا - مقرب بناتا اور اُس سے خواب میں باتیں کیا کرتا ہے - اور کبھی بعالم بیداری اس کے قلب میں القا فرما دیتا ہے - اُسکی ظاہری آنکھیں بند کر دیتا ہے اور وہ اُسے اسطرح دیکھتا ہے جسطرح کسی چیز کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا کرتے ہیں

خدا اسے ایک معنوی صفت عنایت کرتا ہے۔ جس سے وہ اسے دیکھتا ہے۔ اس سے قرب و صفات کرامات اور فضل و احسان والطاف وغیرہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جسکی عبودیت و معرفت صحیح ہوجاتی ہے وہ نہ اگر (ظن) کہتا ہے نہ لاتی نہ اس کا یہ قول کہ مجھے دے اور نہ یہ کہ نہ دے۔ وہ تو خالی دستر ہوجاتا ہے۔ اسی لیے بعض واصلین کا قول ہے کہ مجھپر یہ احسان میری طرف سے نہیں ہے۔ کسی کا یہ قول بہت ہی اچھا ہے کہ مین اس کا بندہ ہون بندہ کو مولے کے آگے نہ کچھ اختیار ہے نہ ارادہ۔ ایک شخص نے ایک دیندار غلام خریدا۔ اور اس سے پوچھا کہ تو کیا کھائے گا۔ جواب دیا کہ جو تم کھلاؤ گے۔ پھر پوچھا کیا پہنے گا کہا جو تم پہناؤ گے۔ پھر کہا۔ میرے گھر کے کونسے کونے مین بیٹھا کرے گا۔ کہنے لگا جہان بٹھاؤ گے۔ پھر پوچھا کونسا کام کرنا چاہتے ہو۔ جواب دیا جس کا تم حکم دو گے۔ مالک رو پڑا اور یہ کہا کہ جیسا تو میرے ساتھ ہے اگر مین خدا کے ساتھ ایسا ہوجاؤن تو میرے لیے نہایت خوشی کا مقام ہو۔ غلام نے کہا۔ کہ آقا کے آگے غلام کو ارادہ و اختیار کچھ نہین رہا کرتا۔ مالک نے کہا تو اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ مین چاہتا ہون کہ میرے پاس رہا کرتا کہ جان و مال سے تیری خدمت کرون۔ عارف باللہ کے لیے ارادہ و اختیار کچھ نہین رہا کرتا۔ اور وہ یہ کہا کرتا ہے کہ مجھپر میری جانب سے کچھ بھی نہین ہے۔ عارف اپنے اور غیر کے کامون مین مقدر سے مزاحمت نہین کیا کرتا۔ بعض خدا کے بندے مخلوق سے زہد اور خالق سے محبت رکھتے ہین۔ انھین قرآن وحدیث کا شوق ہے۔ ان کے دل خدا سے مونس اور اسکے مقرب ہوجاتے ہین۔ وہ اس قرب کے باعث اپنے اور غیر کے نفوس کو دیکھ لیتے ہین۔ ان کے قلب درست ہوتے ہین۔ اس لیے انپر تمہارا کوئی حال مخفی نہین رہتا۔ وہ تمہارے خیالات بیان کردیتے اور تمہارے گھرون کے حالات کہدیتے ہین۔ تجھپر افسوس۔ عاقل بن۔ اپنے جہل کے باعث اہل اللہ سے مزاحمت نکر۔ تو مکتب سے نکلکر لوگون سے مباحثے کرنے لگا۔ حالانکہ یہ احکام ظاہر و باطن اور سب سے بے نیاز ہوجانے پر موقوف ہے۔ اسکے بعد دو باتون کی اور ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ شہر مین تیرے سوا اور کوئی سمجھانے والا نہو۔ اسلیے ضرورۃً تجھے مخلوق کے سامنے بولنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ قلب کیطرف سے تجکو بولنے کا حکم دیا جائے۔ اب تو اس رتبہ پر پہنچ جائیگا کہ مخلوق کو خالق کا رستہ دکھا سکیگا۔ افسوس تو صوفی بننے کا مدعی ہے حالانکہ بالکل کذب ہے۔ صوفی وہ ہے کہ جس کا ظاہر و باطن قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے باعث بالکل صاف ہوگیا ہو۔ جہان تک اسکی صفائی ترقی کرے گی وہ وجود کے دریا سے نکلے گا۔ اور اپنے صفائے باطن کے سبب ارادہ و اختیار اور اپنے خواہشون کو چھوڑتا جائے گا۔ پیغمبر علیہ السلام کی متابعت خیر کی بنیاد ہے۔ جب بندہ کا دل صاف ہوجاتا ہے تو وہ خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اس حال میں دیکھتا ہے کہ آپ بعض چیز کا حکم دے رہے ہیں اور بعض سے منع فرماتے ہیں۔ دوسرا یا قلب ہو جاتا ہے۔ جسم نہیں رہتا۔ سر بلا جسم صفا بلا کدورت بنجاتا ہے۔ اس کا ظاہری چھلکا ایک طرف ہو کر صرف مغز باقی رہجاتا ہے۔ وہ معنوی لحاظ سے پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُس کا دل آپکے روبرو تربیت پاتا ہے۔ اور اُس کا ہاتھ آپکے ہات میں ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام اُس سے مخاطب اور اُسکے نگہبان ہوتے ہیں۔ ہر چیز کا دل سے نکالنا گویا بلند پہاڑوں کا اکھاڑنا ہے۔ جو سخت مجاہدوں پر موقوف اور نزول آفات و مصائب پر صبر کرنے کا محتاج ہے۔ جو تمہارے ہاتھ نہ لگے اُسکے طالب نہ ہو۔ اگر تم اس بیاض کے لکھے پر عمل کروگے تو تمہارے لیے مست ہو مسلمان ہو جاؤگے۔ اور قیامت کے دن مسلمانوں کی جماعت میں ہوگے کافروں میں نہوگے۔ جنت کی زمین یا اُسکے دروازہ پر بیٹھنا اچھا ہے۔ درکات والوں میں شامل نہو۔ تواضع اختیار کرو۔ متکبر نہ ہو۔ تواضع عالیشان کر دیتی ہے۔ اور تکبر پست کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو خدا کے لیے متواضع ہوتا ہے خدا اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے۔ دل کے دائمی ذکر الٰہی کے باعث معرفت۔ علم۔ توحید۔ توکل اور ماسوے سے نفرت حاصل ہوتی ہے۔ دائمی ذکر دنیا و آخرت کی دائمی بھلائی کا سبب ہے۔ جب دل درست ہو جاتا ہے تو اُسمین ذکر دائمی قرار پکڑتا ہے۔ اسکے چاروں طرف لکھدیا جاتا ہے۔ اسوقت اُسکی آنکھیں سوتیں اور دل ذکر الٰہی سے جاگتا رہتا ہے۔ اسے یہ میراث پیغمبر علیہ السلام سے ملتی ہے۔ بعض صالحین تکلف سے رات کو سوتے اور بلا ضرورت نیند کے لیے آمادہ ہوا کرتے تھے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ فرمایا کہ میرا دل خدا کو دیکھتا ہے۔ وہ اس قول میں سچے تھے۔ کیونکہ سچا خواب خدا کی وحی ہے۔ خواب میں آنکھوں کی باطنی قوت بڑھ جاتی ہے۔

ساٹھویں مجلس

شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبرھویں رجب ۵۴۶ھ میں منگل کی صبح کو مدرسہ میں فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیر مفید باتوں کو چھوڑ دینا آدمی کے حسن اسلام میں داخل ہے جس کا اسلام اچھا اور محقق ہوتا ہے وہ بیہودہ مشاغل کو چھوڑ کر کام کی باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جسنے امر الٰہی کی تعمیل نہ کی۔ اور جس کا حکم نہ تھا اُسے عمل میں لاتا رہا یہ اُسکی صریح محرومی ہے۔ یہ ظاہری موت اور مُردہ ہو جاتا ہے۔ دنیا کا شغل نیک نیتی کا محتاج ہے ورنہ تو مبغوض الٰہی ہو جائے گا۔ دل کی طہارت میں مصروف ہو۔ یہ پہلا فرض ہے۔ پھر

معرفت کو ڈھونڈ۔ اگر اصل کو ضائع کر دیا تو تجھے فرع برائے قبول نہ ہوگی۔ دل ناپاک ہو تو طہارت
اعضا پر قناعت نہ کر۔ اعضا کو سنت اور دل کو قرآن پر عمل کرنے سے پاک کر۔ دل کی حفاظت کر تاکہ
اعضا حفاظت میں رہیں۔ برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اُس سے ٹپکا کرتا ہے۔ جو کچھ تیرے
دل میں ہوگا وہی اعضا پر ٹپکے گا۔ عاقل وہ ہے جو شخص موت کو مانتا اور اس پر یقین رکھتا ہو
اُسکے ایسے عمل نہیں ہوا کرتے۔ خدا کے ملاقات کا انتظار کرنے والوں حساب و مناقشہ سے ڈرنے
والوں کے ایسے کام نہیں ہوتے۔ قلب صحیح۔ توحید و توکل و یقین و توفیق عمل و ایمان اور
ان کے قرب سے لبریز ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کو عجز و ذلت اور محتاجی کی نظر سے دیکھا کرتا ہے مگر باینہمہ
ایک بچے سے بھی تکبر نہیں کرتا۔ کفار و منافقین اور گنہگاروں سے ملتے وقت بتقاضائے غیرت
الٰہی شیر بنجاتا ہے۔ اور یہ سب اسکے آگے گوشت کے لوتھڑے ہوتے ہیں۔ اور صالحین و
متقین کے سامنے متواضع رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کی خدا نے تعریف فرمائی ہے۔ اور ارشاد
کیا ہے کہ وہ کفار پر سخت اور باہم رحم دل ہیں۔ اسے بدعتی کو خدائی دعوے پر قادر نہیں ہوسکتا
ہمارا خدا کلام کیا کرتا ہے۔ گونگا نہیں۔ اسی لیے اُسنے تاکید سے فرمایا ہے کہ خدا نے موسیٰؑ سے
بیشک کلام کیا ہے۔ اُس کا کلام سنا جاتا ہے۔ سمجھ میں آتا ہے۔ اُسنے موسےؑ سے کہا کہ اے موسے
میں سارے جہان کا پروردگار ہوں یعنی میں خدا ہوں فرشتہ یا جن نہیں ہوں میں رب العالمین
ہوں۔ فرعون خدائی دعوے میں جھوٹا ہے۔ میں معبود ہوں فرعون وغیرہ میری مخلوق
میں کوئی معبود نہیں۔ موسےؑ جب اس کرب و ضیق میں پڑے تو اُن کا ایمان و ایقان تام
ہوگیا۔ اور اپنی زوجہ کے کرب کے باعث جب رات اور غم کے اندھیرے میں آئے تو خدا نے
نور ظاہر کر دیا۔ موسےؑ نے اپنی عادت اور حیلے اور قوت و اسباب سے یہ کہا کہ تم ٹھیر جاؤ مجھے
ایک جگہ آگ معلوم کی ہے۔ میں نے ایک نور دیکھا ہے۔ میرے سر و قلب اور معنے و عقل نے ایک
روشنی معلوم کی ہے۔ سابقہ ازلی و ہدایت میرے سامنے آئی ہے۔ مجھے مخلوق سے بے پروا
کرنے والی چیز ملی ہے۔ میرے پاس خلافت و ولایت آگئی ہے۔ مجھے اصل مل گئی ہے۔ اور
تجھے فرع الگ ہوگئی ہے۔ میرے پاس بادشاہ حقیقی آیا ہے۔ فرشتے غائب ہوگئے ہیں
اب فرعون کا خوف مجھ سے منتقل ہوکر اُسی کی طرف چلا گیا ہے۔ چنانچہ اپنے اہل و عیال کو
رخصت کر دیا۔ اور انھیں خدا کے سپرد کرکے آگے بڑھے۔ اس لیے اللہ نے موسےؑ کے بعد
اہل و عیال میں اُنکی خلافت کی۔ یہی حال مومن کا ہے۔ خدا جب اُسے مقرب کرتا اور اپنے باب
قرب کی طرف بلاتا ہے تو اُس کا دل دہنے بائیں اور آگے پیچھے دیکھا کرتا ہے لیکن اُسے خدا
سوا اور تمام جہتیں مسدود نظر آتی ہیں۔ اس لیے آپ نے نفس و ہوا۔ اعضا اور عادت اہل

اور جمیع سالات کو مخاطب کرکے کہدیا کہ میں نے نور قرب الٰہی معلوم کرلیا ہے۔ میں اسکی طرف جاتا ہون
اگر واپس آنا نصیب مین ہے تو تمہاری طرف رجوع کرون گا۔ وہ دنیا ومافیہا۔ اور اسباب وشہوات
اور کل مخلوق کو رخصت کردیتا ہے۔ تمام مخلوقات ومصنوعات کو الوداع کہکر صانع کیطرف چلا جاتا
ہے۔ اسلئے خدا اُسکے اہل وعیال اور تمام حلال سامان کا متولی ہوجاتا ہے۔ وہ بعید والون سے
چھپتا ہے نہ قریبون سے۔ دشمنون سے پردہ کرتا ہے۔ نہ کہ دوستون سے۔ اکثر سے پردہ کرتا ہے
مگر بعض سے نہین کرتا۔ قلب جب صحیح وصاف ہوجاتا ہے تو شش جہت سے خدا کی آواز سن لیتا ہے
ہر رسول ونبی اور صدیق وولی کی ندا اُسکے کانون مین آجاتی ہے۔ اسوقت وہ خدا کا مقرب
بنتا ہے۔ قرب الٰہی اُسکی زندگی۔ اور بُعد اُسکی موت ہوجاتی ہے۔ خدا سے مناجات کرنا اُسکی
رضا ہوتی ہے۔ وہ اُسی پر قناعت کرتا ہے دنیا کے جاتے رہنے کا اُسے ذرا غم نہین ہوتا۔ اور
نہ بھوک پیاس یا ننگا رہنے اور آبرو جانے کی کچھہ پروا ہوتی ہے۔ مرید کی رضا طاعات مین ہے
اور عارف کی جو مراد بن گیا ہو قرب الٰہی مین۔ اسے بنا وٹی نہ بنا۔ یہ مرتبہ تیرے موجودہ حالت
سے حاصل نہین ہوسکتا۔ یہ بات دن کے روزے اور رات کے قیام اور باوجود نفس وہوے
واتباع طبیعت وجہل وملاقات مخلوق موٹا کھانے پہننے سے ہات نہین لگتی۔ اس سے کچھہ
نہین ہوسکتا۔ بلکہ اخلاص کر۔ اور سب سے الگ ہوجا۔ صادق بن۔ واصل ومقرب ہوجائے گا
ہمت بلند رکھہ۔ عالیشان بنجائے گا۔ احکام الٰہی کو مان لے۔ سلامت رہے گا۔ الٰہی دنیا
وآخرت مین ہمارے کامون کا متولی ہو۔ ہمین ہمارے نفسون اور مخلوق مین سے کسی کے
سپرد نکر۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے جبریل ؑ کو حکم دیا کرتا ہے۔ اے جبریل
فلان شخص کو بیدار کرو۔ اور فلان آدمی کو سلا دو۔ یہ دو وجہ پر ہے۔ اول یہ کہ فلان محب کو
بیدار کرو۔ اور فلان محبوب کو سلا دو۔ اس محب نے میری محبت کا دعوی کیا ہے اب مین اُس سے
مناقشہ کرون گا اور کھڑا رکھون گا۔ تاکہ اُس کے درخت وجود سے ایسی ہستی کے پتے گرپڑین
جو غیر کے ساتھہ متعلق ہے۔ اُسے بیدار رکھو تاکہ اُسکے دعوے کی دلیل ظاہر ہو۔ محبت
ثابت ہوجائے۔ اور فلان شخص کو سلا دو۔ کیونکہ وہ مدت سے رنج اُٹھا رہا ہے۔ اسکے پاس
میرے سوا اور کچھہ نہین رہا۔ اُسکی محبت مجھسے متحد ہوگئی ہے۔ اُس کا دعوی مع دلیل
ثابت ہوچکا ہے اُسے میرا اقرار پورا کیا ہے۔ اب یہ نوبت آگئی ہے کہ مین اُس سے
اپنا اقرار پورا کرون۔ وہ مہمان ہے۔ مہمان سے خدمت نہین لیا کرتے۔ اُسپر مشقت نہین ڈالتے۔ اُسے میرے لطف کی بغل مین سلاؤ۔ میرے فضل کے دسترخوان پر کھلاؤ۔
میرے قرب سے مونس کرو۔ اور غیر سے چھپا لو۔ اسکی دوستی صحیح ہے۔ صحت محبت کے وقت

تمیز زائل ہوجاتی ہے۔ دوم یہ کہ فلان شخص کو سُلادو۔ مین اُسکی آواز کو بُرا جانتا ہون
اور فلان کو جگادو۔ مجھے اُسکی آواز پسند ہے۔ ماسوے سے طہارتِ دل کے باعث محب محبوب
بنجاتا ہے۔ جب توحید و توکل۔ اور ایمان و ایقان و معرفت کامل ہولی ہے تو بندہ محبوب
ہوجاتا ہے اس وقت شقاوت زائل ہوکر راحت آجاتی ہے۔ جو شخص کسی بادشاہ کو
دوست رکھتا ہے تو باوجود مسافت بعیدہ غلبۂ محبت مین دیوانہ وار گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے
اور اسکے دارالسلطنت تک پہنچنے کے ارادہ سے روز و شب چلتا اور مشقتین اُٹھاتا ہے اور
جب تک اُسکے دروازہ تک نہین پہنچتا کھانے پینے سے بے رغبت رہتا ہے مگر چونکہ بادشاہ
کو اُسکی خبر ہوتی ہے اسلیے اُس کے استقبال اور خیر مقدم کے لیے شاہی غلام اور نوکر
جاکر پیشوائی کو آتے ہین۔ اور اُسے حمام کراتے ہین میل کچیل اُتار کر اچھے کپڑے پہناتے
خوشبو لگاتے۔ اور بادشاہ کے روبرو حاضر کردیتے ہین بادشاہ اُس سے اُنس اور کلام کرتا
حال پوچھتا اور کسی خوبصورت عورت سے اُس کا نکاح کردیتا ہے۔ اپنے خزانے سے انعام
عطا فرماتا ہے۔ اور یہ مسافر بادشاہ کا محبوب بنجاتا ہے کیا اسکے بعد اُسپر کوئی خوف یا رنج
کا اثر باقی رہتا ہے؟ کیا وہ اپنے وطن کا آرزو مند رہتا ہے چونکہ یہ شخص بادشاہ کے نزدیک
صاحب مرتبہ اور اس کا امین ہوگیا ہے اس لیے اُسکی جدائی کو ہرگز نہین پسند کرتا۔ بس یہی حال قلب کا ہے
کہ جب واصلِ حق ہوجاتا ہے تو اُسکے قرب و مناجات سے صاحب مرتبہ اور اُسکے نزدیک
امین بنجاتا ہے۔ اس لیے اُسکے قرب سے غیر کیطرف رجوع ہونے کی آرزو نہین کیا کرتا۔
دل کا اس مقام تک پہنچنا ادائے فرائض۔ حرام و شبہات سے پرہیز۔ ہوئے اور خواہش
وجود کو چھوڑ کر مباح اور حلال کے لینے۔ پورے اتقا اور کامل پرہیزگاری کے استعمال
کرنے پر موقوف ہے۔ ترک ماسوے اللہ۔ مخالفت نفس و ہوے و شیطان۔ مخلوق سے طہارتِ
قلب۔ تعریف و مذمت۔ عطا و منع۔ پتھر اور ڈھیلے کے یکسان ہوجانے کا نام کامل پرہیزگاری
ہے زہد کی ابتدا لا الہ الا اللہ ہے اور انتہا پتھر اور ڈھیلے کا یکسان ہوجانا جس کا قلب درست
ہوتا ہے اور جسے خدا سے اتصال ہوجاتا ہے اسکے نزدیک پتھر اور ڈھیلا۔ تعریف اور مذمت
بیماری اور عافیت۔ غنا اور فقر۔ اقبال و ادبار یکسان ہوتا ہے۔ جسے یہ مرتبہ ملتا ہے اُسکی
خواہش اور نفس کو موت آجاتی ہے۔ طبیعت کی آگ بجھتی اور شیطان ذلیل ہوتا ہے۔
اُسکے نزدیک دنیا اور اہل دنیا حقیر۔ آخرت اور اہل آخرت عزیز ہوجاتے ہین۔ پھر وہ دونو
سے منہ پھیر کر اپنے مولا کی طرف متوجہ ہوتا ہے مخلوق مین اُسکے قلب کے لیے ایک رستہ
ہوجاتا ہے جس سے وہ خدا کیطرف چلا جاتا ہے۔ لوگ وہان اُمین بنتے اور اُسکے لیے رستہ

راستہ چھوڑ دیتے ہین - اسکے صدق کی آگ اور باطنی ہیبت سے ڈرتے ہین جس کا یہ مرتبہ ہے
اُسے کوئی رد کرنے والا رد نہین کرسکتا اور کوئی روکنے والا خدا کے دروازے سے روک نہین سکتا - اُس کا
جھنڈا واپس نہین ہوتا - اُس کا لشکر ہزیمت نہین پاتا - اُس کا پرند ٹھیر نہین سکتا - اُسکی توحید کی
تلوار کند نہین ہوتی - اُسکے اخلاص کے قدم تھکنا نہین جانتے - اُس کا کام اُسپر مشکل نہین ہوتا
اُسکے آگے کوئی دروازہ یا قفل برقرار نہین رہتا - تمام دروازے اور قفل ٹوٹکر اُڑجاتے ہین - اور
تمام ہمتین کھلجاتی ہین - وہ اپنے خدا کے آگے قرار پکڑنے سے پہلے کہین نہین ٹھیرتا - خدا اُسپر
مہربانی کرتا - اپنی احسان کی بغل مین سُلاتا - اپنے فضل کا کھانا - اور اُنس کا پانی دیتا ہے -
اس وقت وہ ایسے جلوے دیکھتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کان نے سُنے اور نہ کسی بشر کے دل پر
اُن کا خیال گذرا - پھر اس بندہ کا مخلوق کی جانب رجوع کرنا اُنکی ہدایت اُنکی بادشاہی اور نعمتو نکا
سبب ہوتا ہے - اس بندہ کی جو واصل ہوکر اُس کا جلوہ دیکھ چکا ہے بادشاہت یہی ہے کہ مخلوق
کی خدمت مین مشغول رہے - وہ مخلوق کا رہبر - اور نہایت باخبر - سفیر اور دروازہ آلہی کا رہنما
ہوا کرتا ہے - اسوقت ملکوت مین اُسکا لقب بادشاہ عظیم ہوتا ہے - تمام مخلوق اُسکے قلب کے
قدمون تلے ہوتی - اور اسکے سایہ مین پناہ لیتی ہے - بیہودہ باتین نکر - تو اُس چیز کا مدعی ہے
جو تیرے سے لیے اور تیری ملک نہین ہے - تجھپر نفس غالب اور مخلوق و دنیا سب تیرے دلمین ہے
یہ دونون تیرے دل مین خدا سے بڑے ہین - تو اہل اللہ کی حد اور اُنکی شمار سے خارج ہے - اگر مذکورۂ
بالا مقام تک پہنچنا چاہتا ہے تو تمام اشیا سے دل کو پاک کرلے - اوامر بجالا - نواہی سے پرہیز کر - تقدیر
پر صابر رہ - دنیا کو دل سے نکالڈال - اسکے بعد میرے پاس آ - مین تجکو اسکے سوا کچھ اور بتاؤنگا
اگر تونے ایسا کیا تو تیری مراد حاصل ہوجائے گی - اس سے پہلے تیرا کچھ کہنا سننا بیہودگی ہے -
افسوس اگر تجکو ایک لقمہ نہ ملے یا ایک دانہ ضائع ہوجائے یا کوئی غرض حاصل نہو تو تیرے
حصہ کی قیامت برپا ہوجاتی ہے - تو خدا پر اعتراض کرنے لگتا ہے جورو بچون پر اپنا غصہ اُتارتا
اور اپنے دین اور پیغمبر کو بُرا بھلا کہنے لگتا ہے - اگر تو عقلمند - اہل مراقبہ اور بیدار دل ہوتا تو خدا
کے آگے گونگا بنجاتا اور اُسکے افعال اپنے حق مین نعمت اور نظر رحمت خیال کرتا - اگر تو ٹھیرتا اور
جھگڑا نکرتا - شکر کرتا فکرمند نہوتا - رضامند رہتا ناراض نہوتا - خاموش ہوتا شک نکرتا تو تجھکو
خطاب آتا کہ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہین ہے؟ اے جلد باز ٹھیر تجھے نعمت ملے گی تو نے خدا
کو نہین پہچانا اگر پہچانتا تو شکوہ نکرتا - اُسکے آگے گونگا رہتا - اس سے کچھ نمانگتا - گڑگڑا کر دعا
نکرتا - بلکہ موافقت اور صبر کرتا - عاقل بن تو بر فعل و مصلحت کے تزکیہ کا محتاج نہین وہ تجھے
اس لیے آزماتا ہے کہ تیرے طرز عمل کو دیکھے اور یہ معلوم کرے کہ تو اُسکے وعدہ پر بھروسا رکھتا

یا نہین ۔ اور کیا تجھے اس کا علم ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ۔ اور تیرے حال سے واقف ہے ۔ کیا تو نہین جانتا کہ بٹا کٹا مزدور اگر شہر مین بھیک مانگنے لگے تو یہ اسکی بیوقوفی اور طمع ہے وہ فوراً نکالدیا جاتا اور لوگ یہ کہین گے کہ کیا یہ شخص بھیک مانگنے کے قابل ہے ۔ دلمین حرص و طمع و طلب ۔ اور مخلوق سے خوف و رجا کی حالت مین ایمان کامل نہین ہوتا ۔ یہ بات اُس وقت درست ہوتی ہے کہ مومن فکر دائم اور اصول و فروع پر نظر رکھے ۔ پیغمبرون اور صالحین کے احوال پر غور کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دشمنون کے ہات سے کیونکر نجات دی ۔ اور انکی امداد فرمائی ۔ اور ان کے کامون مین انھین وسعت اور کشادگی مرحمت کی ۔ فکر صحیح کے باعث توکل درست ہوتا ہے دنیا دل سے نکلتی ہے ۔ اور آدمی تمام جن وانس و ملائکہ اور جمیع مخلوق کو بھول کر صرف خدا کو یاد کیا کرتا ہے ایسے قلب کا آدمی اسحالت مین ہوجاتا ہے کہ گویا اُس کے سوا کوئی پیدا ہی نہین ہوا ۔ امر نہی محض اُسکے لیے ہے ۔ انعام الٰہی خاص اُسی کے حق مین ہے ۔ تمام تکلیفین اُسی کے قلب و باطن کی گردن پر رکھی گئی ہین ۔ وہ تکالیف کے پہاڑ کو باعتبار اختلاف اجناس تکلیف دینے والے کا پیغام سمجھتا ہے ۔ اسی لیے عبودیت فرمانبری کے اثبات کی نظر سے انھین اُٹھا لیتا ہو وہ مخلوق کا بوجھ اُٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کا ۔ وہ خلقت کا طبیب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کا وہ مخلوق کے لیے خدا کا دروازہ ۔ ان مین اور اُس مین سفیر ہوجاتا ہے ۔ وہ خدا کے رستہ مین روشنی حاصل کرنے کے لیے ۔ مخلوق کے لیے آفتاب ہوتا ہے ۔ اُن کا کھانا پینا بنجاتا ہے کہ کسیوقت غائب نہین ہوتا ۔ اُسکی ساری ہمت اُن کی مصلحتون کے لیے ہوتی ہے ۔ وہ اپنے نفس کو بھولکر ایسا ہوجاتا ہے گویا اُسکے حصہ کا نفس پیدا ہی نہین ہوا ۔ خواہش و طبیعت کچھ نہین رکھتا ۔ اپنا کھانا پینا ۔ پہننا بھولجاتا ہے ۔ اپنے نفس کو بھولکر خدا کو یاد کرتا اور اپنے قلب کے ساتھ نفس و مخلوق سے جدا ہوکر محض خدا کا ہو رہتا ہے ۔ مخلوق کا نفع اُس کا مطلب وہ اپنے نفس کو قضا و قدر کے سپرد کر دیتا ہے ۔ وہ نفس سے بالکل جُدا ہے ۔ جو مخلوق کو خدا کے دروازہ کیطرف کھینچے انھین مذکورۂ بالا اوصاف ہونے چاہیین ۔ تو بلہوس خدا ۔ اور اُس کے رسولون اور اولیاء و خواص سے ناواقف ہے زہد کا مدعی ہوکر اُس سے روگردان ہے ۔ تیرا زہد لنگڑا ہے پاؤن نہین رکھتا ۔ تیری رغبت دنیا اور مخلوق مین ہے خالق مین نہین ۔ حسن ظن اور ارادت کے قدم پر کھڑا رہ تاکہ مین تجکو خدا کا رستہ بتاؤن اور رہنمائی کرون ۔ تکبر کا لباس اُتار کر تواضع کا جامہ پہن لے ۔ عزت حاصل کرنے کے لیے ذلیل اور عالیشان بننے کے لیے متواضع رہا کر ۔ تو جو کچھ کر رہا ہو مکر بلہوسی ہے خدا اسکی طرف نہین دیکھتا ۔ یہ کام صرف بدنی اعمال سے نہین ہوتا بلکہ پہلے قلبی اعمال اور

پھر رونی پیغمبر علیہ السلام سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ زہد اور تقوے اسجگہ ہے۔ جو
فلاح چاہے اُس کا فرض ہے کہ مشائخ کے قدموں کی خاک ہو جائے۔ ایسے مشائخ جنکی نسبت ہے
کہ وہ دنیا اور مخلوق کے تارک اور اُن کے رخصت کرنے والے ہوتے ہیں۔ عرش سے فرش تک
ہر چیز کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور اسطرح چھوڑا ہے کہ پھر کبھی اُن کی طرف متوجہ نہوں گے۔ انھوں نے
مخلوق اور اپنے نفوس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ اُن کا وجود بہرحال خدا کے ساتھ ہے۔ جو
شخص اپنی ہستی کے ساتھ محبت الٰہی کا طالب ہے وہ ہوس و بیہودگی میں گرفتار ہے۔ اکثر زاہد
وعابد مخلوق کے بندے اور اُن کے سبب مشرک ہیں۔ اسباب کے متعلق کلام اور شرک نکرو ہم
بھروسا نرکھو ورنہ خدا تمپر غضبناک ہوگا۔ کیونکہ وہ مسبب الاسباب وخالق اور اُن میں تصرف
کرنے والا ہے۔ قرآن وحدیث کے متبعین کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار اپنی ذات سے نہیں اللہ تعالے
کاٹتا ہے۔ آگ اپنی طبیعت سے نہیں جلاتی۔ خدا جلاتا ہے۔ روٹی اپنی ذات سے پیٹ نہیں بلکہ
خدا بھرتا ہے۔ پانی اپنی ذات سے سیراب نہیں کرتا۔ خدا کرتا ہے۔ یہ چیزیں ظاہری وسیلہ
ہیں۔ اسی طرح حسب اختلاف اجناس دیگر اشیا کو سمجھنا چاہیے۔ سب میں تصرف الٰہی موجود
ہے۔ اسباب اُسکے ہاتھ میں اوزار کی مانند ہیں۔ جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے پھر جبکہ وہ فاعل حقیقی ہے
تو ہر کام میں اُسی کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے۔ اور اپنی ضرورتوں کو چھوڑ کر ہر حال میں
توحید کو لازم کیوں نہیں کرلیتے۔ اُسکے کام ظاہر ہیں کسی عاقل پر مخفی نہیں۔ غلام کو لکڑی سے
مارا کرتے ہیں۔ اور آزاد کو ایک اشارہ کافی ہے۔ اسکی اطاعت کرو۔ وہ مطیع کی عزت کرتا ہے
نافرمان نہ ہو۔ کیونکہ نافرمانوں کو ذلت ملتی ہے۔ مدد اور محرومی اُسکے قبضہ میں ہے۔ مدد کے ساتھ
جسکی چاہے عزت کرتا ہے اور محرومی کے ساتھ جسے چاہے ذلیل کردیتا ہے۔ جسے چاہے علم کے ساتھ
عزت دیتا ہے اور جسے چاہے جہل کے ساتھ ذلیل کرتا ہے کسی کو قرب کے باعث معزز کرتا ہے
اور کسیکو بُعد کے سبب ذلیل رکھتا ہے۔

اکسٹھویں مجلس

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیسویں رجب ۵۴۶ھ کو قدرے کلام کے بعد مدرسہ میں فرمایا

کسی شخص نے اندرونی واردات کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو واردات کو کیا جانے
تیرے دل میں تو شیطان وطبیعت۔ اور خواہش و دنیا کی طرف کے وسوسے آتے ہیں۔ تیرا
مقصد وہی ہے جو تجھے مغموم رکھتا ہے۔ تیرے واردات مقصد کی جنس کے ہیں۔ جیسے
تیرے عمل ہیں اسیطرح کے واردات ہیں۔ الہام الٰہی اُسی دل میں ہوا کرتا ہے جو ماسوے

خالی ہو۔ چنانچہ خود فرمایا ہے۔ ہم اُسیکو پکڑتے ہین جسکے پاس ہمارا اسباب ہو۔ اگر خدا تیرے
پاس ہے تو تیرا دل اسکے قرب پر ہے اور شیطانی و شہوانی و دنیاوی وسوسے تجھے متنفر رہتے
ہین۔ دنیوی وسوسہ اور ہے۔ اُخروی الہام اور۔ فرشتہ کا القا اور ہے نفس کا اشارہ اور قلب کا
خیال اور ہے۔ الہام خداوندی اور۔ اسے پیچھے بندے تو الہام الٰہی کے سوا تمام خطرات کے دفعیہ کا
محتاج ہے۔ اگر تو نفس و ہوس۔ اور شیطان و دنیا کے خطرات سے اعراض کرے گا تو پہلے خیال
آخرت آئے گا پھر الہام ملائکہ۔ پھر اسکے بعد الہام خداوندی ہوگا۔ یہ انتہائی مرتبہ ہے جب تیرا
قلب درست ہوجائے گا تو آنے والے خیال کے پاس ٹھہر کر یہ کہے گا کہ تو کونسا خیال ہے اور
کس کی طرف سے آیا ہو۔ وہ جواب دے گا کہ مین فلان خیال ہون۔ مین الہام ربانی ہون۔
خدا کی طرف سے آیا ہون۔ مین ناصح محب ہون۔ خدا تجکو دوست رکھتا ہے۔ پس یہ مین بھی
تیرا دوست ہون۔ مین مراتب نبوت سے تیرے حصے مین آگیا ہون۔ اے لڑکے معرفت
الٰہی سے تعلق کر۔ یہ تمام بھلائیون کی جڑ ہے۔ جب تو طاعت الٰہی بکثرت کرے گا تو وہ تجکو اپنی
معرفت عنایت فرمادے گا۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طاعت کے باعث اللہ
تعالیٰ بندہ کو اپنی معرفت دیدیتا ہے۔ اور جب بندہ طاعت چھوڑ دیتا ہے تو خدا معرفت کو سلب نہین
کرتا بلکہ قلب مین مخفی کر دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اسپر حجت قائم کرے اور یہ فرمائے کہ مین نے
تجکو اپنی معرفت کی تمیز دی تھی تجھپر احسان کیا تھا۔ تو نے اپنے علم پر عمل کیون نکیا۔ اے لڑکے
نفاق اور فصاحت وبلاغت۔ یا چہرہ کا رنگ زرد کرنے اور گدڑی مین پیوند لگانے۔ سکڑنے اور
روٹے رُلانے سے تیرے ہات کچھ نہ آئے گا۔ یہ سب تیرے نفس و شیطان۔ اور مخلوق کے ساتھ
شرک کرنے اور ان سے طالب دنیا بننے کے سبب سے ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدرے کلام
کے بعد فرمایا۔ اپنے نفس کو ذلیل سمجھ۔ اپنی بات کو چھپا۔ اور اسی حالت پر رہ۔ تاکہ تجکو پیغام
دیا جائے کہ اپنے خدا کی نعمت کا اظہار کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر ہوتی
تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہ فریب ہے۔ یہ شیطان کیطرف سے ہے ہمیشہ یہی کہتے رہے یہانتک
کہ ان کو خطاب ہوا اور تیرا باپ کون ہے۔ ہماری نعمت کا جو تجھے دی گئی ہے اظہار کر۔ موسیٰ
نے مناجات مین اپنے خدا سے کہا کہ الٰہی مجھے کوئی تاکیدی حکم دیجئے۔ فرمایا مین تمہارا اپنی اور اپنی
طلب کی تاکید کرتا ہون۔ موسیٰ نے چار بار سوال کیا۔ ہر مرتبہ یہی جواب ملا۔ یہ حکم نہ تھا کہ دنیا
یا آخرت کا طالب بن۔ بلکہ اس حکم کا یہ مطلب تھا کہ مین تم کو اپنی طاعت اور ترک ملکیت کا
حکم دیتا ہون۔ اپنے قرب اپنی توحید و عمل اور ما سوے سے اعراض کا ارشاد کرتا ہون۔ دل
درست ہو کر جب اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے تو غیر کا انکار کرتا۔ اس کا مونس بنتا۔ ما سوے سے وحشت

اختیار کرتا - اس سے راحت پاتا اور دوسرے سے رنج اٹھاتا ہے - الٰہی لوگوا دہ - مین بہت
بندون کے سمجھانے مین مبالغہ کرتا اور انکی اصلاح مین کوشش کیا کرتا ہون - مین اپنے تمام مسائل
سے یکسو اور ان سے اسطرح الگ ہون جسطرح تم سنتے اور باطن ہے - مین اسکی کسی تدبیر و تصرف
مین اسکے ساتھ ہوجاؤن - تو یہ کوئی بزرگی نہین ہے - اے خانقاہون اور تکلیون مین بیٹھنے
والو - میرے کلام مین سے ایک ہی حرف کا مزا چکھ جاؤ - ایک دن یا ایک ہفتہ میری صحبت مین رہ کر
تم ایسی باتین سیکھ جاؤگے جو تم کو نفع دینگی - افسوس - تم مین اکثر محض ہوس ہی ہوس ہے خانقاہ
مین بیٹھکر مخلوق کو پوجتے ہو - یہ کام حالت جہل مین خلوت نشینی سے حاصل نہین ہوتا - عالم اور عالم
باعمل کی تلاش مین اسقدر سفر کر کہ کوئی قدم چلنے سے باقی نہ رہے - اس قدر چل کہ تیری پنڈلیان
دکھ جائین پھر جب عاجز ہوجائے تو بیٹھ رہ - پہلے ظاہر قدم سے چل - پھر قلب اور معنے کے پانو
سے ناپ - بعدہ جب تو ظاہر و باطن کے اعتبار سے تھک کر ٹھہر جائے گا تو قرب الٰہی اور
وصول الی اللہ خود بخود حاصل ہوگا - جب تیرے دل کے قدم تھک جائین اور چلتے چلتے قوت زائل
ہوجائین تو یہ تیرے قرب کی علامت ہے - اس وقت اپنے آپ کو اسکے سپرد کر دے - اور اسکے
دروازہ پر پڑا رہ - وہ چاہے تیرے لیے کوئی خانقاہ بنوا دے - چاہے اُجاڑ مین بٹھائے رکھے
یا آبادی کیطرف پھیر دے - اور دنیا و آخرت - جن و انس - اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت
کے لیے قائم کر دے - جب بندہ کا قرب صحیح ہوجاتا ہے تو اسے ولایت و نیابت ملتی ہے - تمام
خزانے اسکے سامنے کر دیے جاتے ہین - زمین و آسمان اور ان کے رہنے والے اسکے لیے سفارش
کرتے ہین کیونکہ اسے سلطنت اور صفائی باطن و اسرار اور نور قلب عنایت ہوا ہے - اسحالت مین
تصفیہ قلب حاصل کر کہ اسلام و ایمان تیرے پاس بمنزلہ عاریت نہو - اس سے تیرا خوف اور
صوم و صلوٰۃ و بیداری زیادہ ہوگی - اہل اللہ اس سے مونہ کے بل گرے اور جانور زمین جاتے
ہین - گھانس وغیرہ کھانے اور تالابون کا پانی پینے مین اُنسے مقابلہ کیا ہے - اُن کے لیے شروع
رات کا اندھیرا آفتاب ہوگیا ہے اور ان کا چراغ چاند اور ستارے ہین - اس بیہودگی - اور
قیل و قال اور اضاعت مال کو چھوڑ دو - ہمسایون - دوستون - اور مشہور لوگون کے پاس بلا سبب
نہ بیٹھا کر - یہ بلہوسی ہے - جھوٹ اور غیبت غالباً دو آدمیون کے میل جول سے ہوا کرتی ہے - گنا
دو شخص ملکر پورا کیا کرتے ہین - اپنی اور اہل و عیال کی مصلحت کے سوا اور کسی کام کیلیے گھر
سے نہ نکلو - اسکی کوشش کر کہ تیری جانب سے کلام کی ابتدا نہو - بلکہ تیری بات سوال کا جواب
ہوا کرے - اگر کوئی تجھسے کچھ پوچھا کرے اور اسکے جواب مین مصلحت ہو تو جواب دیدیا کر ورنہ
خاموش رہ - اہل اللہ ہر حال مین خدا سے ڈرتے ہین - اور اسحالت مین اپنے کام کرتے ہین

کہ اُن کے دل خوف زدہ رہتے ہیں ۔ اُن کو ڈر ہوتا ہے کہ کہیں دھوکے سے پکڑے نہ جائیں
اس سے خوف کرتے ہیں کہ اُن کا ایمان بمنزلہ عاریت نہو ۔ انہیں بعض پر خدا کے احسان و
انعامات کے خوان نازل ہوتے ہیں ۔ اس سے اُن کے دل قرب کے دروازے میں داخل
ہوتے ہیں ۔ اندر آنے کی اجازت ملتی ہے خدا اُن کو دنیا میں واپس کرتا اور اُن کا متولی
بنتا ہے ۔ اُن کو اپنے اولیاء اور ابدال انبیاء اور اعیان خلق میں داخل کر لیتا ہے ۔ انھیں
اپنے بندوں کا مشائخ اور حاکم بنا دیتا ہے اُن کو زمین میں نائب و خلیفہ اور یکتا لوگوں میں شامل
فرماتا ہے ۔ انھیں اپنے علم کی تعلیم دیتا اپنے حکم سے گویا کرتا ۔ اپنی کرامت سے مکرم بناتا اور
اپنی امداد سے اُنکی مدد کرتا ہے ۔ اُن کا نفع و ضرر اُنھیں معلوم کرا دیتا ہے ایمان کا قدم
اُن کے دلوں میں مضبوط کرتا اور اُنکے سر پر معرفت کا تاج رکھ دیتا ہے ۔ تقدیر اُن کی
خادم ہوتی ہے ۔ اور انس و جن و ملائکہ اُن کے آگے کھڑے رہتے ہیں ۔ اُنکے قلوب
و اسرار کی طرف خدائی فرمان آتے ہیں ۔ اُن میں ہر شخص فی ذاتہ بادشاہ ہے جو اپنی سلطنت
کے تخت پر بیٹھا ہے اور ابلیس کے اعمال کو شکست دینے کے لیے اُس کا لشکر بنظر اصلاح
مخلوق تمام روئے زمین پر موجود ہے **اے قوم** اہل اللہ کے قدم بقدم چلو ۔ کھانے پینے
پہننے نکاح اور دنیا جمع کرنے کو اپنا مقصود نہ بناؤ کیونکہ اہل اللہ کا مقصود عبادت اور ترک
عادت تھا ۔ خدا کا دروازہ ڈھونڈو اور وہیں خیمہ لگا دو ۔ خدا کے دروازہ سے آفتوں کے باعث
نہ بھاگو ۔ وہ بلا و آفات و امراض اور درد دکھ بھیجکر تمہیں آزمایا کرتا ہے تاکہ اُس کے طالب بنو
اور اُسکے دروازے سے نہ ٹلو ۔ اُن میں شامل نہو جو خبط میں پڑے ہوئے ہیں اور اتنا نہیں
جانتے کہ خدا اُن سے کیا چاہتا ہے ۔ عبادت اور عبادت میں اخلاص کرتے رہو ۔ کیا تم نے
خدا کا یہ فرمان نہیں سُنا کہ میں نے جن و انس کو محض عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے ۔ تم نے
اس آیت کے مضمون کو تحقیقی طور پر جان لیا ہے ۔ پھر عبادت کیوں چھوڑتے ہو اور اسکی راہ میں
خبط سے کیوں کام لیتے ہو ۔ جو خدا کی عبادت نہیں کرتے وہ انھیں میں ہیں جن کو یہ معلوم
نہیں کہ ہم کیوں پیدا ہوئے ہیں ۔ اور جو تحقیق و حقیقت کے قدم پر ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم
عبادت کے لیے بنائے گئے ہیں ۔ اور ہم مر کر پھر زندہ ہونگے اس لیے وہ حق عبودیت
ادا کرتے ہیں **اے لڑکے** یہاں چند باطنی امور ہیں جو وصول الی اللہ اُسکے دروازے
پر پڑے رہنے ۔ اور اُس کے نائبوں کی ملاقات کرنے سے پہلے نہیں کھلا کرتے ۔ اگر تو خدا
کے دروازے پر جائے گا اور حسن ادب کے ساتھ ہمیشہ اُسے کھٹکھٹاتا اور وہیں ٹھیرا رہے گا تو وہ
تیرے قلب کے سامنے اپنا دروازہ کھول دے گا ۔ پھر اُسے وہی کھینچ لے گا جو کھینچتا ہے ۔ وہی

مقرب کریگا جو مقرب کرتا ہے۔ وہی سُلائیگا جو سُلاتا ہے۔ وہی قریب کریگا جو قریب کرتا ہے۔
وہی سرمہ لگائیگا جو سرمہ لگاتا ہے وہی زیور پہنائیگا جو زیور پہناتا ہے وہی خوش کریگا جو
خوش کرتا ہے۔ وہی امن دیگا جو امن دیتا ہے۔ وہی بات کریگا جو بات کرتا ہے وہی ہمکلام
ہوگا جو ہمکلام ہوتا ہے۔ اے نعمتون سے غافلو۔ کہان ہو۔ جس بات کو مین بتا رہا ہون تمہارے سمجھ
دل اُس سے بہت دور ہین۔ تم جانتے ہو کہ کام سہل ہے۔ بناوٹ تکلف۔ اور نفاق سے حاصل ہو جائیگا
ہرگز نہین۔ یہ تو صدق اور تقدیر کے گردش پر صبر کا محتاج ہے مثلاً تو غنی۔ تندرست۔ اور گناہون
مین مشغول تھا پھر تو گناہون اور ظاہری و باطنی لغزشون سے توبہ کرکے جنگل مین جا رہا اور خدا
کا طلبگار بن گیا۔ اسوقت تجھ پر امتحاناً بلائین نازل ہونگی۔ اور تیرا نفس اُسے پہلی دنیا اور ہما
کا خواہان ہوگا۔ تو اُس کا کہانہ مانیگا اور اُسکی مراد اُسے نہ دیگا۔ اگر اُسنے اسپر صبر کیا تو دنیا
و آخرت کی بادشاہی مِل گئی۔ اور اگر صبر نکر سکا تو یہ بادشاہت جاتی رہی گی۔ اے تائب ثابت
قدم رہ۔ اخلاص سے توبہ کر۔ انقلاب امر اور نزول آفات کو اپنے نفس کے ساتھ لازمی سمجھ
اور یہ بھی مقرر طور پر جان لے کہ اللہ تعالے اُسے رات کو بیدار اور دن کو پیاسا رکھے گا۔ اُسمین
اور اُسکے اہل و عیال اور ہمسایون۔ دوستون۔ اور جان پہچان والون مین تفرقہ ڈالیگا۔
اُن کے دلون مین ایسی نفرت پیدا ہوگی کہ کوئی پاس نہ آئیگا۔ کیا تو نے ایوبؑ کا قصہ
نہین سُنا۔ اللہ تعالے نے جب اُنکی محبت و برگزیدگی کو ثابت کرنا چاہا اور یہ منظور کیا کہ اُنکے
قلب مین ہمارے سوا اور کسی کا حصہ نہ رہے تو اُن کو مال اور اہل و عیال اور اولاد و اتباع
جدا کرکے ایک کوڑی پر سرکنڈونکی چھپریا مین بٹھا دیا۔ آبادی سے باہر کر دیا۔ گھروالی کے سوا
جو لوگونکی خدمت کرکے کچھ کھانے کے لیے لے آتی تھین اور کوئی پاس نہ رہا۔ پھر اُن سے
اُن کے گوشت پوست کو الگ کر دیا۔ البتہ سمع و بصر اور قلب کو باقی رکھا جس مین
آپ عجائب قدرت کا نظارہ کرتے رہتے تھے۔ زبان سے یاد الٰہی تھی۔ اور دل اُسکی مناجات
مین مصروف تھا۔ آنکھون سے عجائب قدرت ملاحظہ فرماتے تھے۔ اور روح بدن مین
آتی جاتی تھی۔ ملائکہ آپ پر درود بھیجتے اور آپکی زیارت کرتے تھے۔ انسان آپ سے الگ ہوگئے
مگر اُنس الٰہی قریب ہوگیا تھا۔ اسباب اور قوت زائل ہونیکے بعد خدا کی محبت و قدرت
اُسکی قدرت و ارادہ اور سابقۂ ازلی کے پابند ہوگئے تھے۔ ابتدا مین آپکی حالت صبر کی
تھی۔ انتہا مین عیان ہوگئی۔ ابتدا تلخ تھی۔ اور انتہا شیرین۔ آپنے بلائین ایسی اچھی زندگی
گذاری جیسی ابراہیم علیہ السلام نے آگ مین۔ اہل اللہ بلاؤن پر صبر کے خوگر ہین۔ وہ تمہاری طرح
اکھڑ نہین جاتے۔ بلائین مختلف ہین چنانچہ بعض بلائین جسم مین ہین۔ بعض قلب مین یا حضر

مخلوق کے ساتھ ہین - اور بعض خالق کے ساتھ - جو ستایا نجائے اُسمین تغیر نہین ہوتی -
بلائین خدا کی طرف کے آنکڑے ہین - عابد و زاہد کا مقصود دنیا مین کرامات ہے اور آخرت
مین جنات - اور عارف کا مقصود دنیا مین بقائے ایمان اور آخرت مین دوزخ سے نجات -
اُسکی حرص وخواہش ہمیشہ اسیکے متعلق رہتی ہے - یہان تک کہ اُسکے دل سے خطاب ہوتا ہے
کہ یہ کیا ہے؟ ٹھیر اور ثابت قدم رہ - تیرا ایمان تیرے پاس ہے - تجھسے دیگر مومنین نور ایمان
حاصل کرتے ہین - تو کل کو مقبول الشفاعت ہوگا - تیری بات مانی جائےگی - تو اکثر
لوگون کو دوزخ سے نجات دلانیکا سبب ہوگا - تو اپنے اس نبی کے سامنے ہوگا جو
شفاعت کرنے والون کے سردار ہین - اور کسی کام مین مشغول ہو - یہ وہ فرمان ہے جو بقائے
ایمان ومعرفت - عاقبت کی سلامتی اور ان پیغمبرون اور صدیقون کے ساتھ چلنے کے
سبب حاصل ہوتا ہے جو مخلوق مین خدا کے خاص بندے ہین - پھر جب بار بار اُسے
امن کی بشارت دیجاتی ہے اُس کا خوف بڑھتا رہتا ہے - حسن ادب اور شکر کی زیادتی
ہوتی ہے - اہل اللہ نے اس آیت کا مطلب کہ خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اس آیت کے
سے کہ خدا اپنے فعل سے نپوچھا جائےگا بلکہ لوگون سے اُن کے افعال کی بابت سوال ہوگا
اچھی طرح سمجھ لیے ہین - اور وہ اسے بھی سمجھتے ہین کہ لوگو جب تک خدا نچاہے تم کچھ نہین چاہ سکتے
اُنھین معلوم ہے کہ خدا اپنا چاہا کرتا ہے - مخلوق کا چاہا نہین کرتا - وہ ہر روز ایک نئی شان
مین ہے - وہ مقدم ومؤخر اور بلند وپست کرتا - عزت وذلت دیتا معزول اور متولی بناتا - مارتا
اور جلاتا - غنی اور فقیر کرتا ہے وہی دیتا ہے اور وہی روک لیتا ہے - خدا کے ساتھ اہل اللہ
کے دلون کو ایک حالت پر قرار نہین رہتا - وہ ان کو متغیر کرتا بدلتا - قریب وبعید کرتا - اُٹھاتا
بٹھاتا عزت وذلت دیتا اُنکو عطا کرتا اور اُن سے اپنے عطیہ کو روک لیتا ہے - اہل اللہ کے
حال بدلتے رہتے ہین مگر وہ اثبات عبودیت اور حسن ادب اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہنے
پر ثابت قدم رہتے ہین - الٰہی ہمین اپنے اور اپنے خاص بندون کے حسن ادب نصیب کر
اور ہمین اپنے تفضل کے باعث بے پروا کر دے - حاجتون کو اپنی طرف پھیر ہمین تعلق
اسباب اور اُنپر اعتماد رکھنے کی بلا مین مبتلا نکر - ہم پر اپنی توحید وتوکل کو قائم رکھ ہمارے
اقوال واعمال سے ہمین نہ آزما - اور انپر ہم سے مواخذہ نکر - اپنے کرم ودرگزر اور رحمی
کے ساتھ ہم سے معاملہ کر آمین - خدا کے رستہ مین نہ مخلوق ہے نہ سبب - نہ نشان ہے
نہ جہت نہ دروازہ - اور نہ وجود خلق جسم دنیا کے ساتھ ہے - دل آخرت کے ساتھ اور بھید
مولے کے ساتھ - بھید قلب پر قلب نفس مطمئنہ پر نفس جسم پر اور اعضا مخلوق پر حاکم ہین

جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو جن وانس اور تمام ملک بندہ کے قدمون تلے آجاتا ہے - سب کفر گر
رہتے ہین اور وہ شہ نشین قرب مین بیٹھا رہتا ہے - اے منافق تیرے تصنع اور نفاق کے باعث
یہ مرتبہ تجھے نہین ملسکتا - تو اپنے ننگ وناموس - مخلوق کے دلون مین قبولیت اور اپنے ہاتھونکو
بوسہ دلوانے کی تربیت کر رہا ہے - تو دنیا و آخرت مین اپنے نفس کے لیے پھر اسکے حق مین جسکی تو
تربیت کرتا اور جسے اپنے اتباع کا حکم کرتا ہے منحوس ہے - تو ریاکار دجال اور لوگون کے مال
قائم نہین ہے - تیری دعا قبول نہوگی - اور صدیقین کے دلون مین تجھے جگہ نملیگی - باوجود علم
خدا نے تجھے گمراہ کر دیا ہے - غبار ہٹنے کے بعد تو عنقریب دیکھ لے گا کہ گھوڑے پر سوار ہے یا
گدھے پر - غبار ہٹنے کے بعد تجکو مردان خدا گھوڑون اور اونٹون پر سوار نظر آئینگے - اور تو
اُن کے پیچھے ٹوٹے پھوٹے گدھے پر ہوگا اور تجکو تباہ کرنے والے شیطان و ابلیس پکڑ لینگے -
کوشش کرو کہ تمہارے دلون سے قرب کے دروازے بند نہون - عاقل بنو - تم کسی بات پر قائم
نہین ہو - کسی ایسے شیخ کی صحبت مین رہو جو احکام الٰہی سے واقف ہو - اور اُس کا علم تمہین
اسکی طرف رہبری کرے - جو مفلح کو نہین ڈھونڈھتا وہ نجات نہین پاتا - جو علمائے باعمل کی
صحبت نہین اٹھاتا - وہ خاکی انڈا ہے - اپنے ماں باپ کا نہین - اسکی صحبت مین رہو جو خدا
کی صحبت مین رہتا ہے - تم مین ہر شخص کو یہ چاہیے کہ جب رات کو مخلوق سوجائے - آنکی آوازین
موقوف ہون تو اُٹھکر وضو کرے اور دو رکعتین پڑھکر یہ دعا مانگے کہ الٰہی مجھے اپنے نیک اور مقرب
بندون مین سے کسی ایسے بندہ کو بتادے جو تیری طرف رہبری کرے اور تیرا رستہ بتادے
ہر شئے کے لیے سبب کی ضرورت ہے - ورنہ اللہ تعالےٰ اسپر قادر تھا کہ بلا وساطت انبیا
بندون کو اپنا رستہ دکھا دیتا - عاقل بنو - تم کسی چیز پر قائم نہین ہو - اپنی غفلتون سے بیدار
ہو جاؤ - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی رائے پر بلے پرواہ رہنے والا گمراہ ہوجاتا ہے
جو شخص تیرے دین کے چہرہ کا آئینہ ہو اُس سے حالات پوچھا کر - اور اُسے اسطرح دیکھا کر
جیسا کہ تو آئینہ دیکھکر اپنا منہ اور عمامہ اور بال وغیرہ درست کیا کرتا ہے - عاقل بن - یہ کیا
بلہوسی ہے - تو یہ کیا کہا کرتا ہے کہ مجھے معلم کی ضرورت نہین پیغمبر علیہ السلام کا قول
ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے - جب مومن کا ایمان ٹھیک ہوتا ہے تو وہ
تمام مخلوق کے لیے آئینہ بنجاتا ہے - اسکی رویت و قرب کے وقت لوگ اُسکے آئینہ کلام
مین اپنے دین کا چہرہ دیکھا کرتے ہین - یہ کیا بلہوسی ہے - تم ہر وقت خدا سے دعا کرتے
ہو کہ وہ تمہارے کھانے پینے - لباس و نکاح اور رزق مین ترقی دے - حالانکہ یہ چیز کم و
بیش ہو ہی نہین سکتی - تمام زمانے کے مستجاب الدعوات تمہارے ساتھ ہو کر دعا کرین تو بھی

رزق نہ ایک ذرہ بڑھ سکتا ہے۔ نہ کم ہو سکتا ہے۔ اس سے ازل مین فراغت حاصل ہو چکی ہو یہی
دعا کو چھوڑ کر جن چیزون کا حکم دیا گیا ہے اُن کے بجا لانے مین مشغول ہو جاؤ۔ اور جنسے منع کیا
گیا ہے اُن سے بچو جس کا آنا ضروری بات ہے اُسین مشغول نہو۔ کیونکہ وہ اپنے آنے کا ضامن
ہے۔ جو کچھ قسمت مین ہے میٹھا ہو یا کڑوا۔ تمہارے نزدیک بھلا ہو یا بُرا۔ اپنے مقررہ وقت پر ضرور
آئیگا۔ اہل اللہ ایسی حالت مین پہنچ جاتے ہین کہ دعا و سوال کا موقع نہین رہتا و حصول نفع
اور دفع ضرر کے لیے دعا نہین کرتے۔ اُنکی دعا قلبی کی حیثیت سے کبھی اپنے لیے ہوتی ہے
کبھی مخلوق کے لیے۔ وہ دعا کے الفاظ مونہ سے نکالتے اور فی الواقع اُس سے الگ رہتے ہین
الٰہی انہین ہر حال مین اپنے ساتھ حسن ادب عنایت کر۔ روزہ نماز۔ ذکر اور تمام طاعتین عادت
کی جبلت مین داخل۔ اُسکے گوشت اور خون مین شامل ہو جاتی ہین۔ پھر ہر حال مین حفاظت
خداوندی اُسکے پاس آتی ہے اور بقدر حکم لحظہ بھر کے لیے بھی جدا نہین ہوتی۔ حکم اُسکی کشتی ہو
جس مین وہ بیٹھا رہتا ہے۔ ہمیشہ وہ قدرت الٰہی کے دریا مین سیر کیا کرتا ہے یہان تک کہ
آخرت کے کنارے۔ دریائے لطف الٰہی کے ساحل اور قرب کے ہات تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر وہ کبھی
مخلوق کے ساتھ رہتا ہے۔ کبھی خالق کے ساتھ۔ اُس کا شغل و تعب ہمراہ خلق ہے اور راحت
آرام ہمراہ خالق۔ اے منافق افسوس تجھے اسکی خبر نہین۔ افسوس یہ چیزین تیرے کام مین شامل نہین
اے مخلوق کو دل مین جگہ دیکر خانقاہون مین بیٹھنے والو۔ تم میری چیخ پکار اور ہو ہو کو نہین سنتے
تم بہرے ہو۔ کھڑے ہو جاؤ۔ چلے آؤ۔ کچھ خوف نہین ہے۔ مین تم سے تمہارے سوء ادب اور عادتون
کے مطابق معاملہ یا خطاب نکرون گا۔ بلکہ خدا کی مہربانی کے باعث تم پر مہربان رہونگا۔ میری
سخت کلامی سے نہ بھاگو یہ میری جانب سے نہین ہے۔ مین وہی کہتا ہون جو مجھسے کہلوایا ہے
اے لڑکے جو لوگ خوف و حذر کے ساتھ عبادت مین صبح و شام ایک کر دیتے ہین۔ وہ بد انجامی
سے ڈرتے ہین اُن کو معلوم نہین کہ علم الٰہی اُن کے متعلق کیا ہے اور اُن کا انجام کیسا ہوگا اس لیے
دن رات رنج و غم اور گریہ و زاری مین کاٹتے ہین۔ باایں ہمہ روزہ نماز حج و طاعات ہمیشہ ادا کرتے
رہتے ہین۔ اور وہ اپنے دل و زبان سے ذکر الٰہی کرتے ہین۔ پھر آخرت تک پہونچکر جنت مین داخل
ہو جاتے ہین۔ دیدار الٰہی اور اسکی بخشش دیکھکر حمد الٰہی بجا لاتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ خدا کا شکر
ہے جس نے ہمارا غم دفع کر دیا۔ خدا کے بعض بندے اور بھی ہین کہ وہ اُنکے اُستاد و شیخ۔ رئیس و
افسر اور بادشاہ ہین۔ اُن کا قول ہے کہ خدا کا شکر جسنے آخرت سے پہلے دنیا ہی مین ہمارا غم دور کیا
ہے۔ جب اُنکے دل دروازہ الٰہی کی طرف چلتے ہین تو اُسے کشادہ۔ اور بہت سے استقبالی
لشکرون کو ایستادہ و صف بستہ اور اپنے آنے کا منتظر پاتے ہین۔ اہل لشکر انہین سلام کرتے اور

پیچھا بھی کرتے ہوئے اُنکے آگے چلتے ہیں پھر وہ اس شان سے منزل قرب میں داخل ہو کر ایسا جلوہ
دیکھتے ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خیال گزرا۔ وہ یہ کہا
کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے بُعد و حجاب کا غم دفع کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُسنے ہمیں
اچھی طرح دنیا و آخرت اور مخلوق کے ساتھ مشغول رکھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُسنے ہمیں اپنی ذات
کیلئے برگزیدہ اور قرب کیلئے منتخب فرمایا۔ اور ہم سے اپنے انقطاع اور غیر کے ساتھ مشغول کا غم زائل
کر دیا۔ شکر ہے کہ اُسنے ہمیں اپنی طرف منقطع ہونا نصیب کیا۔ ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدردان
ہے۔ اے لڑکے اگر تو ایمان کو مضبوط کرے گا تو پہلے معرفت کے گھر پھر علم کے جنگل۔ پھر صحرائے
فنا تک پہنچ جائے گا۔ اپنے وجود اور ہستی مخلوق سے الگ ہوگا۔ پھر ایسا وجود ملیگا جو تیری اور
مخلوق کی ذات سے قائم نہیں بلکہ ذات الٰہی سے متعلق ہے۔ اسوقت تیرا غم دفع ہوگا حفظ
الٰہی خادم بنے گا۔ حمیت احاطہ کرے گی۔ توفیق آگے آگے چلیگی۔ ملائکہ گرداگرد رہیں گے۔
ارواح سلام کریں گی۔ اللہ تعالے مخلوق سے تجھپر فخر کرے گا۔ اُسکی نظریں تیری نگہبان ہو کر
منزل قرب و انس و مناجات تک کھینچ لیجائیں گی۔ جو بلا عذر مجھسے الگ رہا اُسنے نقصان اُٹھایا
تو اُس مقام کے متعلق جو مجھے ملا ہے میرا مزاحم بنتا ہے تو اسپر قادر نہوگا اور تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا
یہ چیز آسمان سے زمین پر آتی ہے۔ اللہ تعالے کا قول ہے۔ کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے
ہیں۔ مگر ہم اُسے ایک مقررہ اندازہ سے اُتارتے ہیں۔ مینہ آسمان سے زمین پر برستا ہے پھر سبزہ
اُگ آتا ہے۔ اور یہ مرتبہ آسمان سے دلوں کی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ہر طرح کی بھلائی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اسرار۔ اور حکمتیں۔ توحید اور توکل۔ مناجات اور قرب الٰہی کے کھیت لہلہانے لگتے
ہیں۔ ایسے دلوں میں درخت اور پھل جنگل اور میدان۔ دریا اور نہریں اور پہاڑ وغیرہ سب موجود
ہوتے ہیں۔ ایسا دل انس و جن اور ملائکہ و ارواح کا مجمع ہوتا ہے۔ یہ بات عقل سے باہر محض
قدرت اور ارادہ و علم الٰہی سے متعلق ہے۔ وہ اسکے باعث مقبول بنا لیتا ہے اور یہ اُس کی مخلوق
میں کسی کسی کو ملتا ہے۔ میرے کلام کے جال میں پھنسنے کی کوشش کرو۔ میرا کلام اور نصیحت کیلئے
بیٹھنا ایک جال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اس میں آ پھنسے۔ یہ خدا کا دسترخوان ہے
نہ کہ میرا۔ صدق خدا کیطرف کا داعی ہے اور کذب شیطان کی طرف کا۔ میری بات مان لو۔ خدا تمپر رحم
کرے گا۔ میرا اتباع کرو تاکہ خدا کے دروازہ پر پہنچا دوں۔ حق اور چیز ہے اور باطل اور چیز۔ ہر
مومن جو نور ایمان سے دیکھتا ہے ان دونوں کو ظاہر طور پر جانتا ہے۔ اے عراق والو تم تیز
فہمی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تمپر صادق و کاذب اور محق و مبطل کا حال پوشیدہ رہتا ہے۔
تکذیب کا ضرر تمہاری طرف عائد ہوگا۔ اور مجھے اسکی پروا نہوگی۔ جس کا مقصود ذات حق ہو،

وہ جنت کا ارادہ اور دوزخ کا خوف نہین رکھا کرتا۔ صرف اُسکی ذات کا طالب ہے۔ اُسکے قرب کا
امیدوار اور بُعد سے خائف ہے۔ تو شیطان و ہویٰ۔ اور نفس و دنیا۔ اور شہوات کا پابند ہے
اور تجھے کچھہ خبر نہین۔ تیرا دل نیند مین پڑا ہوا ہے اور تجھے کچھہ معلوم نہین۔ الٰہی دل کو اسکی قید
سے رہائی دے۔ اور ہمین نجات عطا فرما۔ عزیمت پر عمل کرنے اور رخصت سے منہ پھیرنے کو لازم
کر لو۔ جو عزیمت کو چھوڑتا اور رخصت پر عمل کرتا ہی اُسکے دین کی ہلاکت کا خوف ہے۔ عزیمت مردونکے لیے
ہے کیونکہ وہ نہایت خطرناک مشکل۔ اور کڑوی چیز کا اختیار کرنا ہے۔ اور رخصت بچون اور
عورتون کے واسطے ہے۔ کیونکہ یہ آسان بات ہے اے لڑکے اول حسنٰ کو لازم کرلے کیونکہ
وہ بہادر مردون کی حسنٰ ہے۔ اور اخیر حسنٰ کو چھوڑ دے اسلیے کہ وہ نامردونکی حسنٰ ہے۔ اپنے
نفس سے خدمت لے۔ اُسے عزیمت کا خوگر بنا۔ تو جو کچھہ لاد دیگا نفس اُسے اُٹھالے گا۔
اُس سے اپنا عصا الگ نرکھہ۔ وہ سو رہیگا اور اپنے بوجھ کو پھینک جاے گا۔ اسپر اطمینانت
نہ ہیں۔ آنکھین نہ نکال۔ وہ تو نکما غلام ہے لکڑی ہی کے زور سے کام کرے گا جب تک تو
یہ نجان لے کہ سیری اُسے سرکش نکرے گی۔ اور وہ سیری کے مطابق کام کریگا
ہرگز اُسے پیٹ بھر کر کھانا ندے۔ سفیان ثوری بہت عبادت کرنے اور بہت کھانے والے
تھے۔ اور پیٹ بھرنے کے بعد بطور مثال کہا کرتے تھے۔ کہ حبشی غلام کو خوب کھلا اور خوب
محنت و مشقت کے کام لے کیونکہ یہ غلام گدھا ہے۔ پھر عبادت کیلیے کھڑے ہوتے اور
اُس سے پورا حصہ لیا کرتے تھے۔ بعض راویون کا قول ہے کہ ہم نے سفیان ثوری کو اسقدر
کھانا کھاتے دیکھا کہ بہت بُرا معلوم ہوا۔ پھر اسقدر نماز پڑھتے اور روتے پایا کہ اُنپر رحم آگیا۔
زیادہ کھانے مین نہین بلکہ کثرت طاعت مین سفیان کی پیروی کر تو سفیان نہین ہے۔
نفس کو پیٹ بھر کر ندے جیسا کہ سفیان دیدیتے تھے۔ کیونکہ تو اُنکی طرح نفس پر قابو نہین
رکھتا۔ ترک حرام اور تقلیل حلال کی کوشش کر۔ قوت ایمان وایقان کے ہوتے ہر چیز
سے پرہیز رکھہ۔ خدا کے خاص بندون مین داخل ہوجائے گا۔ اگر تیرا زہد ثابت ہوگیا تو وہ
کسی واسطے سے یا تیرے دل کے ہاتھون مین تکوین کو سونپ دینے سے تجھپر انعام
کرے گا۔ جبتک تو خدا کا بندہ نہوجائے کلام نکر۔ مخلوق و اسباب دنیا اور خواہشون حظوظ
اور شیاطین کا بندہ نہ بن۔ مخلوق کے نزدیک حب جاہ اور اُن کے اقبال و ادبار
تعریف و مذمت کے بندون مین شامل نہو۔ یہ کوئی اچھی چیز نہین۔ تو جب تک نفس کے ساتھ
طبیعت و ہویٰ کے گھر مین مقیم رہے گا تو دروازہ الٰہی کیطرف ایک قدم بھی نہ چل سکیگا
مین تجکو ہمیشہ مخلوق اور اسباب کا مقید دیکھتا ہون یہ کب تک ؟ اُنکی قید سے رہا ہو

مجھ سے سیکھ لے۔ جبکہ مخلوق سے لبریز ہے تو تیرا دل خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ تجھے گھر بیٹھے جامع مسجد کا دروازہ کیونکر نظر آسکے گا تو اُس دروازہ کو اپنے گھر اور اہل و عیال سے نکلکر دیکھ سکتا ہے جب تو سب کو پس پشت چھوڑ دیگا تو اُسے دیکھ لیگا۔ اسیطرح تو جب تک مخلوق کے ساتھ ہے خالق کا جلوہ نظر نہ آسکے گا۔ جب تک دنیا کے ساتھ ہے آخرت نسو جھے گی اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے دنیا و آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ پھر جب سب سے الگ ہوگا تو تیرا باطن خدا سے ظاہری نہیں بلکہ معنوی ملاقات کرے گا۔ عمل قلوب کے لیے ہے اور معانی اسرار کے لیے۔ اہل اللہ اپنے اعمال سے منہ پھیرتے اور اپنی نیکیوں کو بھولجاتے ہیں۔ بدلہ نہیں مانگتے۔ اسلیے خدا اُن کو اپنے فضل سے ایسی جنت میں جگہہ دیتا ہے کہ جہاں نہ رنج ہے نہ بیماری۔ نہ انقطاع اور نہ ضعف۔ نہ محنت نہ مزدوری۔ بعض مفسرین نے لا یمسنا فیہا نصب کے تحت میں لکھا ہے کہ وہاں روٹی کا غم اسکی تحصیل کا فکر اہل و عیال کا بار کچھہ نہوگا۔ جنت سر بسر فضل سراپا خیر۔ بالکل راحت اور عطاء بلا حساب ہے۔ سارا دار و مدار تیرے حضور قلب پر ہے جو خاص اللہ کے لیے ہو۔ کسی دنیوی و اُخروی یا مخلوق کے باعث نہو۔ حضور قلب۔ موت اور اثبات ذکر الٰہی کے بعد درست ہوتا ہے۔ تو اگر دیکھے تو موت کو دیکھ اور سُنے تو موت کا ذکر سُن۔ پوری بیداری کے ساتھ موت کا ذکر ہر طرح کی خواہش کو مکدر کرتا اور ہر قسم کی خوشی کے پاس ٹھیرتا ہے۔ موت کو یاد رکھو۔ تم اُس سے بچ نہیں سکتے۔ جب دل درست ہوجاتا ہے تو خدائے قدیم و ازلی۔ وہ اٰلہٰ و ابدی کے سوا ہر چیز کو بھولجاتا ہے۔ اُس کے سوا ہر چیز مخلوق ہے۔ دل درست ہوجاتا ہے تو اُس سے جو کلام نکلتا ہے وہ بالکل صواب اور حق ہوتا ہے۔ کوئی رد کرنے والا اُسے رد نہیں کرسکتا۔ قلب کو قلب۔ سر کو سر خلوۃ کو خلوت۔ معنے کو معنے۔ مغز کو مغز۔ حق کو حق۔ خطاب کیا کرتا ہے۔ اس وقت اُس کا کلام دلوں میں اسطرح بیٹھتا ہے جسطرح نرم و پاکیزہ اور بے شورہ کی زمین میں بیج جم جاتا ہے۔ جب دل صحیح ہوتا ہے تو ایسا درخت بنجاتا ہے کہ جسمیں ٹہنیاں پتے اور پھل سب کچھہ ہوا کرتے ہیں۔ اُسمیں مخلوق کا نفع ہوتا ہے۔ جب قلب میں درستی نہیں ہوتی تو وہ صورت بلا معنے ہوکر حیوانوں کا سا دل بنجاتا ہے۔ ایسا دل ظرف بے اسباب۔ درخت بلا ثمر۔ قفس بلا طائر۔ مکان بلا مکین اور ایسے خزانے کی مانند ہے جسمیں درہم و دینار تو بہت ہیں مگر کوئی خرچ کرنے والا نہیں۔ ایسا دل جسم بلا روح اور اُن اجسام کی مانند ہے جو مسخ ہو کر پتھر ہوگئے ہوں۔ ایسا دل صورت بلا معنے ہے۔ خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے کفر کرنے والا دل مسخ کردیا جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے دل کو پتھر سے تشبیہہ دیکر فرمایا ہے کہ پھر اسکے بعد

تمہارے دل سخت ہو گئے - اب وہ پتھر کی مانند یا اُس سے بھی زیادہ سخت ہین جب بنی اسرائیل نے
جب توریت پر عمل نکیا تو خدا نے اُن سب کے دلون کو مسخ کیا - اور اپنے دروازہ سے ہنکا دیا - اے
محمدیو - اگر تم قرآن پر عمل نکروگے اُسکے احکام کو مضبوطی سے نا لوگے تو خدا تمہارے دلون کو
مسخ کریگا - اور اپنے دروازہ سے دور کر دیگا - انہین شامل ہو جن کو باوجود علم خدا نے گمراہ کر دیا
اگر تو مخلوق کے لیے علم حاصل کرے گا تو انہین کے لیے عمل کرے گا اور جو خدا کے لیے عالم بنیگا
تو تیرا عمل بھی اُسی کے لیے ہوگا - دنیا کے لیے علم حاصل کریگا تو دنیا کے لیے عامل ہوگا اور
آخرت کے لیے عالم بنے گا تو آخرت کے لیے علم نصیب ہوگا - فروع اپنے اصول پر مبنی
ہوتی ہین - جیسا کرے گا ویسا بدلہ ملے گا - ہر ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو اُس مین ہے - تو اپنے
برتن مین بدبودار روغن رکھکر یہ چاہے کہ اُس سے گلاب ٹپکنے لگے - اسمین کوئی بہتری نہیں
اور مخلوق کے لیے عمل کرکے یہ خواہش کرے کہ کل کو آخرت میرے ہاتھ آ جائے اس مین
کوئی بزرگی نہین - مخلوق کے لحاظ سے عامل بنکر یہ ارادہ رکھے کہ کل کو خالق اور اُس کا
قرب و دیدار حاصل ہو - اسمین کوئی کرامت نہین - یہ بات ظاہر اور اکثر ہے - ہان خدا بلا
عمل اپنے فضل سے کچھ تجھے دیدے تو یہ اُس کو اختیار ہے - طاعت جنت کا اور معصیت
دوزخ کا محل ہے - اسکے بعد خدا کو اختیار ہے خواہ بلا عمل کسیکو ثواب عنایت کر دے یا
عذاب مین گرفتار رکھے - یہ اُسکے اختیار مین ہے - وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے - وہ اپنے
فعل سے نپوچھا جائے گا بلکہ مخلوق سے اُن کے اعمال کا سوال ہوگا - اگر انبیاء و صالحین
مین سے کسی کو دوزخی کر دے تو وہ عادل ہی رہے گا - اور یہ اُسکی حجت بالغہ ہوگی - ہمپر تو
یہ کہنا واجب ہے کہ حاکم نے سچ کہا ہم چون و چرا نہین کر سکتے - ایسا ہونا ممکن و جائز ہے اور اگر
ہوا تو عدل اور حق کے سبب ہوگا - مگر یہ ایسی چیز ہے کہ نہوگی اور وہ ایسا نکرے گا - میری
بات سنو - اور میرے قول کو سمجھو - مین متقدمین کا غلام اور اُن کے آگے کھڑا ہوا ہون
اُن کا سامان پھیلاتا - اور اُسپر آواز لگاتا ہون - اُسمین خیانت نہین کرتا - اور اُسے اپنی
ملک نہین جانتا - اُنکے کلام سے ابتدا کرتا ہون - اور اپنے کلام سے اُسے دُہراتا ہون - اور
برکت خدا کی طرف سے ہے - خدا نے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والدین کے ساتھ
حسن سلوک کے باعث مجھے چمکا دیا اور بلند آواز بنا دیا ہے - میرے والد باوجود مقدرت
دنیا مین زاہد تھے - اور میری والدہ اُن سے موافق اور اُن کے فعل سے رضامند تھین
یہ دونون اہل صلاح و دیانت اور مخلوق پر مہربان تھے - مجھے اُن کا اور مخلوق کا کچھ پیسا
نہین ہے - مین تو اپنے رسول اور اُسکے بھیجنے والے کے پاس رات گزارتا ہون

باعث مراد پاتا ہون - میری بہتری اور نعمت انھین کے ساتھ اور انھین کے پاس ہو - مین مخلوقات مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور ارباب مین اپنے رب العزت کے سوا اور کسیکو نہین چاہتا - اے عالم - تیرا کلام زبان سے ہے نہ کہ قلب سے - تیری صورت ہے نہ کہ سیرت - قلب صحیح اس کلام سے نفرت کرتا ہے جو زبان سے ہو دل سے نہو وہ زبانی کلام سننے کے وقت ویسا ہوجاتا ہے جیسا قفس مین طائر یا مسجد مین منافق - جب کوئی صدیق کسی منافق - عالم کی مجلس مین اتفاقاً چلا جاتا ہے تو اُسکی پوری آرزو یہ ہوتی ہے کہ وہان سے نکل جائے ریاکارون - منافقون - دجالون - بدعتیون - اور خدا و رسول کے دشمنون کے چہرونکی علامتین اہل اللہ کو معلوم ہین انکی علامتین اُنکے چہرون اور کلام مین موجود ہوا کرتی ہین - وہ صدیقین سے اسطرح بھاگتے ہین کسطرح شیر سے اُنکی باطنی آگ سے جل مرنے کا خوف رکھتے ہین - ملائکہ ان کو صدیقین و صالحین کے پاس سے اُٹھا دیتے ہین - وہ عوام کے نزدیک بڑے آدمی ہین اور صدیقین کے نزدیک ذلیل عوام کے خیال مین انسان ہین اور صدیقین کی نظرون مین جلی جسکی کچھ بھی حقیقت نہین - صدیق اپنی آنکھ یا چاند سورج کے نور سے نہین دیکھتا بلکہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے - یہ خدا کا عام نور ہے اسکے علاوہ ضبط حکمت و ایقان کے بعد خدا اُسے ایک خاص قسم کا نور عطا کر دیتا ہے جس کا نام قرآن و حدیث ہو وہ اسپر عمل کرتا ہے اور اُسے علم کا نور دیا جاتا ہے - الٰہی ہمین اپنا حلم و علم اور قرب نصیب کر - اے منافقو - خدا تم کو برکت نہ دے - تم تعداد مین بکثرت ہو - اپنے اور مخلوق کے مابین معاملات کو سنوارنا - اور اپنے اور خدا کے درمیانی معاملات کو بگاڑنا تمہارا شغل ہے - الٰہی مجھے انکی جانون پر مسلط کر دے تاکہ زمین کو اُن کے وجود سے پاک کر دون - اس زمانہ کے منافق کی علامت یہ ہے کہ وہ میرے پاس نہین آتا - اور ملاقات کے وقت سلام نہین کرتا - اور اگر ایسا کرلیتا ہے تو یہ ظاہری بناوٹ ہے اس دین کا آفتاب غروب ہونے کو ہے - دیوارین گرنے والی ہین - الٰہی مجھے اسکے بنانے کیلیے مددگار عنایت کر - اے منافقو یہ عمارت تمہارے ہاتھ سے نہ بنے گی - تم مین بزرگی نہین ہے کہ تم سے بن سکے - تمھین نہ تو دیوار بنانی آتی ہے اور نہ اُس کا آلہ تمہارے پاس ہے - پھر کیونکر بنا دو جاہلو پہلے اپنے دین کی دیوار تو بنا لو - پھر غیر کی عمارت بنانے مین مشغول ہوجانا - اگر تم مجھسے عداوت کروگے تو مین خدا و رسول کی راہ مین تمہارا دشمن بنجاؤن گا - کیونکہ مین انکی امداد کے لیے قائم ہون - بغاوت نکرو - خدا اپنے حکم پر غالب ہے - یوسف ؑ کے بھائیون نے اُنکے قتل کی کوشش کی مگر قادر نہو سکے - اور ہوتے کیونکر یوسف خدا کے نزدیک بادشاہ اسکے بندون مین نبی اور صدیقون مین صدیق تھے - اور ان کے ہاتھ سے مخلوق کی مصلحتون کا پورا ہونا سابقہ ازل مین ہوچکا تھا - اے اس زمانہ کے منافقو یہی حال تمہارا ہے - کہ مجھسے ہلاک

کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے لیے کوئی بزرگی نہیں۔ تمہارے ہاتھ اس سے کوتاہ ہیں کہ اگر حکمت بدل دی
تم میں سے ایک۔ ایک کو عتاب کرتا۔ حکم اور علم کے ساتھ حالت قیام میں حکمت ہر امر کی بنیاد ہے۔ اہل اللہ
مخلوق سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ وہ خدا کے حفظ و امان میں رہتے ہیں۔ اپنے دشمنوں سے خوف
نہیں رکھتے کیونکہ وہ عنقریب انہیں دست و پا اور زبان بریدہ دیکھ لینگے۔ انہیں تحقیقی طور پر
معلوم ہے کہ مخلوق عاجز و لاشے ہے نہ انکے ہاتھ میں بادشاہت و سلطنت۔ نہ تونگری نہ فقیری نہ
نہ نفع۔ نہ ضرر۔ انکی ملک میں خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسکے سوا قادر و دینے نہ دینے مارنے اور جلانے
والا کوئی نہیں۔ وہ شرک کے بوجھ سے ہلکے۔ خدا کی برگزیدگی و انس کے مقام میں ہیں۔ وہ اسکے
ساتھ راحت میں ہیں۔ اسکی مہربانی و لطف و مناجات سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ دنیا و آخرت
اور خیر و شر۔ ہو یا نہ ہو ان کو ذرا پروا نہیں۔ انھوں نے ابتدا میں دنیا اور مخلوق اور شہوات
کے متعلق زہد کی تکلیف اٹھائی اور اسپر مداومت کی۔ اس لیے اللہ تعالے نے تکلیف اٹھانا انکی
طبیعت میں داخل کردیا ان کا زہد واقعی زہد۔ اور انکی طبیعت حقیقی طبیعت بن گئی۔ ان سے سیکھو
طاعات کی تکلیف اٹھاؤ۔ معاصی و منکرات چھوڑ دو اس سے تکلیف اٹھانا تمہاری طبیعت میں
داخل ہو جائے گا۔ خدا کا کلام سمجھو اسپر عمل اور عمل میں اخلاص شامل کرو اے اٹھکے
کو سراسر نفس و طبیعت و ہوس ہے اجنبی عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھتا اور پھر یہ کہتا ہے کہ
میں ان کی پروا نہیں کرتا۔ تو جھوٹ بولتا ہے۔ شرع اور عقل تیرے اعمال سے مطابق نہیں
تو آگ میں آگ بھڑکائے اور لکڑی پر لکڑی لگائے جاتا ہے۔ تیرے دین و ایمان کا گھر جل اٹھے گا
اسباب کے لیے انکار شرع عام ہے اس میں کوئی مستثنے نہیں ہو۔ ایمان خدا کی معرفت۔ اور اسکا
قرب حاصل کر۔ پھر اس کا نائب بنکر مخلوق کا طبیب بنجا۔ افسوس۔ تو ساتھیوں کو کیونکر چھوڑتا
اور الٹ پلٹ کرتا ہے۔ تجکو نہ حواس کا سا ہنر یاد ہے نہ تونے تریاق کھایا ہے۔ اندھا ہوکر
لوگوں کی آنکھوں کا علاج اور گونگا بنکر انکی تعلیم کسطرح کر سکیگا جاہل ہوکر دین کی درستی
تجھسے کیونکر ہوگی۔ جو شخص چوبدار نہ ہو وہ لوگوں کو شاہی دروازہ کی طرف کسطرح پیش کرسکتا ہے
تو اللہ تعالی سے۔ اسکی قدرت و قرب اور مخلوق میں اسکی سیاست سے ناواقف ہو۔ یہ بات
نہ میری سمجھ میں آسکتی ہو نہ تمہاری۔ نہ میں ضبط کرسکتا ہوں نہ تم اس کا مطلب خدا ہی
جانتا ہے سنو۔ اور قبول کرلو۔ میں بادشاہ کا داعی۔ اور تم میں اسکے رسول کا نائب اور
دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ بچا ہوں۔ خدا و رسول کی طرفداری میں تم سے نہیں شرماتا
میں ان دونوں کا عاشق انکے آگے کا بکرا اور انہیں کیطرف منسوب ہوں۔ دنیا فانی۔ اور
آفات و بلا کا گھر ہے۔ اسمیں کسیکو خصوصاً دانا آدمی کو خوش عیشی نصیب نہیں ہوتی کسی کا

قول ہے۔ کہ دنیا میں دانا اور دانا اگر موت کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوا کرتی۔ جس کے سامنے شیر
منہ پھاڑے قریب آ گیا ہو اُسے قرار اور نیند کچھ نہیں آتی۔ اے غافلو۔ قبر منہ پھاڑے ہوئے
ہے موت کا شیر یا اژدہا منہ کھولے کھڑا ہے۔ سلطان قضا و قدر کا جلاد تلوار ہاتھ میں لیے حکم کا
منتظر ہے۔ لاکھوں میں ایک اس حکمت سے واقف۔ اور بلا غفلت دنیوی بیدار دل ہوا کرتا ہے
ابتدائے امر میں کوئی ہنر سیکھنا ضروری بات ہے کہ جس سے تو کمائے اور کھائے اور تیرا ایمان قوی
ہو جائے۔ جب تو اس پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالےٰ تجھے توکل کی طرف لے آئے گا۔ اور بلا سبب
کھلائے گا۔ اے اپنے اسباب کے ساتھ شرک کرنے والے اگر تو توکل سے کھانے کا مزا چکھ لیتا
تو شرک نہ کرتا۔ اور متوکل ہو کر اُسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا۔ میں صرف دو طرح سے کھانا پینا جانتا
ہوں۔ یا التزام شرع کے ساتھ کسی ہنر سے۔ یا توکل سے۔ افسوس۔ تو خدا سے نہیں شرماتا
کمائی چھوڑ کر لوگوں سے بھیک مانگتا ہے۔ ہاتھ کا کسب ابتدا ہے۔ اور توکل انتہا۔ میں تیری
ابتدا بھیک پاتا ہوں نہ انتہا۔ میں حق بات کہتا ہوں اور تجھ سے ذرا نہیں شرماتا۔ سُن۔ اور
قبول کر۔ اور خدا کے معاملہ میں جھگڑا نہ کر۔ میں تمہاری ذات۔ تمہارے مال اور تمہاری تعریف و
مذمت کی بابت مخلوق کو زاہد بناتا ہوں۔ اگر میں نے تم سے کچھ لیا ہے تو اپنے لیے نہیں بلکہ غیر کے
لیے لیا ہے۔ تمہارے حق میں میرا کلام لازمی ضرب ہے۔ میں ایسے طریق سے اس کا حکم دیا گیا ہوں
کہ جس کو میں پہچانتا اور اسکی یقینی صحت کو جانتا ہوں۔ خدا کے حکم کا کوئی ناسخ اور رد کرنے والا
نہیں ہے۔ دیکھ لوگوں کی باتیں تجھے دھوکے میں مت ڈالیں تو اپنے نفع و نقصان کو جانتا ہے
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی اپنے نفس پر بصیر ہے۔ تو عوام کے نزدیک بہت اچھا
اور خواص کے نزدیک بہت بُرا ہے۔ اے دنیا سے رغبت رکھنے اور اس سے خوش ہونیوالے
عقل و ضبط کے مدعیو۔ کیا تم نے اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ دنیا کی زندگی کھیل کود
اور زینت ہے۔ یہ چیزیں نادان بچوں کے لیے ہیں نہ کہ عاقل مردوں کے لیے۔ میں تمہیں بتاتا
ہوں کہ وہ ناقص عقل نادانوں کے لیے ہیں۔ اُس نے تم کو کھیل کے لیے پیدا نہیں کیا۔ دنیا میں
مشغول رہنے والا کھلاڑی ہے۔ جسے آخرت چھوڑ کر دنیا پر قناعت کی محروم رہا۔ دنیا تم کو
سانپ بچھو اور زہر دیتی ہے۔ بشرطیکہ تم اسے نفس و ہوے و شہوات کے ہاتھ سے لو گے۔
آخرت کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے قلب خدا کی طرف پھیر کر اُس سے مشغول ہو جاؤ کہ
پھر جو کچھ اُسکے دست فضل سے حاصل ہو اُسے لے لو۔ دنیا و آخرت کو سوچو۔ اور اُن میں ایک کو
ترجیح دو۔ اگر تو سیکھے گا اور کسی چیز کو سیکھ لے گا میرے پاس اُس سے زیادہ ذخیرہ نکلے گا
میرا کھیت پک کر اُٹھانے کے لائق ہو گیا ہے اور تیرا کھیت جب اُگتا ہے جل جاتا ہے۔

مائل بن۔ ریاست کو چھوڑ۔ اور ہمارا یہاں بیٹھ۔ تاکہ میرا کلام تیرے دل کی زمین میں جم جائے
اگر تجھے عقل ہوتی تو تو میری صحبت میں بیٹھتا۔ اور ہر روز ایک لقمہ پر قناعت اور میری سخت کلامی پر
صبر کرتا جس کو ایمان لاحق ہے وہ ثابت رہتا اور جمتا ہے اور جس میں ایمان نہیں وہ میری صحبت سے
بھاگ جاتا ہے۔

باسٹھویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۳ رجب سنہ ۵۴۶ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا

خدا کو وحدہ لاشریک جان۔ یہاں تک کہ تیرے قلب میں جمیع مخلوق میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے
تجھے نہ کوئی مکان نظر آئے نہ زمین۔ توحید سب کو نیست نابود کرتی ہے۔ خدا کی توحید پر رہنے اور دنیا
کے سانپ سے اعراض کرنے میں پوری دوا موجود ہے۔ اس سانپ سے بھاگ تاکہ تیرے پاس حوا
آئے اور اسکی دانت اکھاڑے زہر دفع کرے۔ تجھے اسکے قریب کر دے۔ اسکی ترکیب بتا دے
اور اسی حالت میں تیرے حوالے کر دے کہ اسمیں اذیت کا مادہ باقی نہ رہے۔ پھر تو اسے پلٹے۔ اور وہ
تیرے ڈسنے پر قادر نہ ہو سکے۔ جب تو خدا کو دوست اور وہ تجھے محبوب رکھے گا تو تجھکو دنیا اور شہوات
و لذات اور نفس و ہوے و شیاطین کے شر سے کفایت کرے گا۔ پھر تو اپنا حصہ بلا ضرر و بلا کدورت
لے گا۔ اے بلا گواہ مدعی۔ تو مشرک ہو کر توحید کا دعوے کب تک کرے گا۔ کیا تو اسپر قادر ہے
کہ رات کو میرے ساتھ کسی خوفناک مقام میں چلے۔ میں نہتا ہوں۔ اور تیرے پاس ہتھیار
ہوں۔ پھر دیکھ کہ کون گھبراتا ہے۔ تو یا میں۔ کون دوسرے کے کپڑوں میں جا چھپتا ہے۔
تو یا میں۔ تو نے نفاق میں پرورش پائی ہے اور میں نے ایمان میں اے قوم تم دنیا
کے پیچھے اس لیے دوڑتے ہو کہ تمہیں کچھ دے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ انہیں
کچھ عطا کرے۔ دنیا انکے آگے سر جھکائے کھڑی رہتی ہے۔ اپنے نفس کو توحید کی تلوار
سے مار۔ اسکے لیے توفیق کا خود۔ مجاہدہ کا نیزہ ہاتھ میں لے۔ تقوے کی ڈھال اور یقین
کی باندھ۔ کبھی نیزہ مار اور کبھی تلوار۔ ہمیشہ اسیطرح کرے گا تو وہ مغلوب اور تو اسپر سوار
ہو جائے گا۔ اسکی لگام تیرے ہاتھ میں ہوگی۔ خواہ جنگل میں لیجائیو خواہ دریا میں۔ اسوقت
خدا تیرے سبب فخر کرے گا۔ پھر ان لوگوں سے آگے بڑھ جائے گا جو اپنے نفوس کے ساتھ
باقی ہیں اور اس سے نجات نہیں پا سکے۔ جسنے نفس کو پہچانا اور اسپر غالب آگیا نفس
اسکی سواری بنجاتا ہے اسکا بوجھ اٹھاتا ہے اور حکم کی مخالفت ہرگز نہیں کرتا جبتک تو
نفس کو نہ پہچانے۔ اسے خواہش سے نہ روکے اور حق واجب نہ دے گا تجھ میں خیر نہ ہوگی

اسوقت نفس قلب کیطرف۔ قلب سِر کیطرف۔ سِر الله تعالےٰ کیطرف مطمئن ہوکر رجوع کریگا۔ تم
اپنے نفوس سے مجاہدہ کا عصا نہ اُٹھاؤ۔ اُسکے حادثون سے فریب نہ کھاؤ۔ اُسکی بناوٹی
نیند کے فریب مین نہ آؤ۔ شیر کی ظاہری نیند کے دھوکے سے بچو۔ وہ تمہارے دکھانے کیلیے
سوتا مگر فی الواقع اپنے شکار کا منتظر ہوتا ہے۔ نفس اطمینان و انکسار اور اکثر نیکیون مین تواضع
اور موافقت کا اظہار کیا کرتا ہے۔ مگر اُس کا باطن اسکے خلاف ہوتا ہے۔ اسکے بعد اسکی ہر بُری
چیز سے پرحذر رہاکر۔ اہل الله مخلوق سے اعراض رکھتے ہین مگر اُنپر نظر ڈالنے اور اُن کے پاس
بیٹھنے کی اس لیے تکلیف اُٹھاتے ہین کہ اُنھین امر و نہی کرتے رہین۔ مخلوق کے ساتھ اہل الله
کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک قوم نے دریا پار جاکر کسی بادشاہ سے ملنے کا ارادہ کیا جنھین رستہ
معلوم تھا وہ پار اُتر گئے۔ اور جب بادشاہ کے پاس جا پہنچے تو اُسے دیکھا کہ بعض لوگ رستہ بھولکر
ڈوبنے کے قریب ہین۔ اُن کو وہ راہ معلوم نہین جسپر پہلے لوگ چلے تھے۔ اس لیے بادشاہ نے اُن
پہلون کو حکم دیا کہ ان گم کردہ راہون کو رستہ بتائین۔ چنانچہ اُنھون نے سیدھے رستہ پر کھڑے
ہوکر آوازین دین کہ رستہ اِدھر ہے پھر وہ قریب آگئے تو ان رہبرون نے اُنکے ہاتھ پکڑ لیے۔ اسکی
اصل الله تعالےٰ کا قول ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا تھا اسنے کہا اے قوم میرا اتباع کرو مین
تم کو سیدھا رستہ بتاؤن گا۔ تم مین عقلمند آدمی دنیا اور مال اور اہل و عیال۔ اور کھانے پینے
اور سواری و نکاح سے ہرگز خوش نہین ہوتا۔ یہ سب بلہوسی ہے۔ مومن کو قوت ایمان و یقین
اور قلب کے دروازۂ الٰہی تک پہونچنے سے خوشی ہوا کرتی ہے۔ خدا کے پہچاننے۔ اور اُسکے لیے
عمل کرنے والے دنیا و آخرت کے بادشاہ ہین۔ اے لڑکے تیرا قلب و باطن کب صاف
ہوگا۔ حالانکہ تو مخلوق کے ساتھ مشرک ہے۔ تو کیونکر فلاح پائے گا حالانکہ ہر رات جسکے
پاس جاتا ہے اُس سے مدد چاہتا شکوہ کرتا اور محنت اُٹھاتا ہے جس دل مین ذرہ بھر توحید نہو
وہ کیونکر صاف ہوگا۔ توحید نور ہے۔ اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا اندھیرا۔ تیرے دل مین
ذرہ بھر تقویٰ نہین ہے پھر فلاح کیونکر ہوگی۔ تو مخلوق کے سبب خالق سے۔ اسباب کے
باعث مسبب سے۔ اور مخلوق پر اعتماد رکھنے کے باعث حقیقت توکل سے محجوب ہے۔ تو محض دعوی
اور گھاس کا تنکا ہے۔ بلاگواہ دعوے کرنے سے کچھ حاصل نہوگا۔ یہ بات دو صورت سے حاصل
ہوسکتی ہے اوّل مجاہدہ اور تکالیف و محنت کی برداشت سے۔ صالحین مین یہ بات اکثر پائی
جاتی ہے۔ دوم بلا تحمل تکالیف محض عطیہ الٰہی سے۔ مگر یہ بات بہت کم اور کسی کسی کو ملتی ہے
کہ الله تعالےٰ اُسے اپنی معرفت و محبت دیتا۔ اور اُس کو اہل و عیال اور کام کاج سے جُدا
کرکے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ اُسے قزاقی سے الگ کرکے عبادت خانہ مین پہنچاتا اور

مخلوق کو اُسکے دل سے نکال کر اپنے قرب کا دروازہ کھولتا ہے - اُسے بیہودہ کیون سے اتنا جدا
کرتا ہے کہ ادنے چیز کافی ہو جاتی ہے اُسے فہم اور حکمت و عزت دیتا ہے - کہ وہ اپنی دیکھی
سُنی چیزون سے نصیحت پاتا - اور ایسے عمل کرتا ہے جو اُسے مقرب الٰہی بنا دیتے ہین - اللہ تعالےٰ
ہدایت و عنایت و کفایت کو حکم دیتا ہے کہ اُس سے جدا نہون - اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا
کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ اس لیے ہے کہ ہم یوسفؑ سے گناہون اور بیحیائیون کو دفع
کردین - بیشک وہ ہمارے خالص بندون مین ہے خدا اُس سے گناہ اور بیحیائی کو دفع کرتا
اور توفیق کو اُس کا خادم بنا دیتا ہے - خدا کا عارف دوست مخلوق کو ہر طرح نصیحت دیا کرتا ہے
کبھی فعل سے کبھی قول سے اور کبھی ہمت و دعا سے - کبھی اسطرح نصیحت کرتا ہے کہ وہ جانتے
ہین اور کبھی اسطرح کہ انھین کچھ نہین معلوم ہوتا اے لڑکے ضعف ایمان کے وقت اپنے نفس
کی احتیاط کر - پھر اپنے اہل و عیال اور ہمسایون اہل شہر اور اہل اقلیم کا کوئی حق نہین جب
ایمان قوی ہو جائے تو پہلے اہل و عیال اور پھر مخلوق کیطرف آ - بدن مین تقوے کی زرہ
سر پر ایمان کا خود - ہات مین توحید کی تلوار - ترکش مین مقبولیت دعا کا تیر لیکر پھر توفیق کے گھوڑے
پر سوار ہوکر گردش کر - اور شمشیر زنی و تیر افگنی کا فن سیکھ کر مخلوق کیطرف آ - اور پھر خدا کے دشمنون
حملہ کر - اس وقت خدا کی مدد شش جہت سے آئیگی - تو مخلوق کو شیطان کے ہات سے چھین لیگا
اور اُنھین خدا کے دروازہ پر پہنچائے گا - اُن کو اہل جنت کے عمل بتائے گا - اور دوزخیون کے
افعال سے ڈرائے گا - اور جبکہ تو اہل جنت و دوزخ اور اُن کے اعمال کو معلوم کر چکا ہے تو ایسا
کیون نہو گا - جو اس مقام مین پہنچ جاتا ہے اُسکے دل کی آنکھ کا پردہ اُٹھ جاتا ہے - وہ شش جہت
مین جاتا ہے جدہر دیکھے اُسکی نظر پردے پھاڑ کر پرے نکل جاتی ہے - کوئی چیز اُس سے پوشیدہ
نہین رہتی - وہ اپنے دل کا سر اٹھا کر آسمانون اور عرش کو دیکھ لیتا ہے - اور گردن جھکا کر
زمین اور جنات وغیرہ کو معلوم کر لیتا ہے - اس کا سبب ایمان اور معرفت الٰہی ہے جسکے ساتھ
علم و حکمت دونون ہون - اس مقام پر پہونچکر مخلوق کو خدا کے دروازہ کی طرف بلا - اس سے
پہلے کچھ نہو گا - جب تو خود اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر نہو گا اور لوگون کو اُس طرف بلائیگا
تو تیری چیخ پکار خود تجھپر وبال ہو گی - جب تو حرکت کرے گا - بیٹھ جائے گا اور جب بلندی کا طالب
ہو گا پست ہو جائے گا تجھے صالحین کی خبر نہین - تو محض زبان دراز - یا زبان بلا قلب کا
بلا باطن - جلوت بلا خلوت - اور قوت بلا رغبت - تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیر گیند کی ہے
تو نامرد ہے - تجھ مین شجاعت نہین - ہلکا سا تیر تجھے مار ڈالے گا - ایک پھر تجھپر قیامت قائم کر دیگا
الٰہی اپنے قرب کے باعث ہمارے دین و ایمان اور ابدان کو قوی کرے اور ہمین دنیا و آخرت مین

ہلکی وسوسے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ میں کسی کے پاس نہیں
بیٹھتا۔ اگر بیٹھتا ہوں تو اپنے موافقین میں سے دو یا تین کے پاس۔ اہل اللہ کے پاس بیٹھ کیونکہ
جب وہ کسی پر نظر ڈالتے اور اپنی ہمت متوجہ کرتے ہیں تو اس کو زندہ کر دیتے ہیں خواہ وہ یہودی
یا نصرانی یا مجوسی ہی ہو اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو اس کا ایمان و یقین اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔
قلب کی درستی سے نظر درست ہوتی ہے قرب آلہی حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ قرب و معرفت
کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اسکی نظر خدا کی جانب سے ہوتی ہے۔ قرب حق اسکے قلب کا ابر نظر اسکی
بجلی۔ اور وعظ اس کا مینہ بنجاتا ہے۔ اسکی زبان قلبی حالات بیان کرتی اور قلم بنکر معرفت
اور علم کے دریا سے روشنائی لیا کرتی ہے۔ اس کا کلام اور نظر دلی ماہیت کے لیے برق ہے
یہ دونوں منجانب اللہ توی اصل سے نکلتے ہیں۔ جو اوامر بجالانے۔ منہیات سے بچنے۔ اور جناب
پیغمبر علیہ السلام کو رضامند رکھنے میں ثابت قدم ہو اسے یہ مرتبہ ملجاتا ہے۔ مگر چونکہ تھوڑی سی
کسر رہجاتی ہے اسلیے وہ طلب امر پیغمبر علیہ السلام میں سرگشتہ ہو کر منہ کے بل چلتا ہے۔
اس سے وہ کسر نکلتی اور اس کا علم و قرب بڑھجاتا ہے۔ خدا کی طلب میں صدق ارادۃ
اعمال نیک کا پھل ہے۔ نیک عمل وہ ہے۔ جو محض خدا کے لیے ہو اسمیں کوئی شریک نہو
نیک عمل تجکو تیری مراد کے رستہ پر ڈالدیگا۔ اور تو اس راہ میں دہنے بائیں نہو گا۔
بلکہ قلب و سِر ومعنے کے قدم سے سیدھا چلے گا۔ اور سب سے الگ رہے گا۔ مخلوق و دنیا و
آخرت کا ساتھ ندیگا۔ اور تو ان لوگوں میں ہو جائیگا جو محض خدا کے طالب ہیں۔ اور
موسے کیطرح یہ کہیگا کہ آلہی میں نے تیری طرف اس لیے جلدی کی کہ تو رضامند ہو جائے
جو خدا کی رضامندی اور اسکی ذات کا طالب ہو وہ اس بات کا مصداق ہو جاتا ہے جو موسے
کے حق میں فرمائی گئی ہے کہ ہمنے پہلے ہی سے موسیٰ پر دودھ حرام کر دیے تھے۔ اسی طرح
اس محب صادق کے قلب پر مخلوق کا دودھ حرام ہوتا ہے۔ وہ نیستی کے بعد ہست ہوتا
غیرت آلہی کے باعث اسکے حق میں تمام قسم کے دودھ خشک ہو جاتے ہیں سب کے سب
زائل کر دیے جاتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے باعث اپنے محبوب سے جدا نہیں ہوتا۔ ایسا ہوں میں
پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ عمل کرنے نے ان کو یہاں تک خوش کرتا ہے کہ آپ اسکے قلب کے
لیے اللہ تعالے سے حضوری کا اذن طلب کرتے ہیں۔ غلام کیطرح آپکے سامنے رہتا ہے۔ اور
عرصہ دراز کی خدمت کے بعد عرض کرتا ہے کہ حضور مجھے بادشاہ حقیقی کا دروازہ دکھا دیجیے
اسکے کام میں لگا دیجیے۔ اور ایسی جگہہ بٹھائیے کہ میں اسے دیکھ لوں۔ میرا ہاتھ اسکے دروازہ
کی زنجیر تک پہنچا دیجیے۔ چنانچہ آپ اسے اپنے ساتھ لیتے۔ اور دروازہ آلہی کے قریب

پہنچا دیتے ہین وہان سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد - اسے ہمارے سچے سفیر - اور مخلوق کے رہبر اور معلم تمہارے ساتھ کون ہے - فرماتے ہین الٰہی تو خوب جانتا ہے کہ ایک ناتوان شخص ہے جس کو مین نے تربیت دی ہے اور اس بارگاہ کی خدمت کے لیے منتخب کرلیا ہے - پھر آپ اسکے قلب کو خطاب کرتے ہین - کہ اب تو ہے اور تیرا پروردگار - جیسا کہ جبرئیل نے معراج مین حضور کو مقرب پروردگار بناکر فرمایا تھا کہ اب تم ہو - اور تمہارا پروردگار - اسے لڑکے عمل نیک کر اور خدا سے مرتبہ قرب حاصل کرے - اسے لڑکے اپنی امیدین کوتاہ کر - اور طمع چھوڑ دے - رخصت کرنیوالے کی سی نماز پڑھ مومن کو چاہیے کہ سونے سے پہلے اسکی وصیت تکیے کے تلے لکھی رکھی ہو - پھر اگر خدا عافیت سے بیدار کردے تو بہت مبارک بات ہے اور اگر ایسا نہو تو اسکے گھر والے موت کے بعد اسکی وصیت سے نفع اٹھائین اور اسپر رحمت بھیجین گے - تیرا کھانا پینا - اہل وعیال مین رہنا اور بھائی بندونکی ملاقات - رخصت کرنے والے کی سی ہونی چاہیے اپنے باطن مین یہ بات پیدا کرلے کہ مین رخصت کرنے والا ہون جسکی تمام باتین غیر کے قبضہ مین ہون اسے ایسا ہی ہونا چاہیے - بعض اہل اللہ ایسے بھی ہین کہ جو کچھ ان کے لیے پردہ غیب مین ہے یا ان سے سرزد ہوگا اس سب سے مطلع ہین - وہ اپنی موت کا وقت جانتے - اور دل مین غمگین رہتے ہین - وہ اسے اسطرح دیکھتے ہین جسطرح تم آفتاب کو دیکھ لیتے ہو - ان بیان کرنے کے لیے انکی زبان نہین کھلتی - اسپر پہلے سر مطلع ہوتا ہے - پھر وہ قلب کو خبر دیتا ہے - اور قلب نفس مطمئنہ کو خبر دیکر اس سے اخفائے راز کا طالب رہتا ہے نفس مودب ہونے اور خدمت قلب وغیرہ بجا لانے کے بعد اس امر پر مطلع ہوجاتا ہے - اور مجاہدات کے بعد اس لائق بنجاتا ہے - اس مقام تک پہنچنے والا - خدا کا نائب اور زمین مین اس کا خلیفہ اور اسرار کا دروازہ ہوتا ہے - دلون کے خزانے کی جو خزانہ الٰہی ہے تمام کنجیان اسکے قبضہ مین ہوتی ہین - یہ نکتہ مخلوق کی سمجھ سے باہر ہے - عارف مین جو بات پیدا ہوجاتی ہے وہ خدا کے پہاڑ کا ایک ذرہ - اس کے دریا کا ایک قطرہ اور اسکے آفتاب کا ایک چراغ ہے - الٰہی مین ان اسرار کے متعلق کلام کرنے سے معافی چاہتا ہون - حالانکہ تو جانتا ہے کہ مین مغلوب الحال ہون - بعض صوفیہ کا قول ہے کہ معافی مانگنے کی چیز سے بچا کرو - مگر مین جب اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہون تو تم سے غائب ہوتا ہون اور میرے قلب کے سامنے خود وہی نہین رہتا کہ جس کے سامنے عذر کرون اور پھر اس کا کلام یاد رکھکر تمہین سناؤن - مین ایک مرتبہ تم سے بھاگا اور تمہین مین آپڑا مین ارادہ کرتا رہا کہ یہان سے کسی جگہ غیب کرون - ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن تک چلا جاتا رہون - اور مسافر وگمنام ہوکر مرون - یہ میرا ارادہ تھا مگر ارادۂ الٰہی اسکے

ہوا۔ اس لیے میں جس جگہ سے بھاگنا چاہتا تھا وہیں آرہا۔ قلب در بستہ اور ثابت قدم ہوکر خدا کے دروازے
تکوین کے جنگل اور اسکی دریا میں چار رہتا ہے کبھی اپنے کلام کو ساتھ اسم تربیت کرتا ہے اور کبھی ہمت
ونظر کے ساتھ۔ وہ خدا کا فعل ہوکر یکسو ہو جاتا ہے۔ اور فنا ہوکر بقار کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ آپ
ملنے والے کم۔ اور نہ ماننے والے بہت ہیں۔ اسے ماننا اور اسپر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ منافق و
دجال اور مرکب ہوتے پر سوار ہونے والے صالحین کے احوال کا انکار کیا کرتے ہیں۔ یہ امر صحیح عقیدہ
اور بغیر عمل پر موقوف ہے۔ ظاہر احکام پر عمل کرنے والے کو خدا کی معرفت اور اس کا علم حاصل ہوتا ہے
حکم اسکے اور مخلوق کے۔ اور علم اسکے اور خدا کے مابین ہو جاتا ہے۔ اسکے ظاہری اعمال باطن
کی نسبت ایک ذرہ ہوا کرتے ہیں۔ اعضا عبادت سے رکجاتے ہیں۔ دل نہیں رکتا۔ ظاہری آنکھ
سویا کرتی ہے۔ دل غافل نہیں ہوتا۔ اس کا قلب اپنا عمل اور ذکر کیے جاتا ہے حالانکہ وہ خود
سوتا رہتا ہے **حکایت** ایک صوفی ذکر کرتے کرتے ہات میں تسبیح لیکر سو رہے۔ بیدار ہوکر
دیکھا تو تسبیح ہات میں اور زبان ذکر الٰہی میں اسیطرح گردش کر رہی ہے۔ اہل اللہ کے قلب باطن
کو بھی حکم دیا جاتا ہے اور وہ ہر وقت باطنی اعمال میں مشغول رہتے ہیں۔ اسکے سوا ان کے
عمل اور بھی ہیں جن کو وہ پابندی کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ ظاہری اعمال جو بذریعہ اعضا ادا ہوتے
ہیں عام بندوں کے لیے ہیں۔ اور باطنی وقلبی اعمال خواص کا حصہ ہے۔ سیر الی اللہ کا راز
انہیں اور خدا میں مخفی ہے۔ وہ باوجود قرب خائف رہتے۔ اور تغیر احوال وزوال مقام کی بابت
تغلیب اغیار کا خوف کیا کرتے ہیں انکو دل کے مسخ اپنے چاند سورج کے گہن۔ اور قدم پھسلنے
کا خوف ہر وقت رہتا ہے۔ ہمیشہ دروازہ قرب کی زنجیر اور دامن رحمت الٰہی پکڑ کر دعا کیا کرتے ہیں
کہ الٰہی ہم تجھسے دنیا وآخرت کچھ نہیں چاہتے بلکہ عافیت دین۔ اور بقائے ایمان ومعرفت ہمارا مطلوب
ہے۔ اسے بطور صدقہ ہمیں دے ڈال۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن پکڑ لیا ہے۔ ہمیں اپنے
گمان میں محروم نرکھہ۔ جو ہم چاہتے ہیں اسے کردے۔ تو جب کچھ کرنا چاہتا تو فقط امر کن سے موجود
کر دیتا ہے **اے قوم** اقوال وافعال میں اہل اللہ کا اتباع کرو۔ ان سب کا خادم بنو۔ اپنی جان
ومال سے انکی قربت ڈھونڈو۔ جو کچھ تم ان کو دوگے وہ تمہارے لیے ان کے پاس جمع رہیگا۔
کل تمہارے حوالے کردیں گے۔ تو وسعت رزق کا طالب ہے حالانکہ علم اسکی تنگی کے پیچھے چل چکا
اس لیے تو مبغوض ہے کیونکہ وہ چیز چاہتا ہے جو تیری تقدیر میں نہیں۔ طلب دنیا اور اسکی
حرص میں کہاں تک کوشش کرے گا حالانکہ تجکو قسمت ہی کا لکھا ملے گا۔ اہل اللہ طاعت
کرتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔ تم گناہ کرتے ہو اور بالکل بے خوف ہو
یہ سزا سرد ہوگا ہے اس سے ڈرو۔ کہ وہ کہیں تم کو دھوکے میں نہ پکڑے۔ پیغمبر علیہ السلام

فرماتے ہین: ہر کام کے متعلق انھین لوگون سے مدد لیا کرو جو اُسکے لائق ہون۔ عبادت بہت بڑا کام
ہے اور اسکے لایق وہ لوگ ہین جو اعمال مین خالص۔ احکام الٰہی کے عالم اور اُسپر عامل۔ معرفت الٰہی
کے بعد مخلوق کو رخصت کرنے والے۔ اپنی جان ومال واولاد اور تمام مخلوق سے جدا ہو کر اپنے قلب و
باطن کے قدم سے خدا کی طرف توجہ کرنے والے ہین۔ اُن کے اجسام آبادیون مین مخلوق کے مابین ہین
اور دل جنگلون مین چُھپے رہتے ہین اور اسی حالت مین رہتے ہین یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اُنکے
قلوب کی تربیت کرتا۔ اُنکے پرون مین قوت دیتا اور انھین آسمان پر اُڑا دیتا ہے۔ اُنکی ہمتین
بلند ہوتی ہین اور دل اُڑکر قرب الٰہی مین جا پہنچتے ہین۔ پھر وہ اُن لوگون مین شامل ہو جاتے ہین
جنکی نسبت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہمارے نزدیک نہایت برگزیدہ و پسندیدہ بندون
مین ہین۔ جب تیرا ایمان یقین کے اور یقین معرفت کے مرتبہ مین آجائیگا تو تو خدا کی طرف کا نقا
بنجائیگا۔ فنیارت لیکر فقرا کو دیا کرے گا۔ صاحب مطبخ ہوگا۔ تیرے قلب و باطن کے ہاتھ
سے لوگون کو رزق ملا کرے گا۔ اے منافق جب تک یہ بات نہ ہو تجھ مین ذرا بزرگی نہین۔ افسوس
تو نے کسی پرہیزگار۔ زاہد اور احکام الٰہی کے جاننے والے مرشد سے تربیت نہین پائی۔ تو بلا
قیمت کسی چیز کا خریدار بننا چاہتا ہے۔ اس سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا۔ دنیا بلا مشقت حاصل
نہین ہوتی تو قرب ومعرفت کیونکر ملجائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین کثرت عبادت کے
متعلق جن لوگون کی تعریف کی ہے تجھے اُن سے کیا نسبت۔ اس کا تو یہ قول ہے کہ وہ رات کو
کم سوتے۔ اور پچھلی رات استغفار کیا کرتے ہین۔ چونکہ خدا نے عبادت مین اُن کا صدق معلوم
کر لیا ہے اس لیے اُن کو اہل وعیال اور بسترون سے الگ کر دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے
ہین کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیا کرتا ہے۔ آج رات فلان شخص کو اُٹھاؤ۔ اور فلان کو سلادو۔
اسکے معنی دو طرح ہین۔ اول یہ کہ فلان کو اُٹھاؤ کیونکہ وہ عبادت مین صادق اور گناہ سے
بھاگنے والا ہے اُسکی تھکن اور نیند کو دفع کردو۔ اور فلان کو سلادو۔ کیونکہ وہ جھوٹا منافق بالکل
در باطل اور لعنت در لعنت ہے اُسپر اونگھ کو مسلط کردو تاکہ ہم تائبین مین اس کا منہ نہ دیکھین
دوم یہ کہ فلان کو جگادو کیونکہ وہ محب اور ہمارا طالب ہے۔ اور تکلیف اُٹھانا محبت کی شرط ہے۔ اور
فلان شخص کو سلائے رکھو۔ کیونکہ وہ محبوب ہے۔ محبوب راحت ہی کیا کرتے ہین۔ وہ سلایا
جاتا اور آرام دیا جاتا ہے کیونکہ اُسنے عبادت مین دن کو رات اور رات کو دن کر دیا ہے۔ آج
ازل کا اقرار پورا اور محبت الٰہی کو ثابت کر دکھایا ہے۔ پھر جب اُسنے خدا سے اپنا اقرار پورا
کر دیا ہے اب یہ وقت ہے کہ خدا اپنا اقرار پورا کرے۔ اس لیے کہ وہ اپنے رستہ مین محنت
اُٹھانے والون کی راحت کا ضامن ہے۔ اہل اللہ کے قدم جب خدا کے رستہ مین منتہی ہو جاتے

ہیں تو اُن کو خواب میں وہ جلوے نظر آیا کرتے ہیں جو بیداری میں نظر نہیں آتے۔ قلب دوسرا ایسی چیز
شے کا نظارہ کرتے ہیں کہ بیداری میں نصیب نہیں ہوتا۔ اُنھوں نے روزہ و نماز کیا۔ سوکھا اور ناری
سے اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالا۔ دن رات عبادت میں رہے۔ نتیجہ یہ کہ جنت مل گئی۔ اسکے بعد ضمیر
خطاب ہوا کہ رستہ اور طرف ہے یعنی طلب الٰہی۔ اب اُنکے اعمال باطنی طور پر ہو گئے۔ اور قلب
واصل ہو کر اسی کے پاس قائم رہے اور وہیں جم گئے۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں کس چیز کا طالب ہوں
اُسپر طاعت الٰہی میں اپنی قوت و کوشش کا صرف کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ مومن چند دنی التفات تک
تکلیف میں رہا کرتا ہے۔ افسوس تو میری ارادت کا مدعی ہے۔ اور اپنا حال مجھسے مخفی رکھتا ہے
تو اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ شیخ کی بہ نسبت مرید کے پاس کرتا، عمامہ، سونا چاندی۔ اور مال
وغیرہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔ وہ تو حسب ارشاد شیخ اُسی کے دسترخوان سے کھایا کرتا ہے۔ اپنی ذات
فانی ہو کر اُسکے امر و نہی کا منتظر رہتا ہے کیونکہ وہ اس کو خدا کی طرف جانتا ہے۔ اُسکی مصلحتیں
شیخ کے ہاتھ میں ہیں اسکی رستی میں شیخ ہی پل رہا کرتا ہے اگر تو اپنے شیخ کو تہمت لگاتا ہے تو اُسکے
پاس نہ جا۔ تجکو اسکی صحبت اُٹھانی جائز نہیں۔ مریض جب طبیب کو متہم خیال کرتا ہے تو اُسکی دوا سے
اچھا نہیں ہوا کرتا۔ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ جس کا ظاہر درست ہے
مخلوق اُسکی طرف راغب ہوتی ہے اُسکے کلام اور نظر سے فائدہ حاصل کرتی ہے۔ جب تو مخلوق کو
خدا کے علم و معرفت سے جاننے پہچاننے لگا تو مخلوق کی صورتیں تجھسے غائب ہو جائینگی۔ جن و انسان اور
فرشتے سب معدوم ہونگے۔ تیرے قلب و سِر کو توحید اور صفت و پہچان دیجائے گی۔ تیرے وجود یعنی عادات
بنی آدم کا چھلکا تجھسے دور ہو گا حکم تیرے بدن کا کرتا بن جائیگا۔ تو اپنے زمین پر پھیرے گا
نفس اور مخلوق کو امر الٰہی تھامے گا۔ پھر علم الٰہی تیرے قلب و باطن کا پیرہن ہو گا۔ پیغمبر
علیہ السلام کے پیغام یعنی قرآن و حدیث کو لازم کرلے۔ اُن کا چھوڑنے والا مرتد۔ اور حد اسلام
خارج ہے۔ دوزخ اور عذاب ایسے کا انتہائی انجام ہے۔ اور غضب الٰہی ابتدائی حالت ہے۔
احکام بجا لانے اور خدا کے دروازہ پر جا رہنے سے عارف کے قلب کو ایسا اور چیز عنایت ہوتی ہے
جسکے باعث وہ اس کا مستحق ہوتا ہے کہ اُس کا اتباع کیا جائے اور اسکی باتیں سنی جائیں۔
اسی لیے اُن کے اتباع کی ممانعت ہے جو خود پابند احکام نہیں ہیں۔ یہ معرفت کی بنیاد ہے
جسنے معرفت کو عمل و اخلاص سے مضبوط کیا اور مخلوق کو تعلیم دی وہ خدا کے نزدیک بڑے رتبہ کا ہو
لہذا پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جس نے علم پڑھ کر عمل کیا اور لوگوں کو سکھایا وہ فرشتوں میں
عظیم کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ جہل کے ساتھ عبادت خانہ میں خلوت گزین نہ ہو۔ کیونکہ مخلوق
کو دل میں رکھکر گوشہ میں بیٹھنا بہت بڑا فساد ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرما گئے ہیں۔

پہلے علم و فقاہت حاصل کر پھر گوشہ مین بیٹھ - جب تک روے زمین پر تجھے کسی کا خوف یا کسی سے
امید ہو گوشہ نشینی جائز نہین - جس کا خوف اور جس سے امید ہو وہ ذات باری کے سوا اور کوئی
نہو - خدا اور اسکے دین کی اقامت کے سوا مین اور کسی چیز کو نہین جانتا - مین اُس کے دین کو اُو
محض اُسی کے لیے دین کی مدد کرتا ہون - صدیقون کی دُہائی پکار کو سُن لیتا ہے - جب عوام
دین کی حدود کو توڑتے - مناہی کا ارتکاب کرتے اوامر کو چھوڑتے اور دین کو پس پشت ڈالتے
ہین تو وہ دین کی پکار اور خدا کی جانب اُسکی فریاد کو سُن لیتا ہے - اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر
کے لیے کمر باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے - دین کی خیر خواہی کرتا اور اُسکی بُرائی دفع کر دیتا ہے
یہ سب کچھ خدا کی مدد سے کرتا ہے اپنے نفس و ہوا - طبیعت و رعونت اور جہالت و نفاق کے
باعث ایسے فعل نہین کیا کرتا - ترک عادت عبادت ہو - جو عادت عبادت کے قائم مقام ہو
وہ عادت ہی نہین ہوتی - اہل اللہ نے دنیا و آخرت اور مخلوق سے علاقہ چھوڑ کر صرف خدا سے
تعلق کر لیا ہے - کھوٹا درم نہ چلاؤ - پرکھنے والا بینا ہے - وہ تمہارے درم کو کسوٹی پر لگا کر
تم سے لیگا - اس کھوٹے سکہ کو پھینکدو - اور محض لاشے خیال کرو، تم سے وہی لیا جائیگا
جس کا کھوٹ بھٹی مین جاکر الگ ہو چکا ہوگا - اس کام کو آسان نسمجھو تم مین اکثر اخلاص کے
مدعی اور فی الواقع منافق ہین - امتحان نہوتا تو دعوے بکثرت ہونے لگتے - ہم حلم کے مدعی کو
غصہ دلا کر اور کرم کے مدعی کو کچھ مانگ کر امتحان کرین گے - علےٰ ہذا القیاس ہر خصلت کے مدعی کو
اُسکی ضد سے آزمائین گے - ہوس کو چھوڑ کر ہر حال مین تقوے کو لازم کر لو - خدا متقیون کا ہے
اصل مین شرک سے اور فرع مین معاصی سے بچو - پھر قرآن و حدیث کی رسی کو مضبوط کر لو - انہین
ہاتھ سے نہ چھوڑو - اللہ تعالےٰ کریم ہے - بندہ پر دو خوف نہین جمع کرتا - اہل اللہ کا خوف کھانے
پینے - نکاح کرنے اور دیگر تصرفات کے وقت دنیا مین مقدم ہو چکا ہے - اُنھون نے
حساب الٰہی اور عذاب کے خوف سے حرام و مشتبہات اور اکثر حلال چیزون کو چھوڑ دیا ہے - کھانے
پینے اور تمام احوال مین پرہیزگاری کو نگاہ رکھا ہے - زہد کے باعث اشیا کو ترک کر دیا ہے
پھر جب زہد طبیعت مین قرار پکڑ جاتا ہے تو معرفت بنجاتا ہے اور معرفت متمکن ہو کر علم الٰہی آجاتا ہے
اور یہ اُن کے سر کا تاج ہوتا ہے - اس لیے حرام و مشتبہات و مباحات اُن سے مخفی ہو جاتے
ہین اور صرف وہ حلال باقی رہجاتا ہے جو حد یقین کا ہے جسکے باعث وہ متہم نہین ہوتے
اور جو اُن کے دل مین خطرے نہین ڈالتا - بندہ جب دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ سے جدا
ہو جاتا ہے اور اُس کا قلب خدا کے قرب و احسان و لطف سے تعلق کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ
اُسے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے حاصل کرنے کی تکلیف نہین دیا کرتا - اُس کا دل

اپنے مشغلوں سے پاک رہا کرتا ہے۔ مقربین کے دل ہمیشہ قریب اور علم خاص کے مکتب میں رہتے ہیں خدا اُن کے قلب و باطن کو اپنے ارادوں سے الگ ہوجانا اور اپنے خدا کے سامنے پڑا رہنا سکھا دیتا ہے اور خود اُن کا متولی بنکر اُنھیں غیروں کے حوالے نہیں کرتا۔ مخلوق کی عقل۔ اور عالم ظاہر سے پرے لیجا کر اُن کو فنا کر دیتا ہے۔ پھر جب چاہتا ہے زندہ کرکے مخلوق کیجانب بھیجتا اور علم ثانی سے علم اول کی تائید کرتا ہے۔ اول جہل ہے پھر علم پھر عمل و اخلاص۔ پھر علم ثانی۔ پھر عمل ثانی۔ پہلے سکوت ہے۔ پھر گویائی۔ اول فنائے وجودی ہے پھر بقا باللہ۔ اے دل کے مردو۔ تمہارا میرے پاس بیٹھنا کس کام کا؟ اے دنیا و سلاطین و اغنیاء اور پیسے کے بندو۔ تم پر افسوس۔ اگر ایک گیہوں کے دانے کی قیمت ایک دینار ہوجائے۔ مومن اسکی پروا نہیں کیا کرتا۔ اُسکے یقین و توکل کی قوت رزق کے متعلق اُسے غمگین نہیں رکھتی۔ تو اپنے آپ کو مومن نہ خیال کر۔ سب سے الگ ہو۔ ہر چیز خدا کا لشکر اور اُس کا کنبہ ہے۔ مخلوق سے روگردانی حق اور خدا سے تعلق کرنا سب سے بڑا حق ہے۔ میں خیال نہیں کرتا کہ تم میری باتیں سمجھ سکو۔ توحید کے دلائل اور صدیقین و اولیاء اللہ کے کلمات سنا کرو۔ اُن کا کلام وحی کی مانند ہوتا ہے۔ وہ اُسی کی طرف سے بولتے ہیں۔ خدا اُن کو فرمایہ عوام کے احکام سے الگ اپنا خاص حکم دیا کرتا ہے۔ تو سراپا بلہوس ہے۔ کتابوں سے جمع کرکے کلام کیا کرتا ہے۔ اگر کتابیں جاتی رہیں یا اُن میں آگ لگجائے یا جس چراغ سے تو دیکھ رہا ہے وہ گل ہوجائے تو کیا کرے گا۔ اگر تیرے گھر کی ٹھلیا ٹوٹ جائے۔ اور اُنھیں سے پانی رسنے لگے۔ تو تجھے انگیٹھی کی گرم ہک اور چشمہ کہاں سے ملے گا۔ جو علم پڑھکر خالص عمل کیا کرتا ہے۔ انگیٹھی اور چشمہ اُسکے دل میں پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کا نور ہوتا ہے جس سے وہ اور دیگر انسان منور ہوجاتے ہیں۔ اے بلند آواز والو۔ اے نفس و خواہش کے ہات سے کتابیں جمع کرنے والو۔ افسوس تم خاص باتوں میں جھگڑتے شکست دیتے اور ہلاک ہوتے ہو۔ اپنا واقعی حصہ نہیں لیتے۔ تمہاری کوشش سے سابقہ اور علم الٰہی متغیر نہوگا۔ پورے مومن مسلمان بنجاؤ۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا۔ اہل جنت وہ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے اور سچے مسلمان ہیں۔ اسلام کی حقیقت احکام کا مان لینا ہے۔ اہل اللہ نے اپنے آپ کو خدا کے آگے ڈالدیا ہے۔ چون و چرا اور اس فقرہ کو کہ الٰہی یہ کردہ تک۔ بالکل بھول گئے ہیں۔ خوف کے قدم پر کھڑے ہوکر طرح طرح کی طاعتیں کرتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے کہ وہ کوئی کام کریں مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔ امر الٰہی بجا لاتے مناہی سے بچتے۔ میری بلاؤں پر صبر اور عطا پر شکر کرتے ہیں۔ اُنھوں نے اپنی جان و مال۔ اور اولاد و آبرو کو میرے سابقۂ ازل کے

سپرد کر دیا ہے۔ ان کے قلب ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں۔ عارف آخرت کی بابت زہد حاصل
کرنے کے بعد اس سے کہا کرتا ہے کہ مجھ سے الگ ہو۔ میں خدا کے دروازہ کا طالب ہوں
میرے نزدیک دنیا اور تو دونوں یکساں ہیں۔ دنیا مجھکو تجھ سے محبوب رکھتی تھی۔ تو ندامت محبوب
رکھتی ہے جو تجھے اس سے محبوب رکھے انہیں بزرگی نہیں ہو۔ اس بات کو سنو۔ یہ خدا کے
علم اور مخلوق میں اسکے ارادہ کا خلاصہ ہے۔ اور یہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کا
واقعی حال ہے۔ اے دنیا و آخرت کے بندو۔ تم خدا سے ناواقف اور اسکی دنیا و آخرت سے
باخبر ہو۔ تم بمنزلہ دیوار ہو۔ دنیا و آخرت مخلوق اور شہوات و لذات۔ تعریف اور قبولیت خلق
یہ سب تیرے بت ہیں۔ ماسوائے اللہ ہر چیز بت ہے۔ اہل اللہ خدا کی ذات کے طالب ہیں
دنیا و آخرت خدا کے دروازہ پر یا طبیب کے گھر میں موجود ہیں وہ جو چاہتا ہے ان سے لیکر
نفس کو کھلا دیتا ہے۔ منافقو تمہیں اسکی خبر نہیں۔ منافق حق کلام کا ایک حرف نہیں سن
سکتا۔ اس پر قیامت گذر جاتی ہے۔ کیونکہ وہ حق بات سننے کی قدرت نہیں رکھتا۔ میرا
کلام حق ہے اور میں حق پر ہوں۔ میرا کلام خدا کی طرف سے ہے۔ میری جانب سے نہیں شرع
کی جانب سے ہے ہوس کی طرف سے نہیں لیکن تیری ناکارہ سمجھ آفت ہے۔ افسوس تو نے
اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ علم کیا نفع دیگا۔ جوانی میں مشائخ کی خدمت نکی۔ بڑھاپے میں کیا کریگا
ہر نیک وقت ہر مومن کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنے مقام کو دیکھ لیتا ہے۔ حور و غلماں
اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں جنت کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے۔ اسی لیے موت اور اسکی
سختیاں آسان ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالے اس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا آسیہ سے کیا
تھا۔ ان بعض اہل اللہ کو یہ باتیں موت سے پہلے معلوم ہو جاتی ہیں۔ وہ مقرب دیکھتا
ہیں اور مریدیت مراد ہو گئے ہیں۔ اے خدا پر معترض۔ بیہودہ باتیں نکر۔ قضا و قدر کو
رد کرنے یا روکنے والا کوئی نہیں۔ تسلیم اختیار کر۔ راحت پائے گا۔ یہ دن رات تیرے
سامنے موجود ہیں۔ تو ان کو رد نہیں کر سکتا۔ رات اپنے وقت پر ضرور آئے گی۔ تو اس
خوش ہو یا ناخوش یہی حال دن کا ہے۔ تیرے گمان کے خلاف یہ دونوں ضرور آئیں گے
اسیطرح قضا و قدر تیرے نفع کے لیے ہو یا نقصان کے لیے آئے بغیر نہ رہے گی جب فقر
کی رات آجائے تو اسے تسلیم کر۔ اور غنا کے دن کو رخصت کر دے۔ مرض کی رات نمودار
ہو تو عافیت کے دن کو الوداع کہہ۔ مکروہات کی رات آئے تو تسلیم کے بعد مرغوبات کے دن
کو وداع کر۔ امراض و اسقام۔ اور فقر و بے آبروئی کی راتوں کا خوش دلی سے استقبال کر
قضا و قدر میں سے کسی شے کو رد نکر۔ ورنہ ہلاک ہوگا۔ ایمان جاتا رہے گا۔ قلب مکدر اور

باطن مردود ہو جائے گا۔ اللہ تعالے نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے میں برحق معبود ہوں میرے سوا
کوئی معبود نہیں۔ جو میری قضا و قدر کو تسلیم کرتا بلاؤں پر صبر اور نعمتوں پر شکر بجا لاتا ہے میں اسکا
نام صدیقوں میں لکھ لیتا ہوں۔ اگر ایسا نہیں کرتا اُس سے کہدو کہ میرے سوا اور خدا ڈھونڈھ لے۔
جب تو قضاء الٰہی پر رضامند۔ بلاؤں پر صابر اور نعمتوں پر شاکر نہیں ہے تو وہ تیرا پروردگار ہی
نہیں۔ اُسکے سوا کوئی اور خدا ڈھونڈھ لے حالانکہ اور خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر تو خدا کو چاہتا ہے
تو قضائے الٰہی پر رضامند رہ۔ تقدیری خیر و شر اور اُسکی شیرینی و تلخی پر ایمان لے آ۔ اور یہ
سمجھ لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچنے والی ہے وہ ہرگز نہ ٹلے گی۔ اور جو ٹلگئی ہے وہ کسی طرح پہنچنے والی
نہ تھی۔ جب ایمان درست ہو جائے گا تو تو ولایت کے دروازہ پر جا پہنچے گا۔ اور خدا کے ان
بندوں میں ہو جائے گا۔ جن میں واقعی عبودیت کے معنے پائے جاتے ہیں۔ ولی کی علامت
یہ ہے کہ ہر حال میں بلا چون و چرا۔ مع ادائے اوامر و ترک نواہی۔ سر بسر خدا سے موافقت
کیا کرتا ہے۔ اس لیے اسکی صحبت دائمی ہوتی ہے۔ وہ اس کے قرب میں دہنے بائیں اور
پیچھے نہیں ہوا کرتا بلکہ سامنے رہتا ہے۔ وہ سینہ بلا پشت۔ قرب بلا بُعد۔ صاف بلا کدورت۔
اور خیر بلا شر بنجاتا ہے۔ تو مخلوق سے امید و بیم رکھتا ہے حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے۔ دینے
کے وقت تو خلقت کی مدح کرتا ہے۔ اور نہ دینے کے وقت مذمت حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے
افسوس۔ مخلوق کے پاس کچھ نہیں۔ تو خیر سے جدا ہے تیرے پاس توحید نہیں۔ کل چیزیں
مخلوق کیجانب سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے موجود ہوتی ہیں اور اُسی سے لیجاتی ہیں۔ اور رستہ
قطع کرنے کے بعد اُسکے دروازہ کی طرف رجوع کرنے سے ملتی ہیں۔ ابتدا میں سبب ہوا کرتا ہے
اور انتہا میں مسبب۔ مبتدی پہلے سبب سے اشیاء حاصل کر لیا کرتا ہے جسطرح کسی پرند کا بچہ کہ اپنے
ماں باپ سے دانہ مانگتا ہے۔ اور وہ اُسے بھراتے رہتے ہیں۔ پھر جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور
اُڑنا سیکھ لیتا ہے ماں باپ سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اپنے پروں کی طاقت سے خود اپنی روزی
طلب کرتا ہے۔ تم میں کسی نے توکل کے ہات سے کوئی ایسا نوالہ کھایا ہے جس میں اپنی طاقت
اور مخلوق پر بھروسا نہو؟ افسوس تم ایسی صفت کے مدعی ہو جو تم میں نہیں پائی جاتی جبکہ تو
اپنی طاقت و اسباب پر بھروسا کر رہا ہے تو اسلام و ایمان اور توحید و ایقان کا مدعی کیوں بنتا
ہے یہ بات دعوے سے حاصل نہیں ہوا کرتی افسوس تو اس مقام پر بیٹھکر لوگوں کو وعظ سناتا
اور پھر اُن میں ہنستا اور مضحکہ انگیز حکایتیں بیان کرتا ہے نہ تو فلاح پائے گا۔ نہ سننے والے۔ واعظ
معلم و ادیب ہوتا ہے۔ اور سننے والے گویا مکتب کے لڑکے ہیں۔ بچے سختی و احتیاط اور ترش روئی
سے کچھ سیکھا کرتے ہیں۔ بعض لوگ محض عطائے الٰہی کے باعث بلا سختی علم حاصل کر لیتے ہیں

بہت سے لوگ بظاہر اسلام کے مدعی ہیں اور اُن کا مقولہ وہ ہے جو کفار کہا کرتے ہیں کہ ہماری دنیوی
زندگی سب کچھ ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمین زمانہ ہلاک کر دیتا ہے۔ یہی قول اسلام کے اکثر
مدعیوں کا ہے اور اکثر اسے کہتے تو ہیں مگر چھپا لیتے ہیں یعنی اپنے افعال سے اس قول کو بزبان
حال بیان کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی قدر مچھر کی برابر نہیں۔ خدا کے ہاں سب حقیقت کھلجائیگی
گی۔ اُن کو اتنی عقل و تمیز نہیں کہ ضرر اور نفع دینے والی چیز مین فرق کر سکیں۔ اللہ تعالے نے
یوسف علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا ہے کہ ہم تو اُسے کو پکڑین گے جسکے پاس سے ہمارا اسباب
نکلا ہے۔ یعنی جسکے پاس ولایت و توحید و ایمان کا سامان موجود ہے۔ قلب جب خدا کے لیے
درست ہو جاتا ہے تو خدا اُس کو مخلوق و اسباب۔ بیع و شرا اور لین دین کے ساتھ نہیں چھوڑا
کرتا۔ اُسے ممتاز و خالص۔ پستی سے اُٹھاتا اپنے دروازہ پر بٹھاتا اور اپنے لطف کی گود مین
سُلاتا ہے۔ افسوس۔ تیرے اسلام کا قمیص پھٹا ہوا۔ اور ایمان کا کپڑا ناپاک ہو۔ تو ننگا ہو
تیرا قلب نادان مضطر و مکدر۔ سینہ اسلام کیلئے غیر کشادہ۔ باطن خراب اور ظاہر درست ہے۔ نامۂ
اعمال سیاہ ہو۔ دنیا جسے تو محبوب جانتا ہے کوچ کرنے اور قبر و آخرت سامنے آنے والی ہو
اپنے کام اور عنقریب انجام کے لیے بیدار ہو۔ کیا خبر تیری موت آج یا اسی گھڑی ہو تجھین
اور تیری اُمیدوں مین پردہ پڑجائے۔ دنیا سے تو جس چیز کا اُمیدوار ہو وہ نہ ملے گی۔ اور
جس آخرت کو بھول گیا ہے وہ سامنے آجائے گی۔ غیر اللہ مین مشغول رہنا بلہوسی ہے۔
ماسوے سے اُمید و بیم رکھنا بلہوسی ہے۔ خدا کے سوا ہمین نہ کوئی نفع دیسکتا ہے نہ ضرر
اُسنے ہر چیز کے لیے سبب مقرر کیا ہے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوا کرتا ہے جب تو نے حکم بالسبب
پر عمل کیا تو گویا سبب پر عمل کیا۔ اسوقت تجھسے اسباب اسطرح ساقط ہو جائین گے جسطرح
درختوں کے پتے۔ اسباب جاکر محض مسبب اور چھلکا دور ہو کر صرف مغز باقی رہجائے گا مسبب
یعنی اصل کے ساتھ تعلق کرنا مغز ہے گویا درخت کا پھل۔ موحد اپنے حالات مین انتقال کرتا رہتا
ہے۔ یعنی مشک سے نالی۔ نالی سے نہر۔ نہر سے دریا۔ فرع سے اصل۔ ولد سے والد۔ عبد سے
معبود۔ صنعت سے صانع۔ عاجز سے قادر۔ فقر سے غنا۔ ضعف سے قوت۔ اور قلیل سے
کثیر کیجانب منتقل ہوتا ہے۔ میرے آگے طول کلامی نکرو۔ تم مین اکثر کے دل ایمان سے خالی
ہین۔ جس کے نفس کو کوئی حاجت ہو وہ اُسے سکوت و حُسن ادب کی لگام اور تقوے کی
زرہ پہنائے۔ یہ اُسکے اطمینان اور وصول الی اللہ کا سبب ہے۔ وصول دو قسم ہے ایک وصول
عام۔ دوسرا وصول خاص۔ مرنے کے بعد وصول الی اللہ عام طور کا وصول ہے۔ اور بعض
اہل اللہ کا موت سے پہلے قلبی وصول دوسرے یعنی وصول خاص مین داخل ہے۔ یہ وہ لوگ

ہین جو مخالفتون سے نفس کا مجاہدہ کرتے اور نفع و ضرر سے متعلق خلق سے جدا رہتے ہین اسپر
مداومت کرنے سے یہ لوگ اسیطرح خدا تک پہنچ جاتے ہین جسطرح عوام موت کے بعد پہنچتے ہین۔
جسے یہ مرتبہ مل گیا اُسے مقام تمکن و بسط اور مرتبہ ہمکلامی و موانست حاصل ہوجاتا ہے۔ اسوقت
یہ واصل شخص کہدیتا ہے کہ اپنے تمام اہل کو میرے پاس لے آؤ۔ یوسف علیہ السلام جب کنوئین
اور قیدخانہ سے نکلے اور اُن سختیون پر صبر کرنے کے بعد صاحب اقتدار ہوگئے اور ہر چیز اُن کے
قبضہ مین آگئی تو بھائیون کو حکم دیا کہ اپنے تمام اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔ جب آپ کو
غنا و ملک عنایت ہوا تو قبض مرتفع ہوکر بسط حاصل ہوگیا۔ آپ کنوئین اور قیدخانہ مین تنگ تھے
وہان سے نکلکر فساحت حاصل ہوگئی۔ اے عزیز ہر چیز خالق کل سے طلب کر۔ اپنی تمام
ہمت کو اسکی طلب مین صرف کردو۔ اہل اللہ نے قرب الٰہی کی طلب مین اپنی جانین دے ڈالی
ہین۔ انہون نے اپنے مطلوب کو جان لیا تھا۔ اس لیے جان دینا انپر آسان ہوگیا۔ جو مطلوب کو
معلوم کرلیتا ہے اُسپر جان و مال خرچ کردینا آسان ہوجاتا ہے۔ **حکایت** ایک شخص نخاس
کیطرف گذرا۔ وہان ایک خوبصورت لونڈی اُسکے دل مین کھب گئی۔ ایک قدم آگے نہ بڑھ سکا۔
یہ شخص نہایت پُرتکلف لباس پہنے ایک ایسے نفیس گھوڑے پر سوار تھا جو قیمت مین ایک ہزار دینار
کا تھا۔ ہاتھ مین جڑاؤ تلوار۔ اور آگے آگے غلام غاشیہ بردار۔ چند قدم بڑھکر مالک سے لونڈی
کی خریداری کی بابت گفتگو کی۔ اسنے کہا اسمین شک نہین تم میری لونڈی پر عاشق ہوگئے۔
اور عاشق کا قاعدہ ہے کہ طلب محبوب مین اپنی ہر چیز دے ڈالتا ہے۔ جب تک اُن تمام چیزون کو
اُسکی قیمت مین ندوگے جو اس وقت تمہاری ملک مین ہین۔ مین اسے ہرگز تمہارے ہاتھ
فروخت نکرون گا۔ وہ شخص یہ سُنتے ہی گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اپنے تمام کپڑے اُتار دیے۔
نخاس سے ایک کرتا مستعار مانگ کر تمام سامان مع غلام اُسکے حوالے کردیا۔ اور ننگے پاؤن
ننگے سر لونڈی کو لیکر اپنے گھر چلا گیا قیمت دی اور چیز لے لی۔ چونکہ مطلوب کو پہچان لیا تھا
یہ تمام صرف اُسپر آسان ہوگیا۔ جو شخص محبت مین صادق ہو وہ بجز محبوب اور کسی کے پاس
ٹھیرا ہی نہین کرتا۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ مین نے جنت اور اسکی نعمتونکی خبر سُن لی ہے کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے جنت مین وہ تمام چیزین موجود ہین جنکو جی چاہتا اور آنکھین لطف اُٹھاتی
ہین۔ لیکن اُسکی قیمت کیا ہے۔ اس کا جواب ہم یہ دینگے۔ کہ خدا خود فرما چکا ہے کہ اللہ نے
جنت کے بدلے مومنین کی جان و مال کو خرید لیا ہے۔ جان و مال مجھے سونپ دے جنت
تیری ہوگئی۔ ایک اور شخص نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اُن مین ہوجاؤن جو ذات الٰہی کے
طالب ہین۔ کیونکہ میرے دل نے باب قرب کو معلوم کرلیا ہے۔ مین محبین کو وہان خلعت پہنچ

ہے تو باب دیکھتا ہوں۔ اُس دروازہ میں داخل ہونے کی نیت کیا ہے ؟ ہم نے جواب دیا کہ کوئی
طلب میں سرستہ پالو تاک اپنے آپ کو صرف کر۔ شہوات و لذات کو چھوڑ کر اُن میں فنا ہو جا جنت
و ما فیہا چھوڑ۔ نفس، رعونت و شہوت اور خواہش دنیوی و اُخروی کو ترک کر۔ غرضیکہ ہر شے کو دل کی
پیٹھ کے پیچھے ڈال دے۔ پھر اُس دروازہ میں داخل ہو جا۔ تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی
آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گذرا۔ جس کو کامل طور پر
یہ مرتبہ ملتا ہے اور جس کے دل کے قدم اس رستہ میں جم جاتے ہیں دنیا و آخرت دونوں اُس کے
ہیں کہ بلا رنج و تعب محض نعمت بنکر اُس کے آگے آجاتے ہیں۔ اے لڑکے ! ایک کا ہو رہ اور
باقی سب کو چھوڑ دے۔ اور یہ کہہ کہ جس نے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت کرے گا۔ اے دنیا میں
زہد اختیار کرنے والے جب تیرا دل اُس سے نکلکر طالب آخرت ہو تو یہ کہہ جس نے مجھے پیدا کیا
وہی سیدھا رستہ دکھلائے گا۔ اور اے خدا کے طالب اُس کی معرفت کے راغب۔ اور ما سوا
سے الگ ہونے والے جب تیرا قلب جنت سے الگ ہو جائے اور مولا کا طالب ہو تو یہ کہہ کہ
جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی ہدایت کرے گا۔ دشوار رستہ کے باعث اس سے ہدایت طلب کر۔
اے ان دونوں رستوں میں چلنے کا ارادہ کرنے والے۔ ان لوگوں سے رہبری کا طالب ہو
جو ان رستوں میں چلے اور خوفناک مقامات کو معلوم کر چکے ہیں وہ کون ہیں ؟ علم پر عمل کرنے
والے مشائخ۔ جو اپنے اعمال میں خالص و مخلص ہیں۔ اے لڑکے ! رہبر کا غلام بن۔
اس کے پیچھے پیچھے رہا کر۔ اس کے آگے اپنی سواری چھوڑ کر ہر کابی میں چل۔ کبھی داہنے کبھی بائیں
کبھی پیچھے اور کبھی آگے رہ۔ اُس کی رائے سے باہر نہ ہو۔ اس کے قول کی مخالفت نہ کر۔ تو اپنے
مقصود کو پہنچ جائے گا۔ اور سیدھے رستے سے نہ بھٹکے گا۔ خدا کی توحید پر قائم رہ۔ تو آلام
بجھ جائیں گے اور ساری سختیاں دور ہونگی۔ ابراہیم جب ڈھیلکی میں بیٹھا کر آگ میں پھینکے گئے
تو آپ نے تمام وسیلے منقطع کر دیئے اور خدا کے سوا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ اسی لیے اللہ
تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم کے لیے سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا۔ اے آگ اپنے فعل
سے معزول ہو۔ بدل جا۔ اپنی حرارت و ایذا کو روک لے۔ اپنی تیز تلوار اور سوزش و غضب کو
موقوف رکھ۔ عاجز ہو کر رک جا۔ بلا اذیت ٹھنڈی پڑ جا۔ یہ سب توحید و اخلاص کی
برکت سے تھا۔ بندہ جب توحید و اخلاص میں کامل ہوتا ہے تو کبھی خدا اُس کا ہو جاتا ہے
اور اُس کی تکوین میں داخل رہتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ تکوین کو اُس کے سپرد کر دیتا ہے اور بندہ
اپنے نفس کے لیے مخلص ہوتا ہے۔ یہ مرتبہ مخلوق میں خواص کے لیے ہے۔ جیسے جنت میں
جانے والا جب کسی چیز کو امر کن سے مخاطب کرے گا۔ فوراً ہو جائے گی۔ یہ جنت کی شان

آج دنیا میں ہونی چاہیے نہ کہ کل جنت میں - ابراہیم لڑکپن سے لیکر بڑھاپے تک توکل پر ثابت
قدم رہے - مخلوق میں سے ہمسایوں وغیرہ نے آزار دیئے - فقر اور تنگی معاش کے ساتھ کثرت
عیال قحط سالی - اور بھائی بندوں کی نفرت کے رنج میں مبتلا رہے - جو کچھ میں کہتا ہوں تم اسے
عنقریب یاد کروگے - اور یاد کرکے پچھتاتے رہوگے - میری بات سنو - میں رسول اور اسکے خدا کا
نائب ہوں - الٰہی میں اس نیابت میں تجھ سے عفو اور عافیت کا خواہاں ہوں یعنی جو کچھ کر رہا
ہوں اسکی بابت عافیت چاہتا ہوں - تونے انبیا اور پیغمبروں کو اپنے پاس بلالیا ہے اور مجھے
پچھلی صف میں کھڑا کردیا ہے - میں ہر مخلوق کا رنج اٹھاتا ہوں - اس لیے عفو اور عافیت
کا خواستگار ہوں - مجھے شیاطین انس و جن اور جمیع مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ - آمین
شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - اے زاہدو - عابدو - خالص عمل کرو - ورنہ تکلیف نہ اٹھاؤ
تم کو روزہ نماز - اور موٹا کھانا پہننا بلا نیت و اخلاص اچھا معلوم ہوتا ہے بلکہ اسمیں نفس و ہوی
شامل ہے - اہل اللہ اس سے پرے قلبی حیثیت سے ہیں - وہ حکم کی معیت میں قضا و قدر کے ساتھ
گردش کرتے ہیں - ظاہر و باطن اور سر و علانیہ میں خالق و مخلوق کے ساتھ حدود الٰہی کی
محافظت رکھتے ہیں - ہر بزرگ کو اسکی بزرگی اور ہر حقدار کو اس کا حق دیتے ہیں - قرآن کا حق
سنت پیغمبر علیہ السلام کا حق - اور اپنے باطنی علم الٰہی کا حق ادا کرتے رہتے ہیں - اہل و عیال کو
ان کا نفس کو نفس کا - قلب کو قلب کا مخلوق کو مخلوق کا حق ادا کردینا ان کا لازمی کام ہے
وہ تفویض و تمکین - اور حبس و اطلاق اور اخذ و عطا کے مرتبے میں ہیں قلوب و اسرار و نفوس کی
حدود قائم کرتے ہیں - خلق کے محسن ہیں - یہ چیز تمہارے کاموں اور معلومات سے پرے ہے
مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کیا کرتا ہے اور وہ قبول نہیں کرتا تو ناصح کہدیا کرتا ہے
کہ تو عنقریب میری بات کو یاد کرے گا - میں اپنا کام خدا کو سونپتا ہوں - عارف توحید و معرفت
کی تلوار لیکر مخلوق کے نفوس سے جہاد کرتا رہتا ہے اور جو ان میں سے اسکے دل میں کھب
جاتا ہے اسے بادشاہ حقیقی کے دروازے پر لیجاتا ہے - وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے
مومن کو عبادت بہت محبوب ہے - گھر میں بیٹھے سے نماز کیطرف اٹھکر چلا جانا اسے بہت پسند ہے
اس کا قلب موذن کا منتظر رہتا ہے - موذن خدا کا داعی ہے - جب وہ اذان سنتا ہے
تو اسکے دل کو فرحت ہوتی ہے اور وہ مسجدوں کی طرف دوڑ جاتا ہے - سائل کے آنے
سے خوش ہوتا ہے - اور اگر اسکے پاس کچھ ہوتا ہے تو دیدیا کرتا ہے - کیونکہ اسنے پیغمبر علیہ السلام
کا یہ قول سن رکھا ہے کہ سائل خدا کا بھیجا ہوا تحفہ ہے - اور خوش کیوں نہو اسے تو خدا نے
اس لیے بھیجا ہے کہ سائل کی معرفت اس سے قرض مانگے - یہ مومن عابد کے آداب ہیں

اور عارف کا یہ طریقہ ہے کہ وہ حدود شرع کی اور غیر کو جگہ دینے کی سے اپنے قلب کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ اُسے خوف رہتا ہے کہ کہیں اسکے قلب میں غیر کے خوف و رجا اور توکل کو دخل نہ ملجائے۔ وہ خلق و اسباب کے میل جول سے اپنے دل کی حفاظت کیا کرتا ہے حالانکہ مخلوق بمنزلہ مریض اور وہ بمنزلہ طبیب ہے اور اسے مردم آمیزی کی ضرورت ہے تاہم مخلوق سے ملنے کو برا جانتا ہے۔ وہ قرب الٰہی کی عزت کے سبب جو اسکی دلی آرزو اور پسندیدہ چیز ہے۔ دنیا اور آخرت کی زندگانی کو مکروہ جانتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ مومنین سے خطاب کرے گا۔ تم نے آخرت کو دنیا پر اور میری عبادت کو اپنی خواہشوں پر مقدم رکھا ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم۔ میں نے جنت تمہارے ہی لیے پیدا کی ہو۔ یہ قول مومنوں کے لیے ہوگا۔ لیکن محبین سے یہ ارشاد کیا جائے گا کہ تم نے دنیا و آخرت اور تمام مخلوق پر مجھے مقدم رکھا ہے۔ خلقت کو اپنے قلوب و اسرار سے نکال ڈالا کر اب میرا دیدار و قرب تمہارے لیے ہے تم میرے حقیقی بندے ہو۔ بعض اولیاء اللہ جنت کا کھانا کھاتے اور وہیں کا پانی پیتے ہیں۔ اور اسکی تمام نعمتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض کھانے پینے سے الگ اور مخلوق سے محجوب ہو کر الیاس و خضر کیطرح بلاموت زمین پر بستے ہیں۔ ان کے علاوہ اللہ کے اکثر بندے ایسے بھی ہیں جو جہان میں مخفی ہیں کہ لوگ انہیں نہیں دیکھتے اور وہ سبکو دیکھتے ہیں لوگوں میں اولیاء اللہ بہت اور اعیان بہت کم ہیں۔ بعض اہل اللہ مفرد ہیں۔ لوگ اُن کے پاس آتے اور اُن کا تقرب ڈھونڈتے ہیں۔ زمین اُنکے باعث اُگاتی ہے آسمان اُنکے سبب مینہ برساتا ہے اور مخلوق کی بلائیں اُنکے طفیل دفع ہوتی ہیں۔ ذکر الٰہی اور تسبیح و تہلیل فرشتوں کا کھانا پینا ہے۔ یہی حال بعض اولیاء اللہ کا ہے۔ تمہیں اس کلام کے سننے سے کیا حاصل۔ تم میں اکثر ابلیس کے فرزند اور اسکے غلام ہیں۔ نہ تمہیں بزرگی کی حسِ نہ ذائقہ۔ اے بدنصیبو۔ اسکی اطاعت چھوڑ دو۔ اس سے جدا ہوجاؤ۔ اپنے باطنی قدموں سے خدا کے پاس آؤ اور اُس سے یہ چاہو کہ تمہیں اپنی مرضیات کا رستہ دکھائے۔ اپنی طاعت کرائے۔ دنیا کو مبغوض اور آخرت کو تمہارا مطلوب بنا دے۔ ایسے خزانے کی طرف رہبری کرے جو کبھی فنا نہیں ہوتا اور ایسا چشمہ دکھائے جس کا پانی خشک یا تلی جھاڑ نہیں ہوا کرتا۔ پھر جب وہ تم کو یہ سب دیدے تو دعا کرو کہ آخرت کو تمہارا مبغوض بنا دے۔ اور خاص اپنے لیے اخلاص عمل۔ اپنی محبت۔ اور ترک ماسوے نصیب کرے۔ تو مخلوق اور سبب کا بندہ ہے۔ اگر خدا کا بندہ ہوتا تو تیرے تمام کام اسکے سپرد۔ اور حاجتیں اسکی طرف منتقل ہوتیں۔ ایسی بات کیوں کہتے ہو جس میں تمہارا فعل قول کی تکذیب کرتا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد نہیں سُنا۔ اے مومنو۔ جو بات

نکر سکو و منہ سے کیون کہا کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ بیزاری کا باعث ہے کہ کہا وہ کرنا سکو۔ تمہاری
بے حیائی ہر حال مین کثرت دروغ گوئی۔ اور توحید مین جھوٹ بولنے سے تمہارے فرشتے تعجب کرتے
ہین۔ تمہاری تمام باتین۔ گرانی وارزانی اور احوال سلاطین و اغنیار اور اس سے متعلق ہین کہ
فلان شخص نے کھایا۔ اُسنے پہنا۔ اسنے نکاح کیا۔ فلان شخص مالدار ہو گیا۔ اور فلان مفلس قلاش۔
یہ سب بلہوسی ہے۔ خدا کی بیزاری اور عقوبت کا باعث ہے۔ تو بہ کرو گناہون کو چھوڑ دو۔ اور
محض خدا کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ اُس کی یاد مین غیرون کو بھلا دو۔ میرا کلام مُنکر ثابت قدم رہنا
ایمان کی اور اُس سے بھاگنا نفاق کی علامت ہے۔ اے مجھپر طعن کرنے والے۔ اِدھر آ۔ تاکہ
مین اپنی اور تیری حالت کو شرع کی کسوٹی پر لگاؤن۔ پھر جسکی حالت مشتبہ اور کھوٹی نکلے وہ
طعنہ زنی و ترک اور جیتے جی مرجانے کا مستحق ہے۔ بسم اللہ۔ اِدھر آ۔ مین باہر نکلتا ہون۔ تو
مخنثون کی طرح مجھسے منہ چھپا کر بھاگ۔ یہ لاشے۔ اور محض ہوس اور مستی ہے۔ افسوس
تیرا حال عنقریب ظاہر ہوگا۔ آلٰہی ہمپر رحمت نازل کر۔ اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچا
اے لڑکے تیرے کام بے بنیاد ہین۔ تیری دیوار گر پڑے گی۔ بدعت و گمراہی تیری بنیاد ہے
اور ریار و نفاق اسکی دیوار۔ اب یہ دیوار کیونکر قائم رہے گی۔ یہ برابر ہوئے۔ اور مقتضائے طبیعت
ہے تو ہوسے وطبیعت کے اشارے سے کھاتا پیتا۔ اور نکاح و جماع کیا کرتا ہے۔ کسی بات مین
تیری نیت درست نہین۔ ہر حال اور تمام اعمال مین مومن کی نیت درست ہوا کرتی ہے۔ وہ
خدا ہی کے حکم سے کھاتا پیتا پہنتا اور نکاح کیا کرتا ہے۔ دنیا و آخرت کے متعلق اُس کا یہی حال ہے
وہ دنیا مین بواسطہ شرع خدا کے حکم سے ہر کام کیا کرتا ہے۔ اور آخرت مین بلا واسطہ کرے گا
وہ دنیا اور سرعت فنا کو دیکھکر اسمین زہد اختیار کرتا اور اپنی حصۂ ازلی کو یاد کرتا ہے۔ اور شرع
و باطن کی شہادت اپنا حصہ لیا کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی حاجت نہین۔ مین اسے
نہین چاہتا۔ اس کا دل دہنے بائین ہوتا ہے مگر وہ اسکے لینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ یہ اُس کا
دنیوی حال ہے۔ آخرت مین خدا کی ملاقات تک وہ جنت کو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھے گا۔ ایسا شخص
امر یقینی حکم مقدم اور اشارہ الٰہی سے کسی چیز کو لیا کرتا ہے۔ اس لیے وہ جنت و حور دشمنان
اور دیگر خواہشون کا حق ادا کرنے کے لیے۔ امر الٰہی کو قبول کرے گا اور اسمین وقتاً فوقتاً انبیار
و مرسلین اور شہدار و صالحین کی موافقت کرتا رہے گا۔ ورنہ وہ بسا اوقات خدا ہی کے پاس
رہے گا۔ جب تو خدا سے ڈرے گا تو ہر حال مین کشادگی حاصل ہوگی۔ کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا
یہ قول نہین سُنا کہ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے کشایش اور ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے
کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا۔ اس آیت نے اسباب پر توکل اور اغنیار و ملوک پر اعتماد کا

اور تو بندہ اور توکل کا دروازہ کھول دیا ہے - جو اس سے ڈرتا ہے خدا اسکے لیے کشادگی دیتا ہے -
میں تمہارے ساتھ کیا کروں تم سے کہاں تک کہوں - اے ناصح اگر تو کسی زندہ کو پکارتا تو اپنا کلام
اسے سنا دیتا - لیکن تو جسے پکار رہا ہے انہیں حیات ہی نہیں - تیرا قلب اسلام و ایمان و ایقان
سے خالی ہے - تجھے نہ علم ہے نہ معرفت - بلکہ سراسر ہوس ہے - اور تیرے ساتھ کلام کرنا اوقات
ضائع کر دینا ہے - اے منافقو تم توکل کے متعلق فقط زبان سے کلام کرنے پر قناعت کر لیتے ہو
اور تمہارے دل مخلوق کے ساتھ کیا کرتے ہیں - غیرت الٰہی کے باعث میرے دل میں تمہاری
طرف سے غصہ بھرا ہوا ہے - اگر تم خاموش رہتے اور مجھ سے مزاحمت نہ کی تو بہتر - ورنہ میں تمہارے
گھر جا دوں گا - اے کھاری اور میٹھے پانی میں حائل ہونے والے - ہم میں اور انہیں کہ ہم
تجھ پر غصہ کا اظہار کریں - اور قضا و قدر کی بابت تجھ سے جھگڑیں - حائل ہو جا - اور اپنی رحمت کے
وسیلے سے ہم میں اور ہمارے گناہوں میں آڑ بن جا - اے لڑکے جب تو خدا سے ڈرنے والا
ذاکر موحد اور بلا سے پہلے اس کی جانب اشارہ کرنے والا ہو گا اور پھر کسی بلا میں گرفتار ہو جائے گا
تو اللہ تعالیٰ اسے خطاب کرے گا کہ تو تسلی اور سلامتی میں جا - الٰہی ہمارے ساتھ ایسا ہی کر
گو ہم اسکے مستحق نہیں ہیں - ہمارے ساتھ اپنے کرم سے معاملہ کر - ہمیں عذاب سے بچا - اپنے
سے دور نہ کر - ہمارے اعمال کے مطابق جزا نہ دے - جس طرح گنہگار کو توبہ کرنی فرض ہے
اسی طرح عارف کے لیے ادب کرنا واجب ہے - عارف متادب کیونکر نہ ہو گا - حالانکہ وہ تمام مخلوق کی
نسبت خدا کا زیادہ مقرب ہے - جو جاہل ہو کر بادشاہوں کا مصاحب بنے گا اس کا جہل اسے
قتل کرا دے گا اس لئے کہ جس میں ادب نہیں وہ خالق و مخلوق دونوں کا مبغوض و بعید ہے
ادب نہ ہونا باعث بیزاری ہے - اللہ کے ساتھ حسن ادب چاہیے - ادب کرو - آخرت کی جانب
متوجہ ہو جاؤ - دنیا سے منہ پھیر لو - اور کفار کی طرح اسپر نہ جھکو - چونکہ انہیں دنیا کا زوال
معلوم نہیں اس لیے اس سے پیار و محبت رکھتے ہیں - بندہ گناہوں لغزشوں اور خطاؤں سے
توبہ کرتا - دن کو روزہ رکھتا رات کو نماز پڑھتا - اور شرعاً حلال کی کمائی کھاتا ہے پھر ترقی
کرکے متورع بن جاتا ہے - اس وقت حرام کے خوف سے اسکی کمائی کم ہو جاتی ہے - اس کے
بعد ترقی پا کر متقی - بعدہ زاہد - اور پھر ترقی پا کر عارف اور صرف خدا کا محتاج ہو جاتا ہے - وہ
اسے اپنا ہمنشین بناتا اور اس سے کلام کیا کرتا ہے - اس کا دل مخلوق سے خالی ہو جاتا ہے
اور ان سے بے پروا ہو کر خدا کا محتاج رہ جاتا ہے - وہ اسے ارواح انبیاء و اصفیاء کے ساتھ
بٹھاتا ہے - اور یہ اس سے مستانس و قریب ہو جاتا ہے - یہ رتبہ چند در چند مراتب کے بعد
ملتا ہے - افسوس - تو ان حالات کو نہیں جانتا - پھر ان میں کلام کیوں کرتا ہے - خدا کو

نہیں پہچانتا۔ پھر لوگوں کو اسکی طرف بلاتا کیوں ہے؟ تو فلاں دولتمند اور فلاں بادشاہ کے سوا اور کسی کو نہیں جانتا۔ تیرا نہ کوئی رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہیں بلکہ دین فروشی سے کھاتا ہے۔ کیونکہ دین کے بدلے دنیا کمانا حرام ہے۔ میں منافقوں کو مٹانے انہیں ہموار کرنے اور انکی نقلوں کو زائل کرنے والا ہوں۔ میرے بھائی اس منافق کے گھر کو آجائیں اور اسکے اپنے ایمان کو کھوئیں گے جس کا وہ مدعی ہے۔ منافق کے پاس لڑنے کے لیے ہتھیار نہیں ہیں۔ اور نہ گھوڑا موجود ہے کہ جس پر سوار ہو کر خالق و مخلوق کے مابین آتا جاتا رہے ظاہر و باطن سبب و مسبب اور حکم و علم کے مابین آمد و رفت کرتا رہے۔ اثر ایمان و عمل ایقان و قوت توحید اور خدا پر توکل و اعتماد آفت آنے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ ایمان اس دعوے پر گواہ ہے۔ مومن خدا سے ڈرتے اور اسی سے امید رکھتے ہیں۔ اپنی حاجتیں اسیکے پاس لیجاتے ہیں۔ اور سب کو چھوڑ کر اسی کے دروازہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کیا ہو گیا۔ تم خدا کو کیوں نہیں پہچانتے۔ جو دنیا کو پہچان لیتا ہے فوراً اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو آخرت کو پہچانتا ہے تو اسے معدوم ہونے کے بعد موجود خیال کرتا ہے۔ اس لیے چھوڑ دیتا ہے اور خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ اس وقت اسکی چشم باطن میں دنیا و آخرت حقیر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو مکرم و معظم جان لیتا ہے۔ اس لیے غیر کو چھوڑ کر اسی کا طالب ہو جاتا ہے۔ خلق اسکے آگے ذرہ کی مانند ہوتی ہے۔ وہ ان کو ایسا جانتا ہے گویا لڑکے مٹی سے کھیل رہے ہیں۔ وہ بادشاہوں کو معزول۔ اغنیاء کو مغرور۔ اور غیر اللہ سے مشغلہ کرنے والوں کو محجوب سمجھتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم قرآن و حدیث اور کلام صالحین کے ساتھ کھیل رہے ہو اور یہ کھیل تمہارے جہل کے سبب ہے۔ اگر تم کتاب و سنت پر عمل کرتے تو عجیب برکت دیکھتے۔ وہ مرضیات الٰہی بجا لانے پر صبر کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے پسند کی چیزیں عنایت کر دیتا ہے۔ صبر نہ ہو تو فقر و بلا عقوبت ہے اور صبر کے ساتھ کرامت۔ مومن قرب الٰہی اور مناجات کے باعث بلا میں نعمت حاصل کرتا ہے اور کبھی اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا۔ میرے کلام کا بازار بہت مندہ ہے۔ کیونکہ نفسوں اور خواہشوں کو کچھ نہیں دیتا۔ یہ آخری زمانہ ہے جس میں نفاق کے بازار لگ گئے ہیں۔ اور میں اس دین کے لیے کوشش کر رہا ہوں جس پر ہمارے پیغمبر و صحابہ اور تابعین قائم تھے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ درہم و دینار اکثر لوگوں کے معبود بن گئے ہیں۔ یہ اس قوم موسیٰ کی مانند ہیں جن کے دلوں میں بچھڑے کی محبت شربت کے گھونٹ کیطرح اتر گئی تھی۔ اس زمانہ میں بھی حال درہم و دینا کی محبت کا ہے۔ افسوس تو اس بادشاہ سے مال و جاہ کیوں طلب کرتا ہے اور جہاں میں

اُسپر پوری اعتماد رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب معزول ہونے یا مرنے والا ہے۔ اُس کا مال و ملک
و جاہ سب جاتا رہیگا اور وہ ایسی قبر مین جا رہیگا جو اندھیرے اور وحشت۔ تنہائی اور
رنج و غم اور کیڑون کا گھر ہے۔ وہ سلطنت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہوگا۔ ہان اگر اسکی نیت اور عمل نیک
ہین تو اللہ تعالے اپنی رحمت مین ڈھانک لے گا۔ اور حساب مین تخفیف فرمائے گا۔ اسپر بھروسا
نکر جو معزول ہونے یا مرنے والا ہو۔ اسوقت تیری امید اور مدد معاش سب منقطع ہوجائے گی۔
مومن کی ہمت دنیا اور اہل دنیا۔ آخرت اور اہل آخرت سب سے اونچی ہوتی ہے۔ اُسے معلوم ہے
کہ اللہ تعالے عالی ہمتون کو محبوب رکھتا ہے، اس لیے اُسکی ہمت عالی ہوکر خدا تک پہنچتی اور
اُسکے آگے سجدہ کرتی ہے۔ پھر جب تک وہ قلب و باطن سے مستغنی ہو اللہ تعالی اُسے سجدہ
سے سر اُٹھانے کا حکم نہین دیتا اُسکے بعد اُسکے قلب و باطن ریاست و نیابت اور مخلوق
مین عزت عطا ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت مین رئیس اور دارین مین بادشاہ بنکر زندگی
کرتا ہے اے قوم نعمتون پر خدا کا شکر کرو اور اُنھین غیرون کی طرف نسبت نہ دو۔ کیا تم نے
خدا کا یہ قول نہین سُنا کہ تمہاری ہر نعمت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ فقرا کو تلاش کرکے دیکھ
اور اسباب مین کوشش کر کہین تجھپر اُس جھوٹے منافق کا داؤن نہ چل جائے جو مالدار
ہوکر فقر کا اظہار کرتا ہو۔ خلوت نشینی رہنے اور ذلیل رہنے مین فقرا کی صورت بناتا
جب کوئی ایسا شخص تجھسے کوئی چیز طلب کرے۔ تو تھوڑی دیر توقف کر۔ اور اپنے دل سے
پوچھ۔ کیا عجب وہ غنی ہوکر درویشی کا اظہار کرتا ہو۔ سوچ کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ اپنے
قلب سے فتوی لیا کر۔ خواہ مفتی کیسا ہی فتوے دین۔ مومن مخلوق کو پہچان لیتا ہے یہ اپنی
علامتین ہوتی ہین۔ اُس کا قلب جو اشیاء کا پہچاننے والا ہو خدا کے اُس نور سے دیکھا کرتا
ہے جو اُس کے باطن مین موجود ہے۔ افسوس تو کاہل ہے اس سے تیرے ہات کچھ نہ لگیگا
تیرے ہمسایون۔ بھائیون اور اقارب نے سفر کیا۔ تلاش کرتے رہے۔ کاوشین کی۔ آخر
خزانون تک جا پہنچے۔ ایک درہم پر دس بلکہ بیس درہم کا نفع اُٹھایا۔ اور بہت سا مال لیکر
گھر آئے۔ تو اپنے گھر بیٹھا ہے یہ تھوڑی سی پونجی جو تیرے پاس ہے عنقریب جاتی رہیگی
اور پھر تو لوگون سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ خدا کی راہ مین کوشش کر محض تقدیر پر اعتماد
نہ کر کیا تو نے اللہ تعالے کا یہ قول نہین سُنا کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین
ہم اُن کو اپنا رستہ دکھا دیتے ہین۔ جلدی کر۔ اور لوگ آگے بڑھ گئے ہین اور اُنھون نے اپنا کام
پورا کر لیا ہو۔ ہر چیز خدا کے قبضہ مین ہے غیر سے کچھ نہ مانگ۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول
نہین سُنا۔ کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہین۔ مگر ہم اُسے مقررہ اندازے

نزول کرتے ہین - اسی آیت کے بعد محل گفتگو باقی نہین رہا - اسے دینا و درم کے طالب یہ دونون ہی خدا کے قبضہ مین ہین - ان کو مخلوق سے نہ مانگ - اور ان کے ساتھ انکی طلب مین زبانی شرک مکر اسباب پر اعتماد ترک کر - اسے مخلوق کے خالق اے مسبب الاسباب ہم کو مخلوق و اسباب کے ساتھ شرک کی قید سے نجات دے دنیا و آخرت مین نیکی عنایت کر اور عذاب دوزخ سے بچا لے - شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - تم دار الحکمۃ مین ہو - اس لیے واسطہ کی ضرورت ہو - اپنے معبود سے طبیب طلب کرو جو تمہاری باطنی بیماریون کا علاج کرے - ایسا چارہ ساز - اور رہبر چاہو جو تم کو دے - اور سیدھا رستہ بتائے - تمہارا دستگیر ہو - اسکے مقربون ادب دینے والون - اسکے کے دربانون کا تقرب ڈھونڈو - تم اپنے نفسون - خواہشون اور طبیعتون کی خدمت و متابعت پر رضامند ہو - مین تمہارے اخلاق کو درست اور دین الہی کے متعلق تم کو بے شرم و بیباک بناتا ہون - ان لوگونکی نہ سنو جو تمہارے نفسون کو خوش کرتے اور امرا کے آگے چیونٹی کیطرح ذلیل ہوتے ہین - نہ اُن کو خدا کا حکم سُناتے ہین اور نہ منہیات سے روکتے ہین - اور اگر ایسا کرتے بھی ہین تو محض نفاق و تکلف ہوتا ہے - خدا اُن سے اور تمام منافقین سے زمین کو پاک کرے یا اُنپر رحمت کرے اور اپنے دروازہ کا رستہ دکھائے - جب مین کسی اللہ اللہ کرنے والے کو یہ سنتا ہون کہ وہ غیر کی طرف متوجہ ہے تو مجھے بڑی غیرت آتی ہے - اسے ذاکر خدا کے پاس رہکر اُس کو یاد کیا کر - زبان یا قلب سے غیر کے پاس رہکر اُس کا ذکر نادرست ہے - میرے نزدیک دوست دشمن سب برابر ہین - روئے زمین پر نہ میرا کوئی دوست ہے نہ دشمن - یہ دعوی صحت توحید - اور مخلوق کو عاجز سمجھنے کے لحاظ سے ہے - ورنہ تمام متقی میرے دوست اور خدا کے سارے نافرمان میرے دشمن ہین - وہ میرے ایمان کا دوست ہے اور یہ دشمن - الہی اس امر صحیح کو میرے لیے ثابت اور مجھے اُسپر مضبوط رکھ - اسے اپنا دائمی عطیہ بنا دے - عاریت نکر - یہ چیز دعوے و آرایش اور آرزو و تمنا سے - اور القاب و زبان درازی سے حاصل نہین ہوتی بلکہ صدق و اخلاص - اور ترک ریا و عداوت نفس و ہوئے و شیطان سے ملا کرتی ہے - عاقل بنو - نہ تم اہل دل ہو اور نہ تمہارے پاس دلون کو پھیرنے والے کی معرفت ہے - تمہارے نفس ریاضت و تعلیم یافتہ نہین ہین - بلکہ تکبر و عظمت سے پُر ہین - خدا کے رستہ مین انانیت و دعوے اور میرا اپنا کچھہ نہین ہے - اسمین تو سراسر محو و فنا ہے - ابتدا مین ضعف ایمان کے وقت لا الہ الا اللہ اور انتہا مین قوت ایمان کے وقت لا الہ الا انت - کیونکہ وہ مخاطب و حاضر اور موجود ہوجاتا ہے - جو مخلوق سے طلب کیا کرتا ہے وہ خالق کے دروازہ سے اندھا ہے - اُس لئے نہ خدا کی طاعت کی نہ اُس کے پاس رہا - اگر جوانی مین طاعت کرتا تو اللہ تعالے

ہر ہاپ مین اُسے غنی کر دیتا۔ وہ خدمت نکرنے والون کو دیا کرتا ہی تو کرنے والون کو کیون نہ دیتا۔ مومن بوڑھا ہوکر قوی الایمان اور قرب الٰہی کے باعث مخلوق سے بے پروا ہوجاتا ہے۔ خواہ وہ ایک ذرہ ایک لقمہ۔ ایک گدڑی اپنے پاس نرکھتا ہو۔ مگر سب سے مستغنے ہوتا ہے میرے قول سے آگہی حاصل کرو۔ اور اسے پس پشت نہ ڈالو۔ مین بالکل سچ سچ کہہ رہا ہون اور اپنے تجربہ سے بیان کررہا ہون تم مین اکثر لوگون کو محجوب پاتا ہون۔ لوگ اسلام کے مدعی ہین مگر اُسکی حقیقت سے واقف نہین افسوس مسلمان نام رکھوا لینا تم کو نفع ندیگا۔ تم باطن کو چھوڑکر اسلام کی ظاہر شرطون پر عمل کرتے ہو۔ تمہارا عمل کسی کام کا نہین صالحین کے نزدیک۔ لیلۃ القدر کی ایک علامت ہے۔ اللہ تعالےٰ بعض بندونکی آنکھون سے پردہ اُٹھا لیتا ہے۔ جس سے وہ فرشتون کے علمون۔ اُن کے چہرون آسمان کے دروازون کا نور اور تجلی خاص دیکھ لیا کرتے ہین۔ کیونکہ اس رات زمین پر خاص تجلی ہوتی ہے۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسے پورا قرب کامل عطا۔ پوری محبت اور کامل عزت عنایت فرماد یتا ہے۔ پھر جب وہ ان مراتب پر سکونت کرلیتا ہے تو اُسے اُسکی ذات سے جدا کرکے اپنا محتاج بناتا اپنی طرف پھیر لیتا اور اپنے اور اُسکے مابین پردہ ڈالدیتا ہے۔ اس سے اُسے آزماتا۔ اور اُسکے عمل کی کیفیت کو دیکھا کرتا ہے کہ دیکھین بھاگتا ہے یا ثابت قدم رہتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہتا ہے تو اُس سے پردہ اُٹھاتا اور اُسے پہلے مرتبہ پر پھر لے آتا ہے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے۔ بندہ اور اُسکی مملوک چیزین سب خدا ہی کی ہین۔ چونکہ اُنھون نے اپنا نفس خدا کے سپرد فرماکر اپنے اختیار و مزاحمت کو زائل کردیا تھا اور اسپر رضامند ہوگئے تھے کہ خدا اُن کے متعلق قضا و قدر کا متولی رہے۔ اس لیے اُن کا دل درست اور نفس مطمئن ہوگیا تھا اُنھون نے اس قول پر عمل کیا کہ میرا ولی وہ خدا ہی جسنے قرآن نازل کیا اور وہ صالحین کا متولی ہے۔ فضیل بن عیاض سفیان سے ملکر کہا کرتے تھے کہ آؤ ہم بیٹھ بیٹھ کر روئین کہ خدا جانے علم الٰہی ہمارے متعلق کیا ہے۔ یہ نہایت اچھا قول ہے۔ یہ عارف باللہ کے عالم اور اُسکے تصرفات سے واقف شخص کا کلام ہی جس علم الٰہی کی طرف فضیل نے اشارہ کیا ہے۔ وہ حدیث قدسی کا یہ فقرہ ہے کہ یہ لوگ جنت کے لیے ہین اور یہ دوزخ کے۔ مجھے نہ انکی پروا ہے نہ اُنکی اُسنے سب کو ایک جگہہ مخلوط کر دیا ہے۔ اب یہ معلوم نہین کہ ہم کون سے فرقہ مین ہین۔ اہل اللہ اپنے ظاہری اعمال پر مغرور نہین ہوا کرتے کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ بہت لوگو معبود اُن کے بادشاہ ہین۔ یا اُن کی دنیا اور غنا تندرستی اور قوت اُن کا معبود ہے۔ افسوس تم نے فرع کو اصل۔ مرزوق کو رازق۔ مملوک کو مالک۔ فقیر کو غنی۔ عاجز کو قوی مُردہ

نزدیک وہ مجتہد رکھا ہے۔ تمہارے لیے کوئی بزرگی نہیں۔ ہم تمہارا اتباع نکرینگے۔ اور تمہارا مذہب نہ لینگے۔ بلکہ ہم سلامتی وسنت و ترک بدعت اور عمل توحید و اخلاص۔ اور ترک ریا و نفاق کے اونچے مقام پر تم سے الگ جا بیٹھینگے۔ ہم مخلوق کو عجز وضعف اور ناچاری کی آنکھ سے دیکھینگے اگر تو دنیا کے جابرون۔ فرعونون۔ بادشاہون۔ اور مالدارون کی عظمت کریگا اور خدا کو بھولیگا اسکی تعظیم نکریگا تو تیرا حکم وہی ہے جو بت پرستون کا۔ تو جسکی عظمت کریگا وہ تیرا بت بنجائیگا بتون کے خالق کی پرستش کر۔ تمام بت تیرے آگے سرنگون ہوجائینگے۔ خدا کا مقرب بن مخلوق تیری مقرب بنجائے گی۔ توجسقدر خدا کی تعظیم کریگا مخلوق اسی قدر تیری عظمت کریگی اور جسقدر تو اسے چاہیگا اسیقدر خلقت تجھسے محبت رکھے گی۔ جتنا اس سے خوف کریگا اسیقدر مخلوق تجھسے ڈرے گی۔ جسقدر اس کے اوامر ونواہی کا احترام کریگا اسی قدر مخلوق تجھے محترم جانے گی۔ خلقت تیرے تقرب الٰہی کے مطابق تیری مقرب اور تیری طاعت کے مطابق تیرے مطیع ہوجائے گی۔ موت کا ذکر امراض نفسانی کی دوا۔ اور نفس کے سر پر بمنزلہ گرز ہے۔ مین برسون رات دن موت کو یاد کرتا رہا آخر اسکی یاد سے فلاح پائی اور اپنے نفس پر غالب آگیا۔ مین بعض راتون مین صبح تک موت کو یاد کرکے رویا۔ اور یہ دعا کی کہ الٰہی ملک الموت میری روح قبض نکرین۔ بلکہ تو قبض کرے۔ اس کے بعد میری آنکھہ لگ گئی۔ خواب مین ایک تروتازہ اور خوبصورت بوڑھے کو دروازہ سے آتے دیکھا مین نے کہا تم کون ہو جواب دیا۔ ملک الموت۔ مین نے کہا میری تو خدا سے یہ دعا تھی کہ وہ خود میری جان لے۔ ملک الموت روح قبض نکرے۔ ملک الموت نے جواب دیا۔ کہ تم نے یہ سوال کیون کیا۔ اور مجھہ مین کیا قصور دیکھا۔ مین تو ایک محکوم بندہ ہون۔ بعض لوگونپر نرمی کرتا ہون اور بعض پر سختی۔ پھر مجھے گلے لگالیا۔ اور میرے ساتھ رونا شروع کردیا۔ بعدہ بیدار ہوکر مین نے اپنے آپ کو روتا پایا۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ وہ لوگ مجھپر نہایت گران گذرتے ہین کہ جن کے سینون مین قرآن ہو۔ اور دلون کو حب دنیا نے پھونک دیا ہو ایسے دینی بھائی زیادہ پیدا کر جو نیک ہون۔ نمازین قائم رہین۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے ہون۔ لوگون کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرین۔ جنکے ہاتھون کو پرہیزگاری نے کمائی سے روک رکھا ہو۔ اور جن کی ہمتین خدا کی طلب مین مقید ہون۔ اپنا مال ایسون پر صرف کرو۔ کل کو خدا کے گھر سے انھین دولت ملے گی۔ ایک سائل نے پوچھا کہ خوف کی آگ سخت ہے یا شوق کی۔ فرمایا۔ مرید کے لیے خوف کی۔ اور مراد کے لیے شوق کی۔ یہ اور شے ہے۔ اور وہ اور شے۔ اے سائل تیرے پاس کونسی آگ ہو۔ اے اسباب پر بھروسا رکھنے

والو - تمہین نفع و ضرر دینے والا ایک ہے - تمہارا بادشاہ - حاکم اور معبود ایک ہے - کیا تم نے اُس کا یہ
قول نہین سنا کہ جو اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے
اور اسکی عبادت مین کسیکو شریک نہ ٹھیرائے - تجھ مین اور تیرے خدا مین صرف اتنا فاصلہ ہے
کہ تو اپنے آپ کو چھوڑ دینے ہی سے دیکھ لے گا - سائل نے کہا مین اپنے آپ کو کیونکر چھوڑون؟
فرمایا مخالفت نفس وہوا سے - اور اسکی بات کا جواب نہ دینے سے تو اپنے نفس کو چھوڑ سکتا ہے -
اُسکی خواہشون لذتون اور رعونتون کو قبول نکر اس وقت ذلیل تیرے قلب کے آگے سے ہٹ
جائے گا - گوشت لوتھڑا بنکر بلاحس وحرکت آگے پڑا رہے گا - اسوقت روح مین طمانیت سرایت
کرے گی - کیونکہ جب اُسکے وجود کی روح نکلجاتی ہو تو روح مین طمانیت آجاتی ہے - اور اسحال
مین نفس روح اپنے پروردگار کو دیکھ لیتے ہین نفس جب مطمئنہ اور موافق ہوجاتا ہے تو اُس
پہلی روح کے سوا ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے - یہ ربوبیت کی روح عقل کی روح -
مخلوق مین زہد کی روح - وجود مع اللہ کی روح - اُسکی طرف اطمینان رکھنے - اور غیر سے
نفرت کرنے کی روح ہے - جو شخص عمل مین سچا ہے وہ مشایخ کو رخصت کرتا اور اُن سے تجاوز
کرجاتا ہے اور اشارہ سے یہ کہتا ہے کہ تم اپنی جگہہ بیٹھے رہو - تاکہ مین اُس مقام تک پہنچ جاؤن
جسکی طرف تم نے رہنمائی کی ہے - مشایخ گویا دروازے ہین - پھر کیا یہ اچھی بات ہے کہ تو دروازہ کو
پکڑلے اور گھر مین داخل نہو - اللہ تعالے نے لوگون کے لیے مثالین بیان کی ہین - خدا اور رسول پر
ایمان لے آؤ - اُنکی خبرون کو سچا جانو - خدا تک پہونچنے کی بنیاد ایمان ہے - تمام بھلائیون کی بنیاد
ایمان ہے - اخلاص نبوت کی اور نبوت رسالت کی اصل ہے - اور یہی اخلاص ولایت و
ابدالیت اور غوثیت قطبیت کی جڑ ہے - علی بن فضیل بن عیاض کی وفات کے بعد اُن کو
اُنکے باپ نے خواب مین دیکھکر یہ پوچھا کہ خدا نے کیا معاملہ کیا - فرمایا کہ مین نے بندہ کے
حق مین خدا سے بہتر کسی کو نہین پایا اسکے لڑکے خدا کے سوا اور کسی چیز مین مصروف نہو
دنیا اُسیکی ہے اور رزق اُسکی مخلوق ہے اُسنے روزی مقرر کردی ہے - ملائکہ تیرے
رزق کے موکل ہین - خیر و شر اُسی کی جانب سے ہے - بندہ پر آفتون کے تیر برسائے
جاتے ہین - پھر جب وہ اپنی آنکھین بند کر لیتا ہے تو طبیب قرب اُسکے زخمون کا علاج کرتا
طبیب محبت اُسے اُٹھاتا - اور طبیب شوق اُسے ملا دیتا ہے - ابتدا تکالیف کے ساتھ ہے
جنت تکالیف سے ڈھانکی گئی ہے تو قرب الٰہی مین تکلیفین کیونکر نہونگی - مومن قریہ دنیا
مین بادشاہ کا نائب ہے جب اُس کا باطن آسمان اور قلب زمین بنجاتا ہے تو اُس کا قلب
آسمان باطن کی ضیافت کھانا کھایا کرتا ہے - وہ جب چاہتا ہے ان دونون کو جمع کرلیتا ہے

پھر وہ رحمت خداوندی کو اپنے قریب دیکھتا ہے اور اس صورت سے ہاتھ پھیلاتا ہے گویا کسی کے گلے لگ رہا ہے۔ اسکے بعد فرمایا۔ اے اہل مجلس ہمیں معذور سمجھو۔ میں حال اور حیات کی قید میں ہوں۔ میں آج گونگا بہرا ہوں۔ بیٹے اپنے باپ آدم کو دیکھا یہ فرما رہے ہیں کہ اے لڑکے تیرے سچ ہونے نے مجھے اپنا نسب ملا دیا۔ وحشت ضروری امر ہے۔ جب موت آئے گی تو تمام ملنے جلنے والے اور یگانے تجھے چھوڑ دیں گے۔ اُن کے چھوڑ جانے سے پہلے تو خود انھیں چھوڑ دے۔ اس وقت تیری قبر خدا کی طرف کا رستہ اور دہلیز بن جائے گی مرنے سے پہلے مر جا۔ اپنے نفس اور یگانوں بیگانوں کیطرف سے مردہ۔ زندہ ہو جائے گا۔ اور اس وقت تیرا حال اس مردہ کا سا ہوگا کہ جس کو سابقہ ازلی کا ہات لیئے دنیا اُلٹ پلٹ کرتا اور اُسکے ارادہ بغیر اُسے اُس کا حصہ عنایت کرتا ہے جب پورا ہو جاتا ہے تو قرب الٰہی اور اُسکے معرفت کے باعث حیات ملتی ہے۔ یہ بندہ الگ رہتا ہے اسکی پروا نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوئی یا نہوئی۔ موت پیدا ہوئی یا نہوئی۔ اُسکے پاس وصل الٰہی کا مشغلہ ہے۔ اور احکام الٰہی اُسیطرح محفوظ ہیں۔ وہ پاک ذات ہے جسنے تم کو اپنے حکم سے سیر کرائی۔ اور علم کے باعث صحت دی تم میں سے بعض لوگ مکر سے کمل کا لباس پہنکر صالحین کیصورت بنا لیتے ہیں مگر وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ گاہے گاہے بندہ اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور اُس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے اسکے بعد اپنی کمائی اُسپر حرام ہو جاتی تم اور اُسے حکم ہوتا ہے کہ تکوین کا خزانہ کھول۔ علم کے خزانے میں سے لے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جہاں تک ہو سکے دنیا کے غموں سے فارغ ہو جاؤ۔ یعنی موت اور اُس کے ماسوا۔ پلصراط اور اُسکے ماسوا کو یاد کیا کرو۔ آخرت کو اُسکی نعمتوں اور عذاب کے ساتھ یاد رکھو۔ طہارت قلب و باطن۔ اور مجاہدہ نفس و محاربہ شیطان کے باعث دنیا سے الگ ہو کر خدا سے مشغول ہو جاؤ۔ خالص خدا کیلیے ہو کر اُسکی طرف رجوع کرو۔ خلقت کو معدوم جاننا سب سے الگ ہونا اور طبیعت کا بدلکر فرشتوں کی سی طبیعت بنجانا عین توحید ہے۔ اسکے بعد فرشتوں جیسی طبیعت سے الگ ہونے اور خدا سے ملنے کا مرتبہ ہے۔ اس وقت خدا جانے وہ تجھے کیا کچھ پلا دیگا۔ اور تو اعمال ظاہرہ کے علاوہ دیگر اعمال کے ساتھ مخصوص کیا جائے گا۔ اسلام ظاہر ہے اور ایمان اُسکی قوت۔ اس کے بعد معرفت الٰہی پھر وجود باللہ۔ جب یہ مرتبہ مل گیا تو تو سراسر اُسی کے لیے ہو جائے گا۔ مومن اپنے کسب و سبب سے کھاتا اور یہ جانتا ہے کہ یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔ جب یہ مرتبہ قوی ہوتا ہے تو توکل سے کھاتا اور اُسے خدا کی طرف سے خیال کرتا ہے۔ اور یہ نظر پہلی نظر سے متغیر نہیں ہوتی۔ اگر وہ ہزار برس دجلہ میں بیٹھا رہے تو بھی اُس کا دل خدا ہی

علاوہ رکھنے گا نصیحت قبول کرے - خدا تجھپر رحم کرے گا - جب تو قضا و قدر کے متعلق خدا سے معارضہ
کرتا ہے تو تو کونسا منہ لیکر اُس سے ملے گا - معارضہ اور مجادلہ چھوڑ دے - عزیر علیہ السلام نے
پیدایش کی بابت اُس سے معارضہ کیا کہ وہ مخلوق کو پہلے پیدا کرتا - اور پھر اُسے معدوم کر دیتا ہے تو
اللہ تعالے نے نبوت کے دفتر سے ان کا نام کاٹ دیا - اور سو برس تک مردہ رکھا - پھر زندہ کیا اور
پہلا مرتبہ عنایت کیا - استغفار کو اپنی زبان کا - اعتراف کو قلب کا اور سکوت کو باطن کا شیوہ
بنالے - ذکر پہلے زبان سے شروع ہوتا اور پھر قلب کی جانب متعدی ہو جاتا ہے - اس کے
بعد دلی محبت و شوق زبان کی طرف متعدی ہوتے ہیں - میں اکثر مشائخ کی صحبت میں رہا
ہوں - ان میں کسی کے دانت کی سفیدی نہیں دیکھی - بعض انہیں اچھے کھانے کھاتے مگر مجھکو ایک
نوالہ نہیں چکھاتے تھے - ان کو - ادب حاصل کرو - غیر کو چھوڑ دو - غیر کا پیٹ بھر اور خود بھوکا رہ
غیر کو عزت دے خود ذلیل رہا کر - غیر کو بے نیاز کر - خود محتاج رہ - میں تم کو اس لیے تربیت
و تہذیب سکھاتا اور تعلیم دیتا ہوں - میں آج قطعاً کہتا ہوں کہ تم مجھکو نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے
میرے رزق میں ایک ذرہ کمی بیشی نہیں کر سکتے - میں نے اسکے بعد تم کو نصیحت شروع کی ہے
میں نے جنگلوں میں رہتے وقت اس خیال کو مضبوط کر لیا ہے - شہوات کا حاصل کرنا ان کو
سخت مُضر کر - متقید عقل کو زائل - نیند اور غفلت کو زیادہ - حرص کو قوی - اور امید کو دراز کر دیتا
ہے اے زندان ہونے کے قیدی - اے مخلوق کے بندے - اے انجام سے ناواقف - اے
خالق و مخلوق اور اپنے نفع و نقصان سے بے خبر - اگر تو عاقل نہیں ہے تو عقل حاصل کر - موت کو
یاد رکھ - اسکی یاد نیکی و سلامتی کی کنجی ہے - جب تو موت کو یاد کرے گا تو تمام فضول باتیں
جاتی رہیں گی - حرص اور امید کم ہوگی تو تو رجوع کرے گا اور اپنے تمام کام خدا کو سونپ دیگا -
اے لڑکے جب تک تو اسکی نعمتوں کا اقرار نکرے اور وہ نعمتیں تجھکو توحید میں غرق نکر دیں
ہرگز نجات نہوگی - جو اسکی شکایت کرے اُس سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے وہ اُس کا دوست
نہیں ہے - محبت اور شوق اور اُس کا قرب اس حال میں ثابت نہیں ہوتا جب محبت ہوتی ہے
تو قضا و قدر نازل ہوتے وقت الم نہیں ہوتا - اور معارضہ و تہمت کچھ نہیں رہتا - تیرا ہر قدم
قبر کی طرف بڑھتا ہے تو قبر کیجانب سفر کر رہا ہے - بعض صوفیہ کا قول ہے عارف کو اسکی
نیکیاں قبول ورد اور تعریف و مذمت کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتیں - جب نفس زائل ہو جاتا ہے
تو اُس کا ٹھکانا امر الٰہی ہو جاتا ہے - پھر جب دنیا زائل ہوتی ہے تو اُس کا ٹھکانا آخرت
اور جب آخرت زائل ہوتی ہے تو اُس کا ٹھکانا قرب الٰہی ہے - وہ اس قرب سے مونس
ہوتا اور راحت پاتا ہے - نماز آدھا رستہ طے کراتی ہے - روزہ دروازہ پر جا کھڑا کرتا ہے اور صدقہ

منزل قرب میں داخل کر دیتا ہے ۔ یہی قول بعض مشائخ کا ہو خدا کا رستہ طے کرنے کے لیے
صبر اور نماز سے مدد چاہو ۔ اسے وحدت و غربت ۔ افسوس ۔ اس رستہ پر کوئی چلنے والا ہی نہیں
اگر حکمت کی حفاظت منظور نہ ہوتی تو یوسف علیہ السلام کا پیمانہ تمہارے اسرار و اعمال سب بتا دیتا ۔
لیکن حکمت علم کے دامن کی پناہ میں ہے تاکہ ظاہر نہ ہو ۔ کبھی باوجود نعمت ترک منعم کا مشغلہ ہو جاتا ہے ۔
پھر وہ نعمت اُس سے چھین لیجاتی ہے تاکہ اُسمین مصروف نہ ہو جائے ۔ اس کے بعد وہ دائمی مشغولی کے
باعث مقرب الٰہی ہوتا ہے اور اللہ تعالے اسے مرتبہ تکوین عنایت کرتا ہے ۔ میرا کلام تمکو پس پشت
ڈالنے اور تمہیں اپنی نظر سے گرا دینے کے بعد صادر ہوا ہے ۔ اسی لیے مین نے تمہاری دنیا اور
آخرت سے تجاوز کیا ہے ۔ مین نے تمہاری طرف دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ضرر و نفع اور رد بنا دینا
تمہارے اختیار میں نہیں ۔ بلکہ تمام تصرفات خدا کے قبضہ میں ہیں ۔ تم خدا ہی کے حکم سے کسی کو
ضرر پہنچا سکتے ہو ۔ اس لیے مین نے خدا کی طرف رجوع کر لیا ۔ پھر مین نے دنیا کو دیکھا تو اُسے
فانیہ زائل ہونے اور جاتے رہنے والی ۔ قاتلہ اور دھوکا دینے والی پایا ۔ اس لیے اُس کے
پاس ٹھیرنے سے انکار کیا ۔ کیونکہ وہ بہت جلد کوچ کرنے والی ہے ۔ البتہ مین آخرت کے
پاس تھوڑی دیر ٹھیرا تھا مگر نظر تامل سے دیکھا تو مجھے اُس کا عیب معلوم ہو گیا ۔ یعنی وہ مخلوق
و مشترک ہے اور اللہ تعالی نے اُسمین نفس کی خواہشین اور آنکھوں مین لطف پیدا کرنے والی چیزیں
تیار کی ہیں کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کہ جنت میں وہ تمام سامان موجود ہیں جنکی نفس خواہش کرتے
اور جن سے آنکھیں کیفیت اُٹھاتی ہیں ۔ مین نے سوچا کہ اسمین قلب کی خواہش کہاں ہے اس لیے
اُس سے مُنہ پھیر کر اُسکے مولا اور خالق کی طرف متوجہ ہو گیا جب بندہ خدا سے ڈرنے لگتا ہے
تو اللہ تعالے اُسے جہل کے بدلے علم ۔ بُعد کے بدلے قرب ۔ خاموشی کی جگہہ ذکر ۔ وحشت کی جگہہ
اُنس ۔ اور ظلمت کی جگہہ نور عنایت کر دیتا ہے ۔ اے نفس و ہولے ۔ اور اے طبیعت قصد
اگر تم توحید ۔ اور مخلوق سے الگ ہو کر خدا کی طرف قرار پکڑنے ۔ اور ترک ملاقات خلق پر قناعت
کر وگے تو مین بلا رویت خداوندی کسی سے ایک لقمہ بھی نہ لون گا ۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو مین
کھانے پینے کی قسم کھا لون گا ۔ اور جب تم فنا ہو جاؤ گے تو اپنے باطن کے ساتھ خدا کی طرف
اُٹھ جاؤن گا ۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیوارین گر رہی ہیں ۔ اور بنانے والون سے فریاد
کر رہی ہیں ۔ آپکی نہر کا پانی خشک ہو گیا ہے ۔ خدا کی عبادت اول تو ہوتی ہی نہیں اور ہوتی
ہے تو ریا و نفاق کے ساتھ ۔ اس دیوار چننے ۔ نہر کھودنے اور اہل نفاق کو شکست دینے مین
کون معاون ہے ؟ مین اُس علم سے کلام کر رہا ہون جسکے بیان کی تجکو طاقت نہیں ۔ تو اُسکی
تعلیم کسی فرشتہ کو نہیں دے سکتا اور نہ کسی پر اُس کا اظہار کر سکتا ہے ۔ تیرا قلب بمنزلہ

طور پر۔ کہیں شیطان اسے نہ چھڑ لے۔ ورنہ خراب کر دے گا۔ اور بادشاہ و سپہر لطیفہ ذات سے
مغلوب کر دیجیئے۔ اپنے دوست اور کلیم کی مناجات و تجلی کے باعث اللہ تعالے نے طور کی قسم
کھائی ہے۔ قلب جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالے اسے اسقدر وسعت دیتا ہے کہ جن
انسان اور فرشتے سب اُسمیں سما جاتے ہیں۔ پھر جب کوئی شے اسے روکنے والی نہیں ہوتی
اور وہ کسی چیز کو نہیں دیکھتا تو اللہ تعالے اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ کیا تو نے عصائے موسیٰ
کا حال نہیں سنا کہ وہ لکڑیوں اور رسیوں کے انبار کے انبار نگل گیا۔ مگر متغیر نہیں ہوا۔

سوال کامل ملاح نے کہا حسن بصری کا قول ہے کہ جو عالم زاہد نہیں ہوتا وہ اہل زمانہ کیلیے
باعث عذاب ہو جاتا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا۔ یہ سبب ہے کہ وہ بلا اخلاص و عمل کلام
کرتا ہے ایسا کلام لوگوں کے دلوں میں جگہ نہیں پکڑتا۔ اس لیے وہ سنتے ہیں اور عمل نہیں
کرتے۔ قلب صحیح اور منور ہو کر مخلوق کے گناہوں کی آگ اسطرح بجھا دیتا ہے جسطرح مومن کا نور پل صراط
سے گذرتے وقت دوزخ کی آگ بجھا دیگا۔ بعض کا قول ہے کہ نفس و شہوت اور مخلوق کی مخالفت
اور اچھے رفیق کی صحبت خلوت نشینی ہے۔ پھر اسکے بعد مرتبہ قعود ہے۔ خلوت آخرت کا رستہ ہے
اور نفس و ہوا رفیق طریق ہو نہیں سکتے اس لیے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے۔ شیطان خود دشمن
ہے اس لیے لائق صحبت نہیں خواہشیں آفات ہیں جو رستہ میں دانائی کی آنکھ پھوڑ دیتی ہیں مخلوق
رہزن ہے اس لیے خواہش کو خلوت کے دروازے پر چھوڑ دے۔ پھر اکیلا آگے بڑھ۔ خلوت میں
اپنے مونس کو دیکھ لے گا۔ حواریوں نے حضرت عیسےٰ سے کہا۔ کہ ہمیں سب سے بڑا علم سکھائیے
فرمایا۔ خوف الٰہی۔ رضا بالقضاء۔ اور خدا کے لیے دوستی سب سے بڑا علم ہے۔ تو زندیق ہے
کہ خلوت میں گناہ کرتا ہے۔ اور ظاہر میں عبادت۔ وزیر بنتا ہے۔ شاید انجام سے نڈر ہو
قسمتیں اللہ تعالے کے قبضہ میں ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص خراسان میں رہتا تھا
جسکے رشتہ کا ایک ایسا مالدار شخص جس کا وارث اس خراسانی کے سوا اور کوئی نہیں عراق
میں مر گیا۔ اس کا مال اُسی خراسانی کو ملے گا حالانکہ اسے اس مال کی پہلے سے خبر بھی نہ تھی
تم عوام میں داخل ہو۔ تم سے کھانے پینے کے متعلق کلام کرنا چاہیئے۔ [illegible]
اس لیے ہم بھوکا اور کھلا رہے ہیں۔ قلب نفس کا کھانا خدا کے رستے میں لیجاتا ہے۔ تاکہ وہ خدا
کی طرف رجوع کرے۔ تیرے دل میں جب کسی کی محبت اور کسی کا بغض پیدا ہوتا ہے تو تو [illegible]
کرتا ہے؟ اپنی طبیعت کے کہنے سے محبت پیدا کر لیتا ہے۔ اور اُسی کے اشارے سے دشمنی
باندھ لیتا ہے۔ یہ اچھی بات نہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ قرآن و حدیث کے روبرو پیش کر۔ اگر ان کے
مطابق نکلے تو بہتر۔ ورنہ اس سے رجوع کر لے۔ پس اگر وہ محبت کا ثبوت دیں تو قلب کی جانب رجوع کر

جب قلب قرآن وحدیث پر عمل کرے گا تو مقرب ہو جائے گا - اور جب مقرب ہو گا تو اُسے علم حاصل
ہو جائے گا - اور جب علم حاصل ہو گا تو اپنے نفع و نقصان کو دیکھ لے گا - حق و باطل اور شیطان
و رحمان کا حصہ الگ الگ معلوم ہو گا - اسے اپنا قرب خدا سے اور خدا کا قرب اپنے سے ضرور نظر آئیگا
وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ خوش رہے گا - ملک الجبار تجھکو خرید دے گا اور مخلوق مین چھپا دیگا جب تو
یہان آئے تو اپنے علم و زہد و اتقا اور تمام احوال کو چھوڑ کر تنہا داخل ہو - کپڑے پہنکر میرے پاس
آئے گا - تو میری نظرون سے اُجھل رہے گا - ان کپڑون کو اُتار دے - اور یہان آکر جو کچھ موجود
ہے لیجا - تیرا حصہ ضائع نہوگا - مین بعض مشائخ کے پاس گیا جبکہ وہ واردات کی بابت کلام
کر رہے تھے - فرمایا کیا تو میری حالت کو پسند کرتا ہے ؟ مین نے کہا ہان - جواب دیا مین
ہمیشہ روزے رکھتا اور سحری کے وقت افطار کیا کرتا ہون - اس شہر کا کھانا پاک نہین ہے
اس سے پرہیز کر - سری سقطی لوگون سے باتین کرتے ہین جنید کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے -
ایک بار جنید نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین انھین باتون کا حکم کرتے دیکھا - سری سقطی نے
ملاقات کے وقت جنید سے فرمایا - تم نے ہماری بات نہ مانی - یہان تک پیغمبر علیہ السلام کو
ارشاد کرنا پڑا - افسوس تو لوگون کو سمجھاتا ہے حالانکہ تیرے عمل ابتک سخت ہین - تمام روئے
زمین و آسمان اور دنیا و آخرت مین خدا کے سوا مین کسی سے امید و بیم نہین دیکھتا - بعض
صالحین سے پوچھا گیا - کیا تم اپنے خدا کو دیکھتے ہو فرمایا - اگر نہ دیکھتا - تو اس جگہہ ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر گر پڑتا - پھر پوچھا تم کیونکر دیکھتے - فرمایا - اُس کا وجود میری آنکھین بند
کر دیتا ہے - عارف اُسے اسطرح دیکھتا ہے جسطرح اہل جنت دیکھین گے - اللہ تعالے
اُن کے قلب پر تجلی کرتا ہے - انھین اپنے صفات و احسان اور لطف و کرم کے جلوے
دکھاتا ہے - ابوالقاسم جنید کا قول ہے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے - صوفی وہ ہے جو اپنے
وجود سے پاک و صاف ہو - اُس کا قلب اُسمین اور خدا مین الجھی ہے - جب تک کوئی شخص
پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین ادب دیتے اور امر و نہی کرتے نہین دیکھ لیتا ہرگز صوفی نہین
ہوتا - اس وقت اُس کا قلب ترقی کرتا باطن صاف ہوتا اور اس حالت مین بادشاہ
حقیقی کے دروازے پر پہنچتا ہے کہ اُس کا ہات پیغمبر علیہ السلام کے ہات مین ہوتا ہے - سب سے
پہلے آدم نے سریانی زبان مین کلام کیا - اور قیامت کے دن حساب بھی سریانی ہی زبان
مین ہوگا - پھر جنت مین داخل ہونے کے بعد لوگون کی زبان عربی ہو جائے گی - یعنی
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لغت مین کلام ہوا کریگا - بعض صوفیہ کا قول ہے کہ جب بندہ خدا کا
مطیع ہوتا ہے تو اُسے معرفت عطا ہو جاتی ہے - اس کے بعد نافرمانی کے باعث چھینی

نہیں جاتی۔ اور آیات کے دن ... جب تک قائم رہتا ہے۔ مومن کے دل [illegible]
آتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ تو کون ہے۔ اور کہاں سے آیا ہے۔ [illegible]
تیرے [illegible] ہوا۔ حق کی طرف سے آیا ہوں اور خود حق [illegible]
کچھ نسبت ہوں۔ یہ الہام اسکے باطن اور چشم و گوش کو خبر کرتا ہے۔ [illegible]
کرنا اور اپنے دشمن سے تنبیہ کرتا ہے۔ [illegible] اور حکم آتا اور [illegible]
پھر ایک اور حکم نازل ہوتا ہے۔ اور اسے اسقدر تغیر بتاتا ہے کہ غیب کی [illegible]
کی ہمیشہ باتیں ہوا کرتی ہیں۔ تم ایسے شخص کو دیکھو گے کہ گویا کان جھکا کر [illegible]
کسی کی باتیں سن رہا ہو۔ [illegible] وقت ایک سائل کچھ مانگنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ آپ [illegible]
بیٹھا کر یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ کہتا ہوں پہلے دنیا میں زہد اختیار کرو۔ پھر آخرت میں۔ [illegible]
یہاں تک زہد کرو کہ خدا تجھے رحمت اور [illegible] کے حضرت [illegible] پر وحی آئی [illegible]
ڈرتے رہو کہ میں تم کو چھوڑ دوں۔ موسے نے عرض کیا الٰہی مجھے کوئی تاکید [illegible] فرمایا
میں اپنی محبت کا حکم دیتا ہوں۔ اسیطرح حضرت موسیٰ نے چار بار سوال کیا اور ہر [illegible]
جواب ملا۔ جب تک بیشہ وجود دیکھو نہ ہو جاسکے اور بازو سے تیغ مجاہد اپنی پناہ میں [illegible]
اور شہد نہ رہے۔ اور تو اُسکے فضل کا دانہ نہ چکھے اور برگزیدہ نہ ہو۔ کلام [illegible] مراد یہ ہے کہ [illegible]
نصیحت کرنا اور ان کو خدا کی طرف بلانا چھوڑ دے۔ جب تک جذب [illegible] اور خدا کی [illegible]
اس منصب کی لیاقت نہ ہو۔ عمل کے ساتھ احکام ظاہر کو مضبوط رکھتا ہو۔ پھر [illegible]
دنیا بت کا لطف کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ عوام کھانے پینے کے عاشق ہیں۔ [illegible]
اور تو میرے نزدیک معدوم ہے۔ بلکہ زمین و آسمان سب معدوم ہیں مجھے خدا کے سوا [illegible]
نفع و نقصان نہیں دیکھتا۔ سوال بعض مشائخ کا یہ قول کیا اصل رکھتا ہے کہ مرید کو [illegible]
سے پہلے پکڑ لو۔ فرمایا اس کا یہ مطلب ہے کہ تم سے قرب اور لطف الٰہی کی حالت [illegible]
پہلے عبادت اور روزہ و نماز کے متعلق کوشش کرنے میں لگاؤ۔ کیونکہ جب [illegible]
بنائیگا اور اسپر مہربان ہوگا تو وہ عمل میں کوتاہی کرنے لگیگا۔ وہ تیرے شرک اور [illegible]
شرک معلوم کرنے سے پہلے اس رستہ کو طلب کریگا اور تجھے چھوڑ دیگا۔ ہر شخص اپنے کام
میں مشغول ہو۔ یہ اپنے درہم و جاہ کا بندہ ہے۔ وہ اپنے بادشاہ و نفس اور لباس کا [illegible]
کوئی روزہ میں مشغول ہے کوئی نماز میں اور کوئی خلوتکدہ میں۔ یہ دوزخ کے ڈر سے گوشہ
نشین ہے وہ جنت کے شوق سے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کا دل خدا سے متعلق اور
مخلوق سے جدا ہوا اور دین الٰہی کی مدد کے لیے اٹھا ہو تو اس کو روئے زمین پر تلاش کرو

ملجائے تو اس کا دامن پکڑ لو۔ مومن کے چہرہ پر روشنی اور دل میں ملال ہوا کرتا ہے۔ پھر اسکے
برعکس چہرہ پر ملال ہوتا ہے اور خوشی دلمین آجاتی ہے۔ چہرہ کا رنج تادیب مخلوق کے لیے
ہوتا ہے اور دل کی خوشی محض قضا وقدر کے باعث ہوتی ہے کہ وہ انسے خوش ہوا کرتا ہے
دنیا مومن کا قیدخانہ ہے جب تک کوئی شخص مومن ہے دنیا اسکے حق مین قیدخانہ ہی رہیگی
پھر تقویٰ اگر دوامی طور پر رہے گا تو وہ اس قیدخانہ اور ضیق سے رہائی حاصل کرے گا جو
خدا سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکے لیے کشادگی کرتا اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ
اسے گمان بھی نہین ہوتا۔ بجسدہٖ وجود اس سے الگ ہوجاتا ہے۔ وہ حکمت کا دانہ کھاتا ہے
قرب الٰہی کے بازو اسکی پرورش کرتے اور اپنے سے ملا لیتے ہین۔ یہ شخص طبقون اور دسترخوان
کا مالک بنجاتا ہے۔ اے احمق تیرے ساتھ بجلی ہے جس کو قدار نہین۔ تیرے ساتھ موت ہے
کہ ادہر آئی ادہر لو چلا۔ تو محتاج ہے۔ ہزار بار فنا ہوگا ہزار بار مریگا۔ پھر آخر مین درخت
کی طرح اُگے گا رات دن پھل دے گا۔ اپنے قاعدہ سے نہ ٹلے گا تو بڑھکر عالیشان اور
سایہ دار درخت بنے گا بشرطیکہ پہلے ساتون زمینونکی میخ بن چکے گا۔ تو دعوے نکر۔
بد دعوے ٹھیک نہین ہے ایک مچھر کاٹ کھائے یا تیرے کھانے مین سے ایک لقمہ کم ہوجائے
تو تیرے حصہ کی قیامت برپا ہوجاتی ہے۔ اپنی حالت کو اجازت دے کہ تجھ مین داخل ہو
اور تیرے قلب سے نکاح کرے پھر ایسا بچہ پیدا ہوگا جو ہوا مین اُڑے گا اور تیرے باطن کی بلندی
پر جا بیٹھے گا مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے گا۔ تو سو رہا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین۔ لوگ خواب غفلت مین ہین جب مرین گے آنکھ کھل جائے گی۔ موت کے بعد
بیدار ہونے والا بہت بُرا آدمی ہے۔ درویش کو چاہیے کہ قناعت کا تہبند اور عفت کی چادر
پہنے۔ تاکہ داخل بخدا ہوجائے۔ اور طلب دروازہ قرب کے لیے قدم صدق سے دوڑے۔
دنیا و آخرت اور مخلوق و وجود سے بھاگتا ہے۔ عنایت خداوندی۔ اُسکی رافت و رحمت اُسکا
شوق اور جذبات اُسکی نظر و مباہات اور ارواح انبیا و ملائکہ کا لشکر اس کا استقبال کرینگے
فرشتے اور ارواح انبیاء و مرسلین اُسکے مصاحب ہون گے اور اُسے خدا سے ملا دین گے
اسے مُردہ دلو۔ تمہارا جنت کو طلب کرنا۔ خدا کی طرف سے باز رکھتا ہے۔ اس سے الگ ہوجاؤ
اور اُسکی طرف رجوع کرو۔ اُمیدین کم کردے۔ تاکہ تیرا قلب مقرب اور باطن صاف ہوکر خدا سے
نزدیک ہوجائے۔ اور تو اپنی سابقہ تقدیر کو پڑھکر اپنی اوقات و ساعات اور زمانہ اور
ایک ایک لمحہ کے متعلق ایک ایک سطر ایک ایک کلمہ ایک ایک حرف سے واقف ہوجائے
اور تجھپر تیرا انجام ظاہر ہو۔ جب خوف الٰہی تجکو خدا کی طرف کھینچے گا تو قرب اُسے تیری طرف

سے آئے گا ۔ اس وقت تجھے قرار و ثبات حاصل ہوگا ۔ تیری عمر زیادہ ہو یا کم ۔ قیامت قائم
ہو یا نہو ۔ مخلوق تجھے دوست رکھے یا دشمن ۔ لوگ کچھہ دین یا نہ دین ۔ تجھے کسی بات کی پروا نہو گی
پھر شیخ رضی اللہ تعالے عنہ چیخ مار کر کھڑے ہوگئے ۔ اور منہ ڈھانک لیا ۔ پھر کھولکر یہ فرمایا
اے آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا ۔ الٰہی ہماری خبرین ظاہر نکر ۔ پھر بیٹھ گئے ۔ اور یہ
کہا کہ سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے فرمایا آؤ ۔ ہم اپنی حالت کے متعلق علم
الٰہی پر روئین ۔ یہ لوگ خائف تھے ۔ خواہ کچھہ ہی کرتے ہون ۔ مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے
تھے ۔ اُن کو اپنے عمل قبول نہونے اور سوء خاتمہ کا خوف تھا ۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہین
وہ لباس اس لباس سے الگ اور وہ کھانا اس کھانے سے جدا ہے اور دن بہت کم ہین ۔
مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کرے خدا کے احسان کا دروازہ کھل جائے گا ۔ اسکے بعد
حضرت شیخ پھر کھڑے ہوئے ۔ اور اپنے ہاتھون کو سینہ پر رکھکر دہنے بائین ٹہلتے رہے ۔ پھر بیٹھ گئے
اور یہ فرمایا کہ اے اندھے اس کھلے دروازہ مین داخل ہو ۔ کیونکہ دروازے دو ہین ۔ ایک بند
دوسرا کشادہ ۔ کھلے دروازہ مین آ ۔ شریعت پیغمبر علیہ السلام کو زندہ رکھنے کے لیے سبب کے ساتھ رہ
پھر اتباع حالت پیغمبر علیہ السلام کے باعث مسبب کی طرف چل ۔ کسب آپکی سنت اور توکل آپکی
حالت ہے ۔ پھر تو اگر اپنے سے فنا ہونے پر قادر ہے تو کر گذر ۔ نہ سبب کے ساتھ رہ نہ حال کے ساتھ
اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دے ۔ وہ کفایت کرے گا ۔ بلند مرتبہ اور مقرب بنائے گا ۔ اور ایسا
کچھ دے گا کہ جسے تو پہچان نہ سکے گا ۔ خدا جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے ۔ اپنا نفس تقدیر کی
موجون کو سونپ دے ۔ جہان گرے گا اُس کا فضل تجھے اُٹھا لے گا ۔ جدہر توجہ کرے گا اُدہر
خدا کی توجہ ہوگی ۔ تو اُسکے قرب و اُنس اور رافت و رحمت کو دیکھ لے گا ۔ غنی کی مثال اندھے
کی سی ہے جسکے پاس کھانے کا طباق آتا ہے اور وہ یہ نہین جانتا کہ کہان سے آیا ۔ پھر جب
اُسے معلوم ہو جاتا ہے تو اُسی جہت کی طلب مین دیگر جہات کو چھوڑ دیتا ہے ۔ اسیطرح بندہ
جب یہ جان لیتا ہے کہ اللہ تعالے آسان کرنے والا دینے والا ۔ اور اُسکی طرف متوجہ کرنیوالا ہے
تو اس کا قلب خدا سے متعلق ہو جاتا ہے ۔ نفس تیرا معشوق ہے ۔ اگر تو اُسے قاتل دشمن جانتا
تو اُسکی مخالفت کرتا اور ضروری کھانے پینے کے سوا جو اُس کا حق ہے اور کچھہ نہ دیتا ۔
تجھے گوشہ نشینی سزاوار نہین ۔ بلکہ بازار سزاوار ہے ۔ تو اسرار الٰہی پر مطلع ہونے کی
لیاقت نہین رکھتا ۔ ان اسرار سے واقف گونگا ہوتا ہے ۔ جو اسرار پر قادر نہو اُسے چاہیئے
مخلوق سے الگ رہکر غارون دریا کے کنارون اور جنگلون مین اپنا ٹھکانا بنا لے ۔ جو شخص
حکم و علم جمع کرنے پر قادر نہو اُس کو چاہیے مخلوق سے جدا رہے ۔ گرانی بادشاہ حقیقی کا کوڑا ہے

جس سے وہ ادب دیا کرتا ہے - یہ قول آپنے سخت قحط کے زمانہ مین کہا تھا - تو دنیا و آخرت کا طالب
ہو کر محبت کا مدعی ہے - اے احمق محبت کا دعوے - اور دفع ضرر و حصول نفع کی طلب - پیرسے بہت
تو اللہ کے نیک بندون مین داخل نہین ہے - بلکہ مخلوق اور نفس و ہوئے اور خواہشون کا بندہ
ہے - ہمارے پاس تمہاری کسوٹی تمہاری پرکھ اور پرکھنے والا موجود ہے - اے مدعی یہ کیا؟ تو
بے موقع بات کیون کیا کرتا ہے - دعا کا ایک موقع اور وقت ہے - کلام کا محل اور ہے - سکوت کا اور دیکھنے
کا موقع دوسرا ہے اور آنکھین بند کر لینے کا دوسرا - عمل کرنے والا کہان ہے تاکہ تو اسکی صحبت مین بیٹھے
صدیق لوگ شکر منعم ادا کرنے کے لیئے ہر زمانہ مین عبادت کو واجب جانتے ہین - طاعت
و شکر سے نعمت کا مقابلہ کیا کرتے ہین - ہم تجکو تھوڑا سا حلال مال لینے کا حکم دیتے ہین -
اسی تھوڑے سے حلال پر قناعت کر - اگر تو نے زیادہ ستانی کی تو یہ زیادتی اس مباح
کیطرف لیجائے گی جو مسلمانون مین مشترک ہے - پھر جب تو مباح کو لینے لگے گا تو شبہ کیطرف پھر
شبہ سے حرام کیجانب اور حرام سے دوزخ کی سمت چلا جائے گا - زاہد وہی ہے جو حلال سے پرہیز
کرے - کیونکہ حرام سے بچنا تو عموماً ہر شخص پر واجب ہے - قلب مین کبھی ایسی چیز وارد ہوتی ہے
کہ برداشت نہین ہو سکتی - اسکی مثال ایسی ہے کہ مان نے بیٹے کے مرنے کی خبر سُنی - چیخی چلائی
کپڑے پھاڑے - اور عقل اس صدمہ کی برداشت سے عاجز رہگئی - اس سے سماع وجد مراد ہے
ہم دعا مین لوگون کی موافقت کر لیتے اُن کا ساتھ دیتے اور اُن سے معاشرت رکھتے ہین مگر
ہمارے دل سرد ہو کر خدا کے وعدے - فضل کے طعام اور منزل اُنس کو دیکھا کرتے ہین -
اپنی خواہشون مین زہد اختیار کر تاکہ تجکو خدا کی مشیت سے فتحمندی حاصل ہو - ترک مشیت و
ارادہ محبت کی شرط ہے - اس حالت مین تیری زبان گویا - آنکھین بینا - اور کان شنوا
ہو جائین گے - الطاف و اکرام ملے گا - اور صفائی باطن کے پھل - اور جواہرات حاصل
ہون گے - خدم و حشم ملینگے - ہر چیز تیری خدمت کریگی - اللہ تعالے تیرے باعث سب پر فخر
کا اظہار کرے گا - اللہ تعالے فرماتا ہے جو کچھ رسول تمہین دے اُسے لے لو - اور جس سے منع
کرے باز رہو - خدا و رسول کا حکم بجا لاؤ - اُنکے فرمان پر عمل کرو - اس رستہ مین تو خدائے تعالیٰ
کے سوا - مین اور تم کچھ نہین ہے - اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے - شیخ رضی اللہ
تعالے عنہ نے والسماء والطارق کی تفسیر مین فرمایا خدا نے آسمان اور اُسپر چلنے والے کی قسم
کھائی ہے - آسمان پر چلنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین - پہلے آپکی ہمت نے
آسمان کا رستہ طے کیا پھر جسم نے - آپ کو معراج مین ساتوین آسمان پر لے گئے - اللہ تعالیٰ
کلام کیا - اور آپنے ظاہری و باطنی آنکھون سے اُس کا جلوہ دیکھا - زمین مین چشم باطن سے

ملاحظہ فرمایا اور آسمان میں چشم ظاہر سے - اسی طرح جب کسی کا قالب درست ہو جاتا ہے - وہ قلبی
آنکھ سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اُسکے اور آسمان دا سرار کے درمیان پردے قطع ہو جاتے ہیں
ہمتیں آگے بڑھا کرتی ہیں - اور نور الٰہی کے باعث اسرار صدیقین کے دلوں میں سیر کیا کرتے ہیں -
ان کے دل روشن ہیں - مومن کی دانائی سے ڈرتے رہو قلب منور ہو کر آسمان بنجاتا ہے جسمیں
علم کے ستارے ہوتے ہیں اور معرفت کا سورج چمکا کرتا ہے - فرشتے اس نور سے روشنی حاصل
کرتے ہیں - ہر شخص پر خدا کی طرف ایک نگہبان مقرر ہے کہ شیطان کی دستبرد سے حفاظت کرتا
اور بعض اہل اللہ ایسے بھی ہیں جن کے نگہبان صفیں باندھکر اُنکی حفاظت کرتے ہیں - اور اللہ
پس پشت محافظ ہے - تو محض فصاحت و بلاغت ہے - تو نے اپنا گھر اجاڑ لیا - تو اپنے مکان
میں چکر کھا رہا ہے خراس کے اونٹ کی طرح آگے نہیں بڑھتا - یہ شاید کسی فقیر کی بددعا ہے
کہ تیری باطنی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں - تو نے خدا کو چھوڑا - خدا نے تجکو چھوڑ دیا - تیری نگاہ
میں بہت سے رستے جم گئے - ارادے بکثرت ہو گئے - تیرے قصد کے پر کٹ گئے - اور تو دنیا
و آخرت میں گوشت کے لوتھڑے کی طرح پڑا رہگیا اب تو ایسے دوست کا محتاج ہے جو افلاس کا
اقرار لیکر تیری دعا کرے - حق کے ساتھ اہل اللہ سے - اور پھر فرشتوں سے اُنس حاصل کر
جب تو ان لوگوں سے محبت کرے گا تو تیرے لیے ایک اور دروازہ کھل جائے گا جب انسانی
مخلوق سے منکر پھر اس دروازہ کو بند کر دے گا تو تیرے لیے جنات کی محبت کا دروازہ کھلے گا -
اور جب اسے بند کرے گا تو فرشتوں کی محبت کا - اشیاء اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتیں -
آگ اپنی طبیعت سے نہیں جلاتی - پانی اپنی ذات سے پیاس نہیں بجھاتا - نمرود کی آگ ابراہیم کو
نہ جلا سکی - ابو مسلم خولانی آگ میں ڈالے گئے - مگر جلنے سے محفوظ رہے - سمندر کو آگ نہیں جلاتی
اگر تو خالص اعمال کرے گا تو مخلوق سے الگ ہو جائے گا - اور اُن کے جتھے سے نکلکر خدا سے ملیگا
اُسے طلب کرتا رہیگا - اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مسافر کسی کوچہ میں داخل ہو کر اپنے دوست کو ڈھونڈھنے
لگا ابتدا سے انتہا تک بار بار کوچہ کے چکر کاٹے - مگر دوست کا دروازہ معلوم نہ ہوا - اُس کا دوست جو پہلے
سے اس حالت کو دیکھ رہا تھا اس مسافر کی حیرانی اور محبت دیکھکر باہر نکلا - ملاقات کی اور گلے سے
لگا لیا - جیسا کہ یوسف نے بنیامین کے ساتھ کیا اور یہ کہدیا تھا کہ میں تمہارا بھائی ہوں - تیرا
قلب کی زمین کو معرفت و علم کا ٹھکانا بنا دیا ہے - رات دن میں خدا کی تین سو ساٹھ نظریں قلب
پر پڑتی ہیں - اگر اللہ تعالیٰ اُسے قرار نہ دیتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا - قلب جب درست ہوتا اور قرب
حق سے قرار پکڑ لیتا ہے تو خدا نفع مخلوق کے لیے اسمیں حکمتوں کی نہریں جاری کر دیتا ہے - پس وہ
دین کا ستون بنتا ہے - اُن میں پرتو نبی کا - چھوٹا صحابہ کا - اور سب ادنیٰ تابعین کا قائم مقام

وہ قول و فعل اور رضا ہر دو باطن سے امر الٰہی بجالانے کیلئے جو کچھ کہتے ہین اسپر عمل کیا کرتے ہین - ان سے
پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہین - خدا ملائکہ پر اُن کے باعث فخر کرتا ہے - وہ مبارک شخص جو خدا
تعالیٰ ہو اور اُن سے دنیا اور اہل و عیال کا بوجھ ہلکا کرے - اہل اللہ کی مشغولی اُن کو کمائی سے روکتی ہے تمام
وہ مصلحت خلق کے لیے قائم ہین - تمام مخلوق اُنکے نزدیک اولاد کی مانند ہے - وہ دنیا مین مصروف
نہین ہوتے - حالانکہ دنیا اپنے آپ کو اُنکے سامنے پیش کرتی ہے مگر وہ منہ موڑ لیتے ہین - یہ جو کچھ
تیرے قبضہ مین ہے تیری ملک نہین بلکہ مشترک ہے - مسلمان اس مین شریک ہین - تیری
کمائی مواخذہ اور امتحان کے لیے تیرے ہاتھ مین دی گئی ہے - خدا فرماتا ہے کہ تم کو جس چیز کا خلیفہ
بنایا ہے اُسمین سے خرچ کرتے رہو تاکہ خدا معلوم کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو - ہمسایون پر مہربانی
کر - فقیرون کو کھلا - کیونکہ دوست کا گھر تنگ ہے - اور اسمین آنے والا صاحب کشایش ہے وہ کہان
ہے جسنے مخلوق کا دروازہ بند کیا - اور خدا کے دروازہ پر کھڑا ہو کر اپنی حاجتین بیان کین - اسباب
و ارباب کو چھوڑ - پھر دیکھ کہ کیا کچھ نظر آتا ہے اُسکے دروازے پر ٹھیر - اور آرام پر صبر کا تکیہ لگا -
قضا و قدر کی تفتیش اور بحث نہ کر - اسوقت تجکو عجیب عالم نظر آئیگا - تو دیکھیگا کہ تکوین تیرا
حال کیونکر درست کرتی ہے - رحمت کسطرح پالتی ہے - محبت کیونکر ترقی دیتی ہے - سارا دار و مدار
حاجت کے لیے سکوت پر ہے - خدا اسی حالت مین بندہ پر فخر کرتا اُسپر مخلوق و اسباب کے منافع
حرام فرماتا اور اُسے اپنے قرب کی طرف پھیرتا ہے - جب اُسکے لطف کے آغوش مین باطنی خوشبو
ملے گی تو مان کی خوشبو اور اسکی مہربانی سب فراموش ہو جائے گی - ایسا کون ہے جو مضطر کی
دعا قبول کرلے - وہ اسی لیے مضطر کرتا ہے کہ تو اُس سے دعا کرے - وہ دعا مین عاجزی کو
پسند کرتا ہے - اور تمام دروازے اس لیے بند کر دیتا ہے کہ تو اُسکے دروازہ پر جا کھڑا ہو -
احباب دروازۂ قرب کو کشادہ دیکھتے ہین - اسکی مثال ایسی ہے کہ مان بچہ کو باہر نکالکر دروازہ
بند کرلے اور ہمسایون پر تاکید کرے کہ تم بھی اُسکے لیے اپنے دروازے نہ کھولنا (مان کا یہ فعل
کسی خاص غرض کے لیے ہوتا ہے) پھر بچہ باہر بیٹھکر رونے لگے اور جس دروازے پر جائے
اُسے بند پائے - مجبوراً بچہ مان ہی کے دروازے کی طرف چلا آئیگا - اللہ تعالیٰ بندہ پر اسلیے
تنگی ڈالا کرتا ہے کہ اسے اپنی طرف بلائے - اور اُس کا قلب مخلوق سے متعلق نہو - سچے فقیر کو
یہ چاہیے کہ اپنے لیے آسانی نہ ڈھونڈھے - اور اگر ضرورت پڑے تو بقدر کفایت لے - اگر وہ
مقرب بنا کر تجھے بلا مین مبتلا کرے گا تو اس بلا سے تو خوش ہوگا - اور اگر ایسا نہوا تو تجھے تیری
بلا مین ڈالدے گا - اشیاء کی رغبت تیرے قرب الٰہی اور صبر کو پریشان کر دے گی - جو خدا سے
نہین ڈرتا اُسمین عقل نہین - جس شہر مین کوتوال نہو اُجڑ جائے گا جس ریوڑ مین چرواہا نہو

چیرپئے کھا جائیں گے - دین خوف کا نام ہے - خوف کرنے والا رات کو چلایا کرتا ہے - ایک جگہ نہین
ٹھیرتا - چلتا رہتا ہے - اہل اللہ کی انتہائی سیر قرب الٰہی ہے - دل اور اسرار کی سیر واقعی
سیر ہے - جب وہ دروازہ تک پہنچ جاتے ہین تو سر اذن مانگتا ہے - چنانچہ اجازت ہوجاتی ہے
پھر انس قلب کے لیے اجازت چاہتا ہے - پیغمبر علیہ السلام کے قلب کا ستارہ پہلے چاند بنا - پھر
چاند سے سورج ہوگیا - خلوت جلوت ہوئی - اور باطن بن گیا - بندہ جبتک تو جزر کی حالتین
ہین - اُسنے اپنی گردن گریبان مین ڈال رکھی ہے - باطن کا خیمہ پشت پر لاد لیا ہے - اور دریا
کی تہ مین موتیون کو دیکھتا ہے مگر انکی طرف ہاتھ نہین بڑھاتا - پاس والے سے کہتا ہے کہ اسے فلان اسے
لے لے - اہل اللہ خدا کے نزدیک بطور نیابت وخلافت آسمان وزمین کے بادشاہ ہین - مین بادشاہ کے
دروازہ پر ان کا منتظر ہون - اور تمہارے نفع کے لیے حالت بیداری وخواب مین تمہارا نگران ہون
اس شہر کی اذیت جھیلتا اور آفتون پر صبر کرتا ہون - رنج وغم اور فکر وہلاکت مین صبح سے شام کردیتا ہون
ایک قدم آگے رکھتا ہون تو ہٹا دیا جاتا ہون - ابراہیم بن ادہم دعا کے متعلق حیران رہے - آنکھ
لگ گئی - اللہ تعالے کو یہ فرماتے سُنا کہ اے ابراہیم اسطرح دعا کیا کر - الٰہی مجھے اپنے قضا وقدر پر
رضامند رکھ - بلاؤن پر صبر دے - نعمتون پر شکر کی توفیق عطا فرما - مین تجھسے پوری نعمت دوام عافیت
اور ثبات محبت کا خواہان ہون - ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مین ایک آواز آئی - اہل
عیال سے دل مڑ گیا - غار حرا کیطرف جو طور کا ایک ٹکڑا ہے تشریف لے گئے - وہان باد نسیم وحی
کی خوشبو لے آئی - اس غار مین ابو کبشہ نامی ایک عابد رہ چکا تھا - آپ اس کی جگہ بیٹھکر عبادت
کرنے لگے - اس حالت مین آپ جو خواب دیکھتے تھے صبح صادق کیطرح سچ ہوکر رہتا تھا - یہانتک
کہ ایک دن غیب سے ندا آئی - اے محمد اے محمد - آپ اس سے ڈر کر اپنے گھر آئے اور یہ فرمایا کہ مجھے
کملی اُڑھا دو - مین ایک آواز سنتا ہون کہ کوئی یا محمد کہکر پکارتا ہے - کملی مین لپیٹنے سے یہ بات مخفی
رہے گی - اللہ تعالے اپنے حکم پر غالب ہے - ایسے دل کی مثال اُس گٹھلی کی سی ہے جو ایسے گھر کے
صحن مین گری پڑی ہو جسکی چار دیواری تو قائم ہے مگر چھت نہین - اُسپر جاڑون کا مینہ پڑا -
گرمیون کی دھوپ آتی رہی - کسی نے اُسے نہ دیکھا اور وہ اُگ آئی - پھر جب اُسمین شاخین نکلین
اور ایک اونچا درخت بنکر پھل آنے لگے تو لوگون نے جھاڑنے شروع کردیئے - حالانکہ کوئی اس تک
پہنچ نہین سکتا - یہی حالت قلب کی ہے خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کردیتا ہے - ولایت باطنی
امر ہے - اُسکی مثال بادشاہی داستان گو - فراش اور باطنی رازدار کی سی ہے کہ سواری تک بادشاہ
کے ساتھ رہتا ہے - تو کھانے پینے پہننے کے سوا خدا سے اور کچھ نہین مانگتا - اُس سے نہ بچاک -
ان اشیار کی طلب کے لیے اُسکی عبادت نکر - رحمت کے مقابلہ مین تو کیا عمل کرسکے گا - پھر فرمایا

الٰہی ہمین غیر سے بے پرواکردے۔ ماسوے مین مصروف نرکھ۔ یہ کیا بات ہو جو آپ نے اس قدر ہے کہ
غضبناک لہجہ مین فرمایا اسوقت چہرہ پر غصہ کے آثار نمایان تھے پھر چیخ مار کر کھڑے ہو — پھر بیٹھے
اور یہ فرمایا تم تھوڑی دیر مین اسکی خبر معلوم کرلوگے۔ اہل اللہ خدا سے مانگنے کو اس لیے مکروہ جانتے
ہین کہ کہین حرص اور شرک تفویض و تسلیم انکی طرف منسوب نہوجائے۔ شوق انکے قدم آگے بڑھاتا ہے
جب تو دنیا مین زاہد ہوگا تو دنیا صرف کرڈالنا تجھپر آسان ہو جائیگا۔ اولیاء اللہ کے بعض حالات
مخصوص ہین۔ ابدال جب تک مخلوق کا بوجھ نہ اُٹھالین اور اُنکی حضوری کے باعث خدا اُن کا
بوجھ اپنے ذمہ نہ لے لے ابدال ہو ہی نہین سکتے۔ بظاہر سارا بوجھ اُنپر ہوتا ہے اور باطن مین
رحمت الٰہی کے ہاتھ پر۔ تصدیق اور دلون سے ازالۂ تہمت کو لازم کرلو۔ شیخ رضی اللہ تعالے
عنہ نے آیت اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ کی تفسیر مین فرمایا۔ یہ نماز مخلوق اور نفس و طبیعت
اور خواہش و ارادہ کے سوجانے کے بعد ہے۔ قلب اس حالت مین باقی رہے کہ اس کا کھانا پینا
خدا کی مناجات اور قیام اور رکوع و سجود ہو۔ کیا تو نہین جانتا کہ جو دنیا مین اسلیے زہد کرتا ہے کہ یہ
اُسے طلب خداوندی سے نہ روکدے وہ اسی طرح آخرت مین زہد اختیار کیا کرتا ہے تاکہ آخرت
اُس سے باز نرکھے۔ اُسکی تمنا یہ ہوتی ہے کہ آخرت پیدا ہی نہوتی۔ کیونکہ یہ شیرین اور اس کا ظاہر
سراسر رحمت ہے۔ قلب و سرّ زاہد کا چہرہ بنجاتا ہے۔ جو کچھ دل مین ہوتا ہے بظاہر نظر آنے لگتا ہے
زاہد دوام دنیا کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسمین مخفی طور پر عبادت اور اُس سے معاملہ کیا کرتا ہے
تو خدا سے وحشت رکھتا ہے۔ یہ تو بتا کہ تیرا دل دنیا سے کیسا اُکھڑے گا اور خدا سے اُنس کب پیدا
کرے گا۔ وہ ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کیطرف جاتا ہے یہان تک کہ کوئی دروازہ کوئی شہر اور کوئی آسمان باقی نہین رہتا۔
وہ اپنے نفس پر قیامت قائم کرلیتا ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہوکر اپنی نیکی بدی کے اعمال
پڑھکر دوزخ کا متوقع ہوجاتا ہے۔ پھر اس امید و بیم کی حالت اور دوزخ مین گرنے یا اُس سے
گزرجانے کی دھکڑ پکڑ مین لطف خداوندی اُس کا ہات پکڑ لیتا ہے اور اپنی رحمت کے پانی سے
دوزخ کو ٹھنڈا کردیتا ہے۔ اُس سے آواز آتی ہے کہ اے مؤمن آگے بڑھ۔ تیرے نور نے
میری آگ بجھادی ہے۔ تین ہزار برس کا رستہ ایک لحظہ مین طے کرلیتا ہے۔ پھر جب بادشاہ کے
گھر سے قریب ہوجاتا ہے تو اپنے عقل و ارادہ۔ خدا کی محبت اور اُسکے شوق کیطرف رجوع
کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین تو محبوب کو ساتھ لیکر داخل ہون گا۔ تجھے نہین معلوم کہ کچا بچہ
جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوکر یہ کہے گا کہ جب تک میرے مان باپ ساتھ نہونگے مین جنت مین
نجاؤن گا۔ ہمسایہ اور گواہ کہان ہے۔ اسیطرح جب تک پیغمبر علیہ السلام اپنے ہاتھ سے سُپرد

نہین کرتے اور اُسے محبوب تک نہین پہنچا دیتے نہ اُسے وہان داخل ہونا نصیب ہوتا۔ یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے
تو وہ اپنا حصہ لینے کے لیے دنیا مین کھینچا جاتا ہے تاکہ علم الٰہی متغیر اور منسوخ یا محو نہو جائے
تیرا پروردگار مخلوق سے فارغ ہو چکا ہے۔ اپنا پورا حصہ لیے بغیر کوئی شخص دنیا سے نہین جاتا ہے۔ سبب
تو دور اور مخلوق سے نہین بلکہ خالق سے نیکی چاہو۔ اسباب حجاب ہین بادشاہ کے دروازہ پر
جب تو لوگون سے اعراض کرے گا تو ایسا دروازہ کھینچا جائے گا کہ تو اُسے پہچان لے گا۔ اسرار کا
دروازہ جو نہایت مستحکم ہے تیری زور آزمائی بغیر کشادہ ہوگا۔ مومن اپنی طبیعت سے نکلکر
خدا کا قصد کرتا ہے۔ اس رستہ مین جان و مال کی بابت آفتین اُسے پکڑ لیتی ہین۔ اپنے
گناہون سے ادھیڑین۔ اور ترک حدود شرع کی طرف رجوع کرتا ہے۔ دعا سے نہین بلکہ صرف
خدا سے مدد مانگتا ہے۔ اپنے گناہون کو یاد کرکے نفس کو ملامت کرتا ہے پھر اس سے فارغ
ہوکر باطنی طور پر قضا و قدر اور تفویض و تسلیم کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ اسوقت ایک کھلا دروازہ
اُسے نظر آجاتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے لیے وسعت کر دیتا ہے۔ وہ آزمایا
کرتا ہے کہ دیکھین بندہ کیسے عمل کرتے۔ خود فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو بُرائی
بھلائی سے آزمایا۔ خیر و شر۔ عزت و ذلت اور فقر و غنا سے آدمی کا دل درست ہوجاتا ہے
یہانتک کہ جب وہ خدا کی نعمتون کا اقرار یعنی شکر و طاعت کرتا رہتا ہے تو انجام مین زبان
و اعضا کو حرکت دینے کی ضرورت نہین ہوتی۔ وہ بلا پر صبر اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا رہتا ہے
پھر نیکی بدی کے قدم برابر ہوجاتے ہین تو وہ شکر و صبر کے قدم سے بادشاہ کے دروازہ کیطرف
چلتا ہے۔ اور توفیق کھینچ لیجاتی ہے۔ وہ بادشاہ کا دروازہ اور وہان ایسا جلوہ دیکھتا ہے جو نہ
کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا۔ نیکی بدی کی تو
منقطع ہوکر ہمکلامی و ہمنشینی کی نوبت آجاتی ہے نہ اُسے خرابی۔ اے بیوقوف اے خراس کے
اونٹ تو بلا اخلاص قیام و قعود مین ہے۔ لوگون کے لیے نماز روزہ کرتا ہے۔ تیری آنکھین
اُنکے طباق اور سامانونکی طرف لگی ہوئی ہین۔ اے مخلوق سے خارج۔ صدیقین اور اللہ والون
کی صفت سے جدا۔ تم جانتے نہین۔ مین تمہارا بُرا۔ تمہارا ارادہ۔ اور تمہاری کسوٹی ہون۔ کوشش
کرکے اپنا طباق مجھسے چھین لے۔ مجھپر تلوار نکال۔ تو کسی بات پر قائم نہین۔ تمہارے مقابل مین تیری
رستی مین بلندیتا خیرخواہی اور تجھپر رحم کرتا ہون مجھے خوف ہے کہ تو زندیق۔ ریاکار۔ دجال ہوکر
نہ مرے۔ اور تجھے قبر مین منافقون کا سا عذاب نہو۔ اپنے طریقہ کو چھوڑ۔ تو منافق ہے تقوے
کا لباس پہن۔ عنقریب تجھے موت آئے گی۔ مجھ مین تجھ مین عداوت نہین ہے۔ تو عنقریب
میری باتون کو یاد کرے گا۔ نیک آدمی کی ملاقات اُسکی حالت کا آئینہ ہوا کرتی ہے خدا

سکو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہوجاتی ہے - وہ اُسکی مدد سے بولتا ہے پیدا رہتا - اور اُسیکا
محتاج ہوتا ہے - مین اپنے شہر مین بعالم طفولیت اپنی نسبت غیب سے یا مبارک یا مبارک کی ندا
سُنتا اور اُس سے ڈر کر بھاگ کرتا تھا - اب خلوت مین یہ سُنا کرتا ہون کہ اِنِّی لَا اَرَاکَ تجھیرو ہر
تجکو نیکیو نہر مضبوط پاتا ہون) نجات کا ارادہ ہے تجھے میرے ساتھ رہا کر - جب مجھسے بھاگ گیا مین
اُسے منافق پاتا ہوں - مومن جب ظاہری آنکھین بند کر لیتا ہے تو دل کی آنکھین کھلجاتی ہین
اور وہ تمام باطنی حجابوں کو دیکھ لیتا ہے پھر دل کی آنکھین بند ہوکر اسرار کی آنکھین کھلتی
ہین - اس سے وہ مقام الہی اور مخلوق مین اُسکے تصرف کی کیفیت معلوم کر لیتا ہے - ایکبار
موسےٰ کو خطاب ہوا کہ ہم نے تمکو اپنی رسالت و کلام کے ساتھ تو گویا برگزیدہ فرمایا - اپنا
مقرب بنایا - ایک دن تم بکریان چرارہے تھے - ایک بکری بھاگ گئی - تم نے دور تک پیچھا کیا
تھک گئے اور اُسے پکڑ لیا اور پھر گلے لگا کر یہ کہا کہ تو خود بھی تھکی اور مجھے بھی تھکایا - مجوب کی دوا
یہ ہے کہ سبب حجاب پر نظر ڈالے - اُس سے توبہ کرے - اور اسپر یقین رکھے - جو لوگ ہر جہت
معصوم و محفوظ ہین اُنکے لیے اس رستہ مین تکوین نہین ہے - تو جب تک جنگلون اور میدانون
کو قطع نکرلے کلام نکر - پہلے دو دریا اور دو جنگل طے کرنے لازم ہین - ایک جنگل خلوق کا - دوسرا
نفس کا - اور ایک دریا حکم کا دوسرا علم کا - اسکے بعد کنارہ آئیگا - ولی اللہ کے لیے نہ
دن ہے نہ رات - اُن کا کھانا - بیمار دن کا سا ہے اور سونا ڈوبنے والون کا سا - اور کلام
اہل ضرورت کی طرح کا - خدا کو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہوجاتی ہے مگر خدا جب چاہتا ہے
اُسے زندہ کر دیتا ہے - اور وہ بلا آلات و حروف - بلا ترتیب و مہلت اور بلا علت بولنے لگتا ہے
جسکی زبان اور اُنگلی مین کچھ فرق نہین رہتا - کیونکہ اس وقت حجاب و قید - دروازہ و دربان
اذن و طلب اذن - بحالی - و موقوفی - شیطان و سلطان - دل اور بیان وغیرہ کچھ نہین رہتا
پھر فرمایا - جو آج غائب رہا وہ محروم رہگیا - تو نہ پہلا قدم رکھتا ہے نہ دوسرا - خانہ وجود سے
نکلنا پہلا قدم ہے - اور اُسکی نعمت یعنے الحمد للہ رب العالمین دوسرا قدم - پھر پاک نفس
اُسکے دروازہ پر کھڑا ہوجاتا ہے - ایاک نستعین دیدار کے موقع پر ہے - اور واسجد واقترب
ابعد جبدار - نعمتون کو غیر کی طرف منسوب نکر ورنہ مشرک ہوجائے گا - نعمتون کا بدلنے والا
بنے گا - اور اسوقت اللہ تعالےٰ اپنی نعمتون کو بدلدے گا - اپنا زنار توڑ - اور خدا کی طرف
رجوع کر - جب تک باطنی توبہ اور خدا کے ساتھ تیری خلوص نہو - ظاہر کا اعتبار نہین -
اے لڑکے میرے پیارے صاحبزادے پیغمبر علیہ السلام نے نبوت کو برسون چھپایا -
یہان تک کہ تبلیغ کی آیت نازل ہوئی - تو ذراسی بات معلوم کرکے اُس کا اظہار کرتا پھرتا ہے

تیرے کھرتن کپڑوں کی گٹھڑی آپڑی ہے۔ اور تو نے گھر کا دروازہ کھولکر انھین بیچنا شروع
کر دیا۔ تجھے کیا خبر وہ کسی ہمسایہ کی عاریت یا ودیعت ہو۔ قلب کی اصلاح چار چیزوں سے
ہوتی ہے (۱) لقمونکی نگرانی (۲) طاعت کے لیے فراغ دل۔ (۳) حفظ کرامت (۴) ترک
غیر اللہ۔ مگر تجکو تو لقمون ہی کی خبر نہین۔ یہ بات پوری پرہیزگاری او حفظ دین کی تاکید سے
حاصل ہوتی ہے۔ مومن کھانے پینے مین توقف کرتا۔ اور قرآن وحدیث سے اجازت چاہا
کرتا ہے۔ پھر جب مقرب الٰہی بنجاتا ہے تو اُسکے امر سے مامور ہوتا۔ اُسکی نہی سے رکتا۔ اُسکے
علم سے عالم بنتا۔ اور اُسکی مدد سے منصور ہوجاتا ہے۔ موت سے پہلے خدا کے ساتھ عہد و
پیمان کی تجدید کرو۔ غبار ہٹنے دو۔ ساری حقیقت کُھلجائے گی۔ اے باطل پرستو۔
جاہلو۔ غفلت شعارو۔ تھوڑی دیر کے بعد تم کو اس کی خبر معلوم ہوجائے گی۔ **سوال**
مین نفس خائن کے فتوے پر کیونکر قناعت کرسکتا ہون۔ **جواب** اتنا مجاہدہ کر کہ نفس
مرجائے۔ اس کے بعد وہ فقیہ و عالم اور مطمئن ہوکر زندہ ہوگا۔ شہوات و لذات کے دروازے
بند کر۔ جب وہ تیرا تابع ہوگا تو خواہشین جاتی رہین گی۔ اور وہ مجاہدہ کے باعث بمنزلہ قلب
ہوجائے گا۔ اہل اللہ رات کے آنے اور اہل وعیال کے سوجانے کی تمنا کیا کرتے ہین کیونکہ
وہ مکلف ہین اور اہل وعیال کا بوجھ اُٹھاتے ہین۔ اُن کا دل خدا سے لگا رہتا ہے اعضاء اسباب
اور کاروبار مین مصروف ہوتے ہین۔ تو اگر بلاء سے پہلے متقی تھا تو بلاء کے بعد بھی اُسی کی طرف
رجوع کر۔ اُسکے سوا کوئی دفع کرنے والا نہین۔ ضرر و نفع خیر و شر۔ عزت و ذلت اور فقر و غنا
سب اُسی کے حکم سے وارد ہوتے ہین۔ **سوال** صوفیہ کے اس قول کے کیا معنے ہین کہ
جس کا دیکھنا نفع نہین دیتا اُس کا وعظ بھی نفع نہ دے گا۔ آپنے **جوابدیا**۔ اہل اللہ کی آنکھون
اور دلوں سے دنیا و آخرت غائب ہے اور جلوہ حق سامنے رہتا ہے۔ وہ جب تجھپر نظر ڈالینگے
نفع پہنچائین گے۔ ولی خشک زمین پر نظر ڈالکر اسے سرسبز کردیتا ہے۔ اور یہودی و نصرانی
کو دیکھکر ہدایت پر لے آتا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ ممبر کے پایہ کو بار بار کیون گلے لگاتے
ہین۔ فرمایا یہ مجھسے قریب ہے اشیاء کو دیکھتا سُنتا ہے مگر چغلخوری نہین کرتا۔ مین اس لیے اسے
گلے لگایا کرتا ہون۔ اُسنے کہا کہ ہم آپکے دل سے قریب ہین۔ جوابدیا اے میری دایہ کے بیٹے
تم اگر خدا سے ڈرنے اُس سے مراقبہ کرنے لگو گے اور اُسکے طالب بنو گے تو ضرور میرے قلب سے
قریب ہو جاؤ گے۔ اور مین تمہارا خادم و محب بنجاؤن گا۔ بندہ جب زہد و رجوع الی اللہ [illegible]
کرتا ہے تو اللہ تعالے اُسے کشایش دیتا۔ اور مقرب بنالیتا ہے۔ اور جب وہ علم پر مطلع ہوتے
آنکھین بند کرلیتا ہے تو اُسے ہر قسم کا علم اور اطلاع عنایت فرماتا ہے۔ گمنامی و اتباع اور

مجاہدہ حسن ادب مین داخل ہے۔ اہل اللہ مکارم الٰہی کو اعضاء ۔ و قلب ۔ اور سر ٔو خلوت سے ادا کیا کرتے ہین ۔ وہ خدا کے نزدیک متقی اور مکرم ہین ۔ تمہارا معبود درہم و دینار ہے جسکے جانے سے تم پر قیامت آجاتی ہے ترک نماز جمعہ اور جماعت کی پروا نہین رہتی کسی کا فاسق و فاجر بیٹا مرجائے تو بکثرت جزع فزع کرتا اور دل بہلانے کے لیے لوگون کے پاس بیٹھتا پھرتا ہے ۔ حالانکہ فرشتے اسکے پاس ہین ۔ اُنسے اُنس نہین کرتا ۔ جب دل صاف ہوجاتا ہے تو فرشتے مونس بنتے اور خلوت مین اُس سے باتین کیا کرتے ہین ۔ اے حق اور شریعت و دین سے غائب رہنے والے ۔ اے دنیا اور نفس و طبیعت پر قائم رہنے والے ۔ اے مخلوق کے عابد اور حق کو بھولجانے والے ۔ خدا کی ملاقات ضروری بات ہے ۔ اسیوقت ملاقات کرلے ۔ مخلوق و نفس کو چھوڑ ۔ مومن ہوجائے گا ۔ حق یہ ہے کہ اسکے ذکر اور علم کے سوا ہر چیز باطل ہے ۔ اور ماسوے سے معاملہ کرنا نقصان اُٹھانا ہے ۔ دنیا کے طالب کثیر ہین ۔ عقبےٰ کے طالب قلیل ۔ اور مولا کے طالب بہت کم ۔ تو رات دن دنیا کے ساتھ ہے ۔ وہ تجھسے خدمت لیتی اور الگ ہوجاتی ہے ۔ ہم اُس سے خدمت لیتے ہین اور اُسپر توجہ نہین کرتے ۔ اے بدنصیب تیرا کیا حال ہے ۔ دنیا مین شریعت اور علم کے ہات سے اپنا حصہ لینا ضروری امر ہے ۔ وہ جس چیز کا فتوے دین اُسے ملے لے ۔ اور جس کا فتوے نہ دین باز رہ ۔ تو خدا کے سامنے مناجات کیا کرتا ہے یہ اچھا نہین ۔ اپنی خرید و فروخت کھانے پینے ۔ لینے دینے اور کلام کے وقت توقف کیا کر ۔ ان مین جو بات خدا کے لیے ہو اُسے قائم کر ۔ اور جو غیر کے لیے ہو اُس سے باز رہ ۔ غلبۂ محبت کے وقت ۔ دنیا و آخرت ۔ عطا و منع اور قبول و رد کی تمیز ساقط ہوجاتی ہے دل محبت سے لبریز ہوکر محبوب کیجانب سے برائی بھلائی ایک ہوجاتی ہے ۔ دروازے اور اطراف یکسان نظر آتے ہین ۔ ان سب کا جمع ہوجانا محبت ہے ۔ خبر اور معائنہ ضرر اور نفع ایک ہوتا ہے ۔ اُس کا قلب وجد مین رہا کرتا ہے ۔ کبھی ذکر جلالی سے وجد ہوتا ہے کبھی ذکر جمالی سے ۔ وہ ہر وقت متحیر رہتا ہے ۔ موسے علیہ السلام جسقدر آگ کے پاس جاتے تھے وہ دور بھاگتی تھی یہان تک کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ کی صدا آنے لگی ۔ یہی قلب کا حال ہے انوار قرب دیکھکر آگے بڑہتا ہے اور جب قریب پہنچتا ہے تو وہ اور بعید ہوجاتے ہین ۔ یہان تک کہ تحریری میعاد پوری ہوجاتی ہے ۔ قدمونکی انتہا اسکی میعاد ہے ۔ اس وقت معاملہ برعکس ہوجاتا ہے یعنی طالب مطلوب ہوجاتا ہے ۔ قاصد مقصود بنجاتا ہے ۔ اور مرید مرتبۂ مراد حاصل کرلیتا ہے جذبات الٰہی مین کا ایک جذبہ دو جہان کے اعمال سے بہتر ہے ۔ وہ اپنے بندہ کو طبیعت و ہوئے کے گھر سے خارج ۔ مخلوق و شہوات کا تارک اور محض خدا کا طالب پاتا ہے ۔ عارف اِسحال مین اُٹھتا بیٹھتا ہے کہ اُسکے پاس زاد و راحلہ اور رفیق وغیرہ نہین ہوتا ۔ دن رات

روزہ نماز اور دنیا ہر دو مین مصروف رہتا ہے۔ پھر اس حالت مین وہ قریب دروازہ پر پہنچیا۔ لطف الٰہی سے ہم آغوش ہوتا۔ اسکے فضل کے دسترخوان پر بیٹھتا اور اسکے سابقہ ازلی کو دیکھتا اور تو دین پر ترقی بلندی کا خواہان اور بلا عمل جنت کا طالب ہو بعض صوفیہ کا قول ہے۔ اپنے نفس کو پسندیدہ چیزون سے روک لے۔ طبیعت کے اقتضا سے نہ کھا۔ اور بلا حکم الٰہی اپنا لقمہ نہ اٹھا اور بلا امر کسی دوا کا استعمال نہ کر۔ نفس کا مزاج طب کی کتابون اور اُن کے جوابوں کے خلاف ہوجائے گا۔ خدا نیکون کو دوست رکھتا ہے۔ اُس کا طبیب وہ محبوب بنجائے گا یہ اسکے کھانے پینے کا نگران رہیگا۔ پھر آپ نے ایک چیخ ماری۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ اور تسلیم کی جانب اشارہ کیکے دونون ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائے۔ آخر مجلس تک یہی حال رہا۔ پھر فرمایا افسوس تم پر آگ اور بہت بڑی مصیبت آنے والی ہے۔ پھر دونون ہاتھ اٹھاکر دعا کے لیے بیٹھ گئے اور خاموش رہے پھر اسحالت مین کھڑے ہوئے کہ چہرہ بار بار متغیر ہوتا تھا کبھی زرد ہوگیا۔ کبھی سرخ۔ قلب جب دنیا سے اٹھکر قرب حق کا مہمان بنجاتا ہے تو مخلوق کیجانب عصمت حاصل ہوتی ہے۔ وہ عرش سے فرش تک ہر چیز سے بے خبر رہتا ہے اسکے حساب گویا مخلوق پیدا ہی نہین ہوئی۔ اور گویا اللہ تعالے نے اسکے سوا کسی کو مخلوق ہی نہین فرمایا۔ شلّتب کرایسے قلب یکتا کا یکتا۔ محب اور محبوب طالب اور مطلوب۔ ذاکر اور مذکور ہوجاتا۔ خدا کے سوا کسیکا نہین۔ پھر شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔ مجھے اس بلا کی خبر ملگئی جو اس شہر مین آئیگی۔ پھر شہر والون کے لیے رفع بلا کی بابت دعا مانگی اسکے بعد مغلوب الحال کی طرح فرمایا کہ اس شہر مین بعض آدمی قتل اور سولی کے مستحق ہین۔ مگر یہ جلوہ اسی آنکھ کو نظر آرہا ہے جو ہزار آنکھون سے زیادہ مکرم ہے۔ الٰہی تو ان کے سبب ہمین ہلاک کرتا ہے۔ ان کے گناہون مین ہمین پکڑتا ہے۔ ہم نے کیا کیا؟ آپ نے یہ کلمات نہایت غضبناک لہجہ مین فرمائے۔ مین نے دوست دشمن کو تقدیر کی بھٹی مین رکھکر گلادیا۔ ایک ڈال چاندی بن گئی۔ اور کرامات و معجزات کا طالب نہ بن۔ انبیاء نے معجزات اور اولیاء نے کرامات کی بابت مزاحمت نکی۔ اگر خدا کا قرب چاہتا ہے تو اس سے بازرہ۔ جب تو دائمی صحبت رکھیگا تو وہ خود تجھے نوالے کھلائےگا۔ کھالیجو۔ کپڑے پہنائیگا پہن لیجو۔ ان چیزون کی تمنا چاہیے۔ اور آنے کے بعد رد کردینا بھی چاہیے۔ اولیاء کو جب خدا کے رستہ پر چلایا جاتا ہے تو جن وانس اور فرشتے اسکے خادم ہوجاتے ہین۔ جہان گرتے ہین اٹھا لیے جاتے ہین۔ یہان تک کہ واصل ہوجاتے ہین۔ اور اُن سے دنیا اور وجود کی حرص جاتی رہتی ہے۔ لطف و کرم انکی خدمت کرتا ہے۔ پھر جب منزل قرب مین داخل ہونے کا حکم ملتا ہے تو آفتین نازل ہوتی ہین۔ جلال کی آفتین اُنکے نفس اور بقیہ وجود کو فنا کرتے

کے لیے آتی ہیں۔ فتوح ظاہری اور کھانا پینا پہننا اور تندرستی سب روک لیا جاتا ہے۔ اور دو گنی قلب
مع باطن صاف رہجاتا ہے۔ جن کو طعام فضل اور شراب اُنس ملاکرتی ہے کرامت اُن کا تاج ہے
اور احسان اُن کا لباس۔ اُن کو علم لدنی اور حکمت کے لقمے دیئے جاتے ہیں۔ پھر بادشاہ حقیقی اُن کو
نام بتاتا اور اپنی سابقہ ولاحقہ نعمتیں جتاتا ہے۔ اور بطور مجموعہ یہ سب اُن کو دیدیتا ہے۔ پھر اُنکو اصلاح
و ہدایت اور رہبری و سفارت کیلیے وجود کی طرف لے آتا ہے۔ بعدہ اُن کے دلوں کو تکوین
اور زبانوں کو سوال و دعا مع اجابت کی طاقت عنایت فرماتا ہے۔ یہ آخری زمانہ نفاق کا زمانہ
ہے۔ اسمیں عُجب اور کفر دائمی ہے۔ عجب کا حجاب تجکو خدا کی نظر سے گرادے گا۔ یہ دونوں رستہ
کے مخالف اور قالب کے حاجب ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ نفاق کی تعریف بتاؤ۔ تاکہ ہم اُس سے اجتناب
کریں۔ اُس سے کہدو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ منافق جب وعدہ کرتا ہے خلاف
کرتا ہے جب بات کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے جب اُسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے
مومن جب تک اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے اور اپنا لقب نہ سُن لے۔ لباس و طعام اور نکاح و سرور۔ اور
امن و قرار سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ وہ خلوت میں اپنا سابقہ ازلی اور نام سُن لیتا ہے۔ وہ تقدیر
پر معتمد ہوکر جنگلوں اور میدانوں میں سو رہتا ہے۔ ملائکہ اُسکی حالت دیکھتے اُس کا لقب سُنتے۔
اور یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ دیگر ملائکہ جواب دیتے ہیں کہ یہ فلان محبوب ہے۔ صدیق چالیس
یا سات باتوں میں ایک ہوا کرتا ہے اُسکے لیے فلان فلان مراتب ہیں۔ تقدیر اُسے دہنے بائیں
پلٹا دیتی اور لقمے کھلاتی رہتی ہے۔ اور اللہ تعالے پس پشت نگہبان ہے۔ دل کی جانب سے اُسے
الہام ہوتا ہے کہ اپنے گھر کی طرف چل۔ اپنا خزانہ محفوظ رکھ۔ اپنی ذات کو چھپا۔ اپنے نفس کو
یہ سمجھ کہ گویا خواب میں ہے۔ تیرا قلب سر بلند ہوگا۔ کتاب حکم میں بیٹھ۔ اور کتاب علم میں سویا
کر۔ تاکہ بالغ ہوجائے اور تیرا لڑکپن جاتا رہے۔ اسوقت وہ تجھے کھلائے پہنائے گا۔ کیا تو طبیعت
و ہوا و شہوات سے لبریز ہوکر اس مرتبہ کا ارادہ رکھتا ہے؟ نماز میں کھڑا ہوکر تو خرید و فروخت
کیا کرتا ہے اور اپنے قلب اور وسوسہ کے باعث کھاتا پیتا اور نکاح کرتا رہتا ہے۔ کسی نے
پوچھا اس کا کیا علاج ہے؟ فرمایا حرام اور شبہ سے لقموں کو بچانا پہلا علاج ہے۔ اور ارتکاب مناہی کے
متعلق مخالفت نفس دوسرا علاج۔ بندہ جب اُس وسوسہ اور قلق سے جو اُسکے دل میں ڈالا
جاتا ہے۔ الگ ہونے اور اکھڑنے لگتا ہے تو اُس کا قلق کم ہوتا اور تردد جاتا رہتا ہے۔ اور ایک اور
چیز یعنے سکون و آرام حاصل ہوتا ہے۔ خلق باقی نہیں رہتا۔ اُسکی تسکین و قرار کے لیے رستہ میں
ڈھیلے پتھر اس سے مخاطب ہوتے اور یہ کہا کرتے ہیں کہ اے خدا کے دوست۔ اُسکی مراد اور اُسکے
حبیب۔ اے مقرب الٰہی۔ ایک شخص نے کہا میرے لیے دعا کیجئے۔ فرمایا۔ الٰہی مجھے اپنی طرف

لگاکر مخلوق سے بے پروا کردے۔ اور اس سائل کو اپنے ذکر کے باعث سوال سے بے نیاز فرمادے
آدمی مخلوق سے بے نیاز ہوکر خدا کے دروازہ کو پکڑتا ہے اور خدا اپنے قرب سے اسے بے نیاز کردیتا ہے
اور اسحالت مین وہ اسکے ذکر وشکر مین مشغول ہوکر سوال سے بے نیاز رہتا ہے۔ اگر تو جنگلون مین کھانے
پینے سے باز رہے گا تو تیرے گھر مین چشمہ پیدا ہوجائے گا۔ مخلوق تیری ہلاکت کے لیے شیطان کا
زبردست ہتھیار ہے۔ مخلوق کے پاس رہنا پوری روک ہے۔ محب طلب محبوب مین نکلا کرتا ہے
یوسف یعقوب کی طلب مین نکلے۔ رستہ مین جسنے ان کو دیکھا عاشق ہوگیا۔ آخر چہرہ پر نقاب
ڈال لی۔ اور گوشۂ زندان مین جابیٹھے۔ کیونکہ آپ کا مقصود یعقوب کا دیدار تھا نہ کہ اغیار کا۔
لیت الذی بینی وبینک عامرٌ ۔ وبینی وبین العالمین خراب ۔ یعنی کاش میرا تمہارا معاملہ بنجاتا۔ اور
دیگر تمام عالم سے بگڑ جاتا۔ حق کا منادی آگیا ہے۔ اپنی طرف سے مخلوق کی بنیاد اکھاڑ دو۔ یہانتک
کہ تحریری حکم اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔ جبتک بینڈکیون سے الگ ہوکر بالی خشک نہوجائے اور
جبتک اسکی عبادت نہ کیے تو کسی کنوئین کو خالی نکرلے کلام نکر۔ تیرا باطن اسکے سفینۂ قدرت
مین ہے۔ ہم اسکو دریائے علم مین بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کی تلقین کر۔ اہل اللہ کی صحبت اس خونخوار
شیر کی سی ہے جو کسی غیر چیز پر پیٹ بھر رہا ہو اور اسکے شغل کے باعث تیری طرف متوجہ نہو۔ اگر ادھر سے
رجوع ہونے کے بعد تیری جانب ملتفت ہوگا تو تجکو پھاڑ ڈالے گا۔ اور اسیطرح صدیق کی
صحبت ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حقیقی بادشاہ کی صحبت مین اسیطرح رہتے ہین۔ جنید رضی کے دوستون مین
ایک شخص واردات قلبی پر حریص تھا۔ جنید کو اس کا علم ہوگیا۔ پوچھا کہ تمہاری نسبت لوگون مین جو
بات مشہور ہے کیا وہ سچ ہے۔ جواب دیا۔ ہان سچ ہے۔ فرمایا کیا تم اپنے قلب سے کلام کرسکتے ہو
کہا ہان۔ جنید رضی نے کہا اسوقت تم نے کیا کلام کیا ہے۔ جواب دیا فلان فلان بات کہی ہے۔ آپنے
فرمایا۔ نہین۔ اسنے دوبارہ پھر کلام کیا۔ مگر جنید رضی بار بار انکار کرتے رہے۔ اسنے کہا جو کچھ میرے
پاس ہے وہ بالکل حق ہے۔ آپ فرمائین آپکے پاس کیا ہے۔ فرمایا تمہاری تمام باتین سچی ہین
مین تمہاری قلبی صفائی اور ثبات کا امتحان لیتا تھا۔ اہل اللہ کے دل اسکے ارادے کے رستے
علم کے خزانے۔ اسرار کے سینے ہین۔ قضا وقدر کے جنگل مین تقدیر کے مخزن ہین۔ ان کے اسرار
خانہ تقدیر کے رستونمین چکر لگاتے وقت علوم ومعرفت کو بطور نقطہ اٹھا لیتے ہین۔ اونچی لکڑیون۔
اور صورت بلا معنے کو کیا کیا جائے۔ دونون بہرے گونگے اور اندھے ہین جو کسیطرح نہین سمجھتے۔
ایک شخص نے تین سو ساٹھ قصے تصنیف کیے۔ حاکم شہر کو ہر روز ایک نیا قصہ سنادیا کرتا تھا۔
چونکہ وہ اس سے گھبرایا نہ تھا انجام کار مراد کو پہنچ گیا۔ تو چند دن اور چند رات دعا کرکے گھبرا جاتا
اور مخلوق کی طرف رجوع کرلیتا ہے۔ اس مصنف قصہ کا حال کیون نہین یاد کرتا۔ تو جب تک

ہوتا ہے اس لیے یہ آگ اُسے پڑ لیتی ہے - پھر ایمان کامل یہ کہتا ہے کہ اسے مومن آگے چل - تیرے نور نے آگ کو بجھا دیا ہے - لہذا جو تیر قلعہ کی دیوار پر لگتا ہے اُن کو ضرر نہیں دیکھتا - اور یہ ندا ہوتی ہے کہ جو چاہو کرو - تم کو دنیا و آخرت کی آگ ضرر نہ دیگی - اللہ تعالیٰ کے اکثر بندے ایسے ہیں جن کا نام اُسنے طبیب رکھدیا ہے - اُن کو عافیت سے جلاتا مارتا اور آرام سے جنت میں داخل کردیتا ہے - خدا کو پہچاننے والا - شہوات ولذات سے الگ ہوتا ہے - البتہ وہ اپنا ازلی حصہ لینے پر مجبور کیا جاتا ہے - گھر سے پہلے ہمسایہ کا خیال کرنا لازم ہے - اُسے اچھا ہمسایہ مل گیا تھا - اس لیے گھر بات لگ گیا اُسنے بادشاہ کیطرف سے مرتبہ پایا اس لیے بادشاہ نے کہدیا کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب عزت اور امین ہے - خدا کو پہچاننے والا کسی شے پر آنکھ اور بات نہیں ڈالتا - وہ ایسی دولہن کی مانند ہے جو بادشاہ کی خدمت میں بھیجی گئی ہو - اُس کا کھانا پینا اور دیگر تمام خواہشیں محض قرب ہے - نفس مطیع ہوکر قلب کے ساتھ ہو جاتا ہے اور قلب قید سے نکلکر اُس کا نگہبان بنتا ہے - پھر بادشاہ کہتا ہے کہ اُسے میرے پاس لے آؤ - چنانچہ نجابت حُسن اخلاق - اور ظہور ادب کے بعد اُسے بادشاہ کے پاس پہنچا دیتے ہیں - بادشاہ اُسے عزت اور قرب دیتا اُسپر احسان کرتا اور خلعت عطا فرماتا ہے اور بلا واسطہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے - اُسنے اپنے سوا کسی اور شغل میں نہیں ڈالتا - اس کے بعد حضرت شیخ نے چلا چلا کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ کہا اور یہ فرمایا کہ غائب شدہ حبیب آگیا ہے اور اس لیے محبوب کے ساتھ مشغول ہے کہ کسی اور چیز میں مشغول نہ ہوجائے - جب صحبت زیادہ تر ہوگی اور سفر کی تکان جاتی رہے گی تو گوشت پیدا ہوگا - ہڈیاں مضبوط ہوجائینگی - عیش نصیب ہوگا - خوف جاتا رہے گا اور اس وقت وہ بادشاہ محرم راز ہوجائے گا - اور بادشاہ اُسے رعایا و اقالیم کا حاکم بنائے گا - ڈوبتوں کو بچانے کے لیے دریا کی طرف بھیجے گا - اور مُردوں - اور بچوں کو درندوں کے مُنہ سے چھڑانے کے لیے جنگل کی جانب روانہ کرے گا جب وہ اپنی طبیعت کے گھر سے نکلے گا تو خدا اُسے امانت اور نیابت کے لائق بنا دے گا - عارفین کے دلوں کو وہی خلعت ملتے ہیں - جو نبیوں اور پیغمبروں کے دلوں کو مل چکے ہیں - اور وہ الٰہی انعامات عنایت ہوتے ہیں جو اولیاء و ابدال کو دیے گئے ہیں اسے بازاری آدمی یہاں بادشاہوں کے محرم اسرار اور صاحبان اخبار موجود ہیں - یہ اُن اولیاء اللہ اور ملائکہ کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی مجلس میں حاضر - اور دیگر حاضرین کی نگاہوں سے مخفی تھے **سوال** بسط کس زمانہ میں قبض - اور تنزل کسوقت امر واقعی ہوجاتا ہے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ جب بسط عنایت کرے گا تو تو خود منبسط ہوجائے گا اس وقت رخصت عزیمت بنے گی اور عزیمت راہبر ہوجائے گی - پھر جب تو سراپا عزیمت ہوگیا تو وہ تجکو فضل و اُنس کے

گھر میں داخل کر دے گا۔ اور تو بلا رخصت و عزیمت فعل مجرد ہو کر رہ جائے گا اور تیری مثال
ایسی ہوگی جیسا کسی کے آگے طبق رکھا ہے۔ ابھی وہ دو چار نوالے کھانے پایا تھا کہ حکم دیا گیا دوسرے
گھر میں چلو۔ اور یا حضر تناول کرو۔ رخصت ناقص اہل کے لیے ہے عزیمت کامل الایمان کے
لیے۔ اور حقیقی بادشاہت فنا ہونے والے کے لیے۔ اس سے پہلے تو ہمیشہ خلوت نشین رہا۔ مگر اب
اسکے خلاف کر۔ میں اُن لوگوں میں ہوں جو اپنے تذکرہ سے نہیں شرماتے۔ دو مقام میں محجوب بحث
کرتے ہیں میں نے کسی کو نہیں دیکھا (۱) ترک دنیا میں۔ (۲) تحصیل دنیا میں۔ جاہل رہکر خلوت میں نہ بیٹھ۔
مہذب ہو بیٹھے گوشہ گیر ہو۔ پہلے علم و فہم حاصل کر۔ پھر یکسو ہو۔ تو اکثر مجلسوں میں حاضر ہوتا ہے
مگر عمل کسی بات پر نہیں کرتا۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ انھوں نے صرف ایک ولی کو دیکھا۔ اور اُنکی
وصیت پر عمل کیا اُسے آخرت کا توشہ بنا لیا۔ تو اخبار و آثار سے واقف۔ اور اذکار کی مجلسوں میں
حاضر رہتا ہے مگر تیرا کوئی قدم آگے کی طرف نہیں بڑھتا۔ اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تیرے پاؤں
بھی نہ اٹھتے۔ اور جب ایسی مجلسوں میں آنے کا ارادہ کرتا تو پیچھے رہ جاتا۔ جسکے دو دن یکساں
ہوں وہ نقصان میں ہے۔ بیدار ہو خدا تجھپر رحم کرے گا۔ دنیا ایک ساعت ہے۔ اُسپر [illegible]
اہل اللہ کو ہیبت نے ضعیف کر دیا ہے۔ اُن کے اعضا مقید ہیں۔ مخلوق کی جانب سے اُن کے
دلوں پر نفرت چھا گئی ہے۔ لزوم و قعود اُن کے احوال کو لازم ہو گیا ہے جب حصہ لینے کا وقت
آتا ہے تو اللہ تعالے اُن کے منہ میں لقمہ دینے والے کو بھیجدیتا ہے۔ متقدمین یا متاخرین کا
کوئی اعتراض مجھپر نہیں ہے۔ اپنے دین کے سر کی حفاظت کر۔ ورنہ میں اپنی نسبت اور طرح تجھ
کو کاٹ دوں گا۔ جاہل نہو۔ اور گھر میں بیٹھکر بیہودہ باتیں نہ بنا۔ ہم نے بہت سی دوائیں
بنی رکھی ہیں۔ آؤ تم کو بھی ایک مجرب دوا بتائیں۔ اُس دن سے ڈرو کہ جب نہ مال نفع دیگا
نہ اولاد۔ کونسا مال؟ وہ مال جو تو نے حلال کی وجہ سے کمایا اور جمع کیا ہو۔ اور اہل عرب کی طرح
تجھے یہ گمان ہو کہ وہ اولاد کے ساتھ ملکر نفع دے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اُس دن مال و
اولاد سے نفع نہو گا مگر وہاں جو اللہ تعالے کے پاس قلب سالم لیکر گیا وہ نفع میں رہے گا
ایسا شخص تہ دل سے مال و اولاد کو نہیں دیکھا کرتا۔ اور نہ اُن کو قلب میں جگہ دیا کرتا ہے
بلکہ اپنے آپ کو اُن کا وکیل جانتا اور موافقت حکم ہی کے لیے اُن سے مصاحبت رکھتا ہے
اس لیے اُس کا دل مال و اولاد کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی
شخص کو خبر ملی کہ بادشاہ ایک لونڈی سے تیرا نکاح اور اُسی کے ہات سے تیرا قتل کرا دینا
چاہتا ہے اُسنے دلمیں سوچا کہ اگر بھاگتا ہوں تو سپاہی پکڑ لائیں گے۔ اور اگر شاہی حکم
نہیں مانتا تو ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ اور اگر موافقت کرتا ہوں تو لونڈی کے ہاتھ سے مارا

جاؤن کا مجبوراً حکم شاہی کو منظور کر لیا چنانچہ بادشاہ نے ایک لونڈی سے نکاح کر دیا۔ اور اسے یہ سکھایا کہ اسے زہر دیدے یا سوتے مین ذبح کر ڈالے (اسپر افسوس جو آج مجھسے الگ رہے جس ادب اور اظہار موافقت دلی خوف سکے ساتھ بہت بہتر خصلت ہے) اس شخص نے زفاف کی رات خوف کا لباس پہنا آنکھون مین بیداری کا سرمہ لگایا۔ اور لونڈی کی حرکات و سکنات کو دیکھتا رہا۔ شاہی ملازم اسپر حسد کرتے رہے۔ یہان تک کہ دن نکل آیا اور لونڈی کو اسکے ہلاک کر دینے کا موقع نملا۔ ایسا آدمی صاحب قلب سلیم ہے۔ وہ اپنی جورو یعنی دنیا کے ساتھ نہ سویا۔ آخرۃ کی طرف متوجہ رہا۔ اس لیے دنیا اُس کا تقوے نہ چھین سکی اور دین کو متغیر نکر سکی۔ سلامتی اس کا نام ہے۔ عارف باللہ اور زاہد کا یہی حال ہے۔ صفائی باطن کے وقت قاصد علم اُسکے پاس آکر یہ کہا کرتا ہے کہ اللہ تعالے تجھے کسی قدر دنیا عطا فرمانی چاہتا ہے تاکہ تو صدیقین کے دلون کو زندہ کر سکے مگر چونکہ اس مین تعب و کدورت ہے اس لیے یہ بتا کہ تیرا قلب اور باطن کس طرح سالم رہے گا۔ اس وقت قلب و سِر دونون بادشاہ حقیقی کے دروازہ پر جا کر یہ عرض کرتے ہین الٰہی حضور کا کیا ارادہ ہے؟ کیا آپ ہمین محجوب اور اپنے دروازہ سے منقطع فرما کر ہمارا عیش مکدر کر دینا منظور کرتے ہین۔ ہم بلا عہد و پیمان ہرگز نہ ٹلین گے۔ چنانچہ وہ جب تک یہ مضمون نہین سُن لیتے کہ خوف نکرو۔ مین تمہارے ساتھ ہون سُنتا اور دیکھتا ہون۔ وہان سے نہین ٹلتے پھر دونون حفظ و امن کے ساتھ دنیا کی طرف رجوع کرتے ہین۔ نفع اُسی کو ہوگا جو ربا و نفاق و ملاقات مخلوق کی آفتون سے سالم دل لیکر خدا سے ملے گا۔ اسے مرید متحیر! اسے تقدیر کے میدان مین حیران رہنے والے۔ اگر تو اپنے باطن کو پاک کرنا چاہتا ہے تو اُنہین درم و دینار و جواہر اور جیب مین انکی کنجیان نرکھہ۔ اور اگر دل کو دنیا اور شہوات و لذات اور دیگر مکروہات سے فارغ کرنے کا طالب ہے تو اسمین ذکر و فکر۔ موت اور اُسکے ما بعد کے حالات کو جگہہ دے۔ اور اس سے کیمیا بنالے۔ امیدین کوتاہ کر یہ سمجھہ کہ اب مرنے والا ہون۔ اعمال کوتاہی امید سے درست ہو جاتے ہین۔ اور اگر تو امیدون کو دراز کرے گا تو کسی چیز کو دیکھے گا اور کسی کو خرچ کر دیگا۔ امیدون کو کوتاہ کرنے والا سب سے الگ ہو کر پہلے زہد کا لباس پہنتا ہے پھر فنا کا پھر معرفت کا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے تم مجھے چھہ چیزون کی ضمانت دو۔ مین تمہارے لیے جنت کا ضامن ہون۔ تم مین جب کوئی بات کرے جھوٹ نہ بولے اور جب امانت رکھے تو خیانت نکرے۔ اور جب وعدہ کرے پورا کر دے۔ اپنے ہاتھون کو روکو۔ نگاہون کو پست رکھو۔ شرمگاہون کو بچاؤ۔ اس حدیث کو طبرانی نے اسطرح روایت کیا ہے کہ تم چھہ چیزون کے کفیل ہو جاؤ۔ مین تمہارے لیے جنت کا کفیل ہون۔ بات کرو تو جھوٹ نبولو۔ امانت رکھو

تو خیانت نکر۔ وعدہ کرو تو خلاف نکرو۔ باتھوں نگاہوں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہو۔ جب تیرا باطن صاف اور متحد ہوجائیگا تو تو بلا واسطہ خدا کی پکار سنے گا۔ خوف و رجا اگر متحد ہوگیا تو تجکو خطاب الٰہی آئیگا اسے لڑکے اپنے آپ قدرت کے سموں میں پڑا رہ۔ خواہ وہ تجھے پیس ڈالے۔ یا گزر جائے۔ جو خدا کی راہ میں تلف ہوتا ہے اس کا بدلہ خدا کے ذمہ ہے اور وہ تجھے بچا وے اگر گیا تو تیرا اتفاق قائم ہوجائے گا۔ تقدیر کے تیر کا نشانہ بنجا۔ یہ تیر تجکو زخم پہنچائے گا قتل نکرے گا۔ اسے سراپا مار۔ مہذب بن۔ آگے بڑھ۔ سنتے سر سے عمل کر۔ سب برائیاں مار۔ اور جب میں نصیحت کرنے بیٹھوں تو اپنے گھر بیٹھنے سے توبہ کرلے۔ یہاں ولایت اور درجے ملتے ہیں۔ اے گرفتار اہل و عیال۔ کمائی عیال کے لئے رکھ اور دل فضل الٰہی کے لیے۔ بعض لوگوں کو حلال کمائی سے ملتا ہے۔ بعض کو دعا سے۔ بعض کو بلا فکر و سوال۔ اور بعض کو لوگوں کے ہات سے۔ یہ حالت ریاضت ہے جو دائمی نہیں رہتی۔ پہلی حالت یعنی کسب سنت ہے۔ دوسری حالت یعنی دعا ضعف کی علامت ہے۔ تیسری حالت عزیمت ہے اور ضرورت کے لیے گداگری رخصت ہے۔ کبھی ایسا شخص بھی بھیک مانگتا ہے جو کھانا نہیں چاہتا وہ مسئول کے حق میں امتحان ہے۔ اور اس کا سوال رات کے وقت سوال کرنے کی مانند ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ رات کے وقت سوال کو رد نکیا کرو۔ کیونکہ کبھی سائل تمہاری نعمتوں کے شکریہ کا امتحان لینے آیا کرتا ہے۔ اور وہ نہ جن ہوتا ہے نہ انسان۔ اسیطرح یہ شخص سوال پر مامور ہے تاکہ اللہ تعالےٰ معلوم کرلے کہ تم اسکی نعمت کا شکریہ کیونکر ادا کرتے ہو۔ علماء کے پاس اکثر بیٹھو۔ قبروں اور صالحین کی زیارت زیادہ کیا کرو۔ قلب زندہ ہوجائیگا۔ اگر وہ مضبوطی کے ساتھ اوامر و نواہی بجالاتے رہے تو تقدیر اُنسے موافقت کریگی۔ عبداللہ بن زبیر ہفتہ بھر میں چند لقمے کھایا کرتے تھے۔ تو جب تک ٹوٹے برتن یا مسکینوں کی اس کشتی کی مانند نہوجائیگا جسکو خضر نے عیب دار کر دیا تھا تیری حالت درست نہوگی۔ یہیں تجمیر جمع اور تفرقہ۔ اور قلت و کثرت کیحالت طاری ہوگی۔ جو میرے ہات سے نکلکر دوزخ کیطرف چلا گیا خدا اسپر رحم نکرے گا۔ الٰہی میں عفو اور باطنی ثبات اور رضا کا خواہاں ہوں۔ اگر تو واصل حق ہوجائیگا تو وہ صرف ادائے فرائض پر قناعت کرے گا۔ شاہی باورچی بوڑھا ہوگیا ہے۔ عقل و نظر۔ سماعت و اشارہ باقی نہیں رہا۔ لہٰذا اُس کا وہی وظیفہ جاری رکھا گیا جو پہلے عمل کی حالت میں تھا۔ اے اپنے گمان میں مرید صادق۔ تو اپنی روزی ہمسایہ کو کس دن دیگا۔ اپنا کرتہ عمامہ مُصلّا اور مال کب خیرات کرے گا۔ اہل اللہ اپنے نفوس و طبیعت و خواہش اور کھانے پینے کو چھوڑ کر جیتے جی مر گئے ہیں۔ معنوی طور پر فنا

ہو چکے ہیں - قدرت کا ہاتھ اُن کا متولی ہے - نہلانے والے کی طرح قدرت اُن کو دہنے بائیں کروٹیں دلاتی ہے - اور اُن کا کتا دونوں ہاتھ پھیلائے دہلیز پر بیٹھا رہتا ہے - یعنی تفویض آستانۂ قدرت ہاتھ پھیلائے ہوئے موجود ہے - گناہ وارتکاب خواہش ومعصیت وخطا سے توبہ کرنا اعضا کی دوا ہے - ہاتھ کو چوری اور مار پیٹ سے پاؤں کو گناہوں اور بادشاہوں کی طرف چلنے سے روک سلے - تو آدمیوں سے لیتا ہے اور یہ بات آنکھ کو نیکیوں پر پڑنے سے روکتی ہے نفس جب فنا ہو جاتا ہے تو حکم امر کرتا ہے اور دل صحبت محبوب کی طرف اُڑ جاتا ہے - ولی آداب بجا لانے کے باعث پیغمبر کی صفتیں حاصل کرتا ہے - حکم طبیعت و علم کے مابین متحیر رہتا ہے - کبھی طبیعت کو رد کرتا ہے - کبھی علم کو - اور یہ کہتا ہے کہ جو کچھ رسول عنایت کریں اُسے لے لو - اور حکم قلب سے یہ کہتا ہے کیا یہ کافی نہیں کہ میں تیرا خادم اور نگہبان ہوں اور بادشاہ کے ساتھ ہے - رات اُن کے بادشاہ کا تخت اور خلوت اُنکی دولہن کا چبوترہ ہے دن بعض سامان کی تلاش میں اُن کو اجنبی کر دیتا ہے - مبیتیں چھپانے کے قابل ہوتی ہیں اے لڑکے اپنا خواب بھائیوں سے بیان نکر - عزت پائے گا - لوگ قسمت کا لکھا پورا ہونے تک گونگے اور خاموش بنجاؤ - میرا حال منکر نکیر سے قبر میں پوچھ لینا - وہ تیرے پاس آئینگے اور میرا حال بتاویں گے - تیرا نام گنہگار ہے - محشر میں تجھسے حساب مناقشہ ہوگا - قبر میں تیری حالت موہوم ہوگی - خدا جانے دوزخیوں میں ہو یا جنتیوں میں - تیرا انجام مبہم ہے - درستی حال پر مغرور نہو - تجھے کیا خبر کل تیرا نام کیا ہوگا اے لڑکے صبح کو شام تک اور شام کو صبح تک جینے کا خیال نکیا کر - گذشتہ دن تیری بھلائی بُرائی کا گواہ بنکر چلا گیا - آیندہ کل کی خبر نہیں کہ آئے یا نہ آئے - تیرے لیے فقط آج کا دن ہے - تو کس قدر غافل ہے - اور غافلوں کی مصاحبت تیری غفلت کے علامت ہے - اے بیوقوف جسپر خیر کی علامت ظاہر نہو اُسکی صحبت میں کیوں رہتا ہے - اُسکی مصاحبت کیوں کرتا ہے جسکی بنیاد ضعیف ہے ظاہر آراستہ اور باطن سخت اور خدا کے آگے بیحیائی سے لبریز ہے - یہ چیز شانے ہلانے - اور آنکھوں میں سرمہ لگانے سے نہیں ملتی بیداری سے ملتی ہے مخلوق اور اُن کے تکلفات کا کچھ اعتبار نہیں - اے بیوقوف تو دروازہ دروازہ پھر کر اسلیئے سوال کرتا ہے کہ مال بکثرت جمع ہو جائے - تیرے لیے فلاح کی امید کیونکر ہو - تو دربان کیطرح بادشاہ کے دروازہ پر کیوں نرہا کہ بادشاہ کو اُسکے آنے کی خبر دینا - آنے والے کا حال سُننا - اور تنہائی میں اُس کا مونس بنجاتا - مخلوق کو اپنا کنبہ بنا کر اُنسے الگ کیوں نرہا - تو اپنے گھر میں اپنا کام کیوں نکرتا رہا - تاکہ آنے والے اپنے قابل چیزیں تجھسے بینتے - تیری

ندامت اور قلب و سِر اور تیرا باطن تیرا گھر ہے۔ خدا کے اوامر و نواہی کو بجا لانا اور تقدیر کے
معاملہ میں اُس سے موافقت رکھنا خدا کی مصاحبت ہے۔ مخلوق کے درمیان تیری ہمت و
دعا میں موجود ہیں۔ ایک آنکھ کے باعث ہزار آنکھوں کو عزت ملتی ہے۔ اگر تو خلوت میں
کراماً کاتبین کا اعزاز کرے گا۔ مولا کا مطیع رہے گا۔ اہل اللہ کی عزت نگاہ رکھے گا۔ اور
اُنکے آگے اپنی رسوائی نہ ہونے دے گا تو تیرا نام کریم رکھا جائے گا۔ پھر جب تو کریم ہو لیا تو
تیرے باعث ہزار آنکھیں عزت پائیں گی۔ تیرے گھر والوں ہمسایوں اور شہر والوں کی بلائیں
دفع ہونگی۔ تو ہمیشہ گدائی کرتا اور دروازہ بدر جاتا ہے۔ تیرے پاس گدا کس دن آئیگا۔ تجھے کب
کھانا طلب ہوگا۔ تیرے دروازہ پر سائل کس دن آئیں گے۔ تو اپنی حالت سے کب فارغ
ہوگا اور اپنے گرد کس دن خیمہ لگائے گا۔ بادشاہ کے پاس دلہن بنکر کب جائے گا۔ قرب
کے لیے اہلیت و لیاقت و صلاحیت کس دن ظاہر کرے گا۔ اپنے القاب و فخر کو کب ظاہر
کرے گا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے برگزیدہ لوگوں میں کس دن شامل ہوگا۔ تاکہ وہ اپنی برکت تیرے
حوالے کریں۔ علماء کو قول و فعل اور حال و مقال میں پیغمبروں کا وارث ہونا چاہیے نہ کہ
فقط نام اور لقب میں۔ نبوّت نام ہے اور رسالت لقب۔ او جاہل۔ نبوت و رسالت باقی
نہیں ہے۔ ولایت و غوثیت و قطبیت باقی ہے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی سے
رضامند ہو۔ دنیوی زندگی تیرا نفس و ہوس اور طبیعت ہے۔ اس کا نام دنیا ہے۔ اور جو
خواہش سے الگ ہے وہ تیرا ازلی حصہ ہے جسے تو ہمت و اعضاء سے حاصل کرے وہ دنیا ہے
اور جو بادشاہ عنایت کرے یا ضروری چیز ہو وہ دنیا نہیں ہے۔ رہنے کا گھر۔ بدن ڈھانکنے
کا لباس۔ پیٹ بھر اور روٹی۔ اور آرام کے لیے گھر والی دنیا نہیں ہے۔ مخلوق کی جانب
متوجہ ہونا اور حق سے منہ موڑنا دنیوی زندگی ہے۔ ہوائے نفسانی کفر اور عبادت کی
ضد ہے۔ سبب مسبب کی اور ظاہر باطن کی ضد ہے تو لے اگر ظاہر کو درست کر لیا تو اب
باطن کی درستی کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب تو حکم کو عمل سے مضبوط کرے گا تو اُس کا غلام و
تابع اور مصاحب اور اپنی طبیعت سے جُدا ہو جائے گا۔ عالم تجھے دیکھکر عاشق ہوگا۔ اس وقت
تو دو جہان میں ایک خاوند اور بادشاہ و وزیر کے مابین ایک دربان کی مانند ہو جائیگا
دنیا و آخرت۔ مخلوق و خالق اور ملائکہ کے نزدیک محبوب اور دلوں کے لیے باعث فرحت ہوگا
ہمارے لیے ایک حالت ہے جو ہمیں تمہارے پاس سے غائب کر دیتی ہے۔ داؤد علیہ السلام
نے اپنے فرزند سلیمان ؑ سے کہا۔ کہ فقیری کے بعد گناہ کرنا نہایت قبیح ہے۔ اور عابد ہو کر ترک
عبادت اس سے زیادہ بُرا ہے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہو

دنیوی زندگی تیرا وجود اور آخرت اسکی فنا ہے۔ ہمیشہ اور اسرار عوام اور خواص ان سب کے
لیے تعبیر ہے۔ تو دنیا کو تو خود دیکھ رہا ہے مگر تجھپر آخرت کا حال نہین کھلا۔ تیرے سامنے ایسی
چیز آئے گی جسے تو سمجھ نسکے گا۔ حیران رہجائے گا۔ اسوقت آخرت کی حقیقت معلوم ہوگی جو
چیز عقل مشترک کے باعث حاصل ہو وہ دنیا ہی کی جانب سے ہے اور جو چیز عقل العقول کے
ذریعہ سے ملے وہ آخرت کیطرف سے تیرا باطن آخرت ہے اور ظاہر دنیا۔ دنیا کے حالات خدا سے
الگ ہین۔ مولے سے تعلق کرنا قیل و قال چھوڑ دینا۔ تعریف و مذمت اور رنج و غم سے الگ رہنا
آخرت ہے۔ جو چیز تجھے غمگین رکھے وہی تیرا مطلوب ہے۔ جب تو اپنے ارادے مین صادق
ہوگا تو خدا ہاتھ پکڑ کے تجکو اپنی قدرت کی صحبت مین کھینچ لے گا۔ اور تیرے دو قدمون کا فاصلہ
آدم کے اسکے قدمون سے بہت زیادہ ہوگا۔ یہ صدق ارادت۔ حُسن ادب اور ہمسایون کے قول
سے بہرا بنجانے کی برکت ہے۔ اے جاہل تیرے لیے ہلاکت ہے۔ کیونکہ حق اور اس کے
فضل اور اسکے بندون سے ناواقف ہے۔ انھون نے سُنا اور مان لیا۔ نیک بندہ پہلے
اپنا حصہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہے پھر اپنے اہل و عیال کا۔ اسکے بعد جب اسے تعجب ہوتا ہے
تو اسکے باطن مین ندا آتی ہے کہ وہ ہمارا ایک بندہ ہے جسپر ہم نے احسان کیا ہے۔ اور وہ
ہمارے نزدیک نیک لوگون مین ہے۔ یہ مرتبہ سابقہ ازلی سے ملتا اور مشائخ کی پیروی سے صاف
طور پر حاصل ہوتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے سماع و وجد کی حالت مین تھے کہ ایک کاغذ جسپر
فقہ کا ایک مسئلہ درج تھا آپکے سامنے آیا۔ فرمایا کہ مین اسکے جواب دینے کے لیے اذن
طلب کرون گا اور کچھ سوچونگا۔ پھر ارشاد کیا کہ نکاح واجب ہے یا نہین۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے
بعض نے سنت کہا ہے اور بعض کا قول ہے کہ نفس غالب ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک
عبادت مین مشغول رہنا اولے ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے نکاح کو افضل فرمایا ہے۔ تو اگر مرید
ہے تو شغل عبادت افضل ہے اور اگر مُراد ہے تو اپنے لیے خود تدبیر نکر۔ وہ چاہے تیرا نکاح
کرادے چاہے کسی اور کام مین لگادے۔ اگر تیری قسمت مین نکاح ہے تو قسمت تیرا دامن
پکڑ لے گی اور خدا سے فریاد کرے گی۔ کہ اس شخص سے میرا حق دلوایئے۔ کیونکہ یہ مجھسے بھاگتا
ہے۔ اور آپنے مجھے اس کا حصہ کر دیا ہے۔ اب مین کیا کرون یہ مجھسے روگردان ہو گیا ہے
قسمت تجھے خدا کی طرف متوجہ کر دے گی۔ البتہ مرید کو باطنی اعتبار سے نکاح کرنا حرام
ہے۔ مگر اس شرط سے حلال ہو سکتا ہے کہ اُسکے پاس ایک گز نا دیادہ ہو۔ یا چار انگل
زمین ہو۔ مرید تو سیاح ہوتا ہے کہ جس کو نہ قرار میسر ہے نہ کپڑے۔ اور نہ اثاث البیت
وہ تو کپڑون کے اعتبار سے بالکل ننگا ہوتا ہے۔ پھر جب مطلب کو پہونچتا ہے اور اسکی

سیاحت منقطع ہوتی ہے تو اس کا بادشاہ اگر نکاح کرانا چاہتا ہے کرا دیتا ہے۔ وہی اُسے
موجود کرتا ہے وہی مقصود۔ جو احمق کے ساتھ رہے وہ احمق کا احمق ہے۔ جو خدا کو نہ پہچانے وہ آخرت
کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہے اسے لڑکے تیرا حصہ تغیر نہیں کیا سکتا۔ اقتدار
طبیعت و ہوا کے باعث شیطان کے ہاتھ سے نہ کھا۔ تھوڑی دیر صبر کر تاکہ تو منزل جنت یا
قرب الٰہی میں پہنچ جائے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے لڑکپن سے آج تک اپنے لیے ایک
وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ اب دو رکعتیں پڑھکر پھیر جاتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا اس شخص سے
کوئی تغیر اور سستی نہیں ہے بلکہ یہ سابقہ رحمت کی نظر ہے۔ تجھ پر کسی صدیق کی نگاہ
پڑی ہے جسنے خدا تک پہنچا دیا اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے پھر اُسکے ساتھیوں سے
کہا کہ اسے اپنے ساتھ رکھو۔ تمہارے زمانہ کے بعض ایام میں اللہ تعالے کی بخشش عام ہوتی
ہے اُسکی بخشش کے درپے رہا کرو۔ تیرا قلب بوڑھا نہیں ہوا۔ بلکہ بادشاہ نے اُسے دروازہ
قرب پر بٹھا لیا ہے۔ وہ ظاہر میں ضعیف اور باطن میں قوی نہیں ہوتا بلکہ ہر حال میں یکساں
رہتا ہے۔ ہڈیوں کا ضعف قلب کے سبب نہیں ہوتا۔ اُسکی جلد کمزور ہوگئی ہے غیرت اور
احسان نے اُسکے باطن کو اُچک لیا ہے۔ تیرا قلب خدا کا دروازہ دیکھتا ہے۔ اس لیے قرب کی
ہیبت اُسے پچھاڑ دیتی ہے۔ قلب کی سپردگی میں ایک اور شغل ہے جو ہر چیز سے روکتا ہے۔
قلبی اعمال کا ایک ذرہ ظاہری اعمال سے ہزار مرتبہ بہتر ہے جب تک ادائے فرض
وسنت باقی رہے گا کوئی چیز ضرر نہ کرے گی۔ جنیدؒ سے کسی نے کہا کہ خراس کا ایک بیمار اونٹ
دور سے چلا آتا ہے۔ اور اُسنے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا نماز کے وقتوں میں اُسکی کیا حالت
ہوتی ہے۔ جواب ملا کہ اذان سنکر خاموش ہو جاتا ہے فرمایا وہ بیمار نہیں ہے۔ بعض لوگ لڑکپن
سے لیکر موت تک اعمال پر قادر رہتے ہیں اور بعض بڑھاپے تک۔ اگر یہ قرب و علم اور مشاہدہ
کے اعتبار سے ہے تو کچھ خوف نہیں۔ اور اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہے تو یہ شیطان ہے
کہ تجھے بہکاتا ہے اور نفس ہے کہ ایذا پہونچاتا ہے۔ حکم کی پابندی علم و ہنر پیدا کرتی ہے۔
کیا تجھکو اسکی خبر ہے۔ سب سے الگ ہو اور پھر اُس سے مل۔ اتصال حاصل کر اور پھر واصل ہو جا
حرص و امید و عزت کی دوکان پر بیٹھنے والا محروم ہے۔ اس سے سر کو موت اور قلب کو
سیاہی حاصل ہوتی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ دلوں پر زنگ آجاتا ہے۔ قرآن
پڑھنا اسکی جلا ہے۔ الٰہی ہمیں ہدایت دے اور ہمارے باعث اوروں کو سیدھا رستہ
دکھا۔ ہم پر اور ہمارے سبب اوروں پر رحم کر۔ ہمیں اور ہمارے سبب اوروں کو اپنی معرفت
دے جہاں کہیں رہوں مجھے مبارک کرمل۔ پھر جدا ہو۔ پھر واصل ہو جا۔ سمجھ پیدا کر پھر خلق کو

مخلوق کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔ مخلوق سے خالق کی طرف رجوع کر اُسکے قرب کی دہلیز پر جا پڑ۔ محبت اُسکا ہاتھ تجکو کھینچ لے گا۔ اور تو اُس گھر کا جلیس بنجائے گا۔ پھر جب تو وہان کے آرام و مکانات کو دیکھے گا تو ہر جانب فراخی حاصل ہوگی۔ تیرے بازو مضبوط ہونگے۔ اور تو اُس گھر کے کنگرون تک اُڑ جائے گا۔ یہ کنگرے تیرے لیے عالیشان محل بنجائین گے۔ پھر اگر تو گر گیا تو اُسی گھر کے صحن مین گرے گا۔ اور صاحبخانہ کے ہاتھون مین رہے گا۔ تیری دعا قبول ہوگی اگر مخلوق کو نفع دینا چاہتا ہے تو ایسا کیا کر۔ ورنہ محض بیہودہ باتین نہ بنا۔ اس سے مراد وہ کلام ہے جو بےعمل واعظ لوگون کو سنایا کرتے ہین۔ نماز غیر سے انقطاع کے بعد خدا سے ملجانے کا نام ہے۔ ایک جسم دو مکانون مین متجزی نہین ہوسکتا۔ خلق سے انفصال اور خدا کا اتصال اہل اللہ کی نماز ہے۔ اور نیک بندونکی نماز یہ ہے کہ جنت کو قلب کے داہنی طرف رکھتے ہین دوزخ کو بائین طرف۔ پلصراط کو آگے۔ اور اللہ تعالے کو ان تمام امور پر خبیر جانتے ہین۔ صدیقین کی نماز خلق سے انفصال اور خالق کا اتصال ہے۔ نفس جب کھانا مانگتا ہے تو صدق طلب کی علامت یہ ہو کہ باطن سینے پر مدکے بچوان کے چیخنے کی سی آواز آنے لگی۔ اُسکو آسے بقدر سد رمق دینا چاہیئے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ خدا نے نفس کو اُس کا گناہ اور تقوی الہام کیا ہے۔ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ بادشاہ حقیقی کے پاس قلب کے رسائی کے بعد ان دونون آیتون پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسوقت نفس اور الہام کا مرتبہ ملے گا۔ اس سے پہلے واردات مین تفریق کیجائے گی۔ کیونکہ الہام شیطان۔ الہام طبیعت۔ الہام نفس اور الہام فرشتہ جدا جدا ہے۔ جب تو فی سبیل اللہ کسی کا مصاحب بننا چاہے تو کامون کے موقوف ہونے اور لوگونکے سو جانے کے وقت کامل وضو کر۔ پھر نماز پڑھ۔ نماز کا دروازہ وضو ہے اور خدا کا دروازہ نماز سے کھول۔ پھر بعد فراغ یہ دعا کر کہ الہی مین کس کی صحبت مین رہون۔ واقعی رہبر۔ تیرے دین کی خبر دینے والا بستے لوگ۔ تیرا خلیفہ اور نائب کون ہے۔ اللہ تعالے کریم ہے۔ تجھے محروم نرکھیگا۔ تیرے قلب مین الہام کر دیگا۔ یا طرف باطن کیطرف وحی بھیجکر بیان فرما دیگا دروازے کشادہ اور رستے واضح ہوجائین گے۔ جو طلب مین کوشش کرتا ہے اُسے مطلوب ملجاتا ہے خدا خود فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرینگے ہم اُن کو اپنے رستے دکھا دینگے۔ علت تجھمین ہے اُسکے کلام مین نہین۔ پھر جب تیرے قلب کے نزدیک جتنین متحد ہو جائین اور تعین واحد غالب آجائے تو اپنے آپ کو چھوڑ اور اُس کا قصد کر۔ اُسکی صحبت درندون اور سانپون کی مانند ہے۔ اُسکے فقر۔ نقصان۔ نسب۔ اختلال حال۔ بیسامانی اور قصور عبادت کو نہ دیکھ کیونکہ مقصد اُسکے باطن مین موجود ہین۔ ظاہر اور جسم اور چہرے پر نہین ہین

اُس سے کلام کی ابتدا نکر۔ اور اسکی حالت کو نہ بدل۔ خدا کی طرف سے اُسکے قائم مقام کا منتظر رہ۔ وہ [illegible]
کاتب ہے۔ اور مضمون غیر کا ہے۔ وہ سفیر اور دعوت کرنے والا ہے۔ طبق کسی اور کا ہے۔ وہ بیان
کرنے والا ہے۔ مگر بیان غیر کا ہے۔ خدا جو کچھ اُسکی زبان سے نکلوائے اُسے قبول کرلے۔ اُسکے
اشاروں کو دیکھتا رہ۔ اُسکی حد کبھی نہ توڑ۔ اُسکے آگے سرنگون اور خائف رہا کر۔ اُسکے حال
وقال اور افعال میں اُسے تہمت نہ لگا۔ اُسے ہر عاقل پر فضیلت دے۔ وہ تجکو اپنے پاس سے خدا کے
پاس پہنچا دیگا۔ اُس کا بچا ہوا کھانا نہ کھا۔ اسکی بات کا جواب ندے۔ ہماری اور جانوروں کی
طبیعت ایک ہے لیکن عقل وشرع۔ علم وقرب۔ اور معرفت وطاعت دونوں کو جدا کر رہی ہے۔ ورنہ
فی الواقع اصل دونوں کی ایک ہے۔ علم پر عمل کرنے والے میت کے پاس سے گذر کر اُسے زندہ کرتے
ہیں اور گنہگار کے پاس جاکر اُسے ذاکر بنا دیتے ہیں عارف کے گھر میں غیر کیلیے طبق آیا کرتے ہیں۔ وہ خراج تحصیل کرنیکی
کوشش کیا کرتا ہے اور جب حاصل ہوتا ہے خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور وہ اپنی مزدوری مخلوق سے
نہیں بلکہ خدا ہی سے لیتا ہے۔ اللہ تعالی جب تیری بہتری چاہتا ہے تو تجھے آگاہ اور عیوب
نفس سے خبردار کر دیتا ہے۔ تمہارے عالم جاہل اور جاہل مفتری۔ اور زاہد حریص ہیں۔ دین کے
بدلے دنیا نہ کما۔ اس سے تو آخرت حاصل ہوتی ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے آیت
اُدعُوا ربّکم تضرّعًا الی آخرہا کو ظاہر پر محمول فرما کر یہ کہا ہے کہ غیر اللہ سے سوال کرنے والا حد سے
متجاوز ہونے والا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میرے قلب
کی روشنی ہو۔ جو اللہ کے لیے میرا کلام سنکر اس سے نفع اٹھائے وہ بیشک دل کی روشنی ہے
ورنہ اسکی حاضری باعث کدورت ہوگی۔ ابراہیم جب آگ سے نکلے۔ اور آپکے غلام اور مویشی
وغیرہ بکثرت ہوگئے تو ملک شام میں بہت سے دروازوں کا ایک گھر بنایا اُسکی قیمت دینے
اور قوم کے گھر بنا دینے کے بعد وہیں رہ پڑے۔ اور مخلوق کی تربیت کو پسند فرمایا۔ نیکی
محبت کا نام ہے۔ اور محبت وصلت کا **سوال** حال کی اقتدا کرنی چاہیے یا مقال کی
شیخ نے جواب دیا عوام کے مقال کی اقتدا چاہیے اور خواص کے حال کی۔ اے سائل تو
کن لوگوں کے لائق ہے۔ مجھے اپنی نبض دکھا۔ تاکہ تجکو تیری حالت کے مطابق جگہ دوں
اور مرض کی شدت بتا کر اس کا علاج کروں پیغمبر علیہ السلام بیماروں کی عیادت کیا کرتے
تھے۔ ہم اس سے منع کیے گئے ہیں مگر تندرستوں کی عیادت اپنی ہمت سے کرتے ہیں ہمارے
پاؤں تمہارے گھروں کی طرف چلنے۔ اور ہمارے ہاتھ تمہارا مال لینے سے روکے گئے ہیں
ہم تو حال اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہیں۔ شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔ بہت
ممکن ہو کہ ایک مرنے والا دس بیٹے چھوڑے اور وہ سب کے سب یکسان نیکبخت ہوں۔ باپ کے

بعد بیٹے برابر ترکہ بانٹ لیا۔ اُن میں سے باپ کا گوشہ دل ایک کی جانب زیادہ تھا۔ اور وہ سارا مال
اُسی کو دینا چاہتا۔ تقسیم ترکہ کے بعد تقدیر الٰہی سے ایک ایک کرکے سب مر گئے۔ اور سارا اسی ایک کے
پاس آگیا۔ کیا اسمیں کوئی عیب ہے؟ و السلام۔ الٰہی مخلوق اور نفس و ہوئے کو ہم سے روک دے۔
تو اس موقع پر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم جس دریا میں تیرتے ہو اُسی سے ڈرتے ہو۔ اُس کا جواب
یہ ہے کہ خدا سے جاننے والے ہی ڈرا کرتے ہیں۔ اُن کا علم باعث خوف ہے۔ جب تو نے کسی
چیز کی مضرت کو جان لیا تو اُس سے ڈر اور پرہیز کر۔ موت ضروری امر ہے۔ اُسکے لیے عمل کرتا
رہ۔ اے شخص نہ تیرے گھر کے لیے چھت ہے نہ بچوں کے لیے آٹا۔ اہل و عیال کے پاس
نیچے اوپر کے کپڑے۔ جاڑا آگیا ہے۔ سامان کرلے۔ بادشاہ آرہا ہے استقبال کر۔ شبیر قریب ہے
اس سے بچ۔ اس شبیر کا دوسرا نام موت ہے۔ نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کے یہ معنی
ہیں کہ ہم تیرے مطیع ہیں اور تجھے معبود یگانہ جانتے ہیں۔ تو خدا کو کب پائے گا۔ خالص
عمل کس دن کرے گا۔ مخلوق و ریا و نفاق و عجب اور دوستوں کے متعلق زہد کب اختیار
کرے گا۔ خدا کے آگے کس دن جھکے گا۔ جھکنا دل اور خلوت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ شہوت
نفس رویت حق کے ساتھ مزاحم ہوتی ہے تو بندہ اُسکی رویت سے شرما کر شہوت کو ترک
کر دیتا ہے۔ تو شدت شہوت کے وقت اپنی خلوت میں یعقوبؑ کو دانتوں میں انگلی دبائے
کب دیکھے گا۔ تجھے اپنی عصمت کب نظر آئے گی۔ یہ عصمت خدا کی غیرت ہے۔ یوسفؑ زلیخا
کے ساتھ خلوت میں گئے۔ غیرت آگئی۔ اُلٹے بھاگے۔ خدا خود فرماتا ہے۔ یہ اس لیے تھا
کہ یوسفؑ سے بُرائیوں اور بےحیائیوں کو دفع کر دیں۔ وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے۔
تیری حالت یوسفؑ کی طرح کس دن بدلے گی۔ یوسفؑ جب خدا کے گھر میں عصمت کے پابند
رہے تو خدا نے قید خانہ میں اُنسے موافقت کی اور خلوت میں عصمت عطا فرمائی۔ لوگو اسیطرح
خدا کے بندے بنجاؤ۔ یوسفؑ صدیق کی حالت خدا سے طلب کرو۔ قطع اسباب اور ترک کل کا
نام توکل ہے۔ دل بدلکر فرشتہ بنجاتا ہے۔ پھر فرشتے جس چیز کو سُنتے پہچانتے ہیں دل بھی
سُنتا اور پہچان لیتا ہے۔ بعدہ ترقی پاکر فرشتے پر حاکم ہو جاتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
حضرت موسےٰؑ کے قصہ میں فرمایا۔ واقعی سیر باطن کی سیر ہے۔ موسےٰؑ نے طور کی جانب آگ
دیکھکر اپنی اہلیہ کو چھوڑا۔ ایسی کیا چیز دیکھ لی تھی؟ ظاہری آنکھ سے آگ۔ اور باطنی سے نور
ظاہری آنکھ سے مخلوق کو ملاحظہ کیا تھا اور باطنی سے خالق کو۔ اپنی اہلیہ سے فرمایا تم یہیں
ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے۔ اس آگ نے اُن کے دل کو کھینچ لیا اور بیوی بچہ سے بے پروا
کر دیا۔ اس لیے فرمایا کہ تم ٹھیرو۔ میرے سامنے اور پیچھے ہاتھ اور تقدیر کے ایسے زبردست

آنکھیں آتے ہین جو اہل اسکو اہل وعیال سے جدا کردیا کرتے ہین۔ اے علم تغییر اور اے علم بسم اللہ
آگے بڑھ۔ اے نفس ثابت قدم رہ۔ اے قلب باطن قدم رکھ۔ اس شخص کی بدنصیبی جو اسپر ایمان لا کر آگے قدم
نہ رکھے۔ وہ محجوب اور مغضوب ہے۔ موسیٰ نے اہلبیت سے کہا۔ ٹھیر جاؤ تاکہ مین تمہارے پاس خبر
لاؤن یعنی راہِ حق کی خبر دون۔ اس لیے کہ اس سے پہلے آپ کو رستہ معلوم نہ تھا۔ انھون نے
شیخ کے پاس نقیب النقباء ابن الاشنی تشریف لائے۔ جو پہلے کبھی نہ آئے تھے۔ آپ نے انکی
طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کاش تو پیدا نہ ہوتا۔ اور اگر پیدا ہوا تھا تو اس حکمت کو معلوم کرتا
جسکے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اے سونے والے بیدار ہو۔ تیرا رستہ آگے سے گھیر لیا ہے۔
قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ تیرا آل کیا ہے۔ معلم کون ہے اور داعی دین کون؟ تیرا نسب
صحیح نہین ہے۔ کیونکہ خدا و رسول کے نزدیک حضرت اہل تقویٰ صحیح النسب ہین۔ پیغمبر علیہ السلام
سے پوچھا گیا آپکی آل کون ہے۔ فرمایا ہر متقی محمدؐ کی آل ہے۔ خاموش تجھمین عقل نہین ہے
تو جلد مجھ پر اپنی ڈالکر پیاسا مر رہا ہو۔ دو قدم رکھنے سے خدا سے جا ملے گا۔ پہلا قدم مخلوق
پر رکھ۔ دوسرا نفس پر۔ مگر اسے مرید تو بہت سے قدم رکھکر دنیا و آخرت سے واصل ہوا ہے
نجات کا ارادہ ہے تو میری سخت کلامی پر صبر کر۔ مجھپر جب جنون سوار ہوتا ہے تو مین تجھکو
نہین دیکھا کرتا جب میرے باطن و اخلاص کی طبیعت پر جوش ہوتی ہے تو مین تیرا چہرہ نہین
دیکھتا۔ ہان نیکی۔ ازالۂ خبث باطنی اور تیرے گھر کی آگ بجھا کر اہل وعیال کی حفاظت کا ارادہ
کیا کرتا ہون۔ آنکھین کھول۔ اور اپنے آگے نظر ڈال۔ عذاب اور مواخذہ کا لشکر تیری طرف
بڑھا آرہا ہے۔ اے بے وقوف افسوس۔ تو چند روز مین مرجائے گا۔ اہل وعیال اور اسباب
ومال سب زائل و متفرق ہوگا۔ تیرا اپنے گھر اور جورو بچوں کو چھوڑ کر قبر اور مٹی۔ اور عذاب
یا رحمت کے فرشتون سے رفاقت کرنی پڑے گی۔ اے کوچ کرنے۔ انتقال کر جانے اور
زائل ہونے والے۔ اے عاریت وہ پاک ذات ہے جس نے تمامون کو جبکہ تم پر احسان کیا
نگران کو پہچانتے نہین۔ اے نصیب۔ کیا تو ہر برس۔ یا ہر مہینے۔ یا ہر ہفتے خالی ہاتھون
میرے پاس نہین آتا۔ اچھا ہم سے بلا قیمت ایک چیز لے لے کہ اس ایک کی لاکھ چیزین
ملجائین گی۔ مین تیرا بوجھ اٹھانا چاہتا ہون اور تو اس سے ڈرتا ہے کہ کہین مین اپنا
بوجھ تجھپر نہ ڈالدون۔ اس سے مت ڈر۔ مجھے اللہ تعالے کفایت کریگا۔ تجھے ایک کلمہ سننے کیلئے
ہزار برس کا سفر اختیار کرنا چاہیے حالانکہ مجھ مین تجھ مین صرف چند قدم کا فاصلہ ہے۔
تو نہایت سست جاہل اور نادان ہے۔ تیرے گمان مین یہ ہے کہ تو کچھ دے رہا ہو
دنیا نے تجھ جیسے ہزارون کو فریب کیا اور کھا گئی۔ [illegible]

کر لیگی - اگر دنیا میں تیرے دل کی تو ہمت سے پہلے اُس کا طالب نہیں سکتا - تمام کام خدا ہی کی طرف راجع ہیں - اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں اُسی کی جانب سے ہے۔ آخر جب آپ جب چوکی سے نیچے اُترے تو ایک شاگرد نے عرض کیا۔ کہ آپنے وعظ میں مبالغہ اور سختی میں سختی فرمائی - آپ نے فرمایا۔ اگر میرا کلام اثر کر گیا ہے تو ابن تقی پھر آجائے گا - چنانچہ اس کے بعد وہ ہر مجلس میں آتا تھا - اور اکثر غیر اوقات میں حاضر ہو کر آپکے سامنے نہایت تواضع و ادب سے بیٹھتا تھا - اس کے بعد شیخ نے فرمایا الٰہی میں صبر و معافی کا خواہاں ہوں - الٰہی سب سے بے نیازی کا طالب ہوں - اگر تو مخلوق کے پاس اپنے کچھ لینے کے لیے جائیگا تو خدا ناراض ہوگا - جو شخص کچھ مال حاصل کرنے کے لیے کسی دولتمند کے آگے جھک جاتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے - تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہے اسی حالت میں خدا سے ملے گا - میں نے مقام رحبہ میں ایک سائل شخص کو دیکھا کہ جسنے ایک ریشمی جبہ پچیس دینار کو بیچا تھا - میں اُسکے پیچھے ہولیا - وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جا کھڑا ہوا جو کھانا کھا رہا تھا اور اُس سے ایک نوالہ لیکر کھلا - میں نے کہا کہ تو نے تو ابھی جبہ فروخت کیا ہے - اُس نے جواب دیا کہ میں تمہارے سبب سے اپنا پیشہ نہیں چھوڑ سکتا - جوانمردی ولایت تک پہنچا تطلب زمانہ بنا تا ہے - اور تمام مخلوق کا بوجھ اُٹھا لیتا ہے - مگر اُس اکیلے کو تمام مخلوق کی برابر ایمان عطا کیا جاتا ہے تاکہ اور دل کا بوجھ اُٹھانے پر قادر ہو - تو میرے کرتے اور چادر کو مت دیکھ یہ موت کے بعد کا لباس ہے - یہ کفن ہے اور میت کا کفن اچھا ہوا کرتا ہے - یہ لباس کملی پہنے موٹا کھانے پینے اور بھوکا رہنے کے بعد نصیب ہوا ہے - تمہارے سوا میرا شغل ایک اور سے رہتا ہے - اے اہل بغداد - اے زمین آسمان والو - عاقل بنو - خدا اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہیں جانتے - یہ مرتبہ بناوٹ اور آرایش سے نہیں ملتا - بلکہ باطن ظاہر کی اور ظاہر باطن کی تصدیق کر رہا ہے جب تک تیرا پروردگار - اور جہت - اور محبوب ایک نہ ہو جائے کام نکر - قرب تیرے دل میں کب خیمہ لگائے گا - قلب و باطن مجذوب اور مقرب کس دن ہوگا - تو مخلوق سے الگ ہو کر خدا سے کس دن ملاقات کرے گا - پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو خدا کی طرف منقطع ہو گیا خدا اُسے تمام کاموں میں کفایت کرتا ہے - اور جو دنیا کی طرف متوجہ رہا خدا اُسے دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے - اسمیں خرق عادت کا مادہ پیدا ہو خدا کا قرب اُس وقت حاصل ہوتا ہے کہ بندہ اپنے قلب کی توجہ سے بالکل اُسی کا ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص غیر کے ارادہ سے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ میرے لیے نہیں بلکہ میرے شریک کے لیے ہے - میں شریکوں سے بے نیاز ہوں - اخلاص مومن کی بنیاد اور اعمال اسکی دیواریں ہیں - دیواریں بدلجاتی ہیں - زمین نہیں بدلا کرتی - اس کا دل

بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں خدا کی طرف منقطع ہو چکا ہوں مگر میرے کام تمام
نہیں بنے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے تھے معاذ اللہ
رسالت میں خلل نہیں بلکہ تیری ہی ذات میں کچھ خلل ہے۔ تم کو خدا کی ذرا خبر نہیں۔ کیونکہ تم دنیا اور
اس کی زینت کے عاشق ہو۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہوتا تو ایک ذرہ کی طلب کے لیے حیلہ
نہ کرتا۔ اپنے نفس کو تقدیر کے میدان میں ڈال دے۔ بڑھتے بڑھتے تیرا درجہ باب قرب تک
پہنچ جائے گا۔ اور ایک ایسا خوبصورت چہرہ نظر آئے گا جو دنیا و آخرت کی زینت سے جدا
بنا ہوا ہوگا۔ تم دونوں میں محبت کامل ہو کر حجاب اور وسائط مرتفع ہو جائیں گے۔ تقدیر کے
میدان سے تو نفس کی فریاد سنے گا یعنی وہ یہ کہے گا کہ اپنی امانت سونپ دے۔ اور مجھ سے
پوری خدمت لے۔ میں یہاں مقید ہوں۔ اور اس کا کہا ماننے کی بابت قرب تیرے
پاس سفارش لائے گا۔ اس وقت علم کا ہاتھ نفس کی طرف دراز ہوگا اور حکم کا ہاتھ اس کے
موافقت کرے گا۔ لیکن مخالفت طبیعت و ہوا و ارادہ سے پہلے ابتدائے امر میں اسباب پر
غور کرنا۔ اور اپنے آپ کو مقربین میں سمجھنا یہ دائمی حسرت اور درد ہوگا دینے والی محرومی کا
باعث ہے اگر تو یہ جانتا کہ دنیا تجھے چھوڑ دے گی تو ہرگز اسے نہ مانگتا۔ جب تیرا باطن درست
ہو جائے گا تو ساری دنیا درست ہو جائے گی۔ اس کا شربت زہر ہے۔ یہ پہلے حلوا
دیتی ہے پھر زہر۔ یہاں تک کہ جب وہ تیرے دل تک پہنچی۔ اور تجھے اپنے قابو میں کر لیتی
ہے تو زہر بنکر قتل کر دیتی ہے۔ متقدمین گوشہ نشینی سے پہلے واردات قلبی میں تمیز
حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اے وسوسۂ نفس و شیطان اور واردات قلبی میں تمیز نہ کرنے
والے۔ تو معاصی و زلات و کفر کے متعلق کے شیطان کے وسوسہ کو فرشتے کے اس
الہام سے جو طاعات اور اعمال صالحہ سے تعلق رکھتا ہے کیونکر تمیز کر سکے گا۔ منصور حلاج
سے کسی نے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجیے۔ جواب دیا کہ جیت سکے قابل نفس ہو۔ اگر تو اس پر
سوار ہو گیا تو تیرا بیڑا پار ہوا ہے ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو جائے گا۔ اگر تو نے بادشاہ کے ساتھ
شراب پی ہے تو نشہ اترنے اور ہوش آنے کے وقت تک جنگل میں نکل جا۔ تاکہ تیری کوئی بات
زبان سے کوئی شاہی راز ظاہر نہ ہو جائے۔ اور تو ہلاک نہ کر دیا جائے۔ اسی لیے بادشاہ سے
کوچ ان کے تغیر سے بہتر ہے۔ اگر تو خدا سے ملنا چاہتا ہے تو دنیا اس کے لیے سواری ہے
احکام شرع کے بعد خلوت نشینی خدا کا دروازہ ہے۔ جس شے کا سبب معلوم ہوگا ارادہ عجیب
بات ہے۔ علم کا دروازہ حکم کے رستے میں ہے۔ حکم اوامر اور نواہی ہیں۔ حکم جو کچھ بتائے گا
ہم اسے سنیں گے۔ قبول کریں گے۔ اور مطیع ہوں گے۔ اس وقت ہم پر یقین آئیں گی

لہذا ضروری ہے کہ آدمی عالم ہو بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ باوجود طاعت اگر ہم مبتلائے مصیبت
ہیں تو کیا پرواہ ہے۔ اُس سے کہدو کہ تو کسی قدر علم کا محتاج ہے اہل حکم ذخیرہ کرتے ہیں اور اہل علم
خرچ کرتے رہتے ہیں۔ حکم زہاد کے ساتھ ہے اور علم سے یقین و محبوبیت اور اُنس رکھنے والوں کے
ساتھ۔ زہد حکم کے ہمراہ ہے اور محبت علم کے ہمرکاب۔ یہ اُس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر۔
تکلف سے زہد کرنے والا گویا مبتلائے بخار ہے۔ اور واقعی زاہد مبتلائے سل۔ اور عارف گویا مرنے کے
بعد زندہ ہو گیا ہے تکلف سے زاہد بننے والا خواہش کو چھوڑتا اور روزے رکھتا ہے اس لیے
اُسمیں حرارت بڑھجاتی ہے۔ اور زاہد دائمی طور پر خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے اس لیے اُس کا
مرض دائمی ہوتا ہے یعنی سل ہو جاتی ہے اور اُسکے حساب دنیا مرجاتی ہے۔ وہ اُسی حال میں
لطف الٰہی کے بچھونے پر بیٹھا رہتا ہے۔ پھر اُسکے زہد کے دروازہ پر اُس کا حصہ آتا ہے
کھانا افراط کے باعث رکھا رکھا سڑ جاتا ہے۔ اور کپڑے کھونٹی پر پڑے پڑے گلجاتے ہیں کھانا
اور گناہگاروں نے دنیا کو اچھی طرح طلب نہیں کیا کہ حرام کھانے لگے اللہ تعالے اُس بندہ کو
دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ عارف کا گوشت معدوم ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں کمزور اور کھال بودی ہو جاتی ہے
غدود تک گھلجاتے ہیں۔ خواہش معزول اور طبیعت مغلوب ہوتی ہے۔ مگر قلب میں روح
رہتی اور توحید و معرفت باقی رہتی ہے۔ یہاں دل کے سوا اور کوئی فرشتہ نہیں ہوتا
خدا اُس کا متولی ہے اُسے موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اُسکی خواہشیں اور لذتیں معنوی
طور پر مرجاتی ہیں اُن کو علمی اور صدیقی موت آتی ہے معنوی نظارہ دکھا کر خدا اسے زندہ کر دیتا ہے جسکو وہ اپنے دروازہ پر میت
بنا کر ڈالدیتا ہے حکم و اسرار اور شکر و عطا اُسکی پرورش کیا کرتے ہیں۔ پھر خدا اپنا ملک دکھانے اور اسرار
پر اطلاع دینے کے بعد اُسکے جسم و روح اور ظاہر و باطن کو اپنا حصہ لینے کے لیے ایک جگہ جمع
کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے مشرق و مغرب اُسکے سامنے کر دیئے جائیں تو قدرت اور
ارادہ الٰہی کے باعث اُنمیں سے ایک ذرہ نہیں لیتا۔ وہ اپنے انبیاء و اولیاء اور خواص کی
خواہشوں میں حائل ہو کر انھیں اُن سے جدا کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے باطن صاف رہیں۔
پھر جب اُن کو اُن کا حصہ دینا چاہتا ہے تو دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ عیسے علیہ السلام نے
نہ کبھی نکاح کیا۔ نہ لونڈی خریدی۔ آخر زمانہ میں خدا اُن کو زمین پر اُتارے گا۔ اور وہ
قریش میں ایک لڑکی سے نکاح کریں گے جس سے لڑکا پیدا ہوگا۔ عارف علم و زہد کی
مضبوطی اور شک کے موقع پر زہد اختیار کرنے کے بعد اپنے حصوں اور خواہشوں کو لیا کرتا
ہے۔ ٹھنڈا پانی اور گرم روٹی زاہدوں کے نزدیک شراب پینے اور خنزیر کھانے کی برابر ہے
بہت سے زاہد و عارف اپنے زہد و نظر معرفت کے باعث حق سے محجوب رہتے ہیں۔ مگر

ایسے بہت کم ہیں۔ اکثر وہ غیبت سے سالم رہتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اہل دنیا کا قرب
تجھ کو خدا سے دور کر دیگا۔ راہ صواب یہ ہے کہ تو آخرت و طاعت کی طرف متوجہ ہو۔ نجات
پائیگا۔ تیرا حصہ زبردستی تجھکو ملے گا اور یہ حکم کرے گا کہ اپنی طبیعت سے جدا ہو کر شرعی
رخصت پر عمل کر پھر رفتہ رفتہ شرعی رخصتوں کو چھوڑنے کا حکم دیگا۔ اور تیرے تمام زوال
عزیمت ہو جائیں گے۔ اور جب تو اسپر صبر کریگا تو دلمیں خدا کی محبت اور اسکے بعد ولایت حاصل ہوگی
اگر تو عاقل ہے تو اپنے نفس کو دوزخی سمجھ۔ اس خیال سے تیرے عمل نیک ہو جائیں گے۔
پھر اگر تو جنتی نکلا تو نیک اعمال اس کا شکریہ ہو جائیں گے۔ جب تو گھر سے نکلے تو یہ سمجھ کر کہ دار فنا
پر جا رہا ہوں۔ واپس نہ آؤں گا۔ یہ جان رکھ کہ تو کسب کے ساتھ آزمایا گیا ہے اور اسپر یقین کر
اللہ تعالی بلا کسب و کوشش رزق دیتے رہتا ہے۔ مومن کبھی پہاڑ کی مانند ہے۔ کبھی گھانس
کی مانند یاد کے وقت پہاڑ ہے اور ہیبت الٰہی کے وقت گھانس کا تنکا۔ جسے ہوا کبھی ادھر
ادھر جھکاتی رہتی ہیں۔ اسکے قوم رسالت و نبوت تو جاتی رہی مگر ولایت نہیں گئی اپنے
وجود کے ساتھ بادشاہ کی مصاحبت نہیں ہوا کرتی۔ اس کے سامنے اندھا اور بہرا بنجا۔ اور
بلا حس و حرکت مردے کی طرح رہا کر۔ ان مجوبوں پر افسوس جو اپنی مجوبی سے ناواقف ہیں۔ تو
نہ تو خود بھلائی کرتا ہے۔ اور نہ اہل خیر کا مددگار بنتا ہے۔ بلکہ سراپا شر ہو کر دنیا بلا آخرت
اور نیا سرمایان کو پسند کر رہا ہے۔ تجکو تیری ولایت و دولتمندی اور دوست نفع نہیں دیں گے جیتے
مر کر ذلیل ہوگا۔ جو عزت کا طالب ہو اس سے کہدو کہ عزت خدا و رسول اور اولیاء و صدیقین
کے لیے ہے۔ دنیا دریا۔ شریعت کشتی اور لطف خداوندی ملاح ہے۔ جو شخص متابعت شرع
سے جدا ہو جاتا ہے وہ غرق ہوتا ہے اور جو شریعت کی کشتی میں سوار ہو کر دین میں آجاتا ہے
ملاح اس کو اپنا نائب بنا کر کشتی وغیرہ سب اسکے سپرد کر دیتا ہے اور اس سے تعلق کر لیتا ہے۔
اسیطرح جو دنیا کو چھوڑ کر علم میں مشغول ہوتا اور ایذا پر صبر کرتا ہے شریعت کا محبوب بنجاتا ہے
اور اسیحالت میں اسے لطف الٰہی و معرفت اور خاص خلعت عطا ہوتے ہیں۔ ولایت پیدا ہوجاتی
ہے۔ اگر غیر نہ ملے تو تیرے لیے ملاقات الٰہی میں بہت کچھ وسعت ہے۔ کوئی چیز جاتی رہے
تو غم نہ کر۔ بادشاہ اپنے مال میں تصرف کیا کرتا ہے۔ بندہ اور اس کا مال سب خدا کا ہے
وہ جو چیز تجھ سے لےگا۔ کل دیدے گا۔ مومن سے آگ یہ کہتی ہے کہ اے مومن اسکے بڑھ تیرے
نور نے میری لپٹ کو بجھا دیا ہے۔ اسیطرح دنیا میں جب ایمان قوی ہوتا اور باطن قرب الٰہی
تک پہنچتا ہے تو آفتوں کی آگ آتی اور دلکی رستگی میں بجھ کر بجھ جاتی ہے اور بجھا دیتی ہے
آگ مرید کی راہ میں ٹھیر جاتی ہے کیونکہ مرید کے پاس تقیہ دنیا در ملاقات خلق کا سامان

نشین بن - جاہل عابد کا بگاڑ اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے - علم کے ساتھ خدا کی شریعت کا چراغ ہاتھ
مین لے علم حاصل ہوگا - اسباب کو منقطع کر - بھائیوں اور ہمسایوں کو چھوڑ - ازلی حصوں مین زبھیک
نہین ہوا کرتا - تیری جورو تیری سواری ہے - اپنی سواری کو اُس کا حصہ دے - زاہدین - اور
تکالیف اُٹھا - زہد بردستی اعراض کرنے کا نام ہے - حرص چھوڑ حسن ادب سیکھ - ماسوے اللہ سے
قطع تعلق کر - اغیار و اسباب سے جدا ہو - اس سے ڈر کہ کہین چراغ گل ہوکر ہمیشہ کے لیے اندھیرا
نہو جائے - جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالی اُسے نامعلوم چیزین بتا دیتا ہے - جو خالص اللہ
کے لیے چالیس روز تک صبح کو عبادت کرتا ہے اُسکے دل سے حکمت کے دریا اُبلتے اور زبان پر
آجاتے ہیں - پھر وہ موسے کیطرح حق کی روشنی دیکھتا ہے - موسیٰ نے آگ دیکھکر اپنی اہلیہ
سے کہا تھا کہ تم یہان ٹھیرو - مین نے آگ دیکھی ہے - اللہ تعالے نے اُن کو آگ کے رستہ
سے پکارا - اور اُس کا دیکھنا خدا کی طرف رہبر ہوگیا - عارف شجر قلب سے آگ دیکھکر اپنے نفس و
ہوا اور اسباب و وجود سے یہ کہا کرتا ہے کہ تم ٹھیر جاؤ مین نے آگ معلوم کرلی ہے - سر قلب
کو آواز دیتا ہے کہ مین تیرا خدا ہون - صرف میری عبادت کر - غیر کے آگے نہ جھک - مجھے
پہچان - مجھسے مل - غیر سے جدا ہو - میرا طالب بن - غیر سے مُنہ موڑ - میرے علم و قرب اور
سلطنت کی طرف آ - جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو پوری ملاقات ہوجاتی ہے - اور خدا اپنے بندہ
کو عجیب و غریب اسرار معلوم کرا دیتا ہے - حجاب و کدورت زائل ہوکر نفس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے
الطاف الٰہی مبذول حال ہوتے ہین - اور یہ حکم ملتا ہے کہ فرعون کیطرف جا یعنی شیطان
و نفس و ہوی کو ہمارا رستہ دکھا - اور یہ کہہ کہ میری پیروی کرو - مین تم کو سیدہی راہ بتاؤن گا
مل - پھر منقطع ہو - پھر مل اور واصل ہوجا - اے مسکین تیرے قوے عنقریب زائل ہون گے
تیرے دوست تجکو چھوڑ دین گے - اور تیرے فقر دنیوی کے ساتھ عذاب اُخروی جمع ہوجائے گا
قبر اس قدر بھیچے گی کہ تیری پسلیاں ادہر سے اُدہر نکلجائین گی - اور تو منکر نکیر کو جواب ندے گا -
قبر مین تجہپر عذاب ہوگا - اور دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولدیا جائے گا - اُسکی گرم ہوائین
اور عذاب آتے رہین گے - لوگو دنیا مین ادب کو نگاہ رکھو کہ تمہارا دین اور ظاہر و باطن سلامت
رہے اور تو خدا کے آگے کھڑا کردیا جائے - اس وقت تیری آنکھون کانون - اور مُنہ سے
حجاب زائل ہوگا وہ تجکو نفع دے گا - قوت پر قوت - بصیرت پر بصیرت زائد کریگا - عمر اور
بقا کو بڑہائے گا - رزق مین ترقی دے گا - تیری سعی کی قدر اور حسن ادب کی تعریف کرے گا
اور صابر و عاقل و متدین نام رکھنے کے بعد تیرا نام شاکر رکھے گا - تیری حالت بدل دیگا - اللہ تعالے
کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلین - اہل اللہ متابعت شرع

اور علم و قدرت کے ذریعے سے اپنے برے اخلاق بدلڈالتے ہین - گویا وہ اپنے ہاتھ پاؤن اور قطع
اعضائے خبیثہ کا جن مین کیڑے پڑ گئے ہین مشورہ دیئے جاتے ہین کہ انہین حرکت اور چون وچرا
کچھ نہین رہتا - انکی بشری عقلین باقی رہتی ہین - پھر جب بیہوشی کا زمانہ جاتا رہتا ہے اور
عقل آجاتی ہے تو الطاف الٰہی تغیر پیدا کردیتے ہین - بھوک کے بعد کھانا - پیاس کے بعد
پانی - ننگا رہنے کے بعد کپڑا ملتا ہے - تو جب تک مرتبہ سلوک مین رہتا ہے تو یہ تجکو ہر بات مین
کمی کا حکم دیتا ہے تاکہ خواہش کی آگ بجھ جائے - اور تو اپنے حق کے مطابق اپنا حصہ لے سکے -
شرع کے امر ونہی پر عمل کرتا رہے پھر جس قدر زمانہ ایسی حالت مین گذرتا رہتا ہے تیرے قدم
قرب الٰہی کیطرف بڑھتے رہتے ہین - اہل اللہ چند قسم ہین بعض کا ایک دن مین تمام ہوتا ہے
بعض کا ایک مہینے مین اور بعض کا برسون مین - اپنا وقت چون وچرا مین نہ کھو - بلکہ کمر باندھکر
عمل کر - تو جب اسکے گھر مین عمل کرے گا تو کیا عجب کوئی نوجوان عورت تجھے پکڑلے - اور اسکی
لونڈیون مین سے کوئی لونڈی تجھپر عاشق ہو - تیری صورت بدلجائے - اور تیری نوکری چھڑا
بیچدیا جائے - تو نگہبان یا بادشاہ - نائب یا وزیر بنایا جائے - جو خدا کو پہچان لیتا ہے یہ حالات
اسکے لیے کچھ زیادہ نہین ہین جب تو واصل ہوگا تو وہ تجکو چاہے گا - زہد اور ترک خدا کے معرفت
اور وصول الی اللہ سے پہلے - اور اس سے بیشتر ہے کہ تو اپنی ذات اور لقب و نام کو پہچانے
بندہ اپنے مزے - سامان اور کپڑے - اہل وعیال - گھر اور ہمسائے جورو اور تمام دوستون کو
چھوڑکر ایک پاؤن آگے رکھتا ہے - اور ایک پیچھے - اور پھر امید وبیم کے قدمون سے آگے بڑھتا
وہ سب سے بیخبر ہوکر سب کو چھوڑتا اور اپنے نفع نقصان سے بیخبر رہتا ہے - اور ترک کل کے بعد
بادشاہ کے دروازہ پر آکر اسکے غلامون اور چارپایون کے پاس امید وبیم کی حالت مین کھڑا رہتا ہے
اسے معلوم نہین کہ مجھسے کیا کام لیا جائے گا - بادشاہ اسکو دیکھتا اور اسکے حال سے واقف
ہوتا ہے - اس لیے غلامون کو حکم دیتا ہے کہ اس کو سب سے برگزیدہ کرلو - پھر وہ ایک کام سے
دوسرے کام کی طرف بدلتا رہتا ہے - یہان تک کہ اسکے آگے دربان - اور یکتا مقرب
ہوجاتا ہے - اور خلعت وطوق - پٹکا اور تاج لیکر اسکے اسرار پر مطلع ہوتا اور اہل اللہ کے
نام پروانے لکھتا ہے کہ تم مع اہل وعیال میرے پاس چلے آؤ - اللہ تعالےٰ قسم کھالیتا ہے
کہ مین تیرا حال متغیر نکرون گا بلکہ اسکو صحبت اور دائمی ولایت کا متوقع کردیتا ہے - اسوقت
معرفت کے ساتھ زہد نہین رہتا - اور ایسا عارف لاکھون مین ایک ہوتا ہے - یہ بات تقدیر
دست بقدر علم کی بدولت حاصل ہوتی ہے - تو ان مین شامل نہین ہوتا جنکی بابت اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے کہ مین نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہون - مومن سوچا کرتا ہے کہ مین نے فلان

کلمہ کیون کہا - فلان جگہہ قدم کیون رکھا - فلان کھانا کیون کھایا - وہ اپنے نفس سے حساب لیتا
اسے ادب دیتا اور پوچھتا رہتا ہے کہ تونے فلان کام کیون کیا ؟ کیا یہ قرآن وحدیث کے مطابق
ہے یا نہین - محاسبہ کے بعد یقین کو لازم کرلو کیونکہ وہ ایمان کا خلاصہ ہے - اداے فرائض اور
دنیا مین زہد یقین ہی کے ساتھ ہوتا ہے - اجابت دعا کے وقت سکون وقرار ہوتا ہے - تیری
دعا قبول نہین ہوتی - تو تو اعتراض کرنے لگتا ہے - ہر شے مین رجوع الے اللہ صدیقین کی
علامت ہے - پھر جب وہ اپنا حال چھپانا چاہتے ہین تو کچھہ حاصل کرنے کے لیے مخلوق کی طرف
رجوع کرتے ہین - ان کا دل خدا کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم مخلوق کے پاس - طبیعت بدلنے کے
لیے آدمی دنیا مین عمل کا محتاج ہے - وہ اپنے نفس وہوا اور شیطان سے مجاہدہ کرکے صفات
بہائم سے اخلاق انسانی کیطرف منتقل ہوتا ہے - کیا تو اس پروردگار کا منکر ہے جسنے تجکو اول
مٹی سے بنایا - پھر نطفہ سے - پھر پورا مرد بناکر کھڑا کردیا - کیا اس کا بدلہ یہ ہے کہ تو اس کا انکار
کرے - لوگونکی آنکھون سے شرمائے - اور اسکی نگاہ سے حیا نکرے - اسے ظاہر مین ولایت
کے مدعی - اور کھلم کھلا گناہ کرنے والے تجھے شرم نہین آتی کہ دنیا کے بدلے دین بیچ رہا ہے -
تمہاری ہر نعمت خدا کی طرف سے ہے اس کا شکریہ کہان ہے - اپنے لڑکے خالق کے بارہ
مین کسی کو تہمت نہ لگا - کیونکہ تو خطا وصواب دونون کرسکتا ہے - جب تک تیرے عمل درست
نہوجائین دوسرون کو برا نہ کہہ - برائی بھلائی شرع کے سپرد ہے نہ کہ عقل کے - یہ بات
ظاہر کے اعتبار سے ہے - کسی کی باطنی تحسین یا برائی سے اپنے احوال کو محفوظ رکھہ قلب کا
فتوے فقیہ کے فتوے پر غالب ہے - کیونکہ فقیہ اجتہاد سے فتوے دیتا ہے اور قلب اپنی عزیمت
سے وہ بات بتاتا ہے جو خدا کو خوش لگے اور حق کے مطابق ہو - یہ حکم پر علم کا فتوے ہے
حکم کے بندے بنجاؤ - پھر حکم کے ساتھ علم کی غلامی کرو - یعنی اس سے موافقت کرو - اسکے
آگے جھک جاؤ - علم کے ساتھ حکم کی صحبت اختیار کرو - شریعت جس بات کی شہادت نہ دے
وہ ارتداد ہے - اگر تو اہل حق کے پاس رہے گا تو جہان وہ ٹھہر گئے ہین وہین تو ٹھہریگا
اور جو کچھہ وہ کھاتے ہین وہی تو کھائے گا - ظاہر وباطن خدا کا شکر کرو - اسے شہر والو
جو کچھہ تم کر رہے ہو وہ میرے نزدیک برا ہے اور جو مین کر رہا ہون وہ تمہارے نزدیک قابل
انکار ہے - ضدین متفق نہین ہوا کرتے - مین تم مین آسمان والے کی قوت سے زندہ ہون -
ہمارے قلوب کے پہلو کو قرار نہین - تیری جوانی خدا کے غصہ مین تمام ہوگئی - تو جورو بچون -
ہمسایون اور بادشاہ کو خوش کرتا رہا - اور حقیقی بادشاہ اور فرشتون کو ناراض - حالانکہ
اسکی طرف رجوع کرنا اور انجام کار مرجانا پڑے گا - مان باپ بھائی دوست اور بادشاہ سب

چھوٹ جاتین گے کوئی یہ پوچھا کرے کہ قیامت کب آئے گی - کیونکہ جو مرگیا اُس کے حساب کی قیامت
قائم ہوگئی - وہاں اولیا رالہ کے قریب ہیں جو خدا کی طرف منسوب ہونے کے باعث زندہ
ہین - وہ کئی بار مر چکے ہین (۱) حرام سے انتقال کر گئے ہین - (۲) شبہ سے (۳) مباح سے (۴)
مطلق حلال سے (۵) خدا کے سوا ہر چیز سے - وہ ان چیزون سے مردہ ہین - نہ اُن کے طالب
ہین نہ قریب جاتین - وہ گویا مسخ ہو کر معانی بلا صورت رہ گئے ہین - پھر اللہ تعالیٰ اُن کو زندہ
کر دیتا ہے - اِن کا جاری ہونا اور پھیرنا خدا کے نام کی برکت سے ہے - قلوب جب تقدیر کے دریا
مین تیرتے ہین تو اُن کا ٹھیراؤ خدا کے علم و قرب کے دروازہ پر ہے - بیداری خدمت ہے اور خواب
اُس کا وصال - بندہ جب نماز مین سو رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتون کے سامنے فخر کیا
کرتا ہے جسم نفس سے - اور روح طائر - اہل معرفت کے نزدیک مخلوق مکھی مچھر اور ریزہ
کے کیڑے کی مانند ہے - تم اُن کے حالات کو ضبط نہین کر سکتے - عاقل بنو - کیونکہ احمق
اور ہلاک ہونے والا ہی ہلاک ہوا کرتا ہے - جو بخشش و عطا کا حکم دے وہ تیرا دوست ہے
اور جو فقراء کے مال سے غنی ہونا چاہے وہ اور زیادہ فقیر ہوگا - تجھے صرف اسلام پر اکتفا
نکیا جائے گا - تو خدا کے لیے کب عمل کرے گا تاکہ حق تجھکو نفع دے - جب میرے اعضا حرکت
کرنے لگین تو سمجھ لو کہ میرا قلب جل گیا ہے - اے دنیا میرے دوستو نیز ابتدا مین تلخ ہو جا
تاکہ وہ تجھکو دوست نرکھین اور انتہا مین اُنکی خادم بن تاکہ وہ تجھ مین مشغول نہون - عیسےٰ
علیہ السلام قیامت کا ذکر سُنکر ایسا روتے اور چیختے چلاتے تھے جیسا مان کسی مردہ بیٹے پر - اور یہ فرماتے
تھے کہ انسان کو یہ سزاوار نہین کہ قیامت کا ذکر سُنے اور آرام سے بیٹھا رہے - تو مردہ ہے جسمین حس و
حرکت نہین - تو کبھی عاشق نہین ہوا - عارف بہت دنون تک دنیا مین رہنے سے غمگین رہتا ہے
کیونکہ اُسے اغیار کے پاس جانے مخلوق کیطرف حاجت لیجانے اور غلبۂ ہوا و نفس و طبیعت و
شیطان کے باعث خدا سے محجوب رہجانے کا خوف ہوتا ہے - جو دنیا مین بیخوف رہا وہ بہت بڑا
نادان ہے اسے ڈرکے تو جسقدر خوف کرے گا اُسی قدر امن مین رہے گا - خدا تجکو مقرب
بنائے گا - تجھسے ہمکلام ہوگا - اسرار دکھائے گا - اپنے دروازے کھولے گا فضل و قرب کے
دسترخوان پر بٹھائے گا تجھسے خوش ہوگا مگر خوف اور رنج و غم کا مطالبہ کرے گا - اسوقت ایک
سائل کچھ پوچھنے کھڑا ہوا - آپنے اسکی بات نہ سُنی اور فرمادیا کہ یہ رنج و غم کا موقع ہے بجلی
ایک چمک ہے - اور مینہ ہفتہ بھر تک برستا رہتا ہے - بندہ خدا کا مقرب بنتا ہے مگر قرب احکام
کی مضبوطی سے حاصل ہوتا ہے - بات مین یقین کی کتاب رکھنے اور اسرار پر مطلع ہونے سے
ملتا ہے - بنی عقیل کا ایک شخص جو قاری و فقیہ تھا نصرانی ہوگیا - بعض لوگون نے بلاد کفار

مین نے اسے صلیب پہنے دیکھا - اور یہ کہا کہ وہ قرأت اور دینداری کیا ہوئی ؟ جواب دیا مجھے قرآن میں سے
بجز اس ایک آیت کے اور کچھہ یاد نہین رہا - وقدمنا الی ما عملوا الآیۃ ہم کفار کے اعمال کیطرف متوجہ
ہوئے اور ان کو نیست و نابود کردیا - پہلے سِر مرتد ہوتا ہے پھر قلب - اس کے بعد نفس اور پھر اعضا
سِر جب مرتد ہوجاتا ہے تو اس کا ظہور ضرور ہوتا ہے - منافق مسجد مین ایسا رہتا ہے جیسا طایر
قفس مین - ظاہر شرع اس کا قفس ہے - اگر ہمین علم ظاہر اجازت دیتا تو ہم تیرے گناہ بیان کردیتے
اور تجھے - او کافر - او منافق - کہکر پکارتے - لیکن شرع نے ہمارا ہات پکڑ لیا ہے - حکم کے خادم اور علم
کے طالب بنو - تمپر تمام علوم کھل جائین گے - شرع کو سیکھکر سب سے الگ ہوجا - پھر اگر تو خواص
مین ہوگا تو خدا تجکو اپنے علم پر مطلع کردے گا - تیرا نفس جب تجکو مولا تک پہنچا دے گا تو تو اسکے
دروازہ پر جا کھڑا ہوگا - اور بادشا ہون کیطرح داخل ہوگا - اور جب تو دروازہ کھلا پائے گا
تو تجکو حکم ملے گا کہ تنہا نہ آ - تجھپر تیرے اہل کا حق ہے - تم اپنے تمام اہل کو لیکر میرے پاس آجاؤ -
اے بشر - اپنے قلب و اعضاء وغیرہ کے ساتھ یہان ٹھیر - اس وقت خرید فروخت اور معاوضہ
وغیرہ کچھہ نہین ہے - اے نہ کھانے والے کھا - اور اے نہ پینے والے پی - کنوین نے جب کھودے
جانے کے وقت کدال پھاوڑون کو برداشت کرلیا تو اس سے پانی کا چشمہ نکل آیا اور اسکے قریب
مسافر اور قافلے ٹھیرنے لگے - اگر تو مجاہدات اور بلا پر صابر نہوگا عارف نہو سکے گا - اے فقیر صبر
کر - عنقریب خدا تجھپر نظر ڈالے گا بلند مرتبہ دے گا - عظمت اور ملک و جلال کا تاج اور خلعت
عنایت کرے گا - آلہی مخلوق سے بعید اور اپنا قرب عطا کر - آلہی مخلوق سے بے پروائی دے
اور اپنا محتاج رکھہ - ماسوائے سے بے پرواہ ہوکر خدا کو یاد رکھا کر - ظلمت وجود مین رہکر جب تیرا
قلب قرب کے دروازہ سے تعلق کرلے گا تو علم کی صبح طلوع کرے گی - اور دل کی آنکھ اسرار کا سرمہ
لگائے گی - اور تو اس وقت تقدیر کی فہرستین پڑہ لے گا - اسکی مخلوق کے بادشاہون اور برگزیدہ
اولیاء کے لیے دخول جنت کے بعد کھانا پینا موجود ہوگا - تو دنیا مین بہت دیر تک کھاتا پیتا
اور سوتا رہتا ہے اور دو بار آواز دیکر کہتا ہے کہ مین اولیاء اللہ مین شامل ہون - مین ابدال
مین داخل ہون - یہ بات صرف تمنا سے حاصل نہین ہوتی - خلق اللہ مین سچا - خدا کی مراد
کو دیکھا کرتے ہین - کیا تم کو اسکی خبر ہے - اے اہل مجالس - اے قیل و قال والو - اسوقت
شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے ہاتھون مین دم کیا - اور ہر طرف توجہ فرمائی) جو شخص خلوت
مین پرہیزگار نہو اور محبت آلہی کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے - جو مال و اسباب نہ خرچے اور جنت
کی محبت کا مدعی بنے وہ جھوٹا ہے - جو پیغمبر علیہ السلام کی محبت کا مدعی ہو - اور فقر یا فقیرون کو
دوست نرکھے وہ کذاب ہے - تو بشر کی آنکھ سے دنیا کو قلب کی آنکھ سے آخرت کو اور باطن کی

آنکھ سے مولا کو دیکھ سکتا ہے۔ مخلوق کے ساتھ اس ادب سے رہ کہ تیری آواز کسی کی آواز سے بلند
نہو۔ گناہون کے ساتھ خدا کا مقابلہ نکرو۔ اُسکے افعال کی بابت معارض نہ بن۔ آفتاب صرف
جاہل پر طلوع ہوا کرتا ہے۔ اور جسنے خواہش طبیعت و نفس پر خدا کو پسند کرلیا ہے اُسپر نہین چڑھتا
یہ چیز عقل سے پرے ہے۔ روح اور قلب موافقت سے خوش ہوتے ہین۔ جبر و تعدی سے
خوش نہین ہوتے۔ مگر جسپر ایسی حالت مین جبر کیا جائے کہ اُس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ وہ
ہر حال مین خوش ہے۔ مرید صادق کو جب کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اپنے ظاہری اعمال کو
حکم کے آئینہ مین اور باطنی اعمال کو علم کے آئینہ مین دیکھ لیتا ہے۔ اگر اُسکے اعمال دونون
آئینون مین ٹھیک نظر آتے ہین تو اُن کو خدا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اور ایک آئینہ مین
ٹھیک اور ایک مین نہین ہوتا تو وہ ایسے عمل کو پیش کرتا ہے۔ بلکہ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔
اور اُسے ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے کام درست کر۔ تاکہ تیری سعی مشکور ہو اور تیرے عمل کی تعریف
کیجائے۔ کیونکہ اس دروازہ مین حکم اور علم ہی کے ذریعہ سے داخل ہو سکتے ہین۔ پھر جب ایسا
ہوگیا تو تیرے لیے ایسے اعمال آسان کیے جائینگے جو پہلے اعمال سے ممتاز ہونگے۔ وہ اعمال
تجھ مین اور تیرے پروردگار مین پوشیدہ ہین۔ اُس عمل کی نہ کسی مقرب فرشتے کو خبر ہے نہ کسی
نبی مرسل کو۔ انکی شرعی عقل غائب ہوکر اُسکی جگہ عقل عقول ثابت کیجاتی ہے۔ تمیز کے
دن جب ختم ہوجاتے ہین تو وہ بھوک کے کھانے۔ پیاس کے بعد پینے اور بیداری کے سونے
کی طرف پھیر دیئے جاتے ہین۔ رنج کے بعد راحت ملتی ہے۔ پھر اُن کو ایک ایسا شغل ملتا ہے جو اور
چیزون سے روک لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرار کے خزانون سے مطلع ہوتا ہے۔ پھر یہ بندہ اہل شہر اور
اہل اقلیم کے افعال سے اپنے ارادے کے متعلق مطلع ہوجاتا ہے۔ اور جب قطب کا مرتبہ ملگیا تو تمام
دنیا کے اعمال۔ اُن کی قسمون۔ اور انجام کار کی خبرین معلوم کرلیتا ہے۔ اور اسرار کے خزانون سے
واقف کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی بھلی بری چیز اُس سے مخفی نہین رہتی۔ اس لیے کہ وہ ملک
مین یکتا۔ خدا کا رازدار۔ انبیا کا نائب اور سلطنت کا امین ہے۔ قطب زمانہ اسی کو کہتے ہین۔
قلب فرشتون کے اُترنے کی جگہ اور سر خدا کا منظر ہے۔ اللہ تعالے جب کسی بندہ کو الگ کرنا چاہتا
تو سب سے پہلے اُس کو آدمیون سے نفرت دیتا ہے۔ پھر درندون۔ وحشیون اور جنات سے انس کرتا
پھر جب جنات اور درندون مین رہنے سے اُسکی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے۔ تو ملائکہ کو اُس کا
مونس بنادیتا ہے۔ جو مختلف صورتون مین ہوتی ہین۔ وہ جنگلون میدانون اور دریاؤن مین انکا کلام
سنتا ہے۔ اسے انقطاع کا ارادہ کرنے والے تو سن لے۔ پہلے کلام ہے پھر رویت۔ اس کے بعد
جب وہ فرشتون کے کلام سے خوگر ہوجاتا ہے تو اُنکی صورت دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے پھر

اسمین اور فرشتون مین پردہ اٹھا دیا جاتا ہے۔ مخلوق الٰہی مین فرشتون سے زیادہ کسی کے کلام
مین لطف نہین ہے۔ فرشتے سب سے زیادہ حسین ہین اور ان کا کلام نہایت لطیف ہے۔ اسکے بعد پردہ
پڑجاتا ہے اور اللہ تعالے اسکو اپنے دروازہ پر بلا لیتا ہے۔ پھر اپنا انس عطا فرماکر اسے مقرب
بنا لیتا ہے۔ پھر جو کچھ ہوتا ہے وہ ہوتا رہتا ہے۔ سکوت کے بعد قلب کی طرف وحی کیجاتی ہے۔
چنانچہ حضرت موسےٰ کی والدہ کیطرف خوف کے وقت وحی کی گئی۔ اے قلب اگر تو اس سِر کی
بابت خوف رکھتا ہے جو تجھ مین پنہان ہے تو جسم کو تنہائی کے دریا اور وحدت کے جنگلون مین
ڈالدے۔ اہل وعیال اور دوستون کو چھوڑ دے۔ تجھسے تو حضرت موسےٰ کی والدہ ہی بہتر ہین
جنھون نے اپنے بچہ کو دریا مین ڈالدیا۔ دو قدم باہر نکلتا اور ڈرتا رہتا ہے۔ یہ تیرے نقصان
ایمان کے باعث ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر ہم موسےٰ کی والدہ کا دل مضبوط نکردیتے
تو وہ ہلاک ہوجاتین۔ اسیطرح جب تو انقطاع مراد ومطالب کے وقت تنہائی کے جنگل مین گھبرائیگا
اور مخلوق وسامان کیطرف رجوع کرنا چاہے گا تو اللہ تعالے تیرا دل مضبوط کردیگا۔ اے توحید
وعلم وتقوے مین ناقص رہنے والو۔ تم کہان ہو۔ ہر حال مین توبہ لازم ہے۔ اے بدنصیب
دین بیچکر کھانا نفاق اور کسب سے کھانا سنت ہے۔ اس سنت کو لے تاکہ ایمان حاصل ہو۔ کوئی
پیشہ ہات مین لیکر قلب کی طرف سے مخلوق کے دروازے بند کرلے۔ پھر نکل۔ یا بیٹھا رہ۔ اندھا
بہرا ہوکر اسکے دار العلم مین ادہر ادہر پھر کر۔ حق کے سوا کچھ نہ سن۔ اور فضل خداوندی کے سوا
کسیکو نہ دیکھ۔ پھر احتیاط کے ساتھ جہان کے جس گوشہ مین چاہے سیر کیا کر۔ اے عوام کیا یہ بات
نہین ہے کہ تم مین جب کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو اسے مخلوق کے ہات سے لیکر چلدیتا ہے۔
یہی حال ہمارا ہے۔ جب کوئی چیز ملتی ہے تو ہم اسے خدا کے ہات سے لیکر چلدیتے ہین جب عارف کا
درجہ اونچا ہوتا اور اسکی ولایت متحقق ہوجاتی ہے تو اسکے دل مین لینے دینے کا خیال ہی نہین
آتا۔ اشیاء اسکے پاس آتی ہین اور وہ ان سے الگ رہتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اشیاء کا
لینا اسکی قسمت مین ہے۔ اللہ تعالے نے خطاب کیا کہ اے موسے کی ماں جب تم کو اپنے بچہ
کا خوف ہو تو اسے دریا مین ڈالدو۔ اسی طرح اگر تجکو اپنے دین کا خوف ہوا کرے تو قلب کو خدا
کی طرف ڈالدیا کر۔ اسے اور اپنے اہل وعیال کو اسی کے سپرد کردیا کر۔ اور یہ کہا کر کہ الٰہی سفر
مین تو ہمارا مصاحب ہے اور اہل وعیال مین ہمارا نائب۔ خدا کی معرفت ومحبت روپیون کی
ہمیانی کے مانند ہے جو ہر وقت کمر سے بندھی رہتی ہے۔ جہان جائیگا تیرے ساتھ ہے۔
تو اس وقت قدرت کے ساتھ سوئیگا اور قدرت وقادر سے کلام سنیگا قسم اور پھر خدا کی
قسم۔ اولیا کا حال وہی ہے جو انبیاء کا۔ مگر ان کا لقب اور ہے ان کا لقب اور۔ انبیاء کے

پاس منکر نکیر نہین آتے ۔ کیونکہ وہ مخلوق کے شافع ہین ۔ اسیطرح اولیاء سے حساب نہین لیا جاتا کیونکہ خواص مین داخل ہین ۔ اے ہوئے طبیعت اور تعریف و ثنا کے بندے جس بات پر قلم چل گیا ہے اور علم الٰہی سبقت کر چکا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی ۔ قسمت کا لکھا ضرور پورا ہوگا لیکن بات اتنی ہے کہ دیکھین تو اُسے اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے ۔ اپنے آپ کو موجود سمجھتا ہے یا مفقود ۔ توحید کے ساتھ بندے کے قلب مین اسرار الٰہی ہوا کرتے ہین جنکی اطلاع شیطان و عقول اور فرشتون کو بھی نہین ہوتی ۔ اُس کا قرب اپنی فنا کے دروازے سے ڈھونڈ جب تو اسپر رضامند ہوگا تو وہ تجکو محبوب رکھے گا ۔ خبردار کرے گا ۔ مصاحب بنائے گا اور علم کے ساتھ تو اسکی صحبت مین رہے گا ۔ عابد عبادت کے باعث اُس کا مصاحب ہوتا ہے ۔ لیکن اسبات کو کہ مرید کون ہے عارف ہی جانتا ہے تو اُس کا تابع رہا کر ۔ اگر اس بات مین تو نے خدا سے موافقت کی تو جہاد ورنہ اس دروازے سے ہنکا دیا جائے گا ۔ ہم مشائخ کے پیچھے ذرہ کیطرح چلا کرتے تھے تاکہ اُن سے داخل ہونے کے بابت کلمات سیکھ لین ۔ جو اپنی رائے پر بے نیاز رہا گمراہ ہو گیا پھر آپ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا ۔ نائب رسول متابعت کیا کرتا ہے ۔ رسول کے متروکہ کو چھوڑتا اور معمولات کو لے لیتا ہے ۔ یہ امر تجبیر صبح کیطرح ظاہر ہو جائے گا ۔ بندہ پر وجود و فنا کے دو کپڑے نئے ہوتے رہتے ہین ۔ کبھی فنا ہو جاتا ہے اور حق اسپر متوجہ ہوتا ہے اور کبھی موجود ہوتا ہے اس وقت حق کی خبر دیا کرتا ہے ۔ میرا قلب میرے حق سے روایت کیا کرتا ہے ۔ اپنے خلوت کے دروازے بنا ۔ ایک مخلوق کیطرف ۔ دوسرا خالق کی طرف ۔ خالق و مخلوق دونون کے حق ادا کر ۔ حق کے لیے مخلوق کے ساتھ رہ ۔ مخلوق کے شر سے محفوظ رہے گا ۔ اور قرب حق عطا کیا جائے گا ۔ حق کے ماسوے سب خلق ہے ۔ اور یہ معنی عام طور سب کو شامل ہین ۔ مخلوق کے ساتھ صحبت کے یہ معنے ہین کہ صحبت حق کی اُن کو نصیحت کیا کر ۔ جب تو صحبت حق کے بعد مخلوق سے صحبت رکھے گا تو مخلوق کے ساتھ نہین بلکہ خدا ہی کے ساتھ ہوگا ۔ صحبت حق کی علامت یہ ہو کہ تو نفع و ضرر کو مخلوق کی طرف سے خیال نکرے ۔ بلکہ تمام مخلوق اسکی تابع ہے ۔ اکثر اولیاء کے قلوب نے اُس کے فضل کا کھانا کھایا ہے ۔ اسکی باتین سُنین ۔ اور اُسکے قرب کی فرحت دیکھی ہے ۔ اللہ تعالے نے موت سے پہلے دنیا مین اُن کے دلون کو خطاب کیا ہے ۔ اس کے بعد قیامت مین خطاب ہوگا ۔ بعض اہل اللہ کو دنیا مین خطاب ہوتا ہے ۔ ابو القاسم جنید رح فرماتے ہین کہ مین نے چالیس ابدال کی شہادت کے بعد کلام کرنا شروع کیا ہے ۔ اُن مین ایک سری سقطی رح ہین ۔ آخر اُن کے قول پر عمل نکیا یہان تک کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ۔ اے جنید اب تمہارے بولنے کا وقت آ گیا ہے ۔ اگر تو حق ادا

زیادتی مراتب اور ثبات کا طالب ہے تو جو کچھ منہ سے کہتا ہے اُسپر عمل کر۔ ورنہ تجھپر افسوس۔ جو جسطرح
نماز مین استقبال قبلہ کرتے ہین۔ اسیطرح بلا مین استقبال قبلہ چاہیے۔ یعنی جیسا کہ تو نماز مین کعبہ کیطرف
منہ کرتا ہے مصیبت کے وقت دلی توجہ کیا کر۔ اگر آفتون کے وقت مخلوق کی جانب توجہ کریگا تو تیرا
ایمان باطل ہوجائیگا کیونکہ ایمان کا ظہور آفات ہی کے وقت ہوا کرتا ہے۔ اسمین دل کا ٹوٹنا
کبیرہ گناہ ہے۔ عوام کے دل دنیا کے لیے ٹوٹتے ہین۔ خواص کے دل آخرت کے لیے۔
اور اخص الخواص کے دل مولا سے غافل رہنے یا کشف کے بعد حجاب حائل ہوجانے سے ٹوٹجاتے
ہین۔ ہر شخص کی دل شکستگی جدا جدا ہے۔ ایسے بہت کم ہین جنکے دل صرف خدا کے لیے ٹوٹتے ہون
سوال کسی نے پوچھا پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس دعا
کو قبول نہین کرتا جو خوش آوازی کے ساتھ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دعا قبول نہین ہوتی جسمین
تکلف کے ساتھ مسجع یا مقفٰے الفاظ کی رعایت رکھی گئی ہو۔ مین اور میری امت والے تکلف اور بناوٹ
سے بری ہین۔ مومن پر کبھی امید غالب ہوتی ہے اور وہ اپنے گناہون کے دفتر مین کوئی گناہ نہین دیکھتا
اُسے لڑکپن سے ہدایت کی تلقین ہوتی ہے۔ وہ کتاب سے منتقل ہوکر پڑھانے والے کی طرف جاتا ہے
اور وہان سے محراب کی جانب انتقال کرتا ہے۔ یہ بات شاذ و نادر ہے۔ ایسے شخص کو اُسکے
دفتر مین اپنا کوئی گناہ نظر نہین آیا کرتا۔ اس لیے اُسپر ایک قسم کی معصیت کو مقدر کردیا جاتا ہے تاکہ
خودبینی کے باعث ہلاک نہوجائے۔ یہ معصیت اُسکے لیے بطور سابقہ ازلی ہوتی ہے۔ جیسا کہ اہل و
عیال کا نفقہ پہلے ہی سے لازم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ بات بہت ہی کم ہے اس لیے قابل اعتبار نہین۔ ہر
نفس کے لیے دو ارادے ہین۔ اور دونون ایک دوسرے کی ضد ہین۔ ایک ما سوے اللہ کا اور
دوسرا حق کا۔ یہ دونون چالیس برس کی عمر تک کبھی لڑتے ہین کبھی صلح کرلیتے ہین پیغمبر علیہ السلام
کا یہ قول کہ جس شخص کی عمر چالیس برس کی ہوگئی اور اُسکی نیکیان بدیون پر غالب نہ آئین وہ دوزخ
کے لیے تیار رہے۔ اسے دلائل کے طالبو۔ طریق ظاہر رویت باطن کے لیے دایہ ہے تو جب تک
ما سوے کو پہچانے گا اور وہ تجھے جانین گے تو تو بلہوس رہے گا۔ کبھی تو اُن کا تابع رہے گا اور کبھی
وہ تیرے مطیع ہوجائین گے۔ اس گھر کے دو رستے ہین۔ ولی کی تین علامتین ہین۔ (۱) ہر چیز
مین خدا کے بھروسے پر کل سے استغناء (۲) قناعت۔ (۳) رجوع الی اللہ۔ پھر اگر تو ولایت کا
مدعی ہے تو ان خصلتون کو حاصل کرے۔ ورنہ ہرگز ولی نہین ہوسکتا جب تک ایمان و تقوے۔ تو وہ
علم و زہد۔ معرفت اور محبت الٰہی پورے طور پر حاصل نہو۔ عالم کو بادشاہون کے پاس جانا درست
نہین۔ اسکے بعد اگر علماء امراء کے پاس جائین گے تو قوت لیکر جائینگے اور قوی ہوکر نکلین گے
مین ایک شخص کی صحبت مین تھا جو بسا اوقات میرے گذشتہ و آیندہ حالات بتا دیا کرتے تھے۔

اُن کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہتا تھا۔ اور وہ اُمراء کے پاس جایا کرتے تھے۔ اس سے میرے دل مین خطرہ پیدا ہوا۔ اُنھون نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا مین گھیرا ہوا ہے۔ مین اسکو وہان اس لیے نہین چھوڑتا کہ لوگ اسکے سبب ہلاک نہو جائین۔ میرا اُمراء کے پاس جانا۔ یہ فقط اس غرض سے ہے کہ مین اُن کو نصیحت کرتا اور عدل کا رستہ بتاتا ہون۔ لوگو، تمہاری صحبت مین خلل ہے۔ ہم مشائخ کی خدمت مین ادب سے رہے ہین **سوال** ایک شخص نے پوچھا کھانے مین جب حرام و حلال ملا ہوا ہو تو روزہ نماز کیونکر درست ہوگا۔ فرمایا۔ شرع نے حرام و حلال الگ الگ ظاہر کردیا ہے۔ اور تامل کا حکم بھی دیا ہے۔ جس چیز پر تیرا دل انکار کرے وہ حرام ہے۔ اور جس پر اقرار کرے وہ حلال۔ اور خاموش رہے لا و نعم کچھ نکہے وہ مشتبہ ہے۔ اگر رغبت کی چیزین نملین اور تیرا نفس صابر رہے اس کا نام قناعت ہے۔ تو جانتا ہے کہ خدا کے پاس بہت سی طاعتین۔ روزہ اور نمازین جاتی ہین مگر وہ اُنکی پروا نہین کرتا۔ اُسے تو تیرا وہ دل مطلوب ہے جو کدورت اور اغیار سے پاک ہو۔ زاہد منافق کا ظاہر پاک ہوتا ہے اور باطن مکدر۔ اُسکے چہرہ پر صفائی۔ کندھون مین اور بدن پر کمل کا جبہ ہوتا ہے۔ بظاہر اُس کا ہات مُرکا رہتا ہے۔ مگر باطن مین گدائی کرتا ہے۔ اس کا نفس تعریف و مذمت کیطرف راغب اور آنکھ لوگون کے مال کیجانب طامع ہوتی ہے۔ عارف باعتبار ظاہر اپنے اور اپنے متعلقین کا دنیوی حصہ لیتے ہین، قُوت ہوتا ہے مگر وہ بادشاہ کا سفیر اور گویا اُسکے گھر کا معمار۔ اور باوجود حضور و سلامت باطن و صفائی قلب اُسکے لشکر کا بخشی ہوتا ہے اُسکے وسلے عالم کی موجین اُٹھتی ہین۔ دنیا کے دریا اُس کو سیراب نہین کرسکتے۔ اُسکے قلب کے لحاظ سے آسمان و زمین اور جو کچھہ اُن مین ہے بالکل معدوم ہے۔ یہ عارف کی صورت ہے اور وہ زاہد کی تجکو اس کا حال معلوم نہین۔ بس تو مخلوق کی نسبت بدگمانی سے اپنی زبان کا ٹکڑا کیون نہین میٹھتا۔ اسے ارباب دنیا سے دینی طور پر اُن کا مال کھانے والو۔ اسے ناحق شناسو۔ تم عوام کی نسبت توبہ کرنے کے زیادہ مستحق ہو۔ تم کو بہت کچھہ اپنے گناہون کا اقرار کرنا چاہیئے۔ تمہارے پاس خیر ہے نہ کشایش۔ نہ نجات ہے نہ نور۔ اور نہ تم دیندار ہو۔ رہی تمہاری دنیا وہ عنقریب فنا ہو جائیگی تم اپنی طبیعتون اور خواہشون سے لیتے ہو۔ دنیا کو آخرت کے لیے نہین بلکہ دنیا ہی کے لیے حاصل کرتے ہو۔ میرا مشغلہ تمہارے ساتھہ ہے اور میرا کلام تم پر حجت ہے۔ (اس سے اپنے زمانے اور اپنے شہر کے واعظون کیطرف اشارہ تھا) خاموش رہو اور سیکھو۔ تم مین کوئی کلام نکیا کرے۔ وعظ اور دن کا حق ہے۔ مین آج اپنی زبان اور اپنا قلب مستعار لیتا ہون۔ اُنس تنہائی سے حاصل ہوتا ہے اور خلوت قرب کی کُنجی ہے۔ اسے خلوت مین خاموش رہنے والے جلوت مین خاموش رہنا بہت بڑی شان ہے۔ اسے لڑکے پہلے خلوت ہے پھر جلوت۔ پہلے خاموشی ہو

پھر گویا پہلے حقیقی بادشاہ کیطرف چل - پھر مجازی بادشاہوں کی طرف - بعض صدیقین کا قول ہے
کہ مطلق حلال ریحانیوں میں ہے - اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلے ریحانیوں میں شامل ہو - آخر کار
ریحانیوں میں جا ملے گا - پاک ناپاک میں تمیز حاصل ہو گی - یہ حالت تیرے بھر کے چراغ شریعت
کے سورج اور قرب حق کے لیے بمنزلہ قمر ہے - حرام نفس کے وجود سے ہے - حلال قلب کے وجود سے
اور محض حلال صفائی باطن کے وقت ملتا ہے - یہ باتیں عقل سے پرے کی ہیں جب تک نفس موجود
ہے گویا تو حرام کھا رہا ہے اور جب تک قلب موجود ہے مشتبہ شئے اٹھا رہا ہے - پھر صفائی سر کا
مرتبہ مل گیا تو تیرا کھانا پینا خالص حلال ہے - شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - یہ کیوں کہا گیا
کہ نفس بری باتوں کا حکم دیا کرتا ہے - جواب یہ ہے کہ نفس کو حرام وحلال کے کچھ پروا نہیں ہوتی
اسکی مثال بری جورو کی سی ہے جو خاوند کو حکم دیا کرتی ہے کہ چوری کر اور ہیں کھلا - اسلیے حلال
وحرام کی تمیز نہیں رہتی - اسلیے حضور نے فرمایا ہے کہ دیندار عورت سے نکاح کیا کرو - دیندار
عورت آخرت کے کاموں میں مدد دے گی - نفس اس بری جورو کی مانند ہے - تو اگر حلال وحرام
میں تمیز کرنا چاہتا ہے تو جب خالص حلال تیرے سامنے آئے خواہ وہ تیری ہی کمائی کا
کیوں نہو ذرا توقف کیا کر اور حساب لے کہ روٹی سالن کہاں سے پکا ہے ؟ اسوقت تیرا قلب
ہر کیطرف اور ہر خدا کی طرف توجہ کرے گا پھر اللہ تعالی تیرے قلب کیطرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو
حلال کھانے کی بابت اشارہ کرے گا - کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ ہمارا دیا ہوا پاک رزق کھایا کرو -
اسوقت کھا لے - اور وہ کھانا حرام یا مشتبہ ہو گا تو فرشتہ ندا کرے گا کہ لَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
یعنی جسپر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ - ایسا کھانا حرام ہے - اسکے قریب نجا - اللہ تعالے
اس سے بہتر عطا کرے گا - قضا وقدر کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھ جا - اسکے فضل کا ہاتھ آئیگا
اور تجھے تیرے حصہ کی طرف کھینچ لیجائے گا - زہد ایک ساعت کا عمل ہے تقوے دو ساعت کا
البتہ معرفت دائمی عمل ہے - ہم تیرے حال کو متقدمین کے حال سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہیں
تو تجکو اس طریقہ پر نہیں پاتے - تو نے اپنے نفس کو کھلایا اسنے دیکھ لیا کہ تو اسکی خواہشیں
پوری کر رہا ہے اس لیے وہ تجھپر غالب آگیا - اگر تو اسکے مادہ کو قطع کرنا چاہتا تو اسکے توڑنے
میں مشغول ہوتا - تو نے تو اسکی خواہشیں پوری کیں - اور شیطان کے لیے دروازہ کھولدیا
کیونکہ شیطان نفس میں آرزوئیں ڈالتا رہتا ہے - اسکے لیے زبان نہیں بلکہ شیطان ہی القا
کرتا ہے - شیطان الجن تجھپر اسوقت قدرت پائے گا جبکہ شیطان الانس غالب آئے گا - اور
جبکہ فضول باتوں میں سبقت کرے گا - اگر تو اس کا مادہ قطع کر دے گا اور اسے حرام ومشتبہات
سے روکے گا تو اسکی آگ بجھ جائے گی - اسمیں امید وبیم کے درخت اگ آئینگے - باطنی ظلمت بہ نور کی

اور نفس قلب کی طرف مطمئن ہوجائے گا۔ اسوقت ندا ہوگی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ الآیہ یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اُس سے خوش اور وہ تجھسے رضامند۔ عام آدمی کو موت کے وقت ندا کیجاتی ہے کہ تو قرب کے دسترخوان اور حضوری کے تکیہ سے دور رہ۔ مقربین ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ لوگوں میں شامل ہیں جب تک نفس پاک نہو تب ہرگز پاک نہیں ہوسکتا۔ تو سگ اصحاب کہف کیطرح تابع بنجا۔ باب قرب کی چوکھٹ پر بیٹھا رہ تاکہ قلب کی حضوری رہکر نفس کے نکلنے کا منتظر رہے۔ ضعف ایمان کے وقت ظاہر شرع اور قرآن وحدیث کی رخصت پر عمل کر پھر جب ایمان قوی ہوجائے تو عزیمت اور مشکل کام اختیار کر۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہو گیا تو تو ہمیشہ اُسکی موافقت میں سیر کرتا پھرے گا۔ منصور حلاج سے سولی دیئے جانے کے وقت کسی نے کہا کہ کچھہ وصیت کرو۔ جواب دیا اپنے نفس کی احتیاط کر یعنے اُسکی خدمت میں مشغول نہو۔ اگر احتیاط نکرے گا تو وہ تجکو اپنے کام میں لگائے گا۔ میرے پاس ابتدا میں ایک جامہ تھا۔ بار بار بازار لے گیا کسینے نخریدا۔ آخر ایک شخص کے پاس ایک دینار کے بدلے رہن رکھدیا۔ اتفاقاً عید آگئی وہ شخص کرتا لیکر آیا۔ اور یہ کہا کہ میں نے دینار معاف کیا۔ میں انکار کرتا رہا مگر اُسنے زبردستی پہنا دیا۔ مینے اس واقعہ سے معلوم کرلیا کہ وہ کرتا میری قسمت کا تھا۔ جسکے متعلق میرا نہ کام ندیگا

سوال کسی نے بعض علماء کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ ہم نے غیر اللہ کے لیے علم سیکھا تھا مگر انجام میں وہ علم اللہ ہی کے لیے ہوگیا۔ جوابدیا کہ اولیاء اللہ کے حق میں یہ قول بمنزلہ دست کے ہے کیونکہ غیر اللہ کے لیے علم پڑہنا شرک ہے۔ اور اس کا محمل ایک اور بھی ہے۔ یعنی غیر اللہ سے مراد آخرت ہے مگر آخرت کے لیے علم سیکھنا بھی ایک قسم کا نقص ہے۔ تاہم وہ لوگ اُخروی علم پر عمل کرتے رہے یہانتک کہ اُسنے اُن کو قرب الٰہی تک پہنچا دیا۔ اُنھوں نے ظاہر کو باطن سے اور فرع کو اصل سے حاصل کیا۔ عوام کے دسترخوان پر بیٹھے۔ پھر فضل کے خاص کھانے کھائے۔ ایک حالت میں دو رستے تناول کیے۔ اور جو کچھہ اُن کو ملا تھا اُسمیں عوام کو شریک کرلیا۔ خدا جب کوئی کام لینا چاہے گا تجھے اُسپر آمادہ کردے گا جسنے میرا ابتدائی حال اُسن لیا اور مجھسے الگ ہوکر بیٹھ رہا وہ فی الواقع گنہگار ہے۔ جب کسی عارف کے ہاتھ سے کوئی شخص کسی کرامت کا نظارہ کرلیتا تھا وہ دیکھنے والے کو قسم دیدیتے تھے۔ کہ مرتے دم تک اس کا اظہار نکرنا۔ اب یہ حال ہے کہ ہر شخص برسوں خدا کے لیے کوئی عمل کرتا ہے اور جب اُسکو کوئی راز رات کو معلوم ہوجاتا ہے تو علی الصباح اُسے بیان کرنے لگتا ہے۔ انجام یہ ہے کہ ایسا آدمی اور اُس کا علم سلب کرلیا جاتا ہے جبتک قضاء وقدر اظہار کا حکم ندے صاحب کرامت کا فرض ہے کہ حفاظت قلب وسر کے ساتھہ اپنی کرامت کو مخفی رکھے۔ دنیا اور اُسکی زینت جب تیرے قلب میں جگہہ پکڑنے لگے تو اُسکے

گریز کر۔ وہ تیرے پیچھے پیچھے ہولے گی **سوال** کسی نے پوچھا ترک تعلق دنیا بہت مشکل بات ہے
فرمایا تجھپر مشکل ہے۔ کیونکہ دودھ چھوڑنا اسی بچہ پر مشکل ہوتا ہے جو ماں کے سوا اور کسی کو نہین
پہچانتا۔ مگر جو کھانا پینا سیکھ لے وہ اس دودھ سے بچتا ہے جو اس چھاتی یا تھن سے نکلے جسمین
سوئی کے سے چھید ہین۔ اللہ تعالی کیطرف چل۔ اور اسکے دروازہ کا قصد کر کیا تعجب تو اسکے
اولیا مین شامل ہوجائے۔ وہ دنیا کو تجھسے روکے گا یہان تک کہ تیرا قلب صاف ہوجائے گا
اور تیرے دلسے اسکی یاد جاتی رہے گی۔ اور اُسے تیرے الگ ہوجانے کے باعث حسرت رہیگی۔
اور اسکی جگہہ خدا کی محبت آجائے گی۔ پھر جب قلب اسکی محبت سے پر ہوگا اور ظاہری اسباب منقطع
ہوجائینگے تو دنیا کو خادمہ بناکر تیرے سامنے لایا جائے گا۔ اس حال مین بھی تیرے بدن پر
زرہ ہوگی۔ اور خدا کی طرف سے نگہبان رہین گے۔ دنیا کا زہر نکال لیا جائے گا۔ دنیا میٹھی
زبان سے کہے گی کہ تیرا حصہ فلان فلان مقام مین ہے۔ فلان شخص کی بیٹی تیری قسمت مین ہے
وہ ہر لحظہ تیری خوشامد کرے گی۔ اے اہل عراق۔ اے دنیا کی سلطنت والو۔ بادشاہو۔ اے
لباس والو۔ اے والیان ملک۔ میرے گھر مین بہت سے کپڑے لٹک رہے ہین۔ جونسا چاہتا
ہون مین لیتا ہون۔ میرے معاملہ مین سلامت روی اختیار کرو۔ ورنہ مین ایسا لشکر لے آؤنگا
کہ تم اسکی طرف متوجہ نہو سکوگے۔ والسلام۔ چھوڑنا زہد ہے اور لینا معرفت۔ پہلونکی باتین
چھوڑ۔ ان مین ہر شخص اپنے وقت کا شیخ تھا۔ زاہد عارف کا غلام ہوتا ہے۔ زاہد مین کسیقدر بقیہ
طبیعت و خواہش کے ساتھ دنیا و آخرت کی خوبی ہوا کرتی ہے۔ آخر مین ترک ہوتا ہے۔ اسوقت
اسکا دل اسرار حاصل کرتا ہے یہان تک کہ قلب سے ہر چیز جاتی رہتی ہے۔ اور زہد کی انتہا ہوجاتی ہے
پھر معرفت و صفائی حاصل ہوتی ہے۔ کدورت زائل ہوتی ہے۔ قرب وحق اور سبب آتا ہے
سبب منقطع ہوتا ہے۔ اسوقت ثبات رجوع کرتا ہے اور وہ اسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ مخلوق
کو امر و نہی کیا کرتا ہے۔ تیرے گناہ تجھسے متعلق ہین۔ دشمن تاک لگا رہے ہین۔ اگر ان کو ذلیل
کرنا چاہتا ہے تو جلد توبہ کر اور آخرت مین مشغول ہوجا۔ خدا تجھپر گواہ ہے اور وہ ہر جگہہ تیرے ساتھ
ہے۔ ابن عطا یہ دعا کیا کرتے تھے۔ الٰہی دنیا مین میری غربت پر رحم کر۔ موت دو قسم کی ہے
ایک عوام کی موت۔ جو معمولی ہے۔ دوسری خواص کی موت۔ یہ خواہشون۔ نفسون طبیعتون
اور عادتون کی موت ہے۔ اسوقت دل زندہ ہوجاتا ہے۔ پھر زندہ دلی سے قرب اور قرب سے
حیات ابدی ملتی ہے۔ انمین اور موت کے ذکر مین پردہ پڑجاتا ہے۔ ایک باطنی چیز اُسے
مخصوص کرلیتی ہے۔ اور وہ ظاہر مین لوگون کو موت یاد دلایا کرتا ہے۔ اور ظاہری حکم بتاتا
رہتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم ظاہر مین وحدانیت کی گواہی دیتے ہو۔ مگر تمہارے باطن

برعکس ہین - تمہارے منہ مخلوق کیطرف ہین اور دل درہم و دینار کیطرف - خوف کرنے والا اندھیرے
سے چلدیتا ہے مگر خوف کہان ہے - الٰہی مین نجات کا طالب ہون - جو شخص مخلوق مین یکتا ہو شیطان
مطیع ہوکر اور بھنکڑیان پڑکر اُسکے قلب کے سامنے آتا ہے - تو جب تک خدا کو یاد کریگا محب رہیگا
اور جب یہ سنلے گا کہ وہ تجکو یاد کر رہا ہے تو محبوب بنجائے گا - جب تک اُسکو زبان سے یاد کریگا تائب
ہوگا - و جب قلب سے یاد کرے گا سالک بنے گا - پھر جب ہمیشہ اُسکو یاد رکھے گا عارف ہوجائیگا
جب تک تیرے برے اخلاق درست نہو جائین صالحین کے پاس نہ بیٹھ - ورنہ لقمہ و خرقہ تجکو
ہمیشہ متغیر کرتا رہے گا اور اسحالت مین تیرا بگاڑ درستی کی نسبت بہت زیادہ ہوگا - رعونتین
چھوڑ - اور اُسکے سوا کسی سے دوستی نکر - کسی کا مصاحب نبن - اپنی حالت پر نظر ڈال - اے
ناپاک تر - اے احمق - تجکو یہودی و نصرانی مجھسے زیادہ پیارے ہین - دجال خراسان سے آئیگا
اُس کا ظاہر حال درست ہوگا - میری نسبت وہ تیرا زیادہ محبوب ہے - اللہ کے بندو - حیات
ابدی - اور ایسے پانی کیطرف آؤ جو کبھی خشک نہین ہوتا - اُس دروازہ کی جانب متوجہ ہو جاؤ
جو کبھی بند نہین ہوتا - لازوال سایہ اور کم نہونے والے پھل کیطرف توجہ کرو - اس کے جتنے خدا ہی کو
معلوم ہین - اے شہوات و لذات و ہوس کے تربیت کرنے والو - خیر کسی اور چیز مین ہے -
ہماری صدق ارادت کی آگ مین جل جا - تمام پردون اور دروازون کو طے کرلے گا ہم مین تجمین
کوئی حجاب نرہے گا اور تو ہمارے طرح اُسے دیکھ لے گا - سب کچھ قسمت سے متعلق ہے - اے
مدعی ولایت کا دعوے نکر - یہ علم خود تیرے سر چڑھکر بولے گا - ولایت اعمال سے متعلق ہے نکہ
اقوال سے - یہ باطنی بنیاد ہے - اور اتصال قلب اُسکی عمارت ہے - ایمان اور اُسکی حقیقت اُسکی
کنجی ہے - تجھے اُسکی ذرا خبر نہین - بعض یکتا اور مطمئن بندون کا دامن پکڑلے اور اُن سے لقمہ
نمانگ - تاکہ وہ تجھے اپنے کپڑے پہنائین اور اپنے آگے کھڑا رہنے دین - اُسکی مداومت سے
وہ تجکو اپنا بنالے گا - اپنے کلمات کی گدڑی پہنائے گا - اور اپنے بعض احوال پر مطلع کریگا - تیرے
زخم کو درست اور مقام کو پاکیزہ کردے گا - پھر تو اگر اپنے دلمین وارداتِ حق کا نظارہ کرے
تو آنکھین بند کرلے - اور خاموش رہ - اُس کا بھید ظاہر نکر - وارداتِ الٰہی اختلاف احوال
و مقامات کے لحاظ سے اُن کے قلوب کیطرف آیا کرتے ہین - ان کا ظاہر تغیر باطن کے
سبب متغیر ہوتا رہتا ہے - وہ مرید جو اُن کے اسرار سے واقف ہو اس بات کا محتاج ہے
کہ اندھا بہرا اور بیہوش ہوکر رہے - شیخ کو جب اُسکی نجات معلوم ہوگی اور اخفائے اسرار
کے متعلق اُسکا ادب ثابت ہوگا تو کیا عجب اُسکے قلب کو اپنے بعض کپڑے پہنادے - اور
طہارت قلب کے ساتھ خدا سے دعا کرے جسطرح یوشع بن نون موسےؑ کے ساتھ تھے

اے لڑکے جو چیز تیری ملک نہیں وہ تیرے قبضہ سے خارج ہے۔ آیندہ تیری قسمت کی جو تجھے ملجائے گی اور جو کسی اور کی ہے اسے ہاتھ نہ لگے گی۔ پھر اگر تیری قسمت کی ہے تو تو شوقینہ بیٹھ اور وہ تیرے پاس آجائے گی۔ اب یہ رنج و تعب جو نقصان دین کا باعث ہے کس لیے ہو؟ اگر تو ہمیشہ علم کی باتین سُنے گا اہل علم کی صحبت اختیار کرے گا معرفت اور آیندہ کی بابت سوچتا رہے گا تو تجھپر ترک اسباب و ارباب آسان ہوجائے گا۔ اخلاص کے بعد مخلوق کے لیے ترک عمل ریا و کار ہے۔ لیکن رویت مخلوق کے وقت حصول اخلاص کے لیے عمل چھوڑ دینا قابل امید بات ہے۔ توجب تک مرید رہے حکم کی پابندی کر۔ کیا عجب تیرا عمل تجکو علم تک پہونچا دے۔ علم تیرے قلب و اعضا و سر سے عمل کا طالب ہے۔ اور تجکو امر و نہی کرتا ہے۔ الٰہی ہم مین ہر شخص تیرا طالب ہے لیکن نہ جانے ہم کو تجھسے روک رہی ہین۔ خدا کے احکام تجھپر بمنزلہ دین ہین۔ پھر اگر تو نے باوجود قدرت اُنھین موخر کیا تو تو ظالم ہے۔ اور اگر چھوڑ دیا تو کافر۔ دنیا کو کھیل اور جمع کرنے کی نیت سے نہ لے بلکہ بقدر ضرورت اپنا حصہ لے لے۔ جب مرتبۂ تسلیم کے باعث تیرا اسلام ثابت ہوگا اور تو اپنے نفس کو قضا و قدر کے حوالے کر دیگا تو اللہ تعالےٰ اول تیرے قلب کو خلعت پہنائے گا پھر ظاہر و باطن کو آراستہ کرے گا۔ اور تو ایک دن مین چند بار مرجائے گا۔ پھر وہ تجھے زندہ اور ناپاکی و کدورت سے پاک کرے گا۔ وہ مخلوق کو دیکھکر مرتا ہے اور خالق کو دیکھکر جی اُٹھتا ہے۔ حرکت کرتا اور اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے وجود سے غائب ہوجاتا ہے وہ حق کے ساتھ زندہ اور مخلوق کیطرف سے مردہ ہوجاتا ہے وہ صادق مرید و نیکی کتاب کی مانند ہے جب کوئی مرید آتا ہے سارے مرید اُسے مٹانے کا حکم دیتے ہین۔ وہ پہلے نفس و خلق کو اور پھر دنیا اور آخرت کو مٹا دیتا ہے۔ اسکے تمام ہوجانے کے بعد اللہ تعالےٰ جسطرح چاہتا ہے اُسے پلٹ دیتا ہے۔ جب تو اس مقام پر ترقی کر جائے تو حرام اور شبہ کو چھوڑ دے۔ اسکے بعد مباح کو چھوڑ کر خالص حلال کو لے لے۔ اس کا نام اجماع حکم و علم اور اجماع ظاہر و باطن ہے خالص حلال وہ ہے جو کسی کی ملک مین نہو۔ مثلاً جنگل اور دریا کی چیزین اسوقت بلا انتظار و اہتمام حلال روزی تیرے پاس آجائے گی۔ سوتے مین کوئی شخص تجھے کھلا جائے گا۔ اور تو آنکھ کھولکر فرشتون اور ارواح انبیاء کو اپنے چارون طرف دیکھے گا۔ علم تجھے اس کے لینے کا فتوے دیگا۔ اور سلامت قرب ضامن بنے گی۔ مخلوق کے امید و بیم۔ تعریف و مذمت۔ اور صورت و معنے سے فارغ ہوکر بیٹھ۔ اللہ تعالےٰ کیطرف سے بحالی۔ اسکے بعد قرب و غنا۔ دوام صحبت مخلوق سے نفرت۔ اور فناء عن الوجود کا مرتبہ ملے گا۔ اثبات کے بعد محو۔ عدم کے بعد وجود۔ بُعد کے بعد قرب۔ کدورت کے بعد صفائی۔ قطع کے بعد وصل اور گم ہونے کے بعد ملاقات کی طالب ہو۔ صحت قلب بلا لسان ہے اور صحت سر بلا قلب۔ و بلا وجود۔ یہان صرف خدا ہی

والا ہے ۔ جب چاہے گا اسے زندہ کردے گا اور اسکے باعث بندگی کی اصلاح کریگا اور اپنا
مقرب بنائے گا ۔ اے باطل ۔ اے بلہوس ۔ اسباب و ارباب کو چھوڑ ۔ واصل ہو جائے گا ۔ اور جس
چیز کو چھوڑے گا سامنے آجائے گی ۔ یہان ہر قسم کا کھانا طبق مین چنا ہوا ہے ۔ طبیب محبوب اور
قریب کے گھر مین موجود ہے ۔ اسوقت ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھنے کھڑا ہوا ۔ آپنے فرمایا خاموش
مین تیرے سوال کو نفس و طبیعت کیطرف سے نکلتا دیکھتا ہون ۔ میرے ساتھ خطرہ مین شریک
مین صاحب شمشیر اور قتال ہون ۔ اللہ تعالے تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے ۔ مگر اے عامی
تجکو تو اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے ۔ اور اے خاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے ۔ اور اے
خاص الخاص تجکو اپنے تقلیبات یعنی حال کے بدل دینے سے ڈراتا ہے ۔ اے عامی تجکو
تیری سماعت و بصارت توڑنے اور مال و اہل چھین لینے اور پھر دار آخرت کیطرف انتقال کے بعد
مواخذہ مین آجانے سے ڈراتا ہے ۔ اور اے خاص الخاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے ۔ حتے
الامکان خوف کے قدم پر جما رہا کر ۔ غافل نہو حق تیرے سر سے باتین کیا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے
کہ مین خدا ہون ۔ کسی سے خوف نکر ۔ جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو جب کبھی تو خوف کیطرف قدم بڑھائیگا
وہ تجکو روکے گا ۔ اور جب حالت اُسی مکدر ہو گی وہ صاف کر دے گا ۔ جب قلب صاف ہو جاتا
ہے تو آسمان و زمین کی سلطنت ضرر نہین پہنچا سکتی ۔ یہ بات آرایش ظاہری ۔ تمنا اور تکلف سے
حاصل نہین ہوتی ۔ بلکہ یہ لیاقت آسمان سے آتی ہے ۔ علی بشرطیکہ دل مین زہد ہو تجکو ترقی
دیسکتا ہے ۔ اسوقت تجپر اور تیری مجلس والونپر رحمت نازل ہوتی ہے ۔ مباحات اور افضال
الٰہی پے درپے آتے ہین ۔ ایک مرید نے کسی حکیم سے کہا کہ مین جنت مین تھوڑی سی جگہ چاہتا
ہون ۔ جواب دیا جسطرح تمنے آخرت کی بابت قناعت کر لی ہے دنیا کی بابت بھی اسیطرح قناعت
کر لے ۔ موت ضروری امر ہے پھر اسیوقت مرجا ۔ میت کسی سے میل جول نہین رکھا کرتا ۔
اسے دینے نہ دینے ۔ امید و بیم ۔ اور دشمنی و دوستی سے کچھ علاقہ نہین رہتا ۔ وہ تو ساکن و ساکت
ہے ۔ نفع حاصل کرنے اور ضرر دفع کرنے مین میت کیطرح رہا کر ۔ میت کلام نہین کیا کرتا ۔ وہ
جب چاہے گا تجھے گویائی عنایت کردیگا ۔ اگر تو مخلوق اور اپنے نفس کی طرف سے مر جائے گا تو
ایسے کلام کے ساتھ ناطق ہوگا جو بالکل حق ہے ۔ کیونکہ میت اسی بات کی خبر دیا کرتی ہے حضرت
شیخ کے پاس ایک رقعہ آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک صوفی آدمی آپسے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے
فرمایا ۔ یہ باطل ہے ۔ کیونکہ صوفی مخلوق کی نگاہ سے الگ رہتا ہے ۔ صوفی مطلوب ہوا کرتا ہے
نہ کہ طالب ۔ ایک شخص نے سوال کیا گدڑی جب حد سے زیادہ پھٹ جائے تو کیا کرے ۔ فرمایا خاموش
بیٹھا رہے ۔ یہان تک کہ تقدیر اسے بقدر پیوند کوئی کپڑا عنایت کرے یا نئی گدڑی دے دے

کبھی گر پڑے تو دروازہ پر سو جا۔ چوکھٹ پر بیٹھا رہ۔ تو مخلوق کا بندہ ہے۔ وہ توبہ کرتے ہیں۔ تو موٹا ہوتا ہے
اور پشت پھیرتے ہیں تو دبلا پڑ جاتا ہے۔ تو ہالک اور مشرک ہے۔ تیرا اول توحید سے خالی ہے تو منافق کا
غلام ہے۔ نیکیوں سے بے بہرہ ہے۔ شمار سے خارج ہے۔ تیری گنتی علماء و مریدین و مرادین و سالکین میں سے
کیسے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اگر تجھے خدا سے شرم نہ آئی تو تمہارے مکانوں پر آکر مہمان بنتا اور ایک ایک کے کان مروڑ کر
اسے تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے رے۔ پیسے کی محبت۔ یہ دیکھنے والیکو اپنی طرف کیوں کھینچتی ہے۔ تجھ پر افسوس
تجھے دنیا کا طالب ہے۔ حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں۔ میں دنیا سے توحید کے باعث اپنا حصہ
لے لیتا ہوں۔ تجھے آخرت و قرب الٰہی طلب کر۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر پڑی ہیں۔ بنیاد
بکھر گئی ہے۔ اے اہل زمین آؤ۔ ہم گری ہوئی چیزوں کو درست کر دیں۔ اور اس دیوار کو کھڑا کریں۔ اے
شمس و قمر۔ اور اے لیل و نہار۔ یہ چیز تو پوری ہو کر رہے گی۔ لوگوں نے جواب دیا۔ ہاں بیشک۔ بعض
حال مخفی رکھا جاتا ہے۔ اب ہم حکم الٰہی آنے تک سوتے ہیں بسم اللہ۔ یہ فرما کر شیخ علیہ الرحمۃ نے
چوکی سے کمر لگائی۔ اور ہاتھ سر کے نیچے رکھکر آنکھیں بند کر لیں۔ اور تھوڑی دیر ٹھیر کر اٹھ بیٹھے۔ اور یہ
فرمایا۔ تم بیوقوف اور دیوانے ہو۔ مجھ سے الگ رہنا تمہارے لیے بلا عذر راس المال کے خسارہ کا باعث
ہے۔ ہوس نکر۔ اسوقت آپکی مجلس میں استاد دارالامام عزالدین بن رئیس الرؤسا مع خدم و حشم حاضر
ہوا۔ یہ شخص اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ اسکے آتے وقت آپنے فرمایا۔ تم میں بعض لوگ بعض کے
خادم ہیں۔ اللہ کا خادم کون ہے۔ تم سب مخلوق اور وجود ہو۔ اے میت۔ اے مٹی۔ تو مٹی ہو جائیگا
تیری قبر روندی جائے گی۔ ایک مٹی سے دوسری مٹی کیطرف اور دہر سے لحد کیجانب منتقل ہوگا۔ تجھے
کچھہ خبر نہیں۔ بڑھاپا آگیا۔ تو بہرا ہے۔ تجھے خبط اور جنون ہے۔ موت کے بیدار کرنے سے پہلے بیدار ہو جا
اپنے نفس کو نصیحت دے۔ اسے وصیت کر۔ مال کو تقسیم کر دے۔ تو قبر کا مسافر ہے۔ جب لوگونکی
اجل آتی ہے تو ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ تو جس چیز کا مالک ہے یا جسکی تعظیم و تکریم کرتا ہے
اس کا بوجھ تیرے ذمہ ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھکو ڈرائے اور دشمن وہ ہے جو بہکائے۔ الٰہی
ہمکو غافلوں کی خواب سے بیدار کر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے۔ ہم کو ہماری اور اپنی ذات سے مشغول
رکھ۔ تاکہ ہمارے نفس درست ہوں۔ اور ہم ان کو تیرے حوالے کریں اور تمام عمر مشغول رہیں۔
غیر کو نصیحت کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ تو مومن ہو۔ بندہ کو وصول الی اللہ کے بعد دعوت مخلوق
کرنی چاہیے۔ مجرو نکی پیروی نکر۔ اس خائن پر افسوس جسنے خدا اور اپنے نفس اور نبی کی خیانت کی
امر کرتا ہے عمل نہیں کرتا۔ منع کرتا ہے خود باز نہیں رہتا۔ اس کا فعل قول کے خلاف ہے۔ سر کے
مونچھیں منڈوانے اور چہرہ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ ایمان اسجگہہ ہے۔ یہ اشارہ ان لوگونکی طرف
تھا جو استاد دارالامام کو گھیرے ہوئے تھے۔ ایمان انکی صفت ہے۔ انہیں ہر شخص اپنے قلب کا

کوتوال ہو۔ وہ نفس و ہوائے طبیعت اور ہمزہ نفس سے ڈرتے ہین پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مین نے بعض لوگون کو دیکھا جنکے ہونٹ مقراضون سے کاٹے جاتے ہین۔ مینے پوچھا یہ کون۔ جواب ملا۔ آپکی امت کے علماء۔ الٰہی اسکو درست کردے۔ الٰہی ہمین نیک بنا دے۔ اور ہمارے ساتھ نیکی کر۔ ہماری حاجتین اور توجہ اپنی طرف کرلے کھڑا ہو اور اپنا ہات میرے ہات پر رکھ (یہ اشارہ استاد دار الامام کیطرف تھا) تا کہ ہم اس اُجاڑ گھر اور مال اور اولاد سے الگ ہو کر اپنے خدا کی طرف چلین۔ اور اللہ تعالے کی پناہ اور عمل کیجانب رغبت کرین۔ تو عنقریب خدا کی طرف جائیگا اور تیرے اعمال کا سوال کریگا۔ اسے تجکو توحید کے لیے پیدا کیا ہو۔ دنیا و آخرت کے لیے نہین بنایا۔ دنیا تجکو شکم پُر اور سیراب نکر سکے گی۔ یہ تو بیوفا۔ اور مکار ہو۔ تیرا اپنے نفس کو دیکھنا اور اپنی تدبیر سے دنیا کی جانب متوجہ ہونا۔ اور اُسے وزیر بنالینا بہت بڑی مصیبت ہے۔ مومن مدبر ہوتا ہو بدنصیب نہین ہوتا جب تو نفس سے الگ ہوجائیگا تو تیرا قلب تجھسے کلام کریگا۔ پھر سِر کی لذت میسر ہوگی۔ بعدہ تم دونون کو خدا دوست رکھے گا۔ اسوقت تو بندون اور شہرون کا کوتوال ہوجائیگا نفس کو الگ کردے۔ اگر تو کسی بڈھے کو دیکھے تو یہ کہا کر کہ یہ خدا کا بندہ مجھسے پہلے کا ہو۔ اسیطرح نیک و بد۔ جوان اور بچہ کیجانب حسن ظن رکھا کر اس سے تیرا نفس الگ ہوگا اور دنیا دل سے نکلجائیگی۔ دنیا آخرت کو لیکر تجھے دروازہ قرب تک پہنچادیگی۔ اُسکی سلطنت اور عظمت۔ و جلال کا دروازہ دکھائیگی۔ آخرت تیری نظر مین چھوٹی ہوجائیگی تو اُسکا مشتاق ہوگا۔ اُسکی ملاقات کو محبوب رکھے گا۔ دنیا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور وہ تیرے دل سے نکلکر اُس مطلقہ عورت کی مانند ہوجائیگی جسکو ظہور عیب کے بعد طلاق دیگئی ہو۔ تو نفس کو اُس سے بچائیگا۔ پھر آخرت مزین ہوکر آئیگی۔ اور سابقۂ ازلی اُسکے عیب بتا کر یہ کہیگا کہ یہ حادث و مخلوق ہے اسمین اسلام لانیکے بعد یہود و نصاریٰ سب تیرے شریک ہین۔ البتہ تقدحات جنت قرب الٰہی اُسکی محبت اور وصول الی اللہ ہو۔ اُن بلبوسون مین مصروف ہو جنہون نے دنیا کو نہ سمجھا۔ اُسکے طالب آخرت کو سمجھا اُسکے تا لب ہوگئے۔ مخلوق کو نسمجھا اُسکے پاس ٹہیر گئے۔ اے قوم۔ خدا سے ڈرو۔ اللہ تعالے نے بعض انبیاء کیطرف وحی بھیجی کہ میری بیخبری کے عالم مین مواخذہ سے ڈرو یعقوب پہلے یوسف پر روتے تھے پھر اُن کے نفس پر رونے لگے فراست سے اُن کا نبی ہونا معلوم کرلیا تھا عصمت کے خوف سے روتے تھے کیونکہ انہین حسن و جمال تھا۔ تم اندھے بہرے اور گونگے ہو تمہارے ظاہری کان موجود ہین مگر قلوب بہرے ہین۔ اے دوزخ کی لکڑیو اے عوام۔ اے کمینو۔ تم سراپا ہوس ہو۔ تمام امور خدا کیطرف رجوع کرین گے۔ مین تمہارا چرواہا۔ ہانکنے والا اور نگہبان ہون۔ اگر توحید کی تلوار سے سب کو کاٹنے کے بعد ضرر و نفع کی بابت مین تمہارا وجود خیال مین لاتا تو مین اسمقام پر ترقی نہ پاتا۔ مین نے استقام کو لازم کرلیا ہو۔ تمہاری تعریف و مذمت۔ اقبال و ادبار میرے نزدیک برابر ہو۔ بہت سے لوگ مجھے بُرا کہتے ہین مگر اُنکی مذمت آخر مین تعریف سے بدلجاتی ہے۔ یہ دونون باتین خدا کی طرف سے ہین۔ میری تمپر توجہ اور تم سے لینا اللہ کے لیے ہے۔ اگر ممکن ہوتا تو مین

ہر کسی کے ساتھ اصلی قبر مین جاتا۔ اور منکر نکیر کو اسکی طرف سے جواب دیتا۔ اللہ تعالے جب کسی بندہ سے محبت
رکھتا ہے تو اُسکے قلب مین وجد اور اپنا شوق ڈالدیتا ہے۔ بایزید بسطامیؒ اس لیے تو مرتبہ جلاوطن کیے گئے
کہ اُنکی زبان سے عجیب کلام سُنے جاتے تھے۔ اللہ تعالی اہل محبت کے قلوب پر قرب کے دروازے کھولدیتا
اور اُن کو پانچ نمازون اور لقب انسانیت کے سوا اور کسی چیز مین مخلوق کے ساتھ جمع نہین کرتا۔ اُنکی
صورتین آدمیونکی سی ہین۔ دل تقدیر کے ساتھ ہین۔ اور اسرار خدا کے ساتھ۔ تیری طاعتین تیرے چہرہ
اور کپڑے اور ظاہر تک ہین حالانکہ ارتداد و کفر تیری خلوت و باطن مین موجود ہے۔ تیرا قلب نفاق و عجب
اور مخلوق کی بدظنی سے پُر ہے۔ اگر تو بہ نکی تو تجکو تلوار ہی پاک کر سکتی ہے شرع نے ہمکو سکوت و اخفا کا
حکم دیا ہے ورنہ مین تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور آستین پکڑ کے تجھے نکالدیتا۔ ہمارا کلام تمہارے ظاہر
مین اور ہمارے قلوب تمہارے باطن مین اثر ڈالتے ہین۔ جو مجھپر تہمت لگائے اور جھٹلائے خدا اُسے جھٹلا
کرے۔ اللہ تعالی اُنہین اور اُسکے عیال و مال اور شہر مین تفرقہ ڈالدے۔ مین ہر نماز کے وقت یہ چاہتا ہون
کہ لوگون کو نماز پڑھانے کے لیے کسیکو خلیفہ کر جاؤن۔ مگر جب نماز کا وقت آتا ہے مین نماز ہی کیطرف واپس کر دیا
جاتا ہون۔ اور یہی حال ہر مجلس کے وقت ہے۔ الٰہی جسکی ہم مین طاقت نہو وہ ہمپر نہ لاد۔ خوش ہونے
والون کے ساتھ خوش نہو۔ بلکہ غم کرنے والونکے ساتھ غم کیا کر۔ ہنسنے والونکے ساتھ نہ ہنس بلکہ رونے
والون کے ساتھ رویا کر۔ عالی ہمتی کے ساتھ چلو۔ اور اُسکے دروازہ اُسکے قرب کی چوکھٹ پر اپنا
حصہ کھایا کرو۔ تیرے پاس عقل نہین حصول دنیا سے اعراض کر۔ اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہون
تو اُن کے لیے ہے۔ نہ کہ اپنے لیے۔ پیغمبر علیہ السلام صدقات لیتے اور فقیرون مسکینون اور مجاہدین کو
دیدیا کرتے تھے۔ پھر ازواج مطہرات کے پاس آکر فرمایا کرتے تھے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟
اگر کچھ نہ ہوتا تو فرمادیتے کہ مین نے اسوقت سے روزہ کی نیت کر لی ہے۔ آپ کے فرمانے سے یہ بات
معلوم ہوگئی تھی کہ آپ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہین۔ اسیطرح عارف کبھی کبھی گرمی مین سونے
کے لیے کوٹھے پر چڑھتا ہے اور اوپر ایک کھڑکی دیکھکر اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے گھر مین
سوتے وقت ہوا آنا مقصود ہے۔ لیکن وہ کھڑکی کا دروازہ کھلا دیکھکر یہ معلوم کرتا ہے کہ اس سے جنگل
کیطرف بھاگجانا مد نظر ہے چنانچہ وہ نکل بھاگتا ہے۔ مخلوق مین نبوت کے آثار۔ اُس کا فائدہ۔ اور
معنے باقی ہین۔ اور وہ اولیاء کے قلوب پر منقسم ہے۔ نبوت ایک عمدہ کھانا پینا تھا۔ اب اہل اللہ کا
جھوٹا باقی رہگیا ہے۔ اے حرام اور سود کھانے والو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ مین قصہ گو نہین ہون۔
بلکہ توحید و اخلاص کا مربی ہون۔ مین تمہاری بھیڑ کو کیا کرون۔ تم مین منفعت نہین ہے۔ تمہارے
اعمال بُرے ہون یا بھلے۔ تمہارے مُنہ پر پکار پکار کر اپنا حال کہہ رہے ہین۔ سکوت ایسی بہتری
ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ کیا عجب یہ بات تیرے چہرے سے مٹجائے۔ تیری خلوت متغیر ہو

اور چہرہ کی سیاہی باقی ہے۔ ایک آدمی حج کرکے آیا۔ آپنے کہا جا کے آکے توبہ کر۔ جو ایسا ہی تو
حج ہی نہ تھا۔ مین نے کہا یہ تو مین جانتا ہون۔ لیکن زنا اور فسق و فجور تو وہان بھی ہے۔ اُسنے توبہ کی
آخر مرگیا۔ مینے اُسپر نماز پڑھی تو یہ معلوم ہوا کہ گویا تابوت سے نکلکر میرا دامن پکڑ لیا ہو۔ مین نے کہا کہ
مین تجکو اسی سے ڈراتا تھا۔ تمہارے دعوون مین کسقدر جھوٹ اور مکر ہے۔ تیرے لیے شیخ ہے اگر
تو اُسکے لیے ہو جائیگا۔ اب اُسکے حوالے کرنا کہ وہ تجکو آزادی کا پروانہ دیدے اور تیری سیاہی مٹا ڈالے
اور تو طاعت و خیر سے تھک نجائے۔ تو اُس پروانہ کو موت اور فراق کے وقت پڑھیگا۔ مین اُسدن
تمہاری شفاعت کی امید رکھون تو یہ شرک ہے۔ مین نے توحید کو لڑکپن سے پالا۔ آج اُسے ضایع
کر دون۔ کھلے دروازے کو تمہارے سبب بند کر دون۔ مین ایسی دوستی تم سے نہین رکھتا اور نہ
اسمین کوئی خوبی ہے۔ اسوقت ایک شخص چیخ اُٹھا اور اللہ اللہ کہا۔ آپنے فرمایا تجبی اسکا حساب لیا جائیگا
کہ یہ لفظ ریا سے کہا ہے یا نفاق سے۔ اخلاص سے یا شرک سے۔ یہ دن تھوڑا لیکن جس کا جی چاہے
بیٹھے اور جو چاہے چلا جائے۔ پھر آپ چیخے اور بہت لوگ چیختے چلاتے توبہ کرتے آپکی طرف گرے۔
اتفاقاً ایک چڑیا آپکے سر پر آ بیٹھی۔ آپ دیر تک سر جھکائے رہے اور چڑیا اسیطرح سر پر بیٹھی
رہی۔ آدمی چوکی پر چڑھ آئے چار طرف سے چیختے چلانے لگے۔ آپ اسیحال مین رہے یہان تک کہ
بعض اصحاب نے ہاتھ بڑھایا چڑیا اُڑ گئی۔ پھر آپنے دعا کی۔ لوگ چیختے چلاتے دعا اور توبہ مین مشغول
رہے۔ آپ چوکی سے اُترے اور اسیحالت مین جامع مسجد رصافہ کی طرف تشریف لیگئے اور بہت سے
لوگ روتے چلاتے وجد کرتے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر آپکے ساتھ ہو لیے۔ پھر آپنے فرمایا یہ آخری
زمانہ ہے۔ الٰہی ہم اسکے شر سے پناہ مانگتے ہین۔ اپنی آبرو نگاہ رکھ۔ ضروری سامان جمع کرنے
کے لیے کمائی کر یہ اللہ تعالے سے لینے کا دروازہ ہے۔ اسکے باعث مخلوق سے مستغنی ہوجا۔
مسبب سبب کو اور باطن ظاہر کو خطاب کر رہا ہے۔ یہ تو بتا کہ تکلیف سے فراغت حاصل ہے یا ہمیشہ
نئی بات کے متعلق جدید تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ظاہر اپنے باطن سے یہ کہا کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ
چل۔ تاکہ ہم سبب و معین اور اصل کے پاس جائین۔ قضا و قدر کا دروازہ کھٹکھٹائین علم کے
دروازہ اور فضل کے سرے پر کھڑے ہون۔ بھری نہر پر چلین۔ اور اُسکی اصل تک جا پہنچین
پھر جب وہ دونون اصل تک پہنچتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہر فضل کے پہاڑ سے نکلی ہے۔ دونون وہان
بیٹھتے اور خیمہ لگا دیتے ہین۔ اسوقت کفایت و عنایت اور ہدایت و معرفت حاصل ہوتی ہے علم آتا ہے
ہمارے لیے مختلف دروازے ہین جنسے ہم داخل ہو جاتے ہین۔ تو ادب حاصل کر۔ ابراہیم خواص
کا قول ہے مین ایک جنگل مین عرصہ تک رہا۔ مگر وہان کسی کو نہ پایا۔ آخر ایک ایسی جگہ جا نکلا کہ
جس سے اور زیادہ وحشت ہوئی۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک جوان کھڑا ہے۔ مینے تعجب سے

پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ جواب دیا اللہ کی طرف سے۔ میں نے کہا۔ کہاں جاؤ گے۔ فرمایا۔ اللہ کی طرف۔
میری زبان سے یہ نکل گیا کہ اگر تم سچے ہو تو اُس پر اپنی جان فدا کر دو۔ اُسنے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر پڑا۔ میں نے آگے
بڑھ کر دیکھا تو جان نکل چکی تھی۔ میں اس خیال سے کہ انکو دفن کرونگا پرے جا کر تیار جمع کرنے لگا۔ جب واپس آیا تو لاش
ندارد تھی۔ اسوقت ہاتف نے آواز دی۔ اے ابراہیم اُسکو ملک الموت نے ڈھونڈا جنت دوزخ نے تلاش کیا مگر کہیں نہ پایا۔
میں نے کہا اچھا پھر کہاں گیا۔ جواب ملا جنتوں اور نہروں میں اچھے مقام پر قدرت والے بادشاہ کے پاس ہے۔ اے طالبو
غافل نہ ہو۔ گھر میں اُنکے دروازوں سے آؤ۔ اُن مشائخ کے دروازوں سے داخل ہو اور جو طاعت الٰہی میں فنا ہو گئے ہیں
سرسبز معنی اور منزل قرب کے جلیس اور بادشاہ کے مہمان بن گئے ہیں صبح شام اُنکے پاس طبق آتے اور طرح طرح کے
خلعت ملتے ہیں۔ خدا کی مخلوق۔ زمین آسمان اُسکی معرفت و اسرار اُس کا طواف کرتے ہیں۔ تو اُس دیوار کے پیچھے سے
جسکا عرض تین میل کا ہے اور ہاتھ میں سوئی لیکر اسے توڑنا چاہتا ہے کسطرح توڑ سکے گا۔ اہل اللہ جب دیوار کے پاس پہنچتے
ہیں تو اُسکے لیے ہزار دروازہ کھل جاتے ہیں اور ہر دروازہ اپنی طرف بلاتا ہے نعمت لیکر مولا کی طرف چل کہیں وہ نعمت
تجھکو قید نکر لے۔ اُسے اور قید کرنیوالے کو چھوڑ دے۔ نعمت کو دیکھ کر فی الواقع نعمت ہے یا نقمت۔ یا رحمت۔ اُسکے ظاہر پر فریفتہ ہو
منعم کو نہ بھول۔ دہنے بائیں نہ دیکھ۔ منعم سے آنکھیں نہ پھیر دنیا کے ہاتھ سے نکھا۔ شاید اُسمیں زہر ہو جب کھانا آگے
آئے تو اپنے دو وزیر یعنی قرآن و کتاب کیطرف دیکھ۔ اُن کا مشورہ لے لے۔ اگر وہ حکم دیدیں تو جلدی نکر۔ ذرا اُنکے
خوش نہو بلکہ اپنے نفس سے فتوے لے۔ خواہ مفتی کیسا ہی فتویٰ دیا کریں۔ اگر تو نفس پر مجاہدہ اور اُسکی مخالفت کریگا
تو وہ قلب کے ساتھ ملکر ایک چیز ہو جائیگا۔ اسوقت یہ خطاب ہوگا کہ اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کیطرف آجا۔ نفس کو دلکی
دلکو سر کی۔ اور سر کو خدا کی خبر ملجائیگی۔ پرہیزگاری و تقوے کا حق ادا کر۔ پھر بے پروائی سے کہا یا کہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا۔ الٰہی ہم تیرے قرب کا ارادہ کرنیوالے۔ تیرے طالب و محب۔ اور تیرے مرید ہیں تجھسے ہمارے اہل
عیال اور گھر بار چھٹ گئے ہیں۔ ہمیں رسوا نکر۔ غیر اللہ میں مشغول ہونا کھیل نفس کے ساتھ شغل رکھنا گناہ اور
مخلوق میں مصروف رہنا اُسکے دروازہ سے الگ ہو جانا ہے۔ اولیا وہ ہیں کہ فرشتے پیچھے ہاتھ باندھکر انہیں
سجدہ کرتے ہیں۔ بعض اولیاء اللہ فرشتوں کو اسحالت میں دیکھتے ہیں۔ ایک بزرگ ملک شام کی مسجد میں بیٹھے
دلمیں سوچ رہے تھے کہ کاش مجھے اسم اعظم معلوم ہوتا۔ اسوقت دو شخص نازل ہوئے اور اُسکے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ایک نے
دوسرے سے کہا کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُسنے کہا ہاں۔ پہلے نے جواب دیا اللہ اللہ کہا کر۔ اُس بزرگ نے
دلمیں کہا کہ میں آج سے اللہ اللہ کہا کرونگا۔ دوسرا بول اُٹھا کہ فقط زبان سے اللہ کہنا ہمارا مقصود نہیں ہے بلکہ سچے
اللہ اللہ کہو کہ دلمیں اُسکے سوا اور کچھ نہو۔ وہ بزرگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد وہ دونوں میرے سامنے آسمان پر چڑھ گئے
اپنے ظاہر کو مخلوق کے اور قلب کو آخرت کیلئے کرلے۔ اور اگر قدرت ہو تو دنیا و آخرت سے الگ ہو کر سر کو مطیع الٰہی
بنادے۔ ورنہ سلامت نرہیگا جنگلوں میدانوں میں نکلجا خلوتوں اور صحراؤں میں ایمان حاصل کر۔ پھر مخلوق کیطرف آ۔ مومن
اور اُنکی جانب چلنے سے پہلے خلوت کا رفیق طلب کرلے۔ پھر قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ بلا قصد لیتے اور

نقدیم کردیتے ہین - وہ حق کیساتھ قائم ہین - تجھسے لیا گئی پر سمہ ترک کردیتے ہین - مرید اللہ تعالیٰ سے لیا کرتا ہے اور منافق
مخلوق سے - کیونکہ عارف فاسد اور بادشاہ کا نائب بنتا ہے مخلوق سے غیر کیلیے لیتا ہے - اُسکا بطن بادشاہ کے ساتھ
دروازون اور پردون پر پڑے ہے - اُسکی خواہشین اور تمام مخلوق اُسکے قدمونکے نیچے ہوتی ہے - عصاء موسیٰ تمام اشیا کو نگل کر متغیر
نہین ہوتا تھا - اگر میری بات پر عمل کریگا تو تجھکو کبھی فلاح نہ ہوگی مین تجکو تیرے نفس کے لیے تعلیم نہین دیا کرتا اور نہ اپنا
عصا تجھسے جدا کرتا ہون کیونکہ مجھے تیری سطوت و حکومت کا ذرا خوف نہین - تیرا عمل تجکو میرے پاس آنے سے روک
رہا ہے وہ تیرے حق مین برا ہے تیری برائی تیرے اہل و عیال کو لاحق ہوگی اور وہ عنقریب بھیک مانگنے لگین گے
صالح آدمی اپنے کنبے سمیت خدا کی طرف رجوع کرتا اور سبکو اُسکے حوالے کردیتا ہے اور فاجر انہین درہم و دینار اور زر
اور زمین - اور اپنے پیشے سپرد کرتا ہے - اس لیے اُنکا انجام فقیری ہے - تو جاہل ہے خدا کا مبغوض اُسکی رحمت سے دور
اور ملعون ہے - دنیا کی محبت بیویون کے بچھڑے کی طرح تیرے دل مین آ ٹکی ہے - الٰہی جو اطاعت دین کے لیے دنیا
کا طالب ہوئے سے روزی دے اور جو تیری آخرت کا طالب ہوکے رزق پہنچا - اور جو آخرت کو ریاکاری سے طلب کر
یا دنیا کو دنیا کے لیے چاہے اُسے روزی نہ دے - کیونکہ یہ دونون تجھسے باعث حجاب ہین - کاش تم مین ایک شخص
فلاح حاصل کرتا تاکہ کل ہم اُس کا دامن پکڑ لیتے - جب کوئی نیک آدمی میرے پاس آتا ہے تو مین کہدیتا ہون
کہ اگر تمہارے پاس کل صبح کا کھانا ہو تو ہمین اپنے ساتھ بٹھا لینا - ہماری دعوت کر دینا - اور اگر ہمارے پاس
کچھ ہوا تو ہم تمہارا حصہ پہنچا دین گے - میرے بیغرض کلام کو لیلو - فلاح پاؤگے - اگر یہ صحیح ہے تو تجھے تمہین دونو
نجات ملی - اور اگر خلاف ہے تو تم کو نجات حاصل ہوگی اور مین خسارہ اُٹھاؤن گا - مخلوق تین قسم کی ہے - فرشتے -
شیطان - اور انسان - فرشتے خیر محض ہین - اور شیطان شر محض - انسان ملا جلا ہے - خیر بھی ہے شر بھی
خیر غالب ہوتی ہے تو فرشتون سے جا ملتا ہے - اور شر کا غلبہ ہوا ہے تو شیطان سے - **اے قوم** اسلام رو رہا ہے اور
فجار و فساق و اہل بدعت و ضلال - اور ظالمون - مکر کے کپڑے پہننے والون - جھوٹے مدعیون کے ظلم سے سر پر
ہاتھ رکھکر فریاد کر رہا ہے - متقدمین اور اپنے معاصرین کو دیکھ کہ امر و نہی کرتے اور کھاتے پیتے رہتے ہین مگر تیری طرح
نہین ہین - تیرا دل کسقدر سخت ہے - کتا شکار کرنے اور کھیتی مویشی کی نگہبانی مین مالک کا خیرخواہ بنتا ہے - اُسے
دیکھکر خوش ہوجاتا ہے - مالک شام کے وقت اُسے بہت تھوڑا سا کھانا دیتا ہے اور تو دن رات پیٹ بھر کر اُسکی نعمت
کھاتا ہے - اور اُس کا حق ادا نہین کرتا - اُسکا حکم رد کرتا ہے اُسکی حدود کو نگاہ نہین رکھتا - اسے لڑکے فقر و صبر
سلامتی کی برابر کسیکو نسمجھ - فقر مین خدا کے قریب غنی ہین - کیونکہ غنی سرکشی کرتا اور خدا کو بھلا دیتا ہے - وہ دنیا کی
زندگی خواہش - اور نفس و طبیعت کو خدا کے حکم پر ترجیح دیتا ہے - روزہ پر افطار کو - حلال پر حرام کو - بیداری پر
غفلت کو - اور توبہ پر معصیت کو اختیار کرلیتا ہے - افسوس تیری شرمگاہ کھلی ہوئی ہے - کچھ تو شرم کر
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کسی شخص کا حال سُن لینا اُسکے پاس آنے اور اُسکے پاس آنا اُسکی حالت کی خبر
دیے جانے سے بہتر ہے - کیونکہ جب تو اُس کا حال معلوم کرلے گا تو اُسے اور اُسکے عمل کو برا سمجھے گا تو

اس زمانہ مین اکثر لوگونکو اسحالت مین پائیگا کہ وہ تجہپر لعنت کرتے ہون گے - اُنکے خرقے ظاہری ہین باطنی نہین
اُجاڑ مکانون مین قفل لگا ہوا ہے وہ گھن کھائی اور پرانی لکڑی کی مانند ہین - جو جلانے کے سوا اور کسی لایق نہین
مومن دنیا اور آخرت مین بادشاہ ہے - وہ خدا کی طاعت بجا لاتا اور گناہ کو چھوڑ دیتا ہے خلوت وجلوت مین خدا کو
پالیتا ہے اُسنے ناراض ہو کر دنیا کو طلاق دیدی ہے اور دنیا اُسکے پیچھے پیچھے قسمین لاتی چلی آتی ہے کہ اپنے حصے کا کھانا
پینا لیتا جا - وہ جواب دیا کرتا ہے کہ تاوقتیکہ آخرت کے دروازے پر نہ پہنچ جاؤن گا کچھ نہ کھاؤن گا - کیا خبر اُسمین
زہر ہو - تو جبتک آخرت کی حکومت مین نہ پہنچ لے میرا حصہ تیرے پاس کچھ نہین ہے - آخرت جب تلاشی لیگی
اور تیرے کھانیکو اُلٹ پلٹ کر چکھ لیگی - منہ میٹھا کرے گی - اُسوقت کھاؤن گا - اسحالتمین آخرت تجکو اُسکی طرف
لیجائیگی - کھانا پینا کھلائے پلائے گی - پھر دنیا تجھ مین اور اُسمین دروازہ بند کر دیگی - پھر تجکو غیرت الٰہی کا
ہات پکڑ لے گا - اور یہ کہے گا کہ غیر کی طرف قرار پکڑنے کے کیا معنے ہیں آخرت تو مخلوق وحادث ہے - تو اس سے
پہلے ہمارے پاس کیون نہ آیا - اللہ تعالیٰ جب تجکو تعلیم دیگا پہنائیگا تجھسے اُنس کریگا - تجکو تریاق کھلائیگا اور
توفیق واتقاء وحفاظت کی زرہ عنایت کریگا تو تو اُس کا مصاحب بنکر دنیا کی طرف آئیگا - اور تیرے لئے
ایکجگہہ بنا دیگا - جہان سے تو اہل دنیا وآخرت سے خطاب کیا کریگا - تو دنیا لیکر کیا کریگا - کیا وہ تجھسے گھڑی
بھر کے لیے بخار کو دفع کر سکتی ہے - موت آکر خود تجکو دنیا سے الگ کر دیگی - اور یہ واقعہ بسا اوقات ایکساعت
کے بعد ہو جاتا ہے - مردانِ خدا کا دامن تھام لے - اِنکے پاس بہت سے دیوانے دریائے دنیا کے غریق ہوتے ہین
وہ مریضون کا علاج کرلیتے - ڈوبے ہوؤن کو بچاتے اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہین - اگر تو پہچان لے تو ایسے کے
پاس رہ پڑ - اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رُو یا کر - قضاء پر رضامند رہنے والونکے آگے تقدیر تسلیم کیا کرتی
اور اُنکا ہات پکڑ کے بادشاہ تک پہنچاتی اُنکے لیے دروازہ کھلواتی - اور اُن کو شاہی مقرب بنا دیتی ہے اسوقت
وہ خدا کی جماعت مین داخل ہو جاتے ہین - یہ بُلہوسی نہین ہے بلکہ اصل کا اہل ہے - تقدیر سے موافقت رکھو اس سے
جھگڑا نکرو - نرمی اور موافقت کو لازم کر لو - یحییٰ بن معاذ کا قول ہے کہ اُن صدیقین کا کلام جو پیغمبر ونکے قائممقام
اور ہمراز کے متعلق اُنکے نعم البدل ہین وحی الٰہی کے قائم مقام ہے - انکا کلام خدا کی طرف سے - اُسکی مدد سے -
اور اُسیکے عشق ومحبت کے متعلق ہوا کرتا ہے - کسی مقبرہ مین بیٹھکر مُردے سے خطاب کر کہ تمہین کیا ملا تمہارا
انجام کیا ہوا - اہل واولاد - حویلیان اور مال - جوانی اور قوت - امر ونہی - لینا دینا - دوستی اور خواہشین
کیا ہوئین - وہ تجھے جواب دینگے کہ ہم جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے ہین اُسپر نادم ہین - اور جو آگے روانہ کر دیا تھا اُس سے
خوش ہین - جب تو زندون اور مُردون سے الگ ہو کر قبرونپر جایا کرے تو ضرور اسپر عمل کیا کر - عاقل بنو -
تم عنقریب مرنیوالے ہو - ایکدن آپکی مجلس مین جنازہ لایا گیا - حضور نے فرمایا - اس میت پر نگاہ ڈالو جب موت
قریب آئی تو اُسنے اسے بیہوش کر دیا - اسکی عقل وہوش وحواس سب جاتے رہے - اپنے اقارب مین سے کسیکو نہ پہچان سکا -
یہی حال معرفت الٰہی کا ہے - معرفت جب قلب پر وارد ہوتی ہے تو بیہوش کر دیتی ہے - ہوش جو اس کے تھے دور کر دیتی ہے - اُسوقت بندہ خدا کے سوا کسیکو
نہین پہچانتا -

حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات کے بعض حالات

حضرت شیخ عارف ربانی جناب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب ہذا کی وفات کے وقت آپکے صاحبزادہ سید
عبدالوہاب نے حضور سے کچھ وصیت چاہی۔ فرمایا خدا کے خوف وطاعت کو لازم کرلو۔ اور اسکے سوا کسی سے امید وبیم نرکھو۔ تمام حاجتیں حق سبحانہ
سپرد کرو۔ اور اسی سے مانگو۔ اسکے سوا کسی پر بھروسا نکرو۔ صرف حق سبحانہ تعالی پر اعتماد کرو۔ توحید۔ توحید۔ توحید۔ سبکا
خلاصہ توحید ہے۔ مرض موت میں فرمایا قلب جب اللہ تعالی سے تعلق کرلیتا ہے تو کوئی شے اس سے خالی اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں
ہوتی۔ میں سراپا مغز ہوں جسمیں چھلکا نہیں ہے۔ پھر اپنی اولاد کو فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں اور
باطن میں کسی اور کے ہمراہ ہوں مجھمیں تم میں اور تمام مخلوق میں زمین وآسمان کا فاصلہ ہے مجھکو کسی اور کسی کو مجھپر قیاس نکرو
پھر فرمایا تمہارے پاس تمہارے سوا اور لوگ یعنی فرشتے ہیں۔ انکو جگہ دو اور انکے ساتھ ادب سے رہو۔ اسجگہ بڑی رحمت ہے۔ انپر جگہہ تنگ نکرو
مجھکو آپکے ایک صاحبزادہ نے خبر دی ہے کہ آپ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وغفر اللہ لی ولکم وتاب علی وعلیکم فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے
بسم اللہ تم رخصت کیے گئے نہیں ہو۔ تمام دن کو آپ ایکدن رات تک فرماتے رہے۔ پھر یہ کہا۔ کہ میں کسی چیز کی پروا نہیں رکھتا
نہ فرشتے کی نہ ملک الموت کی۔ اے ملک الموت الگ ہو۔ ہمارا ولی وہ ہے جو ہمیں تیرے سوا دوست رکھتا ہے۔ اسوقت آپ
بلائے۔ یہ اسدن کا ذکر ہے جسکی شام کو وفات پائی۔ آپکے ایک صاحبزادہ نے اسوقت کی حالت پوچھی۔ جواب دیا کہ اسوقت مجھسے کوئی
شخص کسی قسم کا سوال نکرے۔ میں وہی ہوں۔ اللہ تعالی کے علم میں پلٹیاں کھارہا ہوں۔ آپ نے اپنے صاحبزادہ سید عبدالعزیز
سے کہا تم سوتے ہو یا بیدار ہو مجھمیں فنا ہوجاؤ۔ بیدار ہوجاؤگے۔ میں آپکے پاس ایسی حالت میں گیا کہ آپکی اولاد کی ایک جماعت
موجود تھی۔ اور آپکے صاحبزادہ سید عبدالعزیز آپکے ملفوظات لکھتے جاتے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ کاغذ عفیف کو دیدو۔ میں نے لیا اور
یہ لکھا۔ سیجعل اللہ بعد عسر یسرا یعنی عنقریب اللہ تعالی مشکل کے بعد آسانی کریگا۔ اخبار صفات کو جسطرح آچکے ہیں حاکم بناؤ۔
حکم متغیر ہوتا ہے علم نہیں بدلتا۔ حکم منسوخ ہوتا ہے علم منسوخ نہیں ہوتا۔ اور نہ حکم تابع ہے الہیکا علم اسکے حکم کے ساتھ ہے۔ آپکے
صاحبزادوں سید عبدالرزاق اور سید موسے نے مجھے خبر دی کہ آپ دونوں ہات دراز فرماکر یہ کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ آؤ۔ اور اس صف میں داخل ہوجاؤ۔ میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ نرمی اور مہربانی کرو
پھر آپکے پاس حق کے ساتھ موت کی بیہوشی آگئی۔ اسوقت آپ یہ فرماتے تھے کہ میں اس خدا کی مدد چاہتا ہوں جو زندہ
اور قائم رہنے والا ہے کبھی نہ مریگا۔ اور نہ اسے فوت ہونیکا خوف ہے سبحان من تعزز بالقدرۃ وقہر عبادہ بالموت۔
(یعنے وہ پاک ذات ہے جو اپنے قدرت کے باعث غالب اور موت کے سبب اپنے بندوں پر قاہر ہے) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مجھکو آپکے صاحبزادے سید موسے نے خبر دی کہ لفظ تعزز آپکی زبان سے اچھی طرح ادا نہوا۔ بار بار اسے کہتے رہے یہانتک کہ ادا کردیا۔
آواز بڑھائی اور تشدید اچھے طور پر نکالا۔ اور یہ لفظ آپکی زبان سے درست ہو کر نکلا۔ پھر فرمایا اللہ اللہ اللہ اسکے بعد آپکی آواز پست ہوگئی
زبان تالو کو لگ گئی۔ اور انتقال فرمایا۔ خدا آپ سے رضامند ہو۔ اور انکو اپنے سے رضامند رکھے پھر ہمیں اور انہیں قدرت والے
بادشاہ کے پاس اچھے ٹھکانے میں جمع کردے۔ والحمد للہ رب العالمین وصلوات اللہ علے سید الانبیاء ومقدم الشفعاء محمد

صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ اجمعین **تمام شد**